UNIVERSAL LIBRARY
OU-232768
UNIVERSAL LIBRARY

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بشرة الانصاف فى تخريج الآثار

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۱ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند عالم و نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان بھائیوں پر واضح ہو کہ مصنف مغفور نے ترتیب احادیث اس **مشارق الانوار** کی الفاظ صدر پر رکھی تا ناظرین کو حدیثوں کے یاد کرنے میں آسانی ہو مگر بترتیب فقہی جس حکم کی حدیث مطلوب ہو نکالنا اوسکا دشوار تھا لہذا اس امیدوار رحمت منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر اللہ لہما کے ذہن میں آیا کہ ایک بار کوئی ایسی نئی ترکیب ایجاد کیجیے کہ یہ دشواری آسان ہو جاوے اور حسب ترتیب فقہ ہر حدیث مطلوب نکل آئے کہ یہ بڑے فائدے کی بات ہے پس جناب مخدومی و استاذی مولوی **الٰہی بخش** صاحب عم فیضہم سے یہ امر بیان کیا تو چاہا تو اونھوں نے کہ خصوص ایسے امور مشکلہ کے حل میں ذہن عالی و فکر بلند سے ایجاد جدید نہایت مفید فرماتے ہیں میرے اصرار سے اس جدول کو [illegible] ہجری میں لکھنا شروع کیا چنانچہ اوّل کئی قدیم نسخوں قلمی صحیح سے اس کتاب کا مقابلہ فرمایا جو لفظیں کم و بیش نکلیں انکو حاشیہ پر بطریق نسخہ لکھا اور جو دو حدیثیں پوری اون نسخوں میں زیادہ پائیں انکو متن میں داخل کر کے اوسپر علامت رقم سیاقی یعنی صورت الامالی اعلاع بڑھائی تا شمار ہندسہ احادیث اصل کتاب سے فرق ہو جائے پھر اس کتاب کی ہر ہر حدیث کو مشکوۃ سے ملا کے موافق باب و فصل اوسکے اس جدول میں چھ خانوں پر اسطرح ترتیب دی کہ پہلے خانے میں گنتی ابواب کی رکھی دوسرے میں فصول و انواع لکھے تیسرے میں اسمای کتب کہ حرف خ سے بخاری مراد ہے اور م سے مسلم اور ق سے متفق علیہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث ان دونو کتابوں میں پائی گئی چوتھے میں ہندسہ شمار احادیث کہ موافق اس ہندسے کے حدیث متن کتاب جو مطلوب ہو نکال لے اور م اس خانے میں اشارہ ہے کہ یہ حدیث مشکوۃ حسب ترتیب ابواب و فصول اوسکے ملی ہوئی ہے اور ش سے یہ مراد ہے کہ مثل اس حدیث کا مشکوۃ میں پایا گیا اور جو خانہ ان دونوں علامتوں سے خالی ہو اوسکو مناسب باب مشکوۃ کے سمجھنا چاہیے پانچویں میں ابواب کے نام چھٹے میں الفاظ صدر احادیث کہ اوس سے حدیث کے سرے کی لفظ معلوم ہو جاتی ہے اور نام اس جدول کا **تبصرۃ الابصار فی تخریج الآثار** ملقب بنام تاریخی **متفرقات المشارق** رکھا غرض کہ احادیث مشارق کو مشکوۃ سے ملانے میں بڑی محنت ہوئی خصوصاً اون ٹکڑوں کے ڈھونڈھنے میں کہ جنکا جناب مصنف نے اپنی ترتیب مجوزہ کے موافق پوری حدیثوں سے کاٹ لائے تھے نہایت دماغ سوزی ہوئی کما ہر اس فن کا جانتا ہے دوسرے کیا جائے اب اس جدول سے مشارق مشکوۃ ہو گئی کہ بترتیب فقہی جو حدیث چاہو نکال لو اور عمدہ تر یہ بات ہے کہ یہ جدول نسخہ مطبوعہ حال و سابق سے کہ جنکی حدیثیں ہندسوں میں خاص نہیں بلکہ سوا اسکے جتنے نسخے مشارق میں خواہ قلمی ہوں خواہ چھاپا سب کو مفید ہے اسواسطے خانہ باب و فصل و صدر بڑھایا ورنہ اس کتاب کے لیے شمار ہندسہ احادیث کا ایک ہی خانہ کافی تھا اور بعض ابواب مشکوۃ کے اس جدول میں نہیں لکھے کہ کوئی حدیث مشارق میں اوسکے مناسب نہ ملی اور ابواب نعمانی و ضو و اشربہ اور عدل فی القسمۃ اور ہندسہ ۲ ہوا اسکے سوا میں زیادہ کیے وہ مشکوۃ میں بالاستقلال نہیں ہیں **فائدہ** جناب مترجم مرحوم نے شارح کا ذرعونی سے گنتی احادیث اس کتاب کی ۲۲۴۶ نقل کی اور ہندسہ جو نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ میں لگایا تو تعداد ۲۲۶۹ معلوم ہوئی اس اختلاف کی وجہ توفیق یہ ہے کہ شاید شارح قدس سرہ کو وہ نسخہ ملا جو بدون نظر ثانی مصنف کے مسودے سے منقول تھا اور مترجم مغفور نے وہ نسخہ پایا جسکی اصل پر نظر ثانی ہوئی بلکہ جناب مترجم ایک جگہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اصل نسخے میں نہیں پائی دوسرے معتبر نسخوں سے بڑھائی اور اب اس نسخہ مطبوعہ حال میں دو حدیثیں مذکورہ بالا اور بڑھیں جو نسخہ مطبوعہ سابق میں نہ تھیں یا یہ وجہ ہو کہ مصنف نے اکثر جگہ ایک حدیث کو اپنی ترتیب کے موافق کئی جگہ ٹکڑے کر کے لائے اور شارح محدث نے انکو ایک حدیث ٹھہرایا چنانچہ حدیث ہندسہ ۱۲۱ واقع باب ۶ فصل ہشتم تفضیل اور حدیث ہندسہ ۲۰۲۳ واقع باب فصل الف کا بلا تغیر حرف مکرر ہونا اس امر کا شاہد حال ہے اور سوا اسکے جو تکتیب حدیث کے جابجا واقع ہیں اگر انکو جمع کر کے ایک حدیث شمار کیجائے تو یہ فرق رہنے نہ پائے واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب فقط

تاریخ طبع از نتائج طبع مولوی حافظ محمد نور اللہ نور خلف ارشد مولانا الٰہی بخش صاحب عم فیضہ الی یوم النشور

شد طبع مشارق سراپا بینا | با فہرستی کہ ہست مرآت صفا
زد نور رقم برای سال طبعش | فہرست نظر زنو برآمد زیبا
۱۲۹۱ھ

ابواب	فصول الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الحدیث
					باب تصحیح النیة
۷	ال	ق	۱۲۵۰م	عمرؓ	الاعمال
					کتاب الایمان
۱	من الشرطیة	ق	۱۴	ابن مسعود	من احسن
〃	〃	〃	۴۹م	ابوہریرة	من سترہ
〃	〃	م	۱۰۴م	عبادة بن الصامت	من شهد
〃	〃	ق	۱۰۵م	〃	〃
〃	〃	خ	۱۱۲م	انس	من صلی
〃	〃	م	۱۳۰	طارق	من قال
〃	〃	〃	۱۳۹	جابر	من لقی
〃	〃	خ	۱۶۲م	ابوذر	مات من امتی
〃	〃	ق	۱۷۵م	ابن مسعود	من مات وهو یدعو
〃	〃	م	۱۷۶م	عثمان	من مات وهو یعلم
۲	ان المکسورة	〃	۲۹۶	ابوہریرة	ان الله
〃	〃	خ	۳۹۳	ابن عمر	ان من الشجر
۳	لا	ق	۵۴۳م	ابوموسی	لا احد
〃	〃	ق	۶۴۳م	انس	لا یؤمن
۴	اذا واذ	〃	۷۴۲م	ابوہریرة	اذا احسن
۵	ما النافیة	〃	۹۰۶م	انس	ما من احد
〃	یا	م	۹۸۲م	ابوہریرة	یا اباہریرة
〃	〃	ق	۱۰۲۳م	معاذ بن جبل	یا معاذ
۶	لئن	م	۱۱۸۰	انس	لئن مقعد
۷	ال	ق	۱۲۵۰م	عمر بن الخطاب	الاسلام
〃	〃	〃	۱۲۵۹م	ابوہریرة	الایمان بضع
〃	〃	〃	۱۳۴۵م	عبد الله بن عمرو	المسلم
〃	〃	〃	۱۳۴۶م	〃	المهاجر
۷	همزة الاستفهام	خ	۱۳۷۳م	عمرؓ	اتدری
〃	〃	ق	۱۴۳۴	انس	الیس
〃	انما	م	۱۴۳۵م	عمرو بن العاص	اما علمت
۸	عدد	ق	۱۵۲۰م	ابوموسی	ثلثة لهم
〃	〃	〃	۱۵۲۳م	انس	ثلث من کن
〃	〃	〃	۱۵۲۶م	طلحة	خمس صلوات

ابواب	فصول الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الحدیث
۹	القسم	م	۱۵۳۱م	ابوہریرة	والذی نفس
〃	〃	خ	۱۵۳۹م	〃	والذی نفسی
〃	المضارع	ق	۱۵۵۰م	ابن عباس	آمرکم
〃	〃	م	۱۵۶۱	ابوہریرة	اشهد ان
۹	الماضی	ق	۱۲۵۴ش	ابوذر	اتانی جبریل
〃	〃	م	۱۶۶۰	عمرو بن عبسة	اسلم
〃	〃	ق	۱۶۶۱	حکیم بن حزام	اسلمت
〃	〃	م	۱۶۷۹م	العباس	ذاق طعم الایمان
〃	الماضی المجهول	ق	۱۷۲۹م	ابوبکر وعمر وجابر	امرت
〃	〃	〃	۱۷۳۴م	ابن عمر	بنی الاسلام
〃	الامر	خ	۱۸۰۰	حذیفة	اکتبوا لی
۱۰	الالف	ق خ	۲۰۱۰ش	ابوایوب	ارب ماله
〃	المیم	ق	۲۱۰۹م	ابن عباس	مرحبا بالقوم
〃	〃	خ	۲۱۱۴	ابن عمر	مفاتیح الغیب
۱۱	الکاف	〃	۲۱۶۷م	ابوہریرة	کذبنی
					باب الکبائر
۷	ال	خ	۱۴۲۵م	عبد الله بن عمرو	الکبائر الاشراک
۸	الا	〃	۱۴۰۱م	ابوبکرة	الا انبئکم
۹	الامر	ق	۱۸۱۵م	ابوہریرة	اجتنبوا
					باب علامات النفاق
۵	یا	خ	۱۰۶۲	عائشة	یا عائشة
۷	مثل	م	۱۴۴۸م	ابن عمر	مثل المنافق
۸	عدد	ق	۱۵۲۵م	عبد الله بن عمرو	اربع من کن
۱۰	الالف	ق	۳۳۰۳م	ابوہریرة	آیة المنافق
					باب الوسوسة
۲	ان المکسورة	م	۲۰۳م	جابر	ان ابلیس
〃	〃	〃	۲۴۴م	〃	ان الشیطان
〃	〃	〃	۲۴۵م	انس	ان الشیطان
〃	〃	ق	۲۵۸م	ابوہریرة	ان احد
۳	لا	م	۶۸۹م	〃	لایزالون
۵	ما النافیة	م	۹۲۰م	ابن مسعود	ما منکم

ابواب	فصول الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الحدیث
۵	ما النافیة	ق	۹۲۹م	ابوہریرة	ما من مولود
۸	المضارع	ق	۱۵۸۰م	〃	یاتی
۱۰	التاء	م	۲۰۳۷م	ابن مسعود	تلک
〃	الذال	م	۲۰۴۹م	عثمان بن ابی العاص	ذاک
〃	الصاد	م	۲۰۶۹م	ابوہریرة	صیاح
۱۱	الالف	م	۲۱۶۱م	انس	ان امتک
					باب الایمان بالقدر
۲	ان المکسورة	ق	۲۰۹م	ابن مسعود	ان احدکم
〃	〃	م	۲۳۵م	ابوہریرة	ان الرجل
〃	〃	〃	۲۶۲م	عائشة	ان الله خلق
〃	〃	〃	۲۶۴م	عائشة	ان الله خلق للجنة
〃	〃	ق	۲۰۴م	ابوہریرة	ان الله کتب
〃	〃	م	۲۷۷م	ابوموسی	ان الله لا ینام
〃	〃	〃	۳۶۷م	عبد الله بن عمرو	ان قلوب
۴	اذا	م	۳۰۰م	ابن مسعود	اذا مر
۵	ما النافیة	ق	۹۱۹م	علیؓ	ما منکم من احد
۷	کل	ق	۱۲۱۹م	ابن عمر	کل شیء
۹	الماضی	ق	۱۶۵۵م	ابوہریرة	احتج آدم
〃	〃	خ	۱۶۷۵م	〃	جف القلم
〃	〃	م	۱۷۱۴م	عبد الله بن عمرو	کتب الله
〃	الامر	〃	۱۸۶۵م	سعد بن ابی وقاص	اعملوا
۱۰	الیاء	خ	۲۱۵۱م	ابوہریرة	یمین الله
۱۲	جوامع الادعیة	م	۲۲۵۵م	عبد الله بن عمرو	اللهم مصرف
					باب اثبات عذاب القبر
۲	ان المکسورة	م	۳۱۰م	انس	ان المیت
〃	〃	〃	۴۱۱م	زید بن ثابت	ان هذه الامة
۴	اذا	ق	۵۸۰م	ابن عمر	اذا مات الرجل
۶	لولا	م	۷۵۵م	انس	لولا ان لا تدافنوا
۷	ال	ق	۱۳۴۴م	البراء بن عازب	المسلم
۹	الماضی	ق	۱۶۸۰م	عائشة	صدقنا
〃	الامر	م	۱۹۴۴	ابوہریرة	تعوذوا بالله

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۳ م	عائشة رض	من احدث
〃	〃	م	۸۰ م	ابوہریرة	من دعا
〃	〃	〃	۱۲۳ م	عائشة رض	من عمل
۲	ان المکسورة	ق	۲۲۱ م	سعد بن ابی وقاص	ان اعظم
〃	〃	خ	۲۲۶ م	ابوہریرة	ان الایمان
〃	〃	م	۲۳۲ م	ابوہریرة	ان الدین
〃	〃	ق	۳۸۵ م	ابوموسیٰ	ان مثل ما بعثنی
〃	〃	〃	۳۸۷ م	〃	ان مثلی
〃	انی بالکسر	〃	۴۳۶ م	عمرو بن ابی سلمة	انی لاتقاکم
〃	انما بالکسر	م	۵۰۴ م	رافع بن خدیج	انما انا بشر
〃	〃	〃	۵۱۶ م	ابوہریرة	انما مثلی
۳	لا	خ	۵۷۲ م	〃	لا تصدقوا
۴	اذا	م	۷۸۵ م	طلحة رض	اذا حدثتکم
〃	〃	ق	۸۰۰ م	عائشة رض	اذا رایت
۵	ما النافیة	م	۹۳۳ م	ابن مسعود	ما من نبی
۶	[illegible]	ق	۹۴۳ م	انس	ما بال اقوام قالوا
〃	〃	〃	۹۴۴ م	عائشة	ما بال اقوام
۷	اسم التفضیل	خ	۱۱۹۳ م	ابن عباس	ابغض الناس
〃	کل	خ	۱۲۱۶ م	ابوہریرة	کل امتی
۷	مثل	م	۱۴۴۹ م	جابر	مثلی ومثلکم
〃	اَمّا	م	۱۵۰۴ م	〃	اما بعد
۸	المضارع	م	۱۵۵۵ م	ابوہریرة	سیکون
۹	الماضی	〃	۱۷۱۸ م	〃	کفی بالمرء
۱۰	الباء	〃	۲۰۲۸ م	ابن مسعود	بحسب المؤمن

کتاب العلم وفضله

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	م	۶ م	ابوہریرة	من ابطأ
〃	〃	〃	۶۹ م	سمرة بن جندب	من حدث عنی
〃	〃	〃	۸۱ م	ابومسعود عقبة	من دل
〃	〃	〃	۹۵ م	ابوذر	من سلک
〃	〃	〃	۹۸ م	جریر	من سن
〃	〃	〃	۱۳۰ م	ابوہریرة	من خرج
〃	〃	ق	۱۰۰ م	〃	من یرد الله
〃	〃	م	۱۰۱ م	〃	من یسّر

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۷۶ م	عبدالله بن عمرو	ان الله
〃	〃	〃	۳۶۸ م	المغیرة بن شعبة	ان کذبا
۳	لا	ق	۴۰۷	ابوسعید	لا تکتبوا
〃	〃	〃	۴۰۸	علی رض	لا تکذبوا
۴	اذا	م	۸۵۷ م	ابوہریرة	اذا مات
۶	لیس	ق	۱۰۹۲ م	ابن مسعود	لیس من نفس
۷	الا	〃	۱۳۹۸	ابوواقد	الا اخبرکم
۷	اَمّا	م	۱۵۰۳ م	جریر	اما بعد
۹	امر	خ	۱۸۹۶ م	عبدالله بن عمرو	بلغوا

کتاب الطهارة

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۳	لا	〃	۵۰۲ م	ابن عمر	لا تقبل
۵	ما النافیة	م	۹۲۴	عثمان رض	ما من مسلم یتطهر
۰	ال	〃	۱۳۱۴ م	ابومالک	الطهور

باب فضائل الوضوء

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	م	۶۱ م	ابوہریرة	من توضأ فاحسن
〃	〃	ق	۶۳ م	عثمان رض	من توضأ نحو
۴	اذا	م	۷۸۳ م	ابوہریرة	اذا توضأ
۵	ما النافیة	ق	۹۱۷ م	عمرو بن عبسة	ما منکم
〃	〃	م	۹۲۱ م	عمر رض	ما منکم من احد
۷	الا	م	۱۳۹۹ م	ابوہریرة	الا ادلکم
۸	المضارع	〃	۱۵۲۵ م	〃	تبلغ الحلیة
۹	الماضی المتکلم	〃	۱۷۷۵ م	〃	وددت
۰	الالف	ق	۲۰۱۶ م	ابوہریرة	امتی

باب ما یوجب الوضوء

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	خ	۳۵۲	عائشة رض	ان عینی
〃	〃	ق	۳۸۲ م	ابن عباس	ان له دسما
۳	لا	ق	۵۰۳ م	ابوہریرة	لا تقبل
۴	اذا	م	۸۰۴ م	〃 رض	اذا وجد
۹	الامر	م	۱۹۰۷ م	ابوہریرة وعائشة	توضؤا

باب آداب الخلاء

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	خ	۶۲ م	ابوہریرة	من توضأ
۲	انه بالکسر	ق	۵۷ م	عائشة رض	انه قد یکون لکم
۳	لا	م	۶۹۳ م	سلمان	لا یستنجی
〃	〃	ق	۷۲۰ م	ابن عمر	لا یمسکن
۴	اذا	〃	۷۳۹ م	ابوایوب	اذا اتیتم
〃	〃	م	۷۵۱ م	جابر	اذا استجمر
〃	〃	〃	۷۸۶ م	ابوہریرة	اذا جلس
〃	〃	ق	۸۲۳ م	ابوقتادة	اذا شرب
۷	اَمّا	〃	۱۴۳۲ م	ابن عباس	اما انهما
۹	الامر	ع	۱۸۰۷ م	ابوہریرة	ابغنی
〃	〃	م	۱۸۱۱ م	〃	اتقوا اللاعنین
۱۰	الباء	خ	۲۱۴۵ م	〃	بما من طعام
۱۲	جوامع الکلم	ق	۲۲۲۵ م	انس	اللهم انی

باب السواک

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۶	لولا	م	۱۱۵۳ م	ابوہریرة	لولا ان اشق
۸	عدد	〃	۱۵۲۹ م	عائشة	عشر من الفطرة
〃	المضارع المتکلم	ق	۱۶۴۴ م	ابن عمر	ارانی
۹	الماضی المتکلم	خ	۱۷۵۸ م	انس	اکثرت

باب سنن الوضوء

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۴	اذا	ق	۷۵۲ م	ابوہریرة	اذا استیقظ
〃	〃	م	۷۵۳ م	〃	〃
۹	الامر	〃	۱۸۳۲	عمر	ارجع
۱۰	الباء	ق	۲۱۲۸ م	عبدالله بن عمرو	ویل للاعقاب
〃	〃	〃	۲۱۲۹ م	ابوہریرة	ویل للعراقیب

باب الغسل

ابواب	نصوص الانواع	اسمای الکتب	ارقام الاحادیث	اسمای الرواۃ	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	م	۳۰۴ م	انس	ان بالرجل
〃	انی بالکسر	〃	۳۳۹ م	عائشة رض	انی لافعل
〃	انما	〃	۵۰۲ م	ابوسعید	انما الماء
〃	〃	خ	۵۲۱ م	ام سلمة	انما یکفیک
۴	اذا	م	۷۵۶	ابوسعید	اذا اعجلت
〃	〃	〃	۷۸۷ م	عائشة	اذا جلس

نمبر انواع	فصول الانواع	اسماء الکتب	نمبر احادیث	اسماء الراوی	صدر احادیث
٧	آتا	ق	١۴٩٧	زبیر بن مطعم	آتانا
٨	المضارع	م	١۵٣٣	عائشة	تاخذ احدٰکن
٩	الامر	ق	١٩١٩	〃	خذی
〃	〃	م	١٩٢٩	〃	دعیها
باب مخالطة الجنب وما يباح له					
٢	ان المکسورة	ق	۴٠٣	ابوہریرة	ان المؤمن
۴	اذا واذ	م	۴٠٧	ابوسعید	اذا اتی احدکم
٩	فعل امر	ق	١٩٠٦	ابن عمر	توضأ
باب احکام المياه					
٣	لا	م	۴٣٩	ابوہریرة	لا یبولن
〃	〃	خ	٧٠٢	〃	لا یغتسل
٩	فعل امر	ق	١٨۴٨	ابوموسی	اشربا منه
〃	〃	〃	۴١٠	جابر	تغذیا جابر
باب تطهير النجاسات					
٢	ان المکسورة	ق	۵۴۵	انس	ان هذه المساجد
〃	انما بالکسر	〃	۵١٢	ابن عباس	انما حرم
٣	لا	〃	۵۵٩	انس	لا تزرموه
۴	اذا واذ	م	٧٩۵	ابن عباس	اذا دبغ
〃	〃	〃	٧٢۴	ابوہریرة	اذا شرب
〃	〃	〃	٧٧۵	عبد الله بن مغفل	اذا ولغ
٩	فعل امر	خ	١٩٢۴	ابوہریرة	دعوه
١٠	الهاء	ق	٣١۴١	ابن عباس	هلا اخذتم
باب المسح على الخفين					
۵	یا	ق	١٠٢١	المغيرة بن شعبة	یا مغیرة
٩	فعل امر	〃	١۴٢٨	〃	دعهما فانی
باب التيمم					
٢	انما بالکسر	ق	۵١۴	عمار بن یاسر	انما کان
باب الغسل المسنون والوضوء المسنون					

نمبر انواع	فصول الانواع	اسماء الکتب	نمبر احادیث	اسماء الراوی	صدر احادیث
١	من الشرطية	ق	٦۵	ابن عمر	من جاء منکم
۴	اذا واذ	〃	٧٣٦	〃	اذا اتی احدکم
٧	ال	〃	٣٢٣	ابوسعید	الغسل یوم
١٠	الحاء	خ	٢٠۴۴	ابوہریرة	حق الله
باب الحيض					
٢	ان المکسورة	م	٣۴۴	عائشة	ان حیضتک
۵	یا	〃	١٠٧٧	ابوہریرة	یا عائشة
٩	فعل امر	〃	١۵٢١	انس	اصنعوا
〃	〃	〃	١٧٧٩	عائشة	ناولینی
کتاب الصلوة					
٧	ال	م	١٣٠٧	ابوہریرة	الصلوات
〃	همزة الاستفهام	ق	١٣٨۵	〃	ارأيتم لو
〃	شغل	م	١۴٣٢	جابر	شغل الصلوات
١٠	الباء	〃	٢٠٣٢	〃	بین العبد
باب المواقيت					
٣	لا	ق	٧٠٠	ابن عمر	لا یغلبنکم
۴	اذا واذ	م	۵٣٠	عبد الله بن عمرو	اذا صلیتم
٩	فعل ماضی	ق	١٧٢٢	ابومسعود	نزل جبريل
〃	فعل امر	م	١٩٣٠	عمرو بن عبسة	صل صلوة
باب تعجيل الصلوة					
١	من الشرطية	ق	۵۵	بريدة بن الحصيب	من ترک صلوة
〃	〃	م	١٣٩	ابن عمر	من فاتته
٢	ان المکسورة	〃	٣١٣	انس	ان الناس
〃	〃	ق	٣۴۴	ابوذر	ان شدة
۴	اذا واذ	م	۴۴٧	ابوہریرة	اذا ادرک
۵	ما النافية	ق	٩٣١	عائشة	ما ینتظرها
٦	لولا	ق	١١۵٢	ابن عباس	لولا ان اشق
〃	افعل التفضيل	م	١١٩۴	ابوہریرة	اثقل صلوة
٧	اما	〃	١۴٣١	ابوقتادة	اما انه لیس
〃	اسم فعل	ق	١۴٧٠	ابوموسی	علی رسلکم

نمبر انواع	فصول الانواع	اسماء الکتب	نمبر احادیث	اسماء الراوی	صدر احادیث
٩	فعل امر	〃	١٠٠١	ابوذر	ابرد ابرد
〃	〃	خ	١٠٠٢	ابوہریرة	ابردوا بالصلوة
١٠	الکاف	〃	٢٠٩٢	ابوذر	کیف انت
باب فضائل الصلوة					
١	من الشرطية	ق	١٠٨	ابوموسی	من صلی البردین
〃	〃	م	١٠٩	عثمان	من صلی
〃	〃	〃	١١٠	جندب	من صلی الصلوة
٢	ان المکسورة	〃	۴١٢	ابوبصرة	ان هذه الصلوة
٣	لا	خ	۵٨٠	عبد الله	لا تغلبنکم
〃	〃	ق	۴۵٣	عثمان	لا یتوضأ
〃	〃	م	٧١٣	عمارة بن رويبة	لن یلج النار
٦	لو	ق	٨۵٠	ابوہریرة	لو یعلم الناس
٧	همزة الاستفهام	خ	٣٠٨٢	ابوامامة	ارأیت
٨	فعل مضارع	〃	١۵٨٩	〃	یتعاقبون فیکم
٩	فعل ماضی	〃	١٣٨۵	علی	شغلونا
باب فضل الاذان					
٢	ان المکسورة	م	٢۴٣	جابر	ان الشیطان
٣	لا	خ	٦٩۴	ابوسعید	لا یسمع
۴	اذا واذ	م	٧۴۵	ابوہریرة	اذا اذن
٧	ال	〃	١٣٣٠	انس	المؤذنون
〃	ب	〃	٢٣٣	عبد الله بن مغفل	بین کل
باب اجابة المؤذن					
١	من الشرطية	م	١٣٣	سعد بن ابی وقاص	من قال
〃	〃	خ	١۴٣	جابر	من قال حین یسمع
۴	اذا واذ	م	٨٣٠	عبد الله بن عمرو	اذا سمعتم
〃	〃	ق	٨٢١	ابوسعید	اذا سمعتم النداء
〃	〃	م	٨۴٠	عمر	اذا قال
باب الاقامة					
٢	ان المکسورة	مع	٢٠٠	ابوقتادة الحارث	ان الله قبض
۴	اذا واذ	ق	٧٦٠	〃	اذا اقیمت الصلوة

یہ حدیث فضائل اذان و فضائل جماعت میں بھی ہے

۴	اذا واذ	ق	۹۰۰	مالک بن الحویرث	اذا حضرت
〃	〃	〃	۹۱۸	ابوہریرۃ	اذا سمعتم
۹	فعل امر	م	۱۹۷۰	〃	لیاخذ کل

باب المساجد ومواضع الصلوۃ

۱	من الشرطیۃ	م	۴۳۴	جابر	من اکل البصل
〃	〃	ق	۴۴۴	〃	من اکل ثوما
〃	〃	〃	۴۶	سعد	من اکل من ہذہ الشجرۃ
〃	〃	〃	۵۱	عثمان	من بنی للہ مسجدا
〃	〃	م	۵۰	ابوہریرۃ	من تطہر فی بیتہ
〃	〃	〃	۹۷	〃	من سمع
〃	〃	ق	۱۲۰	〃	من غدا الی المسجد
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۰۳	انس	ان المؤمن اذا کان
〃	〃	ق	۳۰۴	ابی بن کعب	ان لک ما احتسبت
〃	〃	م	۳۰۵	جابر	ان لکم بکل
۳	لا	ق	۵۶۵	ابوہریرۃ	لا تشد الرحال
〃	〃	م	۶۳۹	بریدۃ بن الحصیب	لا وجدت
〃	〃	ق	۶۰۴	ابوہریرۃ	لا یزال احدکم
۴	اذا واذ	〃	۷۸۲	ابوہریرۃ وابو سعید	اذا تنخم
〃	〃	خ	۷۹۶	ابوہریرۃ	اذا دخل
〃	〃	م	۷۹۰	ابو حمید	اذا دخل احدکم
〃	〃	ق	۸۵۰	ابن عمر	اذا کان
۵	ما الموصولۃ	〃	۹۶۴	عبد اللہ	ما بین بیتی
〃	یا	م	۱۰۲۰	جابر	یا بنی سلمۃ
۶	لعن	ق	۱۱۱۰	عائشۃ	لعن اللہ الیہود
〃	افعل التفضیل	م	۱۱۹۶	ابوہریرۃ	احب البلاد الی
〃	قد	〃	۱۳۲۹	ابی بن کعب	قد جمع اللہ
۷	ال	ق	۱۳۶۵	انس	البراق
〃	الا	م	۱۴۱۴	جندب	الا وان
۸	عدد	ق	۱۵۲۰	ابوہریرۃ	سبعۃ یظلہم اللہ
۹	فعل نہی	م	۱۶۹۳	جابر	قاتل اللہ
〃	ماضی مجہول	〃	۱۸۴۳	ابوذر	عرضت
۱۰	الصاد	ق	۲۰۶۷	ابوہریرۃ	صلوۃ الرجل
〃	القاف	م	۲۰۸۰	جابر	قاتل اللہ
〃	الہاء	ق	۲۱۳۳	عائشۃ	ہذا الجمال

باب الستر

۱	من الشرطیۃ	خ	۱۴۱۱	ابوہریرۃ	من صلی
۳	لا	م	۶۹۹	〃	لا یصلی
〃	〃	ق	۷۲۶	عقبۃ بن عامر	لا ینبغی
۴	اذا واذ	〃	۸۵۳	جابر	اذا کان
۸	او	〃	۱۴۲۷	ابوہریرۃ	او لکلکم
۹	فعل امر	〃	۱۸۲۹	عائشۃ	اذہبوا
〃	〃	م	۱۵۳۱	المسور	ارجع الی
〃	〃	خ	۱۸۸۲	انس	اسطعنا

باب السترۃ

۴	اذا واذ	م	۴۴۸	ابوذر	اذا قام احدکم
〃	〃	〃	۷۶۹	طلحۃ	اذا وضع
۶	لو	ق	۱۱۰۴	ابو جہیم	لو یعلم المار
۰	فعل مضارع	م	۱۶۱۵	ابوہریرۃ	تقطع الصلوۃ

باب صفۃ الصلوۃ

۵	یا	م	۱۰۱۴	ابوہریرۃ	یا فلان
۶	صیغۃ التفضیل	〃	۱۲۰۵	جابر	افضل الصلوۃ
۹	فعل امر	ق	۱۰۳۴	ابوہریرۃ	ارجع فصل

باب مایقرأ بعد التکبیر

۶	لقد	م	۱۲۳۸	انس	لقد رایت
۹	ماضی متکلم	〃	۱۶۷۷	ابن عمر	عجبت لہا
۱۳	[illegible]	〃	۲۲۱۲	علی	اللہم انت
〃	〃	ق	۲۲۴۱	ابوہریرۃ	اللہم باعد

باب القراءۃ فی الصلوۃ

۱	من الشرطیۃ	م	۱۱۱	ابوہریرۃ	من صلی
۳	لا	〃	۶۲۸	〃	لا صلوۃ
〃	〃	ق	۶۳۰	عبادۃ	لا صلوۃ لمن
۴	اذا واذ	〃	۷۶۹	ابوہریرۃ	اذا امن
۴	اذا واذ	م	۸۳۶	〃	اذا قال احدکم
〃	〃	خ	۸۳۹	〃	اذا قال الامام
۵	یا	〃	۱۰۱۹	جابر	یا معاذ
۱۱	القاف	م	۲۱۶۶	ابوہریرۃ	قسمت الصلوۃ

باب الرکوع

۴	اذا واذ	ق	۸۳۸	ابوہریرۃ	اذا قال الامام
۹	ہل	م	۱۷۷۹	〃	ہل ترون
〃	فعل امر	خ	۱۰۱۲	انس	اتموا الرکوع
۱۲	جوامع الدعا	م	۲۲۴۸	ابوسعید	اللہم ربنا

باب السجود وفضلہ

۴	اذا واذ	م	۸۱۵	العباس	اذا سجد العبد
〃	〃	〃	۸۱۶	البراء بن عازب	اذا سجدت
۶	صیغۃ التفضیل	〃	۱۲۰۸	ابوہریرۃ	اقرب ما یکون
۷	اسم فعل	〃	۱۴۷۲	ثوبان	علیک بکثرۃ
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۸	ابن عباس	امرت ان اسجد
〃	فعل امر	〃	۱۸۵۳	انس	اعتدلوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۱۹۷	علی وعائشۃ	اللہم اعوذ
〃	〃	〃	۲۲۰۷	ابوہریرۃ	اللہم اغفرلی

باب التشہد

۴	اذا واذ	ق	۸۴۷	ابن مسعود	اذا قعد احدکم
۱۰	العین	م	۲۰۷۳	جابر بن سمرۃ	علام تومئون

باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا

۱	من الشرطیۃ	م	۱۱۳	ابوہریرۃ	من صلی علی
۹	فعل امر	خ	۱۹۵۷	ابوسعید	قولوا اللہم
〃	〃	ق	۱۹۵۸	ابو حمید الساعدی	قولوا اللہم صل

باب الدعاء فی التشہد

۴	اذا واذ	م	۷۸۱	ابوہریرۃ	اذا تشہد
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۲۲۸	عائشۃ	اللہم انی اعوذ
〃	〃	ق	۲۲۳۱	ابوبکر	اللہم انی ظلمت

ابواب	فصول انواع	اسمائے کتب	نمبر ہائے احادیث	اسمائے راوی	صدر کلمات

باب الذکر بعد الصلوة

١	من الشرطية	م	٩١م	ابوہريرة	من سبح اللہ
٧	الخلا	ق	١٤١٩م	"	افلا اعلمکم
١٠	الميم	م	٢١١١م	کعب بن عجرةؓ	معقبات
١٢	جوامع الادعية	"	٢٢١١م	عائشةؓ	اللهم انت
"	"	خ	٢٢٢٤م	سعد بن ابی وقاص	اللهم انی
"	"	ق	٢٢٦٥م	المغيرة بن شعبة	لا الہ الا اللہ
"	"	"	٢٢٦٧م	عبداللہ	لا الہ الا اللہ وحدہ

باب ما لا يجوز من العمل فی الصلوة وما يباح منه

٢	ان المکسورة	م	٣٥٠م	ابو الدرداء	ان عدو اللہ
"	"	ق	٣٥١م	ابوہريرة	ان عفريتا
"	"	"	٣٦٠م	ابن مسعودؓ	ان فی الصلوة
"	"	م	٤١٣م	معاوية	ان ہذہ الصلوة
"	انما بالکسر	"	٥١٥م	ابن عباس	انما مثل ہذا
٥	ما الاستفہامية	ق	٩٥٥م	سہل بن سعد	ما لی رأيتکم
٦	ان	"	١١٧٣م	معيقيب	ان کنت
٧	ال	ق	١٢٦٩م	ابوہريرة	التصفيح
١٠	لام تاکيد	م	٢٠٠١م	"	لينتہين

باب السہو

٢	ان المکسورة	ق	٢٠٨م	ابوہريرة	ان احدکم
"	انما بالکسر	"	٥٠٥م	ابن مسعودؓ	انما انا بشر
٤	اذا واذ	م	٨٢٥م	ابوسعيد	اذا شک
"	"	ق	٨٢٦م	ابن مسعود	اذا شک احدکم
٧	ہمزة الاستفہام	"	١٣٨٧	ابوہريرة	أصدق

باب سجود القرآن

٤	اذا واذ	م	٨٤٥م	ابوہريرة	اذا قرأ ابن آدم

باب اوقات النہی

٣	لا	ق	٦٥٠م	ابن عمر	لا يتحری احدکم
٤	اذا واذ	"	٧٧٨م	"	اذا بدا حاجب

٥	يا	ق	١٠٤٨م	ام سلمة	يا ابنة

باب الجماعة وفضلها

٣	لا	ق	٦١٤م	ابن عمر	لا تمنعوا
"	"	"	٦٢٩م	عائشةؓ	لا صلوة
٤	اذا واذ	"	٦٤٨م	ابن عمر	اذا استاذنت
"	"	"	٦٥٠م	"	اذا استاذنکم
"	"	م	٦٧١م	ابوہريرة	اذا اقيمت الصلوة
"	"	"	٨٢٧م	زينب ثقفية	اذا شہدت احداکن
"	"	ق	٨٤٩م	ابن عمر	اذا کان
"	"	"	٨٧٢م	عائشةؓ	اذا وضع
٧	ايما	"	١٣٥٨م	ابوہريرة	ايما امرأة
٩	ہل	م	١٧٨٢م	"	ہل تسمع النداء
"	فعل امر	"	١٩٧٢	جابر	ليصل من
١٠	الصاد	"	٢٠٦٥م	ابوہريرة	صلوة الجماعة
"	"	خ	٢٠٦٦م	ابن عمر	صلوة الجماعة تفضل

باب تسوية الصف

٥	ما الاستفہامية	م	٩٥٤م	جابر	ما لی اراکم
٦	خير	"	١١٨٦م	ابوہريرة	خير صفوف
٩	فعل امر	خ	١٧٩٣م	ابوسعيد	ائتموا بی
"	"	م	١٨٧٦م	ابوہريرة	اقيموا الصف
"	"	ق	١٩٣٤م	انس	سووا
"	"	م	١٩٧٣م	ابن مسعود	ليلينی
١٠	لام تاکيد	ق	١٩٩٣م	النعمان	لتسون

باب الموقف

٩	فعل ماضی	خ	١٦٨٣م	ابوبکرة	زادک اللہ

باب الامامة

٤	اذا واذ	م	٨٥٢م	ابوسعيد	اذا کانوا
٨	فعل مضارع	"	٨٥٤م	ابومسعود	يؤم القوم

باب ما علی الامام

٢	ان بالکسر	ق	١٣٣١م	انس	انی لادخل
٤	اذا واذ	م	٧٦٨م	عثمانؓ	اذا اممت
"	"	خ	٨٢٩م	ابوہريرة	اذا صلی
٨	فعل مضارع	"	١٦٠٨م	"	يصلون لکم

باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق

١	من الشرطية	ق	١٠م	ابوہريرة	من ادرک
٢	انک بالکسر	"	٤٩٥م	عائشةؓ	انکن لانتن
"	انما بالکسر	"	٥١١	ابوہريرة	انما جعل
٣	لا	م	٥٢٧م	"	لا تبادر
٥	يا	ق	٩٧٢م	سہل	يا ابا بکر ما منعک
"	ايہا	م	١٠٣٩م	انس	ايہا الناس
٦	ان	"	١١٧٣	جابر	ان کدتم آنفا
٧	أنا	ق	١٤٣٩م	ابوہريرة	انہ يخشی
٩	فعل امر	"	١٩٧٥م	عائشةؓ	مروا ابابکر

باب السنن وفضائلها

١	من الشرطية	خ	١١٥م	ام حبيبة	من صلی
"	"	م	١٦١م	ابوہريرة	من کان منکم
٤	اذا واذ	"	٨٢٨م	"	اذا صلی احدکم
"	"	"	٨٤٦	جابر	اذا قضی
٥	ما النافية	م	٩١٤م	ام حبيبة	ما من عبد مسلم
"	يا	"	١٠١٦	عبداللہ بن سرجس	يا فلان بای
٧	ہمزة الاستفہام	ق	١٣٦٩	مالک بن بحينة	الصبح اربعا
٩	فعل امر	"	١٩٣٩م	عبداللہ بن مغفل	صلوا قبل
١٠	الراء	م	٢٠٥٥م	عائشةؓ	رکعتا الفجر

باب صلوة الليل

٤	اذا واذ	م	٨٤٢م	ابوہريرة	اذا قام احدکم
١٢	جوامع الادعية	خ	٢١٩٠م	ابن عباس	اللہم اجعل
"	"	"	٢١٩١	عائشةؓ	اللہم ارحم

باب ما يقول اذا قام من الليل

١	من الشرطية	خ	٥٩م	عبادة	من تعار

۱۲	جوامع الادعية	م	۲۲۴۶م	عائشة	اللهم رب
〃	〃	ق	۲۲۴۷م	ابن عباس	اللهم ربنا

باب التحريض على قيام الليل

۲	ان المكسورة	م	۳۹۴م	جابر	ان من الليل
۴	اذا واذ	〃	۸۶۲م	ابوهريرة	اذا امضى شطر
۵	يا	ق	۱۰۰۹م	عبدالله	يا عبدالله
۶	نعم	〃	۱۰۹۵م	حفصة	نعم الرجل
〃	افعل التفضيل	خ	۱۱۹۷م	عبدالله	احب الصيام
۷	افلا	ق	۱۲۲۰م	عائشة	افلا اكون
۹	فعل مضارع	〃	۱۲۲۷م	ابوهريرة	ينزل ربنا
۱۰	السين	خ	۲۰۵۹م	ام سلمة	سبحان الله

باب القصد في العمل

۱	من الشرطية	خ	۱۱۶م	عمران	من صلى قائما
〃	〃	م	۱۲۰م	عمرؓ	من نام عن
۴	اذا واذ	〃	۸۴۱	ابوهريرة	اذا قام احدكم
〃	〃	خ	۸۶۶م	انس	اذا نعس
〃	〃	ق	۸۶۷م	عائشة	اذا نعس احدكم
۶	افعل التفضيل	〃	۱۱۹۵م	ابوهريرة	احب الاعمال
۷	اسم فعل	م	۱۴۷۵م	〃	عليكم من
۸	فعل امر	ق	۱۹۱۶م	عائشة	خذوا من
〃	〃	خ	۱۴۳۰م	عمران	صل قائما
〃	〃	م	۱۹۵۱م	ابوهريرة	قاربوا
〃	〃	ق	۱۴۷۱م	عائشة	ليصل

باب الوتر

۱	من الشرطية	م	۷۷م	جابر	من خاف
۷	ال	ق	۱۴۵۲م	ابن عمر	الوتر ركعة
۹	فعل امر	〃	۱۸۱۶م	〃	اجعلوا آخر
〃	〃	م	۱۹۹۳م	ابن عمر	بادروا
۱۰	المصادر	ق	۲۰۶۸م	〃	صلوة الليل

باب القنوت

۱۲	جوامع الادعية	ق	۲۱۹۶م	ابن مسعود	اللهم اعني
〃	〃	〃	۲۲۱۴	ابوهريرة	اللهم انج

باب قيام شهر رمضان

۱	من الشرطية	خ	۱۲۰۹م	ابوهريرة	من قام رمضان
۵	ما النافية	ق	۸۹۰م	زيد بن ثابت	ما زال بكم

باب صلوة الضحى

۸	فعل مضارع	م	۱۶۰۷م	ابوذر	يصبح على
۱۰	المصادر	م	۲۰۶۴م	زيد بن ارقم	صلوة الاوابين

باب التطوع

۴	اذا واذ	خ	۸۷۷م	جابر	اذا هم احدكم
۵	يا	ق	۹۹۳م	ابوهريرة	يا بلال

باب صلوة السفر

۵	ما الاستفهامية	م	۹۵۰ش	جابر	ما فعلت في
۱۰	المصادر	〃	۲۰۶۳م	عمرؓ	صدقة تصدق

باب الجمعة

۶	خير	م	۱۱۹۱م	ابوهريرة	خير يوم
۹	فعل ماضي	〃	۱۴۴۴م	〃	انس الله
۱۰	المصادر	〃	۲۱۵۰م	ابوموسى	هي ما بين

باب وجوبها

۶	لقد	م	۱۲۴۹م	ابن مسعود	لقد هممت
۱۰	لام تاكيد	〃	۲۰۰۲م	ابوهريرة	لينتهين

باب التنظيف

۱	من الشرطية	م	۳۷م	ابوهريرة	من اغتسل
〃	〃	ق	۳۸م	〃	من اغتسل يوم
〃	〃	خ	۳۵م	سلمان	من اغتسل يوم الجمعة
〃	〃	م	۴۰م	ابوهريرة	من توضأ فاحسن
۳	لا	〃	۷۱۳م	جابر	لا يقيمن احدكم

۴	اذا واذ	ق	۸۴۸م	ابوهريرة	اذا قلت
〃	〃	〃	۸۵۴م	〃	اذا كان يوم

باب الخطبة في الصلوة

۲	ان المكسورة	م	۳۴۷م	عمار	ان طول صلوة
۴	اذا واذ	ق	۸۴۷م	جابر	اذا جاء احدكم
۶	بئس	م	۱۰۹۰	عدي بن حاتم	بئس الخطيب
۷	همزة الاستفهام	ق	۱۳۸۶م	جابر	اركعت
۹	فعل امر	〃	۱۴۷۸	سهل بن سعد	مري غلامك

باب صلوة العيدين

۵	يا	ق	۹۶۹م	عائشة	يا ابا بكر
۷	اسم فعل	〃	۱۴۶۷	〃	دونكم يا بني ارفدة

باب في الاضحية

۱	من الشرطية	ق	۱۵۴	انس	من كان ذبح
۴	لا	م	۵۵۴م	جابر	لا تذبحوا
〃	اذا واذ	〃	۸۱۱م	ام سلمة	اذا رأيتم
۵	ما النافية	خ	۸۰۴م	ابن عباس	ما العمل في
〃	يا	م	۱۰۷۰م	عائشة	يا عائشة
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۴۳م	〃	بسم الله اللهم

باب العتيرة

۳	لا	ق	۶۳۴م	ابوهريرة	لا فرع

باب صلوة الكسوف

۲	ان المكسورة	ق	۲۴۱م	المغيرة بن شعبة	ان الشمس والقمر

باب في الرياح

۵	يا	ق	۱۰۶۵م	عائشة	يا عائشة
۶	ليس	م	۱۰۸۱م	ابوهريرة	ليست السنة
۹	ماضي متكلم	ق	۱۷۴۹م	ابن عباس	نصرت بالصبا
۱۲	جوامع الادعية	م	۲۲۲۲م	عائشة	اللهم اني

باب عيادة المريض وثواب المرض والمصائب

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	م	۱۲۱م	ثوبان	من عاد مريضا
〃	〃	خ	۱۰۶م	ابوہریرۃ	من يرد الله
۲	ان المكسورة	〃	۱۴۰م	ابن عباس	ان اباكما
۳	لا	〃	۵۲۵م	〃	لا بأس عليك
۴	اذا واذ	ق	۸۱۹م	ام سلمة بنت ابي	اذا سمعتم
〃	〃	خ	۸۶۱م	ابوموسى	اذا مرض
۵	ما النافية	ق	۹۲۵م	ابن مسعود	ما من مسلم
〃	〃	〃	۹۲۷م	عائشة	ما من مصيبة
〃	〃	م	۹۴۰م	ابوسعيد	ما يصيب
〃	ما الاستفهامية	〃	۹۵۲م	جابر	ما لك يا ام
〃	آي	ق	۱۰۳۲م	اسامة	اي سعد
۶	ان	ق	۱۱۶۸م	ابن عباس	ان شئت
۷	ال	خ	۱۳۱۱م	اسامة	الطاعون
〃	〃	ق	۱۳۱۴	انس	〃
〃	آلا	م	۱۳۹۵	سلمة	الا اخبركم باشد
〃	مثل	ق	۱۴۴۴م	جابر	مثل المؤمن
۹	فعل امر	م	۱۹۴۲م	عثمان	ضع يدك
〃	〃	خ	۱۹۴۹م	ابوموسى	فكوا العاني
۱۰	الالف	ق	۲۰۰۶م	ابن مسعود	اجل انى
〃	الحار	〃	۲۰۴۲م	ابوہریرۃ	حق المسلم
〃	〃	م	۲۰۴۳م	〃	حق المسلم على
۱۱	الالف	خ	۲۱۵۳م	انس	اذا ابتليت
〃	الياء	م	۲۱۷۷م	ابوہریرۃ	يا ابن آدم
۱۲	جوامع الادعية	خ	۲۱۸۶م	انس	الحمد لله الذي
〃	〃	ق	۲۲۶۳م	عائشة	بسم الله

باب تمنى الموت وذكره

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	م	۱۰م	ابوموسى	من احب لقاء الله
۲	انما بالكسر	〃	۴۵۴م	ابوہریرۃ	اذا مات
۳	لا	ق	۴۵۲م	انس	لا يتمنين
〃	〃	م	۷۴۴م	جابر	لا يموتن
۶	ليس	ق	۱۰۸۳م	عائشة	ليس كذلك
۹	فعل امر	〃	۱۹۶۶م	ابن عمر	كن في الدنيا
۱۰	الميم	〃	۲۱۰۶م	ابوقتادة	مستريح

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱۱	الالف	خ	۲۱۵۴م	ابوہریرۃ	اذا احب

باب ما يقال عند من حضره الموت وما ينبغي له

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۲	ان المكسورة	م	۲۳۰م	ام سلمة	ان الروح
۳	لا	〃	۵۵۳م	〃	لاتدعوا الانفسكم
۴	اذا واذ	〃	۷۹۱م	〃	اذا حضرتم
〃	〃	〃	۷۹۴م	ابوہریرۃ	اذا خرجت
۵	ما النافية	〃	۹۲۳م	ام سلمة	ما من مسلم
۷	الم	〃	۱۴۱۶	ابوہریرۃ	الم تروا
۹	فعل امر	〃	۱۹۵۹	ام سلمة	قولي اللهم
〃	〃	〃	۱۹۶۹م	ابوسعيد	لقنوا موتاكم
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۰۰م	ام سلمة	اللهم اغفر

باب غسل الميت وتكفينه

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۴	اذا واذ	م	۸۵۶م	جابر	اذا كفن
۹	فعل امر	ق	۱۸۰۰م	ام عطية	ابدأن بميامنها
〃	〃	〃	۱۸۶۶م	〃	اغسلنها
〃	〃	〃	۱۸۷۰م	ابن عباس	اغسلوه
〃	〃	〃	۱۹۴۰م	خباب	ضعوها ما

باب المشي بالجنازة والصلوة عليها

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	م	۷م	انس	من اثنيتم
〃	〃	ق	۱۰۳م	ابوہریرۃ	من شهد
۲	ان المكسورة	م	۲۱۱م	عمران	ان اخاكم
〃	〃	خ	۳۰۹م	جابر	ان الموت
〃	〃	م	۴۱۴م	ابوہریرۃ	ان هذه القبور
۳	لا	خ	۵۶۵م	عائشة	لا تسبوا
۴	اذا واذ	م	۷۳۵م	ابوسعيد	اذا اتبعتم
〃	〃	ق	۸۰۸	عامر	اذا رأيتم
〃	〃	خ	۸۷۰م	ابوسعيد	اذا وضعت
۵	ما النافية	م	۹۱۰م	ابن عباس	ما من رجل
〃	〃	〃	۹۳۰م	عائشة	ما من ميت
۷	ايما	خ	۱۳۴۶م	عمر	ايما مسلم
۹	فعل امر	ق	۱۴۱۴م	ابوہریرۃ	اسرعوا بالجنازة

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱۲	جوامع الادعية	م	۲۲۳۵م	عوف بن مالك	اللهم اغفر

باب دفن الميت

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۳	لا	م	۵۳۹م	ابومرثد	لا تجلسوا
۹	هل	خ	۱۴۰۰م	انس	هل فيكم من
۱۰	لام تاكيد	م	۱۹۸۷م	ابوہریرۃ	لان يجلس

باب البكاء على الميت والتعزية

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	خ	۱۸۳م	عمر	من نيح عليه
۲	ان المكسورة	〃	۳۱۱م	ابن عمر	ان الميت
〃	〃	ق	۳۷۷م	اسامة	ان لله ما اخذ
〃	انما بالكسر	〃	۴۶۵م	عائشة	انهم ليبكون عليها
۳	لا	〃	۷۳۳م	ابوہریرۃ	لا يموت
۵	ما النافية	خ	۹۰۸م	انس	ما من الناس
〃	〃	〃	۹۲۲م	ابوہریرۃ	لمسكن
۶	ليس	ق	۱۰۸۷م	ابوموسى	ليس منا
〃	〃	〃	۱۰۹۰م	ابن مسعود	ليس منا من
〃	لقد	م	۱۲۳۳	ابوہریرۃ	لقد احتظرت
۷	ال	ق	۱۳۰۶م	انس	الصبر عند
〃	〃	〃	۱۳۴۷م	عمر	الميت
〃	همزة الاستفهام	ق	۱۳۷۷م	ام سلمة	أتريدين
〃	آلا	〃	۱۴۰۸م	ابن عمر	الا تسمعون
۸	عدد	م	۱۵۱۱	ابوہریرۃ	اثنتان في
〃	〃	〃	۱۵۲۴م	ابومالك	اربع في امتي
〃	فعل مضارع	〃	۱۵۶۹م	انس	تدمع العين
۹	فعل ماضي	ق	۱۶۶۸	〃	بارك الله
〃	فعل امر	〃	۱۸۴۶م	عائشة	اذهب
۱۱	الميم	خ	۲۱۶۲م	ابوہریرۃ	ما لعبدي

باب زيارة القبور

ابواب	فصول وانواع	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے رواۃ	صدور احادیث
۵	يا	م	۱۰۶۴	عائشة	يا عائشة
۹	ماضي متكلم	〃	۱۴۵۲م	ابوہریرۃ	استأذنت
〃	〃	〃	۱۴۶۴م	بريدة	نهيتكم عن
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۰۱م	عائشة	اللهم اغفر

كتاب الزكوة

٢	انك بالكسر	ق	٨٠٤م	ابن عباس	انك ستاتي
٤	اذا واذ	م	٤٣٤م	جرير	اذا اتاكم
٥	ما النافية	ق	٨٠٦م	ابوهريرة	ما انزل الله
〃	〃	م	٩١١م	جابر	ما من صاحب
〃	〃	〃	٩١٢م	ابوهريرة	ما من صاحب ذهب
〃	〃	ق	٩٤٢م	〃	ما ينقم ابن جميل
٧	لل	〃	١٢٠٣م	〃	الخيل الثلاثة
٨	فعل مضارع	م	١٦٢٢م	ابن عمر	يكون كنز
٩	فعل امر	ق	١٠٩٦م	ابوذر	بشر الكانزين
١٠	الهاء	〃	٢١٦٣م	〃	هم الاخسرون
١٢	جوامع الكلم	ق	٣٢٥٠م	عبدالله	اللهم صل

باب ما يجب فيه الزكوة وما لا يجب فيه

٣	لا	خ	٩٥٨م	ابوبكر	لا يجمع بين
٤	ليس	ق	١٠٠٢م	ابوهريرة	ليس على المسلم
〃	〃	م	١٠٠٣م	جابر	ليس فيما دون

باب من تحل له الصدقة ومن لا تحل له

٢	اني بالكسر	ق	٤٤٤م	ابوهريرة	اني لانقلب
〃	انما بالكسر	〃	٤٤٤م	ام عطية	انما قد بلغت
٣	لا	م	٥٤٤م	عبدالمطلب	لا تحل الصدقة
٤	لو	خ	١١٣٢م	ابوهريرة	لو دعيت الى
〃	لولا	ق	١١٥٠م	انس	لولا اني
٧	لام	خ	١٤٩٢م	معن بن يزيد	لك ما نويت
٩	فعل امر	م	١٩٥٢م	جويرية	قربيه فقد بلغت
١٠	الهاء	ق	٢١٤٨م	انس	هو لها صدقة

باب من يحل له السوال ومن لا يحل له

١	من الشرطية	م	٦٦م	ابوهريرة	من سال الناس
٣	لا	〃	٦١١م	معاوية	لا تلحفوا
٤	اذا واذ	ق	٧٥٤م	عمر	اذا اعطيت
٥	ما النافية	〃	٩٦٣م	ابن عمر	ما تزال
٥	ما الموصولة	ق	٩٦٠م	عمر	ما جاءك
〃	〃	〃	٩٦٢م	ابوسعيد	ما يكن
٧	يا	خ	١٠٠٠م	حكيم بن حزام	يا حكيم ان
〃	〃	م	١٠١٨م	قبيصة	يا قبيصة
٧	ليس	ق	١٠٧٦م	ابوهريرة	ليس المسكين
١٠	لام تاكيد	〃	١٩٠٧م	الزبير	لان ياخذ

باب الانفاق وكراهية الامساك

٢	ان المكسورة	خ	٢٢٥م	ابوذر	ان الاكثرين
〃	〃	ق	٤٣٠م	ابوهريرة	ان ثلثة
٣	لا	〃	٦٢٤م	اسماء بنت ابي بكر	لا توعي
٥	ما النافية	م	٩٠٠م	ابوالدرداء	ما طلعت
〃	يا	خ	١٠٤٤م	ابوامامة	يا ابن آدم
٧	بينا	م	١١٠٩م	ابوهريرة	بينا رجل
〃	لو	خ	١١٤٤م	〃	لو كان لي
〃	صيغة تفضيل	ق	١٢٠١م	عائشة	اسرعكن
٧	ايكم	خ	١٣٦٣م	ابن مسعود	ايكم مال وارثه
〃	اما	ق	١٤٣٧م	ابوهريرة	اما وابيك
〃	مثل	〃	١٤٤٠م	〃	مثل البخيل
٩	فعل ماضي	〃	١٦٤٥م	〃	قال رجل
〃	فعل امر	م	١٨٠٩م	عبدالله	اتقوا الشح
〃	〃	ق	١٩٦٢م	ابوهريرة	ارحم بها
١١	الياء	م	٢١٧٦م	〃	يا ابن آدم

باب فضل الصدقة

١	من الشرطية	ق	٢٢م	عدي	من استطاع
〃	〃	〃	٤٩م	ابوهريرة	من انفق
〃	〃	خ	٥٧م	〃	من تصدق
〃	〃	م	١٧٧ش	〃	من منح منحة
〃	من الاستفهامية	〃	١٩٠م	〃	من اصبح منكم
٣	لا	〃	٤٤٥م	ابوذر	لا تحقرن من
٥	ما النافية	〃	٩٢٦م	جابر	ما من مسلم يغرس
〃	〃	〃	٩٣٧م	ام سلمة	ما نقص مال
٧	يا	ق	١٠٢٩م	ابوسعيد	يا معشر النساء تصدقن
٥	يا	ق	١٠٧٢م	ابوهريرة	يا نساء المومنات
٦	نعم	خ	١٠٩٦م	〃	نعم الصدقة
٦	بينما	ق	١١١٣م	〃	بينما رجل
〃	كل	〃	١٢١٧م	〃	كل سلامى
〃	〃	〃	١٢٢٤م	جابر	كل معروف
〃	لقد	م	١٣٣٩م	ابوهريرة	لقد رايت
〃	اوَ	〃	١٤٢٥م	ابوذر	او ليس قد جعل
٩	ماضي مجهول	〃	١٧٤٢م	ابوهريرة	عذبت امرأة
〃	فعل امر	ق	١٨١٠	عائشة	اتقوا النار
〃	〃	م	١٨٥٩م	ابوبرزة	اعزل الاذى
١٠	الكاف	ق	٢٠٨٦م	ابوهريرة	في كل كبد رطبة
〃	الواو	〃	٢١٢٤	ابوسعيد	ويحك ان

باب افضل الصدقة

٢	ان المكسورة	ق	٤٠٦م	ابومسعود	ان المسلم
٦	خير	〃	١١٨٢م	حكيم بن حزام	خير الصدقة
〃	صيغة تفضيل	م	١٢٠٦م	ثوبان	افضل دينار
٧	اما	ق	١٤٣٣م	ميمونة	اما انك لو
٩	فعل ماضي	خ	١٦٦٦	ابوسعيد	صدق ابن
〃	فعل امر	ق	١٧٩٨م	ابوهريرة	ابدا بمن
١٠	الباء	〃	٢٠٢٩	انس	بخ ذلك
〃	الدال	م	٢٠٤٨م	ابوهريرة	دينار انفقته

باب صدقة المرأة من مال الزوج

٤	اذا واذ	ق	٧٧٢م	عائشة	اذا انفقت
〃	〃	م	٧٧٣م	〃	اذا انفقت المرأة

باب ثواب المتصدق الخازن بامر المالك

٧	ال	م	١٢٨٠	ابوموسى	الخازن

باب من لا يعود في الصدقة

٣	لا	ق	٥٦٨م	عمر	لا تشتره
٧	ال	〃	١٣١٦م	ابن عباس	العائد في
٩	فعل ماضي	م	١٧٢٣م	بريدة	وجب اجرك

كتاب الصوم

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	خ	١٤٠١م	ابوهريرة	من قام ليلة
٢	ان المكسورة	ق	٣٥٠٦م	سهل بن سعد	ان في الجنة
٤	اذا واذ	م	٦٠٨٥م	ابوهريرة	اذا جاء رمضان
٧	ال	ق	١٣٠٩م	〃	الصيام جنة
١١	الالف	〃	٢١٦٠م	〃	ان الصوم لي
〃	〃	م	٢١٦٢م	〃	ان للصائم

باب رؤية الهلال

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
٣	لا	ق	٦٥١م	ابوهريرة	لا يتقدمن
٤	اذا واذ	م	٦١٠م	〃	اذا رأيتم
٧	ال	〃	١٣٠٢م	سعد بن ابي وقاص	الشهر هكذا
١٠	الشين	ق	٢٠٦٢م	ابوبكرة	شهرا عيد

باب السحور والافطار

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
٢	ان المكسورة	ق	٣٢٧	عائشة	ان بلالا
〃	〃	م	٣٥٤م	عمرو بن العاص	ان فصل ما بين
〃	〃	ق	٤٠٣	عدي	ان وسادك
٣	لا	خ	٦٠٨م	سهل	لا يزال الناس
〃	〃	ق	٧٢٣	ابن مسعود	لا يمنعن
٤	اذا واذ	〃	٧٥٠م	عمر	اذا اقبل
٥	يا	〃	١٠١٥	عبدالله	يا فلان
٩	فعل امر	〃	١٩٠١م	ابن مسعود	تسحروا فان

باب ما يفسد وما لا يفسد الصوم

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	ق	١٨١م	ابوهريرة	من نسي وهو

باب تنزيه الصوم

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	خ	١٧١م	ابوهريرة	من لم يدع
٤	اذا واذ	ق	٧٥٤م	〃	اذا اصبح
٩	فعل امر	〃	١٠٢٧م	〃	اذهب

باب صوم المسافر والمرضع والحبلى

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
٢	انكم بالكسر	م	٤٩١	ابوسعيد	انكم قد دنوتم
٦	ليس	ق	١٠٨٦م	جابر	ليس من
٨	ان	〃	١١٦٩م	عائشة	ان شئت
٩	فعل ماضي	خ	١٦٨٠م	انس	ذهب
٢	الهاء	م	٢١٤٩م	حمزة	هي رخصة

باب قضاء الصوم

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	ق	١٧٣م	عائشة	من مات
٣	لا	م	٥٧٤م	ابوهريرة	لا تصم المرأة
٧	همزة الاستفهام	ق	١٣٨٤	ابن عباس	ارأيت لو

باب صيام التطوع

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	م	٩٩	عائشة	من شاء
〃	〃	〃	١٠٦م	ابوهريرة	من صام
〃	〃	ق	١٠٧م	ابوسعيد	من صام يوما
〃	〃	〃	١٤٨	الربيع	من كان اصبح
٢	ان المكسورة	〃	٣٤٠	ابن عمر	ان عاشوراء
٣	لا	م	٥٤٧م	ابوهريرة	لا تختصوا ليلة
٦	لئن	م	٦٧٩م	ابن عباس	لئن بقيت
〃	صيغة التفضيل	〃	١٢٠٧م	ابوهريرة	افضل الصيام
٧	الم	ق	١٤١٤م	عبدالله	الم اخبر انك
٨	عدد	م	١٥٢١م	ابوقتادة	ثلثة من كل
١٠	الالف	〃	٢٠٢٥م	نبيشة	ايام التشريق
〃	الهاء	ق	٢١٣١	معاوية	هذا يوم

باب ما ينهى من الصيام

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
٢	اني بالكسر	ق	٤٤٣	ابن عمر	اني لست
〃	انكم بالكسر	〃	٤٩٣	انس	انكم لستم
٣	لا	〃	٦٢٣	ابوسعيد	لا تواصلوا
〃	〃	م	٦٩٨م	〃	لا يصلح
〃	〃	خ	٧٠١م	ابوهريرة	لا يصم احدكم
٤	اذا واذ	م	٨٠٣	〃	اذا دعي
〃	〃	〃	٨٠٤م	〃	اذا دعي احدكم
٧	اياكم	ق	١٤٥٦	〃	اياكم

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
٩	فعل امر	خ	١٨٦٦م	انس	اعيدوا

باب ليلة القدر

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	ق	١٤٣٩م	ابوسعيد	من كان اعتكف
٢	ان المكسورة	〃	٤٠٢م	ابن عمر	ان ناسا منكم
〃	اني بالكسر	〃	٤٢٢	ابوسعيد	اني اعتكفت
٧	ايكم	م	١٣٦٦	ابوهريرة	ايكم يذكر حين
٨	فعل مضارع	ق	٥٥٩م	ابن عمر	ارى رؤياكم
٩	ماضي مجهول	م	١٤٢٦م	ابوهريرة	اريت ليلة
〃	فعل امر	〃	١٨٩٨م	ابن عمر	تحروا الليلة
〃	〃	〃	١٨٩٩م	عائشة	تحروا ليلة القدر
〃	〃	〃	١٩٠٠	ابن عمر	تحينوا

باب الاعتكاف

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
-	اسم فعل	ق	١٤٦٩	صفية بنت حيي	على رسلكما
٩	فعل امر	〃	١٨٨٩م	عمر	اوف

كتاب فضائل القرآن

نمبر	فصل اطراف	نام کتاب	رقم الحدیث	اسم راوی	مبدأ حدیث
١	المن الشرطية	م	٧١م	ابوالدرداء	من حفظ عشر
〃	〃	ق	١٤٧م	ابومسعود	من قرأ
٢	ان المكسورة	م	٢٥٩م	ابوالدرداء	ان الله جزأ
〃	〃	〃	٢٩٧م	عمر	ان الله يرفع
٣	لا	خ	٥٣٠م	ابوهريرة	لا تجعلوا
〃	〃	〃	٥٤٠م	〃	لا تحاسدوا
〃	〃	م	٥٦١م	ابن عمر	لا تسافروا
٥	يا	〃	٩٦٨م	ابي بن كعب	يا ابا المنذر
〃	〃	خ	٩٨٣م	ابوهريرة	يا اباهريرة
٦	خير	〃	١١٨٨م	عثمان	خيركم من تعلم
٧	ال	〃	١٢٧٥م	ابوسعيد	الحمد لله
〃	〃	ق	١٣٣٦م	عائشة	الماهر
〃	ايكم	م	١٣٦٤م	عقبة بن عامر	ايكم يحب
〃	همزة الاستفهام	〃	١٣٨٩م	ابوهريرة	ايحب احدكم
〃	〃	خ	١٣٩٠م	ابوسعيد	ايعجز احدكم
〃	الم	م	١٤١٥	عقبة بن عامر	الم تر آيات

[illegible]

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۷	مثل	ق	۱۴۴۵م	ابوموسی	مثل المؤمن
۸	والذی	خ	۱۵۳۵م	ابوسعید	والذی نفسی
۹	فعل امر	م	۱۸۲۰م	ابوہریرة	احشدوا
〃	〃	〃	۱۸۷۴م	ابوامامة	اقرؤا القرآن
۲	لام تاکید	خ	۱۹۰۴م	ابوسعید	لأعطینک
〃	التاء	ق	۲۰۳۵	البراء بن عازب	تلک الملائکة
〃	الهاء	خ	۲۰۳۹م	انس	تحبک ایاها

باب اداب التلاوة

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۶م	انس	ان الله امر
۵	ما النافیة	〃	۸۸۰م	ابوہریرة	ما اذن الله
۶	لیس	خ	۱۰۹۱م	〃	لیس منا
〃	بئس	ق	۱۱۰۰م	ابن مسعود	بئس ما لاحد
۷	مثل	〃	۱۴۴۴م	ابن عمر	مثل القرآن
۹	فعل امر	〃	۱۸۷۳م	ابن مسعود	اقرأ علی
〃	〃	〃	۱۸۷۵م	جندب بن عبد الله	اقرؤا القرآن
〃	〃	〃	۱۹۰۳م	ابوموسی	تعاهدوا

باب احرف القرآن وتفسیره

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۴۰۸م	عمر	ان هذا القرآن
۴	انما بالکسر	م	۵۱۸	عبد الله	انما هلک
۳	لا	خ	۵۴۸م	ابن مسعود	لا تختلفوا
۵	یا	م	۹۹۶م	ابی بن کعب	یا ابی ارسل
۶	ماضی مجهول	ق	۱۲۴۸	ابوہریرة	قیل للنبی

کتاب الدعوات

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۰۷م	انس	ان لکل
۳	لا	خ	۶۰۰م	ابوہریرة	لا یقولن احدکم
۴	اذا واذ	ق	۸۰۰م	انس	اذا دعا احدکم
۵	ما النافیة	م	۹۱۳م	ابو الدرداء	ما من عبد مسلم
۷	لام	ق	۱۴۸۱م	ابوہریرة	لکل نبی دعوة
۸	مضارع مجهول	〃	۱۶۵۰م	〃	یستجاب
۱۰	الدال	م	۲۰۴۷م	ام الدرداء	دعوة المرء

باب ذکر الله عز وجل والتقرب الیه

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۷۹م	ابوہریرة	ان لله ملائکة
۳	لا	م	۷۰۶م	〃	لا یقعد قوم
۷	انا	〃	۱۴۳۳م	ابوسعید	اما انی
〃	مثل	〃	۱۴۴۱م	ابوموسی	مثل البیت
۸	والذی	〃	۱۵۳۳م	حنظلة	والذی نفسی
〃	فعل مضارع	〃	۱۶۱۸م	ابوذر	یقول الله
۹	فعل امر	〃	۱۹۳۵م	ابوہریرة	سیروا هذا
۱۱	الالف	ق	۲۱۵۹م	〃	انا عند ظن
〃	المیم	خ	۲۱۷۱م	〃	ما زال عبدی
〃	〃	〃	۲۱۷۳م	انس	من اهان

کتاب اسماء الله تعالی

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	خ	۳۷۶م	ابوہریرة	ان لله تسعة وتسعین

باب ثواب التسبیح والتحمید والتهلیل والتکبیر

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	ق	۱۳۵م	ابوہریرة	من قال حین
〃	〃	〃	۱۳۶	ابو ایوب	من قال لا اله الا الله
〃	〃	〃	۱۳۷م	ابوہریرة	من قال لا اله الا الله وحده
۲	ان المکسورة	م	۲۰۷	ابوذر	ان احب الکلام
〃	انه بالکسر	〃	۴۵۵	عائشة	انه خلق کل
۵	ما الموصولة	〃	۹۵۷م	ابوذر	ما اصطفی الله
〃	یا	ق	۱۰۰۸م	ابوموسی	یا عبد الله
〃	ایها	〃	۱۰۳۵م	〃	ایها الناس
۶	افعل التفضیل	م	۱۱۹۸م	سمرة بن جندب	احب الکلام
〃	لقد	〃	۱۲۴۵م	جویریة	لقد قلت
۷	همزة الاستفهام	〃	۱۳۹۱م	سعد	ایعجز احدکم
〃	الا	〃	۱۳۹۳	ابوذر	الا اخبرک
۸	عدد	ق	۱۵۱۴م	ابوہریرة	کلمتان
۹	فعل امر	م	۱۹۵۴	سعد بن ابی وقاص	قل لا اله الا الله
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۸۵م	ابوہریرة	لان اقول سبحان

باب الاستغفار والتوبة

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۱	من الشرطیة	م	۵۲م	ابوہریرة	من تاب قبل
۲	ان المکسورة	〃	۲۴۰م	ابوموسی	ان الله یبسط یده
۲	انما بالکسر	م	۴۶۸م	الاغر	انه لیغان
۶	لو	〃	۱۱۲۵	ابو ایوب	لو انکم لم تکن
〃	لولا	〃	۱۱۶۱م	ابن عمر	لو لم تذنبوا
۸	واو	خ	۱۵۴۶م	ابوہریرة	والله انی
۹	فعل ماضی	ق	۱۶۵۹م	〃	اذنب عبد
〃	〃	〃	۱۷۱۱م	ابوسعید	کان فیمن کان
〃	فعل امر	〃	۱۸۰۳	کعب بن مالک	ابشر بخیر یوم
〃	〃	م	۱۹۰۵م	ابوموسی	توبوا الی الله
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۹۴م	ابن مسعود	لله افرح
〃	سین	خ	۲۰۶۱م	شداد	سید الاستغفار
۱۱	الالف	〃	۲۱۶۳م	ابوذر	انی حرمت
〃	المیم	م	۲۱۷۴م	جندب	من ذا الذی
〃	الیاء	〃	۲۱۷۸م	ابوذر	یا عبادی

باب سعة رحمة الله تعالی

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۸۰م	ابوہریرة	ان الله لما قضی
〃	〃	〃	۳۷۸م	سلمان	ان لله مائة
۳	لا	〃	۶۷۱م	جابر	لا یدخل
۶	لو	ق	۱۱۴۷م	ابوہریرة	لو یعلم الکافر
〃	〃	〃	۱۱۴۹م	〃	لو یعلم المؤمن
〃	لقد	خ	۱۲۳۷	〃	لقد تحجرت
۷	ال	〃	۱۲۷۳م	ابن مسعود	الجنة اقرب
〃	همزة الاستفهام	ق	۱۳۷۵م	عمر	اترون هذه
〃	لما	〃	۱۴۹۰م	ابوہریرة	لن یدخل احدا
۹	فعل ماضی	〃	۱۶۷۴م	〃	جعل الله
〃	〃	〃	۱۶۹۶م	〃	قال رجل
۱۱	الالف	خ	۲۱۵۵م	〃	اذا تلقانی
〃	〃	م	۲۱۵۶م	〃	اذا هم عبدی

باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام

العدد	فصل الانواع	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواة	صدر الاحادیث
۴	اذا واذ	ق	۷۷۵م	ابوہریرة	اذا اوی
۷	الا	〃	۱۳۹۴م	علی	الا اخبرک
۱۲	جوامع الادعیة	〃	۲۱۹۲م	البراء	اللهم اسلمت
〃	〃	م	۲۲۱۳	ابن عمر	اللهم انت

نمبر قاعدہ	نصوص الفوائد	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱۲	جوامع الادعیۃ	خ	۲۲۴۰م	البراء	اللهم باسمک
〃	〃	م	۲۳۴۵م	ابوہریرۃ	اللهم رب
〃	〃	〃	۲۲۶۱م	ابن مسعود	اسبغنا

باب الدعوات فی الاوقات

۱	من الشرطیۃ	م	۱۸۰۱م	خولۃ	من نزل
۴	اذا واذ	ق	۲۲۰۵م	ابوہریرۃ	اذا سمعتم
۶	لو	〃	۱۱۲۲م	ابن عباس	لو ان احدهم
۷	اما	م	۱۴۳۶م	ابوہریرۃ	اما قلت
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۱۸۳م	ابن عمر	اللہ اکبر
〃	〃	ق	۲۱۸۴م	〃	واذا رجع
〃	〃	م	۲۲۳۹م	عبداللہ	اللهم بارک
〃	〃	ق	۲۲۵۶م	〃	اللهم منزل
〃	〃	〃	۲۲۶۴م	ابن عباس	لا الٰہ الا اللہ

باب الاستعاذۃ

۶	قد	م	۱۲۳۰	ابن مسعود	قد سالت
۹	فعل امر	ق	۱۹۰۴م	ابوہریرۃ	تعوذوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۱۸۶م	〃	اللهم آت
〃	〃	〃	۲۱۹۰م	ابن عباس	اللهم اعوذ
〃	〃	ق	۲۲۳۶م	ابوسعید	اللهم انی
〃	〃	م	۲۲۲۷م	ابن عمر	〃
〃	〃	〃	۲۲۲۹م	انس	اللهم انی اعوذ
〃	〃	〃	[illegible]	عائشۃ	〃
〃	〃	〃	۲۲۳۰م	〃	اللهم انی اعوذ

باب جامع الدعاء

۲	انی بالکسر	ق	۴۳۶م	سلیمان بن صرد	انی لاعلم
۹	فعل امر	م	۱۹۵۳م	طارق	قل اللهم اغفر
۲	السین	〃	۲۰۵۸م	انس	سبحان اللہ
۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۱۸۵م	〃	اللهم آتنا
〃	〃	م	۲۱۹۴م	ابوہریرۃ	اللهم اصلح
〃	〃	ق	۲۲۰۶م	ابو موسیٰ	اللهم اغفرلی
〃	〃	م	۲۲۲۳م	ابن مسعود	اللهم انی

نمبر قاعدہ	نصوص الفوائد	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۳۵م	سہیل	اللهم انی

كتاب الحج

۱	من الشرطیۃ	خ	۶۸م	ابوہریرۃ	من حج للہ
۳	لا	ق	۶۶۶م	〃	لا یحل لامرأۃ
۵	ما الموصولۃ	〃	۹۵۶	ابن عباس	ما منعک
〃	یا ایہا	م	۱۰۴۵م	ابوہریرۃ	یا ایہا الناس
۶	لو	〃	۱۱۳۸م	〃	لو قلت نعم
۷	ال	ق	۱۳۱۹م	〃	العمرۃ الی
〃	لام	خ	۱۴۳۳م	عائشۃ	لکن افضل
۸	فعل مضارع	ق	۱۴۳۳م	ابن عمر	یہل اہل المدینۃ
۹	ہل	〃	۱۷۷۸م	اسامۃ	ہل ترک
〃	فعل امر	ق	[illegible]	ابن عباس	احجج
〃	〃	خ	۱۵۰۹	〃	حجی عنہا
〃	〃	〃	۱۹۲۲م	ابوہریرۃ	دعونی
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۹۷	ابوسعید	لیحجن البیت

باب الاحرام والتلبیۃ

۹	فعل امر	ق	۱۸۶۷م	جابر	اغتسلی
〃	〃	〃	۲۲۶۸م	ابن عمر	لبیک اللهم
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۶۹	انس	لبیک عمرۃ

باب قصۃ حجۃ الوداع

۱	من الشرطیۃ	م	۱۵۹م	اسماء	من کان معہ
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۳۷م	جابر	ان دماءکم
〃	انی بالکسر	ق	۴۴۲	حفصۃ	انی لبدت
۵	یا ایہا	م	۱۰۴۴	جابر	یا ایہا الناس
۶	لولا	ق	۱۱۵۷م	انس	لولا ان معی
۷	أ و	ق	۱۴۲۸م	عائشۃ	او ما شعرت
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۷۰	ابوہریرۃ	ننزل غدا
۹	فعل ماضی	م	۱۶۵۶م	ابن عباس	احسنتم
〃	فعل امر	〃	۱۸۸۴م	جابر	انزعوا
۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۲۶۶م	〃	لا الٰہ الا اللہ

باب دخول مکۃ والطواف

نمبر قاعدہ	نصوص الفوائد	اسم الکتاب	نمبر الحدیث	اسم الراوی	صدر الحدیث
۲	ان المکسورۃ	ق	۴۰۴م	عائشۃ	ان ناشئ
〃	لا	〃	۱۰۶۱م	ابوبکر	لا یحج بعد العام
〃	فعل امر	〃	۱۵۴۴م	ام سلمۃ	طوفی من وراء

باب الوقوف بعرفۃ

۵	ما النافیۃ	م	۹۰۳م	عائشۃ	ما من یوم

باب الدفع من عرفۃ والمزدلفۃ

۲	ان المکسورۃ	ق	۴۰۴م	ابن مسعود	ان ہاتین الصلاتین
۵	ایہا	خ	۱۴۰۰م	ابن عباس	ایہا الناس
۷	ال	ق	۱۳۰۸	اسامۃ	الصلوٰۃ

باب رمی الجمار

۷	ال	م	۱۲۵۵م	جابر	الاستجمار

باب الہدی

۳	لا	م	۶۴۲	ابن عمر	لا یاکل
۵	یا	〃	۹۹۸	ثوبان	یا ثوبان
〃	〃	〃	۱۰۲۳	ابوسعید	یا اہل المدینۃ
۹	فعل امر	〃	۱۸۳۷م	جابر	ارکبہا
〃	〃	〃	۱۸۸۳م	ابن عباس	انحرہا ثم
〃	〃	ق	۱۹۶۶	ابن عمر	کلوا من الاضاحی

باب الحلق

۱۲	جوامع الادعیۃ	ق	۲۲۰۴م	ابوہریرۃ	اللهم اغفر

باب خطبۃ یوم النحر ورمی ایام التشریق وطواف الوداع

۲	ان المکسورۃ	ق	۲۳۹م	ابوبکرۃ	ان الزمان
۳	لا	خ	۷۲۷م	ابن عباس	لا ینفر احد
۸	فعل مضارع	〃	۱۶۰۳	〃	یرحم اللہ
۹	فعل امر	〃	۱۶۶۴م	〃	اعملوا فانکم

باب ما یجتنبہ المحرم

۱	من الشرطیۃ	م	۱۷۰م	جابر	من لم یجد

ابواب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	لا	ق	۱۷،۱م	ابن عمر	لا یلبس المحرم
〃	〃	م	۰۳۰م	عثمان	لا ینکح المحرم
۵	ما النافیة	ق	۹۰۴م	کعب بن عجرة	ما کنت
〃	موصولة	〃	۹۶۱م	یعلی بن امیة	ما کنت صانعا
۷	ہمزة الاستفہام	〃	۱۳۸۸م	کعب بن عجرة	ایؤذیک
〃	اما	〃	۱۴۹۶م	یعلی بن امیة	اما الطیب

باب المحرم یجتنب الصید

۲	انہ بالکسر	ق	۵۳۴م	الصعب	انا لم نردہ
۶	لیس	خ	۱۰۸۰م	〃	لیس بتارد
〃	لولا	م	۱۱۵۶م	ابن عباس	لولا انا
۸	عدد	ق	۱۵۲۷م	عائشة	خمس من الدواب

باب الاحصار وفوت الحج

۹	فعل امر	ق	۱۹۱۰م	عائشة	حجی واشترطی

باب حرم مکة حرسہا اللہ تعالی

۲	ان المکسورة	ق	۲۶۰م	ابو ہریرة	ان اللہ حبس
〃	〃	〃	۳۰۹م	ابو شریح	ان مکة حرمہا
۳	لا	ق	۶۶۵م	جابر	لا یحل لاحدکم
〃	〃	م	۷۰۵	مطیع	لا یقتل قرشی
〃	الم	ق	۱۴۱۰	عائشة	الم تری
〃	لما	م	[illegible]	ابن عباس	لم یکن لہم
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۹۴م	ابو ہریرة	یخرب الکعبة
〃	〃	〃	۱۶۱۳م	عائشة	یغزو جیش
۹	فعل ماضی	خ	۱۷۱۶	عروة	کذب سعد
〃	فعل امر	〃	۱۸۱۸	〃	احبس
۱۰	الکاف	〃	۲۰۹۱م	ابن عباس	کانی بہ اسود
۶	اللام	ق	۲۱۰۳	〃	لم یکن لہم

باب حرم المدینة حرسہا اللہ تعالے

۱	من الشرطیة	ق	۱۰۱م	ابو ہریرة	من اراد
۲	ان المکسورة	م	۲۶۰م	جابر بن سمرة	ان اللہ سمی
〃	انی بالکسر	〃	۳۰۴م	سعد	انی احرم
۲	انی بالکسر	م	۴۲۷	ابو ذر	انی قد وجہت
〃	انا بالکسر	ق	۴۴۷	ابو حمید	انی مسرع
۲	انہا بالکسر	〃	۴۷۳م	زید بن ثابت	انہا طیبة
〃	انما بالکسر	〃	۵۰۳م	جابر	انما المدینة
۳	لا	م	۶۹۷م	ابو ہریرة	لا یصبر علی
〃	〃	ق	۷۱۶م	سعد	لا یکید اہل
۵	یا	〃	۹۶۵م	ابو ہریرة	ما بین لابتیہا
۶	لیس	〃	۱۰۸۸م	انس	لیس من بلد
۷	ال	ق	۱۳۳۸م	علی	المدینة حرم
〃	〃	م	۱۳۳۹م	سعد	المدینة خیر لہم
〃	〃	خ	۱۳۴۰م	انس	المدینة یاتیہا
۸	فعل مضارع	〃	۱۵۶۰	ابو ہریرة	اراکم یا بنی
〃	〃	م	۱۵۶۶	〃	تبلغ المساکن
〃	〃	〃	۱۵۸۰م	〃	یاتی علی الناس
〃	مضارع مجہول	ق	۱۶۳۹م	سفیان	تفتح الیمن
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۵۳م	عمر	اتانی اللیلة
〃	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۰م	ابو ہریرة	امرت بقریة
〃	〃	خ	۱۷۳۷ش	〃	خیرہ ما بین
〃	ماضی متکلم	〃	۱۷۵۹م	ابن عمر	رایت امراة
۱۰	الالف	ق	۲۰۰۷م	ابو ہریرة	احد جبل
〃	العین	〃	۲۰۷۶م	〃	علی انقاب
۱۰	الہاء	خ	۲۱۳۴	عائشة	ہذا انشاء اللہ
۱۲	جوامع الادعیة	ق	۲۱۸۸م	انس	اللہم اجعل
〃	〃	م	۲۲۳۶م	سعد	اللہم بارک
〃	〃	〃	۲۲۳۷م	ابو ہریرة	اللہم بارک لنا
〃	〃	ق	۲۲۴۳م	عائشة	اللہم حبب

کتاب البیوع والکسب وطلب الحلال

۱	من الشرطیة	ق	۴	ابن عمر	من ابتاع
۲	ان المکسورة	〃	۲۲۹م	النعمان	ان الحلال
〃	〃	م	۲۶۱	ابو سعید	ان اللہ حرم
〃	〃	ق	۲۸۰م	جابر	ان اللہ ورسولہ
〃	〃	م	۳۰۰	ابن عباس	ان الذی
〃	〃	〃	۳۳۶	ابو ہریرة	ان داود النبی
۵	ما النافیة	خ	۸۸۲م	المقدام	ما اکل احد
〃	ایہا	م	۱۰۳۶م	ابو ہریرة	ایہا الناس
۹	ماضی مجہول	ق	۱۴۳۶ش	عائشة	حرمت التجارة
۱۰	لام تاکید	خ	۱۹۹۵م	ابو ہریرة	لیاتین
〃	الشاذ	م	۲۰۳۸م	رافع بن خدیج	ثمن الکلب

باب المساہلة فی المعاملة

۷	ال	ق	۱۳۵۵م	ابو ہریرة	الیمین الکاذبة
〃	ایاکم	م	۱۴۵۵م	ابو قتادة	ایاکم وکثرة
۸	عدد	〃	۱۵۱۹م	ابو ذر	ثلاثة لا یکلمہم

باب الخیار

۴	اذا واذ	ق	۷۷۲م	ابن عمر	اذا بایعت
۷	ال	〃	۱۲۶۶م	حکیم بن حزام	البیعان

باب الربوا

۱	من الشرطیة	م	۱۶۳م	فضالة	من کان یؤمن
۲	انما بالکسر	ق	۵۰۰م	اسامة	انما الربوا
۳	لا	م	۵۳۲	عثمان	لا تبیعوا الدینار
〃	〃	ق	۵۴۵م	ابو سعید	لا تبیعوا الذہب
〃	〃	〃	۵۸۱م	〃	لا تفضل بع
〃	〃	〃	۶۲۷	〃	لا صاعین
۷	ال	م	۱۲۸۸م	ابو ہریرة	الذہب بالذہب
〃	〃	ق	۱۲۸۹م	عمر	الذہب بالورق
〃	〃	م	۱۳۱۴م	معمر	الطعام
۱۰	الالف	ق	۲۰۲۴م	ابو سعید	اوہ عین الربوا

باب المنہی عنہا من البیوع

۱	من الشرطیة	ق	۳م	ابن عباس	من ابتاع
〃	〃	م	۲۸م	ابو ہریرة	من اشتری
〃	〃	ق	۲۹م	ابن مسعود	من اشتری محفلة
〃	〃	م	۱۲۸م	ابن عمر	من غشنا
〃	لا	〃	۵۲۹م	ابو ہریرة	لا تبتاعوا
〃	〃	〃	۵۳۲م	ابن عمر	لا تبیعوا التمر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	لا	خ	۵۷۳م	ابوہریرة	لاتصروا
″	″	م	۶۱۲م	″	لاتلقوا الجلب
″	″	ق	۶۴۵م	″	لایبع بعضکم
″	″	م	۶۴۶م	جابر	لایبع حاضر
″	″	ق	۶۹۳م	ابوہریرة	لایسیم المسلم
۴	اذا و اذ	م	۷۳۲م	جابر	اذا ابتغت
۶	ان	″	۱۱۶۳م	″	ان بعت
۷	ہمزة الاستفہام	ق	۱۳۸۱م	انس	ارایت

باب الاشتراط فی البیع

۶	قد	ق	۱۲۲۶م	جابر	قد اخذت
۷	لام	″	۱۴۷۷م	″	لک الثمن
۹	فعل ماضی	ق	۱۶۶۴م	ابوہریرة	اشتری رجل
″	فعل امر	″	۱۰۴۷م	عائشة رض	اشتریها

باب السلم والرهن

۱	من الشرطیة	ق	۳۶	ابن عباس	من اسلم فی تمر
۷	ال	خ	۱۲۹۴م	ابوہریرة	الرهن یرکب

باب الاحتکار

۱	من الشرطیة	م	۱۲م	معمر	من احتکر فهو خاطی

باب الافلاس والانظار

۱	من الشرطیة	خ	۱۵م	ابوہریرة	من اخذ
″	″	ق	۱۹م	″	من ادرک
″	″	م	۴۸م	″	من انظر معسرا
″	″	″	۹۳م	ابوقتادة	من سره
۸	مضارع مجهول	″	۱۶۵۱م	عبدالله	یغفر للشهید
۹	ماضی	ق	۱۷۰۷م	ابوہریرة	کان رجل
″	ماضی مجهول	م	۱۷۳۸	ابومسعود	حوسب رجل
″	فعل امر	″	۱۹۱۵م	ابوسعید	خذوا ما وجدتم
۱۰	المیم	ق	۲۱۰۸م	ابوہریرة	مطل الغنی

باب الشرکة والوکالة

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	فعل امر	ق	۱۶۷۸	انس	التمس

باب الغصب والعاریة

۱	من الشرطیة	ق	۱۶م	سعید	من اخذ شبرا
″	″	خ	۱۷م	ابن عمر	من اخذ من الارض
″	″	م	۱۰۴	وائل بن حجر	من اقتطع
″	″	ق	۱۲۰م	سعید	من ظلم
۳	لا	م	۶۶۳م	ابن عمر	لایحلبن
۵	ما النافیة	ق	۸۹۶م	انس	ما من احد
۸	عدد	خ	۱۵۳۰	عبدالله	اربعون خصلة
۹	ماضی	″	۱۶۹۱م	انس	غارت امکم
۱۰	الحاء	م	۲۰۴۵	جابر	حبسها علی

باب الشفعة

۱	من الشرطیة	ق	۱۵۷	جابر	من کان له شریک
۳	لا	خ	۷۲۱م	ابوہریرة	لایمنع احدکم
۴	اذا و اذ	م	۷۴۳م	″	اذا اختلفتم
۷	ال	خ	۱۲۷۱م	ابورافع	الجار احق
″	″	″	۱۳۰۰م	جابر	الشفعة فیما

باب المساقاة والمزارعة

۱	من الشرطیة	ق	۱۵۱م	ابوہریرة	من کانت له ارض
۳	لا	خ	۶۸۱م	ابوامامة	لایدخل هذا
۴	لام تاکید	ق	۱۹۸۹م	ابن عباس	لان یمنح الرجل

باب الاجارة

۲	ان المکسورة	خ	۲۱۰م	ابن عباس	ان احق
۵	ما النافیة	″	۸۹۰م	ابوہریرة	ما بعث الله
۱۱	الثاء	″	۲۱۶۵م	″	ثلاثة انا خصمهم

باب احیاء الموات والشرب

۱	من الشرطیة	خ	۱۲۵م	عائشة رض	من عمر ارضا
۳	لا	ق	۶۱۵م	ابوہریرة	لاتمنعوا
۵	یا	″	۱۰۰۱م	الزبیر	یا زبیر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	عدد	م	۱۵۱۷م	ابوہریرة	ثلثة لایکلمهم
۹	فعل امر	ق	۱۸۴۲م	الزبیر	اسق یا زبیر

باب العطایا والهدیة

۱	من الشرطیة	ق	۳۵	جابر	من اعمر رجلا
″	″	م	۱۲۳م	ابوہریرة	من عرض
۷	ال	ق	۱۳۲۰م	″	العمری
″	″	″	۱۳۲۱	جابر	العمری لمن

باب الهبة والعدل فی القسمة

۲	انی بالکسر	م	۴۲۹م	جابر	انی لااشهد
۹	فعل امر	ق	۱۸۵۷م	النعمان بن بشیر	اعدلوا

باب القرض

۲	ان المکسورة	ق	۲۲۳	عائشة رض	ان الرجل
″	″	خ	۳۴۲	ابوہریرة	ان رجلا
″	″	ق	۳۶۹	عائشة رض	ان لصاحب
۶	خیر	خ	۱۱۸۷م	جابر	خیرکم احسنکم

باب اللقطة

۱	من الشرطیة	م	۲م	زید	من آوی
۵	ما الاستفهامیة	ق	۹۵۱م	زید بن خالد	مالک ولها
۹	فعل امر	″	۱۸۵۸م	″	اعرف
″	″	″	۱۹۱۷م	″	خذها فانما

باب الفرائض

۳	لا	ق	۶۸۲م	اسامة	لایرث المسلم
۵	یا	م	۱۰۱۲	عمر	یا عمر لایکفیک
۷	ال	ق	۱۳۵۳م	عائشة رض	الولاء لمن
″	انا	″	۱۴۶۱م	ابوہریرة	انا اولی
۹	فعل امر	″	۱۸۷۹م	ابن عباس	الحقوا
۱۰	الالف	″	۲۰۰۵م	انس	ابن اخت

باب الوصایا

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	انک بالکسر	ق	٤٧٩م	سعد بن ابی وقاص	انک ان تذر
٥	ماالنافیة	خ	٨٩٤م	ابن عمر	ماحق امرئ
٧	ال	ق	١٢٧٠م	سعد	الثلث

كتاب النكاح

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٥	ماالنافیة	ق	٣٠٩٨م	اسامة	ماترکت
〃	یا	〃	١٠٢٦م	ابن مسعود	یامعشر الشباب
٦	خیر	〃	١١٨٩م	ابوہریرة	خیرالنساء رکبن
٧	آل	م	١٢٨٦م	عبدالله	الدنیا متاع
〃	〃	ق	١٢٩٧م	ابن عمر	الشوم
٨	مضارع مجہول	〃	١٦٤٣م	ابوہریرة	تنکح المراة

باب النظر الی المخطوبة والاحتراز من الاجنبیات

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	ان المکسورة	م	٣٠٥م	جابر	ان المراة
٣	لا	ق	٥٢٨م	ابن مسعود	لاتباشر المراة
〃	〃	م	٦٧٩	عبدالله	لایخلون رجل
〃	〃	ق	٧٨٠م	ام سلمة	لایدخلن ہولاء
٤	اذاواذ	م	١٤٧م	جابر	اذا احدکم
٧	الا	〃	١٤٨١م	〃	الالایبیتن
٨	ایاکم	ق	١٤٥٢م	عقبة بن عامر	ایاکم والدخول
٩	ہل	م	١٦٩١م	ابوہریرة	ہل نظرت الیہا

باب الولی فی النکاح واستیذان المراة

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	لا	ق	٦٢٠م	ابوہریرة	لاتنکح الایم
٧	ال	〃	١٢٦١م	ابن عباس	الایم

باب اعلان النكاح والخطبة والشرط والغناء

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٣	لا	خ	٥٦٣م	ابوہریرة	لاتسأل المراة
〃	〃	〃	٥٨٨م	الربیع بنت معوذ	لاتقولی ہذہ
〃	〃	م	٦٢٦م	ابن عمر	لاشغار فی الاسلام
〃	〃	ق	٦٦٩م	ابوہریرة	لایخطب احدکم
٥	یا	خ	١٠٤٣م	عائشة رض	یاعائشة
٦	افعل التفضیل	ق	١١٩٩م	عقبة	احق الشروط

باب المتعة

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
١	من الشرطیة	م	١٥٤	سبرة بن معبد	من کان عندہ
٥	یاایہا	〃	١٠٤٣	〃	یاایہاالناس

باب المحرمات

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	ان المکسورة	خ	٢٣٧م	عائشة رض	ان الرضاعة
〃	〃	م	٣٣٢م	ام سلمة	ان حمزة اخی
〃	انہا بالکسر	〃	٤٧٦م	علی رض	انہا لاتحل لی
〃	انما بالکسر	خ	٥٠١م	عائشة رض	انما الرضاعة
٣	لا	م	٥٤٢م	ام الفضل	لاتحرم
〃	〃	〃	٥٤٣م	عائشة رض	لاتحرم المصة
〃	〃	〃	٦٢١م	ابوہریرة	لاتنکح العمة
〃	〃	〃	٦٢٢م	〃	لاتنکح المراة
〃	〃	ق	٦٥٧م	〃	لایجمع بین المراة
٦	لو	〃	١١٢٦	ام حبیبة	لوانہالم تکن
٨	مضارع	〃	١٥٩٣م	ابن عباس	یحرم من الرضاعة
٩	فعل امر	〃	١٧٩٧م	عائشة رض	ائذنی لہ
〃	〃	〃	١٨٣٥	〃	ارضعیہ تحرمی
١٠	الالف	خ	٢١٨	عروة	انت اخی
〃	الکاف	م	٢٠٩٩م	عقبة	کیف وقد زعمت

باب المباشرة

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	ان المکسورة	م	٣٤٧م	ابوسعید	ان من شر الناس
٥	ماالنافیة	ق	٩٠١م	〃	ماعلیکم
〃	〃	خ	٩٣٤م	〃	مامن نسمة یموت
٦	لو	م	١١٤٢م	اسامة	لوکان ذلک
〃	لقد	〃	١٢٥١م	جدامة	لقد ہممت
٩	فعل امر	〃	١٨٦٠م	جابر	اعزل عنہا

باب تخییر الزوجة بعد عتقہا

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٥	یا	خ	٢٠٠٦م	ابن عباس	یاعباس

باب الصداق

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٥	ماالنافیة	ش	٩٠٥م	سہل بن سعد	مالی الیوم
٦	ماالاستفہامیة	ق	٩٤٦م	〃	ماتصنع بازارک
٩	ہل	تی	١٧٨٩م	سہل بن سعد	ہل معک شئ
〃	فعل امر	〃	١٨٢٨م	〃	اذہب

باب الولیمة

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٤	اذاواذ	ق	٨٠٢م	ابوہریرة	اذا دعی
٦	بئس	〃	١٠٩٩م	〃	بئس الطعام
〃	ان	خ	١١٦٥	ابن عمر	ان دعیتم
٩	فعل امر	ق	١٨١٧	〃	اجیبوا ہذہ
〃	〃	〃	١٨٩٠م	انس	اولم ولوبشاة

باب القسم

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	انہ بالکسر	م	٤٦٧م	ام سلمة	انہ لیس بک
٨	ادب	〃	١٥٣٢م	〃	ثلث للثیب
١٠	الالف	ق	٢٠٢٦	عائشة رض	این انا غدا

باب عشرة النساء ومالکل واحد

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٢	ان المکسورة	م	٢٤٢م	جابر	ان الشہر یکون
〃	〃	〃	٢٨٢م	عائشة رض	ان الله
〃	انی بالکسر	ق	٣٢٤م	〃	انی ذاکر
〃	〃	〃	٤٣٨م	〃	انی لاعلم
٣	لا	خ	٥٦٤م	〃	لاتسألنی
〃	〃	م	٧٠٣م	ابوہریرة	لایفرک مؤمن
٤	اذاواذ	ق	٧٧٦م	〃	اذا باتت
〃	〃	〃	٨٠١م	〃	اذا دعا الرجل
٦	لولا	〃	١١٦٠م	〃	لولا بنو اسرائیل
٧	ال	〃	١٣٣٧م	اسماء	المتشبع بما
٨	والذی	〃	١٥٤٥م	ابوہریرة	والذی نفسی
٩	ماضی متکلم	〃	١٧٧٠	عائشة رض	کنت لک
〃	فعل امر	〃	١٨٤٠م	ابوہریرة	استوصوا
١٠	الالف	م	٢٠١٣م	عبدالله	الام یجلد
〃	〃	〃	٢٠١٤م	〃	الام یضحک

باب الخلع والطلاق

ابواب	فصول الفاظ	اسمائے کتب	ارقام احادیث	اسمائے راوی	صدر احادیث
٦	لقد	مع	١٢٤٤	عائشة رض	لقد عذت

نمبر انواع	نوع الفاظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر احادیث
۹	فعل امر	خ	۱۰۷۱م	ابن عباس	اقبل الحدیقة
〃	〃	م	۱۰۷۷م	ابن عمر	مره فلیراجعها

باب المطلقة

۷	همزة الاستفهام	ق	۱۳۷۸م	عائشة رض	اتریدین

باب اللعان

۱	من الشرطیة	ق	۲۰م	سعد بن ابی وقاص	من ادعی
۲	لا	〃	۵۲۴م	ابن مسعود	لا احد اغیر
〃	〃	〃	۶۳۵م	ابن عباس	لا مال لک
۵	للاستفهامیة	م	۹۵۳م	عائشة رض	مالک یا عائشة
۶	ال	خ	۱۲۴۷م	ابن عباس	البینة
〃	〃	م	۱۳۳۵م	ابوهریرة	المؤمن یغار
〃	〃	ق	۱۳۵۴م	〃	الولد للفراش
۹	فعل امر	م	۱۰۰۷م	انس	ابصروها
〃	〃	〃	۱۰۴۴م	ابوهریرة	اسمعوا الی
۱۰	الهاء	ق	۲۰۴م	ابن عمر	حسابکما

باب العدة

۲	ان المکسورة	ق	۲۱۹م	فاطمة رض	ان ام شریک
〃	انما بالکسر	〃	۵۱۹م	زینب بنت جحش	انما هی اربعة
۳	لا	〃	۴۴۲م	ام سلمة	لا یحل لامراة
۴	لیس	م	۱۰۰۵م	فاطمة بنت قیس	لیس لک
۷	اما	ق	۱۴۹۳م	〃	اما ابوجهم
۱۰	الباء	م	۲۰۴۴م	جابر	بلی فجدی

باب الاستبراء

۶	لقد	م	۱۲۵۰م	ابو الدرداء	لقد هممت

باب النفقات وحق المالک والمملوک

۱	من الشرطیة	م	۱۱۸م	ابن عمر	من ضرب
〃	〃	ق	۱۴۶م	ابوهریرة	من قذف
۲	انک بالکسر	〃	۱۴۷۸م	〃	انک امرؤ
۴	اذا واذ	م	۷۳۴م	جریر	اذا ابق العبد

نمبر انواع	نوع الفاظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر احادیث
۴	اذا واذ	خ	۷۳۸م	ابوهریرة	اذا اتی احدکم
〃	〃	ق	۸۶۴م	ابن عمر	اذا نصح العبد
۶	نعم	م	۱۰۹۷م	ابوهریرة	نعما لاحدهم
۷	ایما	〃	۱۳۶۰م	جریر	ایما عبد
〃	لام	ق	۱۴۰۴م	ابوهریرة	للعبد المملوک
〃	〃	م	۱۴۸۵م	〃	للمملوک طعامه
۹	فعل امر	〃	۱۰۶۲م	عقبة بن عمرو	اعلم ابا مسعود
〃	〃	ق	۱۹۲۰م	عائشة رض	خذی من ماله

باب حضانة الصغیر فی الصغر

۲	انما بالکسر	ق	۴۹۹م	البراء بن عازب	انما الخالة ام

کتاب العتق

۱	من الشرطیة	ق	۳۲م	ابوهریرة	من اعتق رقبة
۷	ایما	〃	۱۳۵۹م	〃	ایما امرئ

باب اعتاق العبد المشترک وشراء القریب والعتق فی المرض

۱	من الشرطیة	ق	۳۳م	ابوهریرة	من اعتق
〃	〃	〃	۳۴م	ابن عمر	من اعتق عبدا
۳	لا	م	۶۵۵م	ابوهریرة	لا یجزی ولد
۹	فعل امر	〃	۱۷۹۹م	جابر	ابدأ بنفسک

باب الایمان

۱	من الشرطیة	ق	۷۲م	ثابت	من حلف
〃	〃	〃	۷۴م	ابوهریرة	من حلف علی یمین
〃	〃	〃	۷۵م	〃	من حلف فقال
〃	〃	خ	۱۵۲م	ابن عمر	من کان حالفا
۳	لا	م	۵۴۵م	عبد الرحمن	لا تحلفوا
۷	ال	〃	۱۳۵۷م	ابوهریرة	الیمین علی نیة
〃	الا	خ	۱۴۱۲م	ابن عمر	الا من کان
۸	والله	ق	۱۵۴۸م	ابوهریرة	والله لان یلج
۹	ماضی متکلم	〃	۱۷۷۱م	ابوموسی	لست انا حملتکم
۱۰	الباء	م	۲۱۵۲م	ابوهریرة	یمینک علی

باب النذور

نمبر انواع	نوع الفاظ	اسم کتاب	نمبر حدیث	اسم راوی	صدر احادیث
۱	من الشرطیة	خ	۱۷۹م	عائشة رض	من نذر ان
۲	ان المکسورة	ق	۲۶۹م	انس	ان الله عن
۳	لا	م	۶۱۰م	ابوهریرة	لا تنذروا
۹	فعل امر	خ	۱۸۳۷م	〃	ارکب
〃	〃	ق	۱۸۸۱م	کعب	امسک
〃	〃	خ	۱۹۷۷م	ابن عباس	مره فلیتکلم
۱۰	الکاف	م	۲۰۹۲م	عقبة	کفارة النذر

کتاب القصاص

۱	من الشرطیة	ق	۳۴۵م	ابوهریرة	من تردی
۲	ان المکسورة	خ	۳۹۹م	انس	ان من عباد الله
۳	لا	ق	۵۰۵م	المقداد	لا تقتله
〃	〃	〃	۶۶۴م	ابن مسعود	لا یحل دم امرئ
〃	〃	خ	۶۸۵م	ابن عمر	لا یزال
۵	یا	م	۹۹۰م	اسامة	یا اسامة
〃	〃	ق	۹۹۲م	انس	یا انس
۶	صیغة تفضیل	م	۱۲۱۱م	ابن مسعود	اول ما یقضی
۷	ال	خ	۱۳۲۹م	ابوهریرة	الذی یخنق
۹	فعل ماضی	ق	۱۷۱۰م	جندب	کان فیمن کان
۱۰	الالف	م	۳۰۲۳م	ابن مسعود	اول ما یقضی
۱۲	جوامع الادعیة	〃	۲۲۵۸م	جابر	اللهم ولیدیه

باب الدیات

۲	انما بالکسر	ق	۵۱۷م	ابوهریرة	انما هذا من اخوان
۳	لا	م	۶۲۵م	جبیر	لا حلف
۱۰	الهاء	خ	۲۱۴۰م	ابن عباس	هذه وهذه

باب ما لا یضمن من الجنایات

۱	من الشرطیة	خ	۲۷م	ابوهریرة	من اشار
〃	〃	م	۳۱م	〃	من اطلع
〃	〃	ق	۷۶م	ابن عمر	من حمل
〃	〃	م	۹۶م	سلمة	من سل
۲	ان المکسورة	〃	۲۹۶م	هشام	ان الله یعذب
〃	انه بالکسر	ق	۴۶۰م	عبد الله	انه لا یصاد

۲	انما بالکسر	ق	۵۱۰م	سہل بن سعد	انما جعل
۳	لا	〃	۶۹۵م	ابوہریرۃ	لا یشیر احدکم
۴	اذا و اذ	خ	۸۳۵م	ابن عمر	اذا قاتل
〃	〃	ق	۸۵۹م	ابوموسیٰ	اذا مر احدکم
۶	لو	〃	۱۲۴۴م	ابوہریرۃ	لو ان رجلا
۷	ال	〃	۱۳۱۸م	〃	العجماء جبار
۸	عدد	م	۱۵۱۳م	〃	صنفان
〃	مضارع	ق	۱۶۱۱	عمران	یعض

باب قتل اهل الردة والموذيات في التعذيب بالنار

۱	من الشرطیۃ	خ	۵۰م	ابن عباس	من بدل
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۱۲م	〃	ان النار
〃	انی بالکسر	م	۴۳۸	ابوہریرۃ	انی کنت
۳	لا	ق	۵۵۶م	ابوبکرۃ	لا ترجعوا
〃	〃	خ	۵۷۷م	ابن عباس	لا تعذبوا
۴	اذا و اذ	ق	۷۶۷م	ابوبکرۃ	اذا التقی
۵	ما النافیۃ	〃	۸۷۹	انس	ما اجد لکم
۷	ہمزۃ	〃	۱۴۲۲م	〃	افلا تخرجون
۸	سین	ق	۱۵۵۴ش	علیؓ	سیخرج
〃	مضارع	م	۱۶۲۹م	ابوہریرۃ	یوشک

کتاب الحدود

۲	ان المکسورۃ	ق	۲۱۴م	جابر	ان اخوف
۴	اذا و اذ	〃	۸۱۳م	ابوہریرۃ	اذا زنت
۵	یا ایہا	م	۱۰۴۱م	علیؓ	یا ایہا الناس
۶	ان	ق	۱۱۶۷ش	ابوہریرۃ	ان زنت
〃	لقد	م	۱۲۳۶ش	عمران	لقد تابت
۹	امر	〃	۱۹۱۳م	عبادۃ	خذوا عنی
۱۲	جامع الادعیۃ	〃	۲۲۳۲ش	البراء	اللہم انی

باب قطع السرقة

۳	لا	ق	۵۱۶م	عائشۃؓ	لا تقطع
۶	لعن	〃	۱۱۱۶م	ابوہریرۃ	لعن اللہ

باب الشفاعة في الحدود

۲	انما بالکسر	ق	۵۰۷م	عائشۃؓ	انما اہلک

باب حد الخمر

۳	لا	خ	۵۸۷م	ابوہریرۃ	لا تقولوا

باب التعزیر

۳	لا	ق	۶۵۶م	ابوبردۃ	لا یجلد احد

باب بيان الخمر ووعيد شاربها

۱	من الشرطیۃ	خ	۱۰۰م	ابن عمر	من شرب
〃	〃	م	۱۰۱ش	ابوسعید	من شرب النبیذ
۲	انہ بالکسر	〃	۴۶۶م	وائل بن حجر	انہ لیس
۳	لا	م	۶۱۶م	ابوقتادۃ	لا تنتبذوا
۵	یا ایہا	〃	۱۰۴۲	ابوسعید	یا ایہا الناس
۶	کل	ق	۱۲۱۸	ابوموسیٰ	کل شراب اسکر
〃	〃	م	۱۲۲۱م	جابر	کل مسکر حرام
〃	〃	ق	۱۲۲۲م	ابن عمر	کل مسکر خمر
۷	ال	م	۱۲۸۱م	ابوہریرۃ	الخمر من ہاتین

کتاب الامارة والقضاء

۱	من الشرطیۃ	م	۳۰م	ابوہریرۃ	من اطاعنی
〃	〃	ق	۷۸م	〃	من خرج
〃	〃	〃	۸۲م	ابن عباس	من رای
۲	ان المکسورۃ	م	۳۰۷م	عبداللہ	ان المقسطین
〃	〃	〃	۳۹۶م	عائذ بن عمرو	ان من شر
〃	انہ بالکسر	〃	۴۵۶م	عرفجۃ بن شریح	انہ ستکون
〃	〃	ق	۴۶۲م	عبداللہ	انہ لم یکن
〃	〃	خ	۴۶۹م	ام سلمۃ	انہ یستعمل
〃	انہا بالکسر	ق	۴۷۳م	ابن مسعود	انہا ستکون
〃	انکم بالکسر	خ	۴۸۷م	ابوہریرۃ	انکم ستحرصون
〃	〃	〃	۴۹۰م	انس	انکم ستلقون
〃	انما بالکسر	م	۴۹۰م	ابوہریرۃ	انما الامام
۳	لا	ق	۵۶۲	عبدالرحمن بن سمرۃ	لا تسئل الامارۃ
〃	〃	م	۵۷۸	عوف	لا تعطہ یا خالد

۳	لا	ق	۶۳۱م	علیؓ	لا طاعۃ
〃	〃	خ	۷۰۴م	ابوبکرۃ	لا یفلح قوم
۴	اذا و اذ	م	۷۷۹م	ابوہریرۃ	اذا بویع
۵	ما النافیۃ	خ	۸۸۹	[illegible]	ما بعث اللہ
〃	〃	م	۹۰۹	معقل	ما من امیر
〃	〃	ق	۹۱۵م	〃	ما من عبد
〃	یا	م	۹۷۶م	ابوذر	یا ابا ذر
〃	〃	〃	۹۷۷م	〃	یا ابا ذر انی
۶	لو	ق	۱۱۳۱	علیؓ	لو دخلتموہا
〃	ان	م	۱۱۶۳م	ام الحصین	ان امر
〃	خیر	〃	۱۱۹۲م	عوف	خیار ائمتکم
〃	کل	ق	۱۲۳۰م	ابن عمر	کلکم راع
۷	اسم فعل	م	۱۴۷۱م	ابوہریرۃ	علیک السمع
۹	فعل ماضی	خ	۱۷۰۳م	〃	کانت بنو اسرائیل
〃	امر	م	۱۸۴۵م	وائل بن حجر	اسمعوا
〃	〃	ق	۱۸۴۶م	ام الحصین	〃
۱۰	العین	〃	۲۴۷۵م	ابن عمر	علی المرء المسلم
۱۲	جوامع الادعیۃ	م	۲۲۵۷م	عائشۃؓ	اللہم من ولی

باب ما على الولاة من التيسير

۴	اذا و اذ	م	۷۸۸م	ابن عمر	اذا جمع اللہ
۷	لام	ق	۱۴۸۰م	ابن مسعود	لکل غادر لواء
۹	فعل امر	〃	۱۹۸۱م	انس	یسروا
۱۰	اللام	〃	۲۱۰۱م	ابن مسعود	لکل غادر

باب العمل في القضاء والخوف منه

۳	لا	ق	۶۶۲م	ابوبکرۃ	لا یحکم احد
۴	اذا و اذ	〃	۷۹۲م	عمرو بن العاص	اذا حکم الحاکم

باب رزق الولاة وهدایاهم

۱	من الشرطیۃ	م	۲۴م	عدی	من استعملناہ
۳	ان المکسورۃ	خ	۳۳۸م	خولۃ بنت عامر	ان رجالا

باب الاقضية والشهادات

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	م	۱۴۱م	ابوامامة	من اقتطع
〃	〃	ق	۷۳م	ابن مسعود	من حلف
〃	〃	م	۱۶۲	ابوهريرة	من كان يؤمن بالله
۲	ان المكسورة	ق	۲۰۲م	عائشة رض	ان ابغض الرجال
〃	انكم بالكسر	〃	۴۸۴م	ام سلمة	انكم تختصمون
〃	انما بالكسر	〃	۵۰۶م	〃	انما انا بشر
۳	لو	م	۱۱۴۶م	ابن عباس	لو يعطى الناس
۷	ال	خ	۱۳۵۶م	〃	اليمين على
〃	الا	م	۱۳۹۷م	زيد بن خالد	الا اخبركم
۹	فعل امر	ق	۱۹۲۳	جابر	دعوها فانها

كتاب الجهاد وفضائله

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	خ	۱م	ابوهريرة	من آمن بالله
〃	〃	〃	۳۶م	ابوعبس	من اغبرت
〃	〃	ق	۶۷م	زيد بن خالد	من جهز غازيا
〃	〃	م	۱۳۱م	ابوموسى	من قاتل لتكون
〃	〃	〃	۱۷۴م	ابوهريرة	من مات
۲	ان المكسورة	ق	۲۰۴م	ابوموسى	ان ابواب
〃	〃	خ	۲۲۳م	انس	ان اقواما
〃	〃	ق	۳۱۴	مجاشع	ان الهجرة قد مضت
〃	〃	خ	۳۵۹م	ابوهريرة	ان فى الجنة
۳	لا	ق	۶۴۰م	ابن عباس	لا هجرة
〃	〃	م	۶۵۴م	ابوهريرة	لا يجتمع كافر
۵	ما النافية	ق	۹۲۸م	〃	ما من مكلوم
〃	يا	م	۹۷۸م	ابوسعيد	يا ابا سعيد
۶	لولا	ق	۱۱۵۹م	ابوهريرة	لولا ان اشق
۷	او	م	۱۴۲۶	ابوسعيد	او كلما
〃	لام	م	۱۴۷۸م	ابومسعود	لك بها يوم
۹	ماضى	خ	۱۶۷۲م	ابوهريرة	تكفل الله
〃	〃	〃	۱۶۹۰	البراء بن عازب	عمل يسيرا
〃	بل	〃	۱۷۸۱	ابوهريرة	بل يستطيع
〃	امر	م	۱۹۶۱ش	انس	قوموا الى جنة
〃	〃	〃	۱۹۷۴م	ابوسعيد	لينبعث
۱۰	الحاء	〃	۲۰۴۰م	بريدة	حرمة نساء
۱۰	الراء	خ	۲۰۵۳ش	سهل بن سعد	رباط يوم
〃	〃	م	۲۰۵۴م	سلمان	رباط يوم وليلة
〃	الغين	〃	۲۰۷۸م	ابوايوب	غدوة فى
〃	الميم	م	۲۱۱۶م	ابوهريرة	من خير معاش

باب الشهداء وفضلهم

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	م	۸۰م	سهل	من سأل الله
〃	〃	〃	۱۱۹	انس	من طلب
〃	〃	〃	۱۴۱	ابوهريرة	من قتل دون ماله
〃	〃	〃	۱۴۲م	〃	من قتل فى
۲	ان المكسورة	ق	۲۱۳	انس	ان اخوانكم
〃	〃	م	۲۱۷م	ابن مسعود	ان ارواح المؤمنين
〃	〃	ق	۲۸۴م	ابوهريرة	ان الله ليضحك
۵	ما النافية	م	۹۱۶م	عبدالله	ما من غازية
〃	〃	ق	۹۳۵م	انس	ما من نفس
〃	〃	خ	۱۰۴۹	〃	يا ام حارثة
۷	ال	ق	۱۳۰۳م	ابوهريرة	الشهداء
۹	ماضى	〃	۱۷۰۹	عائشة	كان عذابا

باب اعداد آلة الجهاد

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	خ	۱۱م	ابوهريرة	من احتبس فرسا
〃	〃	م	۱۲۴م	عقبة	من علم الرمى
۲	ان المكسورة	〃	۳۸۱	انس	ان لنا طلبة
〃	انا	〃	۴۵۱	عائشة رض	انا لا نستعين
۵	ما الاستفهامية	ق	۹۴۸	كعب بن مالك	ما خلفك
۷	ال	〃	۱۲۶۴م	انس	البركة فى
〃	〃	〃	۱۲۸۲م	ابن عمر	الخير معقود
〃	الا	م	۱۴۰۵م	عقبة بن عامر	الا ان القوة
۸	سين	〃	۱۵۵۱م	〃	ستفتح عليكم
۹	امر	خ	۱۹۳۰م	سلمة بن الاكوع	ارموا بنى اسماعيل

باب آداب السفر

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الشرطية	خ	۱۵۸م	ابوسعيد	من كان معه
۳	لا	ق	۵۳۱م	ابوبشير	لا يبقين فى
۳	لا	م	۵۷۱م	ابوهريرة	لا تصحب
۴	اذا واذ	ق	۷۵۵م	جابر	اذا اطال
〃	〃	م	۸۱۴م	ابوهريرة	اذا سافرتم
۶	لو	خ	۱۱۵۱م	ابن عمر	لو يعلم الناس
۷	ال	م	۱۲۷۲م	ابوهريرة	الجرس
〃	〃	ق	۱۲۹۶م	〃	السفر قطعة
〃	افلا	〃	۱۴۱۸	ابوبكرة رض	المريان
〃	اما	〃	۱۴۲۹	جابر	اما انك قادم

باب الكتاب الى الكفار ودعائهم الى الاسلام

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۲	انى بالكسر	خ	۴۴۸	زيد بن ثابت	انى والله
۳	لا	〃	۵۳۷م	ابوهريرة	لا تمنوا لقاء
۵	يا	م	۱۰۳۰	عائشة رض	يا معشر اليهود
〃	اى	ق	۱۰۳۴	المسيب	اى عم قل
۹	امر	م	۱۸۶۸م	بريدة	اغزوا باسم الله
〃	〃	ق	۱۸۸۸	سهل	انفذ على رسلك
〃	〃	م	۱۹۵۰	ابوهريرة	قاتلهم
۱۰	الميم	ق	۲۱۱۷م	ابن عباس	من محمد

باب القتال فى الجهاد

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الاستفهامية	ق	۱۹۳	جابر	من لكعب
〃	〃	م	۱۹۴م	انس	من يأخذ
〃	〃	〃	۱۹۵	〃	من يردهم
۴	اذا واذ	خ	۷۶۲م	ابواسيد	اذا اكثبوكم
۵	يا	ق	۹۰۵	سلمة	يا ابن الاكوع
〃	〃	م	۱۰۵۳	انس	يا ام سليم
۶	ان	خ	۱۱۶۶	البراء	ان رأيتمونا
〃	〃	〃	۱۱۷۰	ابن عمر	ان قتل
۷	ال	ق	۱۲۷۴م	جابر	الحرب
۹	فعل ماضى	〃	۱۷۱۷	سلمة	كذب من قاله

باب حكم الاسراء

اعداد	فصول الفاظ	اسماء کتب	نمبرات احادیث	اسماء رواۃ	صدور احادیث
۱	من الاستفهامية	م	۱۹۲م	سلمة	من قتل الرجل
۲	انا بالكسر	ق	۵۰۴م	المسور	انا لا ندرى

له حدیث ... ایک کا ... فی المشکوٰۃ ۱۲

۳	لا	خ	۴۳۸	انس	[illegible]
۵	ما الاستفہامیۃ	ق	۹۴۹	ابوہریرۃ	ماعندک
〃	یا	خ	۱۰۰۲	ابوسعید	یاسعد
〃	〃	م	۱۰۰۵	سلمۃ	یاسلمۃ ہب لی
〃	〃	〃	۱۰۱۴	عمر	یافلان
۶	لو	ق	۱۱۳۹	عمران	لوقلتہا
〃	〃	خ	۱۱۴۱	جبیر	لوکان المطعم
۷	اما	ق	۱۵۰۲	المسور	اما بعد فان
۸	والذی	م	۱۵۴۲	انس	والذی نفسی
〃	مضارع	〃	۱۵۵۸	ابن عباس	ابکی للذی
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۸۹	ابوہریرۃ	عجب اللہ
〃	فعل امر	ق	۱۷۹۲	ابن عمر	ہل وجدتم
۱۰	المیم	خ	۲۱۱۲	المسور	ہی من ترعون
۱۲	جوامع الکلم دعوتہ	〃	۲۲۱۹	ابن عمر	اللہم انی ابرأ

باب الامان

۱	من الشرطیۃ	خ	۱۴۴	عبداللہ	من قتل معاہدا
۲	قد	ق	۱۲۲۵	ام ہانی	قد اجرنا
۷	اما	〃	۱۴۹۴	المسور	اما الاسلام

باب قسمۃ الغنائم

۱	من الشرطیۃ	ق	۱۰۳	ابوقتادۃ	من قتل قتیلا
〃	ما الاستفہامیۃ	〃	۱۹۰	انس	متی تعطرلنا
۲	انی بالکسر	〃	۳۳۵	سعد	انی لاعطی
〃	انہم بالکسر	م	۴۰۰	عمر	انہم خیرونی
〃	انما	ت	۵۰۹	جبیر بن مطعم	انما بنو المطلب
۵	ما النافیۃ	〃	۸۰۱	ابوہریرۃ	ما اعطیکم
〃	یا	م	۹۰۶	عمر	یاابن الخطاب
۷	ایما	〃	۱۳۰۰	ابوہریرۃ	ایما قریۃ
〃	اما	〃	۱۵۰۱	عمر	اما بعد فواللہ
۹	ماضی	〃	۱۶۹۲	ابوہریرۃ	غزا نبی
〃	〃	〃	۱۷۰۷	سلمۃ	کان
〃	امر	م	۱۹۴۱	سعد	ضع من حیث
۱۰	الکاف	ق	۲۰۹۳	عبدالرحمن	کلاکما قتلہ
۱۰	الکاف	خ	۲۰۹۴	ابوہریرۃ	کلا والذی

باب الصلح

۲	ان المکسورۃ	خ	۳۳۵	المسور	ان خالد
〃	انا بالکسر	ق	۴۵۲	〃	انا لم نجئ
۵	ما النافیۃ	〃	۸۹۵	〃	ما خلأت
〃	یا	〃	۹۰۸	سہل	یاابن الخطاب
۶	لقد	خ	۱۳۳۳	عمر	لقد انزلت
〃	〃	ق	۱۳۴۱	المسور	لقد رای
۸	واللہ	〃	۱۵۴۷	〃	واللہ انی
۹	فعل امر	خ	۱۸۵۱	〃	اشیروا
۱۰	الواو	ق	۲۱۲۶	〃	ویل امہ مسعر
〃	الہاء	〃	۲۱۳۷	〃	ہذا فلان

باب اخراج الیہود

۵	یا	ق	۱۰۲۹	ابوہریرۃ	یامعشر الیہود
۶	لو	〃	۱۱۲۱	〃	لو آمن بی
۹	فعل امر	〃	۱۸۶۳	〃	اعلموا
〃	〃	م	۱۸۸۶	حذیفۃ	انصرفا
۱۰	لام تاکید	〃	۱۹۸۲	عمر	لاخرجن
〃	اللام	〃	۲۰۹۸	〃	کیف بک

کتاب الصید والذبائح

۲	ان المکسورۃ	م	۲۷۳	شداد	ان اللہ کتب
〃	〃	ق	۳۸۳	رافع	ان لہذہ
۳	لا	م	۵۴۵	ابن عباس	لاتتخذوا
۴	اذا واذ	ق	۷۴۷	عدی	اذا ارسلت
〃	〃	م	۸۱۲	ابوثعلبۃ	اذا رمیت
۵	ما الموصولۃ	ق	۹۵۹	رافع	ما انہر الدم
۶	لعن	〃	۱۱۱۵	جابر	لعن اللہ
〃	〃	م	۱۱۱۹	ابن عمر	لعن اللہ من مثل
〃	〃	〃	۱۱۲۰	علی	لعن اللہ من
۹	امر	ق	۱۸۲۴	عائشۃ	اذکروا انتم

باب ذکر الکلب

۱	من الشرطیۃ	ق	۴۲	سفیان	من اقتنی
〃	〃	〃	۴۷	ابوہریرۃ	من امسک
۷	ال	م	۱۳۳۶	ابوذر	الکلب الاسود
〃	نعم فعل	〃	۱۴۷۳	جابر	علیکم بالاسود

باب مایحل اکلہ ومایحرم

۱	من الشرطیۃ	م	۱۴۵	ابوہریرۃ	من قتل وزغۃ
۲	ان المکسورۃ	〃	۳۲۶	ابوسعید	ان بالمدینۃ
۴	اذا واذ	خ	۸۷۳	ابوہریرۃ	اذا وقع
۹	ماضی	ق	۱۶۹۹	〃	قرصت
〃	〃	〃	۱۷۲۴	ابن مسعود	وقاہا اللہ
〃	〃	〃	۱۷۷۲	ابن عمر	لست باکلہ
〃	امر	م	۱۸۶۲	〃	اقتلوا الحیات
〃	〃	خ	۱۸۸۰	میمونۃ	القوہا
〃	〃	ق	۱۹۶۵	ابن عمر	کلوا فانہ
۱۰	الالف	م	۲۰۱۲	ابوہریرۃ	اکل کل ذی ناب
〃	الہاء	〃	۲۱۴۶	ابوعبیدۃ	ہو رزق

باب العقیقۃ

۱۰	المیم	م	۲۱۱۰	سلمان	مع الغلام

کتاب الاطعمۃ

۱	من الشرطیۃ	م	۴۵	سعد	من اکل
〃	〃	〃	۵۶	سعد بن ابی وقاص	من تصبح
〃	〃	ق	۱۵۵	عبدالرحمن	من کان
۲	ان المکسورۃ	〃	۲۲۸	ابن عمر	ان التلبینۃ
〃	〃	م	۲۴۶	حذیفۃ	ان الشیطان
〃	〃	〃	۲۸۵	انس	ان اللہ
〃	〃	〃	۳۶۴	عائشۃ	ان فی عجوۃ
۳	لا	〃	۵۲۶	جابر	لاتاکلوا
〃	〃	〃	۶۵۹	عائشۃ	لایجوع
۴	اذا واذ	ق	۷۴۴	ابن عباس	اذا اکل
〃	〃	م	۷۶۵	〃	اذا اکل احدکم
〃	〃	〃	۷۶۶	ابوہریرۃ	〃

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	اذا واذ	م	۷۵۰م	جابر	اذا دخل
〃	〃	〃	۸۷۴م	〃	اذا وقعت
۵	یا	ق	۹۷۴	ابوذر	یا اباذر اکتم
〃	ایها	م	۱۰۳۸م	ابوسعید	ایها الناس
۶	نعم	〃	۱۰۹۴م	جابر	نعم الادام
۷	ال	ق	۱۳۳۴م	〃	المومن یاکل
〃	اسم فعل	〃	۱۴۷۴م	〃	علیکم بالاشو
۹	امر	〃	۱۸۲۵م	انس	اذکروا اسم
〃	〃	〃	۱۹۳۲م	عمرؓ	سم الله
〃	〃	〃	۱۹۶۴م	جابر	کل فانی
〃	〃	خ	۱۹۶۸م	ابوایوب	کیلوا طعامکم
۱۰	الباء	م	۲۰۳۱	عائشہؓ	بیت
〃	الطاء	〃	۲۰۷۱م	جابر	طعام الواحد
〃	اللام	〃	۲۱۰۲م	ابن عباس	اَلم للصلوٰة
۱۲	جوامع الادعیة	خ	۲۱۸۲م	ابوامامة	الحمد لله کثیرا
〃	〃	م	۲۱۹۵	المقداد	اللهم اطعمنی

باب الضیافة

۱	من الشرطیة	ق	۱۶۵م	ابوہریرة	من کان یومن
۲	ان المکسورة	〃	۴۰۵	ابومسعود	ان ہذا اتبعنا
۶	اِن	〃	۱۱۷۶م	عقبة	اِن نزلتم
۷	ال	〃	۱۳۱۰م	ابوشریح	الضیافة ثلثة
〃	ایاک	م	۱۴۵۷م	ابوہریرة	ایاک والحلوب
۹	والذی	〃	۱۵۴۱م	〃	والذی نفسی

باب الاشربة

۱	من الشرطیة	م	۱۰۳م	ام سلمة	من شرب
۲	ان المکسورة	ق	۳۰۱م	〃	ان الذی یشرب
〃	انما	م	۴۷۷	ابوذر	انها مبارکة
۳	لا	م	۴۹۶م	ابوہریرة	لا یشربن احد
۴	ان	ق	۱۱۷۱م	جابر	ان کان عندک
۷	ال	〃	۱۲۶۲م	انس	الایمنون
〃	〃	م	۱۲۹۸م	〃	الشرب فی

باب النقیع والانبذة

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	لا	ق	۹۱۷	انس	لا تنتبذوا

باب تغطیة الاوانی واطفاء النار

۱	من الشرطیة	ق	۴۱۶م	انس	من اکل
۳	لا	〃	۵۳۶م	ابن عمر	لا تترکوا
۹	امر	م	۱۹۴۵م	جابر	غطوا الاناء
〃	〃	ق	۱۹۴۶م	〃	〃
۱۰	الالف	م	۲۰۱۵م	ابوحمید	الا خمرته

کتاب اللباس

۱	من الشرطیة	ق	۱۶۷م	عمر	من لبس
۲	ان المکسورة	م	۲۷۹م	ابوہریرة	ان الله
〃	انی بالکسر	〃	۴۱۷م	عبدالله	ان ہذہ من
〃	〃	ق	۴۴۶م	انس	انی لم ابغها
〃	انک بالکسر	خ	۴۸۳م	ابن عمر	انک لست
〃	انما بالکسر	م	۵۲۲م	عمرؓ	انما یلبس
۳	لا	ق	۶۰۹م	〃	لا تلبسوا
〃	〃	〃	۶۱۰م	حذیفة	لا تلبسوا
۵	ما الموصولة	〃	۹۵۸م	ابوہریرة	ما اسفل
〃	یا	م	۱۰۰۷م	ابن عمر	یا عبدالله
〃	〃	خ	۱۰۵۰	ام خالد	یا ام خالد
۹	ماضی متکلم	ق	۱۷۵۶	المسور	خبأت
〃	امر	م	۱۹۳۶م	علیؓ	شققه خمرا
۱۰	الفاء	〃	۲۰۸۲م	عبدالله	فراش

باب الخاتم

۳	لا	م	۷۲۹م	ابن عمر	لا ینقشن
۸	مضارع	ق	۱۶۱۲م	ابوہریرة	یمش احدکم

باب النعال

۳	لا	م	۶۱۳م	جابر	لا تمش فی
۴	اذا واذ	〃	۷۷۰م	ابوہریرة	اذا انتعل
〃	〃	ق	۴۷۷م	〃	اذا انقطع
۹	امر	م	۱۸۳۹م	جابر	استکثروا

باب الترجل والاکتحال والاختضاب

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	ان المکسورة	ق	۳۱۵م	ابوہریرة	ان الیہود
۶	لعن	〃	۱۱۱۷م	ابن عمر	لعن الله
۷	ال	〃	۱۳۲۴م	ابوہریرة	الفطرة خمس
〃	ماضی	م	۱۰۰۲	ابوسعید	کانت امرأة
۹	امر	〃	۱۹۰۸م	ابوہریرة	جزوا الشوارب
〃	〃	〃	۱۹۴۷	جابرم	غیروا ہذا الشیب

باب التصاویر والکلب

۱	من الشرطیة	خ	۱۱۷م	ابن عباس	من صور صورة
〃	〃	م	۱۶۸م	بریدة	من لعب
۲	ان المکسورة	ق	۲۱۹م	ابن مسعود	ان اشد الناس
〃	〃	〃	۲۲۰م	عائشہؓ	ان اصحاب
〃	〃	〃	۲۲۷م	جابر	ان البیت
〃	〃	〃	۲۸۱م	عائشہؓ	ان الله
〃	〃	〃	۳۲۱م	〃	ان اولئک
〃	〃	م	۳۳۱م	میمونة	ان جبریل
۳	لا	خ	۵۵۱م	ابوطلحة	لا تدخل
۵	ما النافیة	م	۹۳۹	عائشہؓ	ما یخلف الله
〃	یا	〃	۱۰۶۶م	〃	یا عائشة
۶	کل	ق	۱۲۲۳م	ابن عباس	کل مصور
〃	المیم	م	۲۱۷۵م	ابوہریرة	ومن اظلم ممن

کتاب الطب والرقی والعین

۱	من الشرطیة	م	۲۳م	جابر	من استطاع
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۰م	ابوہریرة	ان العین
〃	〃	〃	۳۱۷م	انس	ان مثل ما
۵	ما النافیة	خ	۸۸۸م	ابوہریرة	ما انزل الله
۶	ان	ق	۱۱۷۲ش	جابر	ان کان فی شیء
۷	ال	〃	۱۲۷۶م	عائشہؓ	الحمی من فیح
〃	〃	خ	۱۲۹۹م	ابن عباس	الشفاء فی
〃	〃	ق	۱۳۰۲	ابوہریرة	الشونیز فیه
〃	〃	〃	۱۳۲۸م	سعید	الکمأة من المن

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٧	لام	م	١٤٧٩م	جابر	لكل داء
٩	ماضي	ق	١٦٠٧م	ابوسعيد	صدق الله
〃	امر	〃	١٩٣٨	ام سلمة	استرقوا
٤	〃	م	١٩٥٧م	عوف	اعرضوا
١٠	العين	ق	٢٠٧٤م	ام قيس	علام تدغرن
〃	الغار	〃	٢٠٨٥م	ابوهريرة	في الجنة
١٢	جوامع الادعية	〃	٢١٨٠م	عائشة رض	اذهب الباس

باب الفال والطيرة

٢	ان بالكسر	م	٤٤٩م	الشريد	انا قد بايعناك
٣	لا	خ	٦٣٢م	ابوهريرة	لا طيرة وخيرها
〃	〃	ق	٦٣٣م	جابر	لا عدوى
〃	〃	〃	٧٣١م	ابوهريرة	لا يمنع احدكم
٩	ماضي	خ	١٦٩٤	ابن عباس	اتى ناسهم السعر
〃	امر	〃	١٩٤٩م	ابوهريرة	فر من المجذوم

باب الكهانة

١	من الشرطية	م	٩٠م	صفية	من سال عرافا
٢	ان المكسورة	خ	٣٠٦م	عائشة رض	ان الملائكة
٥	ما النافية	م	١٠٧م	ابوهريرة	ما انزل الله
٩	ماضي	〃	١٧١٣م	معاوية	كان نبي
١٠	التاء	〃	٢٠٣٦م	عائشة رض	تلك الكلمة
١١	الميم	〃	٢١٧٠م	ابوهريرة	ما انعمت

كتاب الرؤيا

١	من الشرطية	م	٥٣	ابن عباس	من تحلم بحلم
〃	〃	ق	٩٣	〃	من رأى
〃	〃	خ	٩٥م	ابوسعيد	من رآني
〃	〃	ق	٩٦م	ابوهريرة	من رآني في
〃	〃	〃	٩٧م	〃	من رآني في المنام
٢	ان المكسورة	خ	١٠٣٠م	واثلة	ان من اعظم
٤	اذا واذ	ق	٧٥٩م	ابوهريرة	اذا اقترب
〃	〃	م	٧٦٣م	جابر	اذا حلم احدكم
〃	〃	م	٩٠٥م	〃	اذا رأى احدكم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٤	اذا واذ	ق	٨٠٦م	ابوهريرة	اذا رأى احدكم
٥	ايها	م	١٠٣٧م	ابن عباس	ايها الناس
٦	بينا	خ	١١٠٢م	ابوهريرة	بينا انا نائم
〃	〃	〃	١١٠٤	〃	بينا انا نائم اذ
〃	لو	〃	١١٣٥	ابن عباس	لو سألتني هذه
〃	صيغة تفضيل	م	١٢٠٣	ابوهريرة	اصدقكم رؤيا
٧	ال	خ	١٢٩٠م	انس	الرؤيا الحسنة
〃	〃	〃	١٢٩١م	ابوسعيد	الرؤيا الصالحة
〃	〃	ق	١٢٩٢م	ابوقتادة	الرؤيا من الله
٧	لم	خ	١٤٨٧م	ابوهريرة	لم يبق من النبوة
٩	ماضي	ق	١٦٠٥	ابن عباس	اصبت بعضا
〃	ماضي متكلم	خ	١٦٥٠م	سمرة	رأيت الليلة
〃	〃	م	١٦٦١م	انس	رأيت ذات
〃	〃	ق	١٦٦٣	ابوموسى	رأيت في المنام
〃	هل	〃	١٦٨٦م	سمرة	هل رأى منكم
١٠	النون	〃	٢١٢٦	ام حرام	ناس من امتي

كتاب الآداب

١	من الشرطية	خ	٢٥	ابن عباس	من استمع

باب السلام

٢	ان المكسورة	م	٢٧٥م	عائشة رض	ان الله
〃	〃	ق	٢٩٢م	〃	ان الله لا يحب
٣	لا	م	٥٣٠م	ابوهريرة	لا تبدؤا
٤	اذا واذ	ق	٨١٧م	انس	اذا سلم
٥	يا	م	١٠٦٠م	عائشة رض	يا عائشة رض
٧	اياكم	ق	١٤٥١م	ابوسعيد	اياكم والجلوس
〃	اسم فعل	خ	١٤٧٦م	عائشة رض	مهلا يا عائشة
١	والذي	م	١٥٣٦م	ابوهريرة	والذي نفسي
〃	مضارع	ق	١٥٥٠م	ابن عمر	تطعم الطعام
〃	〃	〃	١٦٠٦م	ابوهريرة	يسلم
٩	ماضي	〃	١٦٧٧م	〃	خلق الله

باب الاستيذان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٤	اذا واذ	ق	٨٤٧م	ابوموسى	اذا استاذن
٧	ال	〃	١٢٥٤م	〃	الاستيذان
١٠	الالف	م	٢٠٠٩م	ابن مسعود	اذنك علي

باب المصافحة والمعانقة

١	من الشرطية	ق	١٦٦م	ابوهريرة	من لا يرحم

باب القيام

٣	لا	ق	١٤٧م	ابن عمر	لا يقيمن احدكم
٤	اذا واذ	م	٤٣٨م	ابوهريرة	اذا قام احدكم
٩	امر	ق	١٩٦٠م	ابوسعيد	قوموا الى سيدكم

باب الجلوس والنوم والمشي

٦	بينما	ق	١١١٤م	ابوهريرة	بينما رجل

باب العطاس والتثاؤب

٢	ان المكسورة	خ	٢٠٩٤م	ابوهريرة	ان الله يحب
٤	اذا واذ	م	٧٨٠م	ابوسعيد	اذا تثاءب
〃	〃	〃	٨٣٢م	ابوموسى	اذا عطس
〃	〃	خ	٨٣٣م	ابوهريرة	اذا عطس احدكم
٧	ال	ق	١٢٦٨م	〃	التثاؤب

باب الاسامي

٢	ان المكسورة	م	٢٠٦م	ابن عمر	ان احب
〃	〃	〃	٢١٢م	ابوهريرة	ان اخنع اسم
٣	لا	〃	٥٦٠م	زينب	لا تزكوا انفسكم
〃	〃	〃	٥٦٧م	سمرة	لا تسمين غلامك
〃	〃	خ	٧٠٧م	ابوهريرة	لا يقل احدكم
〃	〃	ق	٧١٠م	عائشة رض	لا يقولن
〃	〃	م	٧١١م	ابوهريرة	لا يقولن احدكم
〃	〃	〃	٧١٢م	〃	لا يقولوا احدكم يا ... ولكن ليقل
〃	〃	〃	٧١٥م	〃	لا يقولن احدكم الكرم
٦	صيغة تفضيل	〃	١٢٠٤م	〃	اغيظ رجل
٩	ماضي مجهول	〃	١٧٥٠	انس	ولد لي الليلة

نمبر شمار	مقصود الفاظ	علامات کتب	نمبر احادیث	اسماء روات	صدور احادیث
″	امر	ق	۱۹۳۱	جابر	سم ابنک
″	″	″	۱۹۳۳م	انس	سموا باسمی

باب البیان والشعر

۲	انّ المکسورة	ق	۳۴۳م	عائشةؓ	ان روح القدس
″	″	خ	۳۹۲م	علی	ان من البیان
۳	لا	ق	۵۷۶	عائشةؓ	لا تعجل
۵	یا	م	۹۹۱م	انس	یا انجشة
″	″	ق	۹۹۹م	ابوہریرة	یا حسان
۶	صیغۂ تفضیل	″	۱۲۰۲م	″	اشعر کلمة
۸	واللہ	″	۱۵۵۰م	البراء بن عازب	واللہ لولا اللہ
۹	ہل	م	۱۷۹۰م	الشرید	ہل معک شئ
″	امر	ق	۱۸۱۴م	ابوہریرة	اجب عنی
″	″	م	۱۸۹۱م	عائشةؓ	اہجوا قریشا
″	″	ق	۱۸۹۲م	البراء بن عازب	اہجہم وہاجہم
۱۰	لام تاکید	م	۱۹۰۰م	ابوہریرة	لان یمتلی جوف
۱۲	جوامع الکلم وتحیة لا	ق	۲۲۵۴م	انس	اللہم لا عیش

باب حفظ اللسان

۱	من الشرطیة	خ	۶۴م	سہل	من توکل لی
″	″	ق	۱۶۰م	ابوہریرة	من کان منکم
۲	انّ المکسورة	م	۲۴۴ش	ابن مسعود	ان الرجل
″	″	ق	۲۴۷م	″	ان الصدق
″	″	خ	۲۴۸م	ابوہریرة	ان العبد لیتکلم
″	″	م	۲۴۹م	ابوسعید	″
″	″	″	۳۰۲م	ابوالدرداء	ان اللعانین
″	″	ق	۳۴۶م	عائشةؓ	ان شر الناس
۳	لا	م	۵۷۰	ابوبرزة	لا تصاحبنا
″	″	خ	۶۷۴م	حذیفة	لا یدخل الجنة
″	″	م	۷۲۵م	ابوہریرة	لا ینبغی لصدیق
۴	اذا واذ	″	۷۶۳م	ابن عمر	اذا اکفر الرجل
″	″	″	۸۰۹م	ابوہریرة	اذا رأیتم
″	″	خ	۸۳۷م	″	اذا قال احدکم
۶	لیس	″	۱۰۷۹م	عثمان	لیس بکذاب

نمبر شمار	مقصود الفاظ	علامات کتب	نمبر احادیث	اسماء روات	صدور احادیث
۶	لیس	ق	۱۰۸۹م	ابوذر	لیس من رجل
″	کل	م	۱۲۱۵م	ابوہریرة	کل امتی معافی
″	لقد	ق	۱۲۳۵	″	لقد اہلکتم
۷	ال	م	۱۳۴۲م	انس	المستبان
″	ہمزة الاستفہام	″	۱۳۷۰م	ابوہریرة	اتدرون
″	الا	″	۱۴۰۲	ابن مسعود	الا انبئکم ما
۸	مضارع	ق	۱۵۶۷م	ابوہریرة	تجدون من
۹	امر	″	۱۷۹۶م	عائشةؓ	ائذنوا له فلبئس
″	″	م	۱۸۱۹م	المقداد	احثوا فی وجوه
″	″	″	۱۹۱۴	عمران	خذوا ما علیہا
۱۰	السین	ق	۲۰۵۷م	ابن مسعود	سباب المسلم فسوق
″	الواو	″	۲۱۲۵م	ابوبکرة	ویحک قطعت

باب الوعد

۶	لو	ق	۱۱۳۷م	جابر	لو قد جاء مال

باب المزاح

۵	یا	ق	۹۸۰م	انس	یا ابا عمیر

باب المفاخرة والعصبیة

۲	انّ المکسورة	خ	۲۵۴م	ابن عمر	ان الکریم
۳	لا	″	۵۷۵م	عمرؓ	لا تطرونی
۷	انا	ق	۱۴۵۸م	البراء	انا النبی

باب البر والصلة

۱	من الشرطیة	خ	۹۲م	انس	من سره
″	″	″	۱۶۴	ابوہریرة	من کان یؤمن
۲	انّ المکسورة	م	۱۹۹م	ابن عمر	ان ابرّ البر
″	″	ق	۲۳۶م	ابوہریرة	ان الرحم
″	″	″	۲۶۳م	″	ان اللہ خلق
۳	لا	″	۶۷۳م	جبیر بن مطعم	لا یدخل الجنة
″	″	م	۷۲۸	عائشةؓ	لا ینفعه لانه
۶	لیس	خ	۱۰۷۷م	عبداللہ	لیس الواصل
″	بینما	ق	۱۱۱۱م	ابن عمر	بینما ثلثة نفر

نمبر شمار	مقصود الفاظ	علامات کتب	نمبر احادیث	اسماء روات	صدور احادیث
۶	لئن	م	۱۱۸۱م	ابوہریرة	لئن کنت
۷	ال	ق	۱۲۹۳م	عائشةؓ	الرحم معلقة
″	الا	″	۱۴۰۳م	عمرو بن العاص	الا ان آل
۹	ماضی	م	۱۶۸۲م	ابوہریرة	رغم انف
۱۰	المیم	ق	۲۱۱۵م	عبداللہ	من الکبائر

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

۱	من الشرطیة	ق	۵م	عائشةؓ	من ابتلی
″	″	خ	۱۲۲م	انس	من عال
″	″	″	۱۵۶م	ابن عمر	من کان فی
۳	لا	″	۶۴۴م	انس	لا یؤمن عبد
″	″	م	۶۷۲م	″	لا یدخل الجنة
″	″	خ	۶۸۳	جریر	لا یرحم اللہ
″	″	م	۶۹۱	ابوہریرة	لا یستر عبد
۴	اذا واذ	ق	۸۵۱م	ابن مسعودؓ	اذا کانوا ثلثة
۵	ما النافیة	″	۸۹۹م	عائشةؓ	ما زال جبرئیل
۶	کل	م	۱۲۱۴م	ابوہریرة	کل المسلم علی
۷	ال	″	۱۲۰۷م	تمیم الداری	الدین النصیحة
″	″	ق	۱۲۹۵	ابوہریرة	الساعی علی الارملة
″	″	م	۱۳۳۱م	″	المؤمن
″	″	ق	۱۳۳۳م	″	المؤمن للمؤمن
″	″	″	۱۳۴۳م	ابن عمر	المسلم اخو
۷	مثل	م	۱۴۴۷م	النعمان	مثل المؤمن
″	انا	″	۱۴۶۶م	سہل	انا وکافل
۸	والذی	″	۱۵۴۰م	انس	والذی نفسی
″	واللہ	ق	۱۵۴۹م	ابوہریرة	واللہ لا یؤمن
۹	امر	خ	۱۸۴۹م	ابوموسی	اشفعوا
″	″	″	۱۸۸۵م	انس	انصر اخاک

باب سقی البہائم المحترمة واطعامها

۲	انّ المکسورة	ق	۳۱۸م	ابوہریرة	ان امرأة
″	″	خ	۳۳۹	″	ان رجلا

باب الحب فی اللہ ومن اللہ

اعداد الحروف	فصول الالفاظ	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	مبادی الکلمات
۲	ان المکسورة	م	۲۰۴۳م	ابوہریرة	ان رجلا
〃	انک بالکسر	〃	۴۸۱	سلمة بن الاکوع	انک کالذی
۴	اذا واذ	خ	۷۴۰م	ابوہریرة	اذا احب الله
۵	یا	م	۱۰۰۴	سلمة	یا سلمة
۷	ال	ق	۱۲۵۳م	عائشة رض	الارواح جنود
〃	〃	〃	۱۳۴۴م	ابن مسعود	المرء مع من
۱۰	الالف	〃	۲۰۲۰م	انس	انت مع
۱۱	〃	م	۲۱۶۴م	ابوہریرة	این المتحابون

باب ما ینہی من التہاجر والتقاطع واتباع العورات

۳	لا	ق	۱۵۴۳م	ابوہریرة	لا تحاسدوا
〃	〃	〃	۶۶۸م	سعد	لا یحل لامرئ
۷	ایاکم	خ	۱۴۵۳م	ابوہریرة	ایاکم والظن
۸	مضارع مجہول	م	۶۳۸م	〃	تفتح ابواب
۹	ماضی	ق	۶۸۱م	〃	رای عیسی

باب الحذر والتأنی والورع والمشاورة

۲	ان المکسورة	ق	۳۶۵م	ابوسعید	ان فیک
۳	لا	〃	۷۱۹م	ابن عمر	لا یلدغ

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

۱	من الشرطیة	م	۱۰۴م	جریر	من یحرم
۲	ان المکسورة	〃	۲۶۶م	ابوہریرة	ان الایمان
〃	〃	خ	۴۰۰م	ابومسعود	ان مما ادرک
۵	ما النافیة	م	۹۰۲م	انس	ما کان الرفق
۷	ال	ق	۱۲۶۳م	النواس	البر حسن
〃	〃	〃	۱۲۷۷م	انس	الحیاء خیر کله
〃	〃	خ	۱۲۷۶م	عمران	الحیاء لا یاتی
〃	〃	ق	۱۲۷۹م	ابن عمر	الحیاء من
۹	امر	〃	۱۹۲۵م	〃	دعه فان

باب الغضب والکبر

۳	لا	خ	۵۷۹م	ابوہریرة	لا تغضب
〃	〃	م	۶۰۵م	ابن مسعود	لا یدخل الجنة

اعداد الحروف	فصول الالفاظ	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	مبادی الکلمات
۴	اذا واذ	م	۸۷۸	عبدالله	اذا انبعث
۵	ما الاستفہامیة	〃	۹۴۷م	〃	ما تعدون
۶	لیس	ق	۱۰۷۴م	ابوہریرة	لیس الشدید
۷	الا	〃	۱۳۹۶م	حارثة	الا اخبرکم
۸	عدد	م	۱۵۱۸م	ابوہریرة	ثلثة لا یکلمہم

باب الظلم

۱	من الشرطیة	خ	۱۵۰م	ابوہریرة	من کانت
۲	ان المکسورة	ق	۲۸۷م	ابوموسی	ان الله لیملی
〃	〃	〃	۳۴۵م	عائشة رض	ان شر الناس
۳	لا	〃	۵۵۲م	ابن عمر	لا تدخلوا
۶	لیس	〃	۱۰۹۳م	ابن مسعود	لیس ہو
۷	ال	〃	۱۳۱۵م	ابن عمر	الظلم ظلمات
〃	ہمزة الاستفہام	م	۱۳۷۲م	ابوہریرة	اتدرون
۷	ایاکم	ق	۱۴۵۴	انس	ایاکم و دعوة
۱۰	لام تاکید	م	۱۹۹۱م	ابوہریرة	لتؤدن

باب الامر بالمعروف

۱	من الشرطیة	م	۸۴م	ابوسعید	من رای منکم
۲	ان المکسورة	〃	۲۳۱م	〃	ان الدنیا حلوة
۷	مثل	خ	۱۴۴۳م	النعمان	مثل القائم
۸	مضارع	ق	۱۴۶۱م	اسامة	یوتی بالرجل

کتاب الرقاق

۲	ان المکسورة	م	۲۵۳م	انس	ان الکافر
۵	ما النافیة	〃	۸۸۳م	مستورد	ما الدنیا فی
۶	لیس	ق	۱۰۷۵م	ابوہریرة	لیس الغنی
〃	افعل التفضیل	〃	۱۲۰۰م	〃	اخوف
〃	قد	م	۱۲۳۷م	عبدالله	قد افلح من
۷	ال	〃	۱۲۸۵م	ابن عمر	الدنیا سجن
〃	ایکم	خ	۱۳۶۳م	ابن مسعود	ایکم مال وارثه
〃	〃	م	۱۳۶۵م	جابر	ایکم یحب ان ہذا
۸	عدد	خ	۱۵۱۵م	ابن عباس	نعمتان
〃	مضارع	ق	۱۵۸۷م	انس	یتبع المیت

اعداد الحروف	فصول الالفاظ	اسماء الکتب	ارقام الاحادیث	اسماء الرواۃ	مبادی الکلمات
۸	مضارع	م	۱۶۶۶م	عبدالله	یقول ابن آدم
〃	〃	〃	۱۶۱۷م	ابوہریرة	یقول العبد
۹	ماضی	خ	۱۶۷۱م	〃	تعس عبد الدنیا
〃	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۵م	〃	حجبت الجنة
〃	امر	〃	۱۸۰۴م	عمرو	ابشروا وامّلوا
〃	〃	م	۱۹۱۱م	عائشة رض	حولی ہذا
۱۲	جوامع الادعیة	ق	۲۱۸۹م	ابوہریرة	اللہم اجعل

باب فضل الفقراء

۲	ان المکسورة	م	۳۵۵م	عبدالله	ان فقراء
۴	اذا واذ	خ	۸۶۵م	ابوہریرة	اذا نظر احدکم
۵	یا	ق	۹۸۷م	عمر رض	یا ابن الخطاب
۹	ماضی متکلم	〃	۱۷۵۳م	ابن عباس	اطلعت
〃	〃	〃	۱۷۶۹م	اسامة	قمت علی
〃	ہل	خ	۱۷۸۶م	سعد	ہل تنصرون
〃	امر	ق	۱۸۸۷م	ابوہریرة	انظروا الی
۱۰	الراء	م	۲۰۵۲م	〃	رب اشعث

باب الامل والحرص

۶	لو	ق	۱۱۴۳م	انس	لو کان لابن
۷	ال	م	۱۳۰۵ش	ابوہریرة	الشیخ شاب
۸	مضارع	ق	۱۶۳۱م	انس	یہرم ابن آدم
۱۰	الہاء	خ	۲۱۳۲م	ابن مسعود	ہذا الانسان

باب استحباب المال والعمر للطاعة

۲	ان المکسورة	م	۲۹۳م	سعد	ان الله یحب

باب التوکل والصبر

۲	ان المکسورة	ق	۴۰۶م	جابر	ان ہذا اخترط
۵	ما النافیة	〃	۸۹۷	ابوسعید	ما رزق العبد
۷	ال	م	۱۳۳۲م	ابوہریرة	المؤمن القوی
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۴۴م	ابن عباس	عرضت علی
۱۰	العین	م	۲۰۷۲م	صہیب	عجبا للمؤمن

باب الریاء والسمعة

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۷۸م	ابوہریرة	ان الحمد
۱۱	الالف	″	۱۵۸۰م	″	ونا اغنی

باب البکاء والخوف من عذاب الله والمسخ

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۸۳م	ابن مسعود	ان الله
″	″	ق	۳۳۰	ابو سعید	ان امته من
۴	اذا واذ	″	۷۷۱م	ابن عمر	اذا انزل
۶	لو	ق	۱۱۳۰م	ابوہریرة	لو تعلمون
۸	مضارع مجہول	م	۱۶۴۴م	جابر	یبعث کل
۹	ماضی مجہول	ق	۱۶۴۷	ابوہریرة	فقدت
″	ماضی متکلم	خ	۱۶۶۰م	عائشة رض	رایت جہنم
۹	″	ق	۱۶۶۲م	ابوہریرة	رایت عمرو
۱۰	الهاء	″	۲۱۳۰م	زینب	ویل للعرب

باب تغیر الناس

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۳	لا	خ	۵۹۰	ابوہریرة	لا تقوم الساعة
۷	ال	ق	۱۳۵۰م	ابن عمر	الناس کالابل
۱۰	لام تاکید	″	۱۹۹۲م	ابوسعید	لتتبعن سنن

باب الانذار والتحذیر من الدنیا

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۵	یا	م	۹۹۴م	ابوہریرة	یا بنی کعب
″	″	″	۹۹۷م	قبیصة	یا بنی عبد مناف
″	″	″	۱۰۷۱م	عائشة رض	یا فاطمة بنت
۱۱	الکاف	″	۲۱۶۸م	عیاض	کل مال نحلته

کتاب الفتن

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۲۵۲	ابن عمر	ان الفتنة ههنا
۳	لا	م	۶۸۷	سعد	لا یزال اهل
″	″	ق	۶۸۸ش	المغیرة	لا یزال ناس
۴	اذا واذ	م	۸۶۳م	ابوبکرة	اذا انزلت
″	″	″	۸۷۱م	ثوبان	اذا وضع
۷	ال	″	۱۳۱۷م	معقل	العبادة
۸	سین	ق	۱۵۵۲م	ابوہریرة	ستکون فتن
″	مضارع	″	۱۵۹۰م	″	یتقارب
۸	مضارع	ق	۱۶۲۶م	حذیفة	ینام الرجل
″	″	خ	۱۶۳۰م	ابوسعید	یوشک
″	″	ق	۱۶۳۲ش	ابوہریرة	یہلک الناس
″	مجہول	م	۱۶۳۷م	حذیفة	تعرض الفتن
۹	ماضی	″	۱۶۲	ابوہریرة	منعت العراق
″	ہل	ق	۱۷۸۰م	اسامة	ہل ترون
″	امر	م	۱۸۹۴م	ابوہریرة	بادروا
۲	لام تاکید	″	۱۹۹۶م	″	لیاتین علی
″	الکاف	خ	۲۰۹۷م	ابن عمر	کیف انت
″	المیم	م	۲۱۱۸	حذیفة	منهن ثلث
″	الهاء	خ	۲۱۴۲م	ابوہریرة	ہلاک امتی

باب الملاحم ای مواضع القتال

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	انی بالکسر	م	۴۳۲م	ابن مسعود	انی لاعرف
۳	لا	″	۵۵۵م	ابوہریرة	لا تذہب
″	″	خ	۵۹۶م	″	لا تقوم الساعة
″	″	″	۵۹۷م	″	لا تقوم الساعة حتی
″	″	ق	۵۹۸م	″	لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا
″	″	″	۵۹۹م	″	″
″	″	″	۶۰۰م	″	لا تقوم الساعة حتی
″	″	م	۶۰۱م	″	″
″	″	خ	۶۰۴م	″	″
″	″	ق	۶۰۵م	″	″
۴	اذا واذ	″	۶۷۶ش	″	اذا ہلک
۸	مضارع	م	۱۵۷۱م	نافع	تغزون جزیرة
″	″	″	۱۵۷۳م	ابوہریرة	تقوم الساعة
″	″	ق	۱۵۸۸	″	یترکون المدینة
۹	ماضی	م	۱۶۸۴م	″	سمعتم بمدینة
″	امر	خ	۱۸۵۵م	عوف	اعدد ستا
۱۰	الفاء	ق	۲۰۸۱م	حذیفة	فتنة الرجل

باب اشراط الساعة

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	ق	۳۲۸م	ابن مسعود	ان بین یدی
″	″	″	۳۹۰م	انس	ان من اشراط
۳	لا	ق	۵۹۱م	ابوہریرة	لا تقوم الساعة
″	″	م	۵۹۵م	″	لا تقوم الساعة حتی
″	″	″	۶۰۳م	″	″
″	″	ق	۶۰۶م	″	″
۴	اذا واذ	خ	۹۳۱م	″	اذا ضیعت
۸	مضارع	م	۱۵۷۴	المستورد	تقوم الساعة
″	″	″	۱۵۷۵م	″	تقیء الارض
″	″	″	۱۶۲۳م	جابر	یکون فی آ
″	″	ق	۱۶۲۸م	ابوہریرة	یوشک
۹	فعل امر	″	۱۹۰۲	حارثة	تصدقوا

باب العلامات وذکر الدجال

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	ان المکسورة	م	۲۴۰م	حذیفة	ان الساعة
″	″	″	۳۲۲م	عبدالله	ان اول
″	″	ق	۳۸۸م	حذیفة	ان معه ماء ونارا
۳	لا	″	۵۹۳م	ابوہریرة	لا تقوم الساعة حتی
″	″	خ	۶۷۶م	ابوبکرة	لا یدخل المدینة
۵	ما النافیة	م	۸۹۲م	ہشام	ما بین خلق
″	″	ق	۹۳۱م	انس	ما من نبی الا
″	یا	″	۹۷۳م	ابوذر	یا اباذر اتدری
″	ای	م	۱۰۳۱م	المغیرة	ای نبی
۷	ال	″	۱۲۸۴م	حذیفة	الدجال
″	ہمزة الاستفہام	ق	۱۳۹۲م	ابوہریرة	الا احدثکم
۸	عدد	م	۱۵۱۶م	″	ثلث اذا
″	مضارع	ق	۱۵۶۸م	فاطمة	تدرون
″	″	م	۱۵۷۹م	ابوہریرة	یاتی المسیح
″	″	″	۱۵۸۰م	انس	یتبع الدجال
″	مضارع مجہول	ق	۱۶۳۵م	ابن عمر رض	ارانی لیلة
۹	امر	م	۱۸۹۵م	ابوہریرة	بادروا العمل
۱۰	الغین	″	۲۰۸۰م	النواس	غیر الدجال
″	الهاء	″	۲۱۳۱م	ابوسعید	ہذا اعظم الناس

باب قصة ابن صیاد

ابواب	فصول ابتدائی حروف	اسمائے کتب	نمبرات احادیث	اسمائے راویان	صدور احادیث
۲	انما بالکسر	م	۵۲۰م	حفصة رض	انما یخرج

ابواب	فصول ابواب	اسماء کتب	ارقام صفحات	اسماء رواة	صدور متون
۵	الاستفہامیۃ	م	۹۴۵م	ابوسعید	ما تربۃ الجنۃ
۶	لو	ق	۱۱۲۸ا	ابن عمر	لو ترکتہ بین
〃	ان	〃	۱۱۷۸م	عمر	ان یکن ہو
۹	ماضی	م	۱۶۷۰	ابن مسعود	تربت

باب نزول عیسیٰ

۳	لا	م	۵۵۸ا	جابر	لا تزال
۸	والذی	ق	۵۴۳ا	ابوہریرۃ	والذی نفسی بیدہ
۱۰	لام تاکید	م	۲۰۰۳	〃	لیہلن

باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ

۲	ان المکسورۃ	م	۳۲۹	جابر بن سمرۃ	ان بین یدی الساعۃ
۴	ان	〃	۱۱۷۷ا	انس	ان یعش
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۱م	〃	بعثت انا

باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس

۲	ان المفتوحۃ	م	۲۹۱م	ابوہریرۃ	ان اللہ یبعث
۳	〃	خ	۵۰۹ا	انس	لا تقوم الساعۃ
〃	〃	ق	۵۹۲ا	ابوہریرۃ	لا تقوم الساعۃ
〃	〃	〃	۵۹۳م	عائشۃ	لا تقوم الساعۃ
〃	〃	م	۲۰۰۴م	انس	لا تقوم الساعۃ حتی

باب النفخ فی الصور

۵	یا	ق	۹۷۳م	ابوہریرۃ	ما بین النفختین
۶	کل	〃	۱۴۱۰م	〃	کل ابن آدم
۷	ال	خ	۱۳۰۱ا	〃	الشمس والقمر
۹	مضارع	ق	۱۴۰۹ا	ابن عمر	یطوی اللہ
〃	〃	خ	۱۶۱۴م	ابوہریرۃ	یقبض اللہ

باب الحشر

۲	ان المکسورۃ	خ	۴۰۱م	ابوہریرۃ	ان ابراہیم
〃	انہ بالکسر	ق	۴۴۴م	〃	انہ لیاتی
〃	انکم بالکسر	م	۴۹۴م	ابن عباس	انکم ملاقو اللہ
۵	یا	ق	۱۰۵۹م	عائشۃ	یا عائشۃ

ابواب	فصول ابواب	اسماء کتب	ارقام صفحات	اسماء رواة	صدور متون
۷	ہمزۃ الاستفہام	ق	۱۳۴۴ا	ابن مسعود	اترضون
〃	ہمزۃ	〃	۱۴۲۳م	انس	الیس الذی
۸	مضارع	〃	۱۵۷۴م	ابوسعید	تکون الارض
〃	〃	〃	۱۶۱۰ا	ابوہریرۃ	یعرق الناس
〃	〃	〃	۱۶۱۹ا	ابوسعید	یقول اللہ یا آدم
〃	〃	〃	۱۶۲۰م	ابن عمر	یقوم الناس
〃	〃	م	۱۶۳۶ا	المقداد	تدنی الشمس
〃	مجہول مضارع	ق	۱۶۴۶م	ابوہریرۃ	یحشر الناس
〃	〃	〃	۱۶۴۷ا	سہل	یحشر الناس یوم

باب الحساب والقصاص والمیزان

۱	من الشرطیۃ	ق	۱۸۲م	عائشۃ	من نوقش
۲	ان المکسورۃ	〃	۲۹۵ا	ابن عمر	ان اللہ یدنی
۵	لا النافیۃ	خ	۹۱۸م	عدی بن حاتم	ما منکم من احد
۶	لیس	〃	۲۷۳ا	عائشۃ	لیس احد
۰	مضارع	م	۱۶۰۲ا	ابوہریرۃ	یحمل من شیٔ
〃	مجہول	خ	۱۶۴۹ا	ابوسعید	یدعی نوح
۹	ہل	م	۱۷۷۷ا	انس	ہل تدرون
〃	〃	〃	۱۷۸۴ا	ابوہریرۃ	ہل تضارون
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۹۸	سہل	لیدخلن الجنۃ

باب الحوض والشفاعۃ

۲	ان المکسورۃ	ق	۳۱۶م	ابن عمر	ان امامکم
〃	〃	م	۳۳۳م	حذیفۃ	ان حوضی
〃	〃	ق	۳۶۳م	انس	ان فی حوضی
〃	انی بالکسر	م	۴۲۴ش	عائشۃ	انی علی الحوض
〃	〃	ق	۴۳۷م	ابن مسعود	انی لاعلم آخر
۳	لا	خ	۶۷۰م	ابوہریرۃ	لا یدخل احد
۵	ما	م	۹۶۷ا	انس	ما بین ناحیتی
۶	لقد	خ	۱۲۴۳ا	ابوہریرۃ	لقد ظننت
۷	انا	ق	۱۴۶۴م	جریر	انا فرطکم علی
〃	اما	م	۱۵۰۰	ابوسعید	اما اہل النار
۸	والذی	〃	۱۵۳۱ا	ابوذر	والذی نفسی
〃	〃	ق	۱۵۳۷	ابوہریرۃ	والذی نفسی بیدہ

ابواب	فصول ابواب	اسماء کتب	ارقام صفحات	اسماء رواة	صدور متون
۸	مضارع	ق	۱۵۹۱م	انس	یجمع اللہ
〃	〃	خ	۱۵۹۵ا	جابر	یخرج قوم
〃	〃	ق	۱۵۹۶ا	انس	یخرج من النار
〃	〃	خ	۱۵۹۷ا	ابوسعید	یخلص المؤمنون
〃	〃	م	۱۶۰۱م	ابن عمر	یدخل اللہ
〃	مجہول	〃	۱۶۴۸ا	انس	یخرج من
〃	〃	خ	۱۶۵۳	ابوہریرۃ	یقال لاہل
۹	ماضی	م	۱۷۲۱ش	انس	نزلت علی
〃	ماضی متکلم	ق	۱۷۵۱م	〃	اتیت علی
〃	ہل	م	۱۷۸۳ا	ابوہریرۃ	ہل تضارون
۱۰	لام تاکید	ق	۱۹۹۹ش	ابن مسعود	لیرفعن الی
〃	〃	خ	۲۰۰۰	انس	لیصیبن
〃	الحاد	ق	۲۰۴۶م	عبداللہ	حوضی مسیرۃ
〃	القاف	〃	۲۰۸۹ا	انس	قد رضی

باب صفۃ الجنۃ واہلہا

۱	من الشرطیۃ	م	۱۰۵ا	ابوہریرۃ	من یدخل الجنۃ
۲	ان المکسورۃ	〃	۲۱۲م	〃	ان ادنی
〃	〃	〃	۲۲۲	عمران	ان اقل
〃	〃	ق	۲۹۹ا	ابوسعید	ان اللہ یقول
〃	〃	م	۳۲۳م	ابوہریرۃ	ان اول زمرۃ
〃	〃	ق	۳۴۴م	ابوسعید	ان اہل
〃	〃	خ	۳۴۱ا	ابوہریرۃ	ان رجلا
〃	〃	ق	۳۵۷ا	ابوسعید	ان فی الجنۃ
〃	〃	م	۳۵۸م	انس	ان فی الجنۃ لسوقا
〃	〃	ق	۳۶۰م	ابوموسیٰ	ان للمؤمن فی الجنۃ
۸	عدد	〃	۱۱۵۱ا	〃	جنتان
〃	مضارع	م	۱۵۸۳ا	جابر	یاکل اہل
〃	〃	〃	۱۵۸۵	انس	یبقی من الجنۃ
〃	〃	〃	۱۵۹۸م	ابوہریرۃ	یدخل الجنۃ
〃	〃	ق	۱۵۹۹	〃	یدخل الجنۃ من
〃	〃	م	۱۶۰۰	〃	یدخل من امتی
〃	〃	〃	۱۶۲۵ا	〃	ینادی مناد
۱۰	السین	ق	۲۰۶۰م	〃	سیحان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	الالف	ق	۱۵۷ آ	ابوہریرۃ	اعددت

باب رؤیۃ اللہ تعالی

۲	انکم بالکسر	ق	۴۸۰ ک	جریر	انکم سترون
۴	اذا واذ	م	۴۹۹ آ	صہیب	اذا دخل اہل
۱۰	النون	〃	۲۱۲۳ آ	ابوذر	نور انی اراہ

باب صفۃ النار واہلہا

۲	ان المکسورۃ	م	۲۰۵	انس	ان ابی واباک
〃	〃	〃	۲۱۵	ابوسعید	ان ادنی
〃	〃	ق	۳۲۵ آ	النعمان	ان اہون اہل
۵	یا	〃	۹۶۶ آ	ابوہریرۃ	ما بین منکبی
۶	صیغۃ تفضیل	خ	۱۲۱۲ آ	ابن عباس	اہون الناس
۷	ہمزۃ استفہام	م	۱۳۷۱	ابوہریرۃ	اتدرون
۸	مضارع مجہول	〃	۱۶۴۲ آ	انس	یؤتی بانعم
〃	〃	〃	۶۴۳ آ	ابومسعود	یؤتی بجہنم
〃	〃	ق	۱۶۴۵ آ	انس	یجاء بالکافر
۱۰	الضاد	م	۲۰۷۰ آ	ابوہریرۃ	ضرس الکافر
〃	النون	ق	۲۱۱۹ ک	〃	نارکم جزء
〃	الہاء	〃	۲۱۴۷ آ	العباس	ہو فی ضحضاح

باب خلق الجنۃ والنار

۳	لا	ق	۵۵۷ آ	انس	لا تزال جہنم
۹	ماضی	〃	۱۶۶۹ آ	ابوہریرۃ	تحاجت

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء

۱	من الشرطیۃ	خ	۱۳۲ م	ابوہریرۃ	من قال انا خیر
۲	ان المکسورۃ	ق	۲۵۱	ابی بن کعب	ان الغلام
〃	〃	〃	۴۰۰	〃	ان موسی کان
〃	انی بالکسر	خ	۴۴۱	ابوہریرۃ	انی لا اول
〃	انما بالکسر	〃	۵۱۳ م	〃	انما سمی الخضر
۳	لا	ق	۵۴۹ آ	〃	لا تخیروا بین
〃	〃	〃	۵۵۰ م	ابوسعید	لا تخیرونی
〃	〃	〃	۸۰۹ م	ابن مسعود	لا یقولن احدکم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	بینا	خ	۱۰۸ م	ابوہریرۃ	بینا ایوب
۷	امی	م	۱۳۰۷ ک	ابن عباس	امی عاد
〃	انا	ق	۱۴۶۰ م	ابوہریرۃ	انا اولی بالناس
〃	لم	〃	۱۴۸۸	〃	لم یتکلم فی المہد
〃	〃	〃	۱۴۸۹ آ	〃	لم یکذب ابراہیم
〃	لما	م	۱۴۹۱ آ	انس	لما صور اللہ
۹	ماضی	ق	۱۴۵۷ آ	ابوہریرۃ	اختتن ابراہیم
〃	〃	〃	۱۴۷۳ آ	〃	جاء ملک الموت
〃	〃	م	۱۶۷۸ آ	〃	خلق اللہ التربۃ
〃	〃	ق	۱۶۹۷ آ	〃	قال سلیمان
〃	〃	خ	۱۷۰۰ آ	عمران	کان اللہ
〃	〃	ق	۱۷۰۱ م	ابوہریرۃ	کانت امرأتان
〃	〃	〃	۱۷۰۴ آ	〃	کانت بنو اسرائیل
〃	〃	م	۱۷۰۸ آ	〃	کان زکریا
〃	〃	ق	۱۷۱۹ م	ابوموسی	کمل من
〃	مجہول	خ	۱۷۳۹ م	ابوہریرۃ	خفف علی
〃	〃	م	۱۷۴۰ آ	عائشۃ	خلقت الملائکۃ
〃	〃	〃	۱۷۴۵ آ	جابر	عرض علی الانبیاء
〃	ماضی متکلم	خ	۱۷۶۴ آ	ابن عمر	رایت عیسی
۱۰	القاف	م	۲۰۰۳ م	ابوموسی	فضل عائشۃ
〃	النون	ق	۲۱۲۱ ک	ابوہریرۃ	نحن احق
۱۱	اللام	م	۲۱۶۹ آ	〃	لا ینبغی لعبد

باب فضائل سید المرسلین

۲	ان المکسورۃ	م	۲۵۵ م	واثلۃ	ان اللہ اصطفی کنانۃ
〃	〃	ق	۳۸۶	ابوہریرۃ	ان مثلی ومثل
〃	انی بالکسر	م	۴۱۸	〃	انی آخر الانبیاء
〃	〃	〃	۴۱۹	جندب	انی ابرأ الی اللہ
۵	ما النافیۃ	ق	۹۰۷ م	ابوہریرۃ	ما من الانبیاء
〃	مثل	〃	۴۵۰ م	جابر	مثلی ومثل
〃	انا	م	۱۴۵۹ آ	انس	انا اول شفیع
〃	〃	〃	۱۴۶۲ آ	ابوہریرۃ	انا سید ولد
۸	مضارع	〃	۱۵۵۶ آ	انس	آتی باب الجنۃ
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۲۷ م	جابر	اعطیت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹	ماضی مجہول	ق	۱۷۳۲ آ	ابوہریرۃ	بعثت من
〃	〃	م	۱۷۴۲ آ	〃	فضلت
〃	ماضی متکلم	〃	۱۷۶۶ م	سعد	سالت
۱۱	الیاء	ق	۲۱۷۹ م	ابوہریرۃ	یا محمد انی

باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ

۲	ان المکسورۃ	م	۲۱۸	ثوبان	ان اسمی
۵	یا	ق	۱۰۵۴ آ	انس	یا ام سلیم
۷	الا	خ	۱۴۰۹ م	ابوہریرۃ	الا تعجبوا
〃	انا	م	۱۴۶۵ آ	ابوموسی	انا محمد واحمد
〃	لام	ق	۱۴۸۶ م	جبیر بن مطعم	لی خمسۃ اسماء
۹	امر	خ	۱۸۰۸ م	ام خالد	ابلی واخلقی

باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲	ان المکسورۃ	م	۲۰۰ م	انس	ان ابراہیم
〃	انی بالکسر	ق	۴۲۶	ابن عمر	انی قد غیرت
〃	〃	م	۴۴۵ م	ابوہریرۃ	انی لم ابعث
۵	یا	م	۱۰۵۲	انس	یا ام سلیم
〃	〃	〃	۱۰۵۵ آ	〃	یا ام فلان
۷	اما	ق	۱۴۹۰	عائشۃ	اما انا فقد
۹	امر	ق	۱۶۶۱ آ	جبیر	اعطونی
〃	〃	ق	۱۹۲۷	جابر	دعہ
۱۰	الالف	م	۲۰۲۲	انس	انت ہیبہ
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۲۱۷	عائشۃ	اللہم انما

باب المبعث وبدء الوحی

۵	ما النافیۃ	خ	۱۰۰۵ م	عائشۃ	ما انا بقاری
۶	بینا	ق	۱۱۰۱ آ	جابر	انا امشی
〃	لقد	خ	۱۲۴۷	عائشۃ	لقد لقیت
۹	ماضی	ق	۱۶۶۳ م	ابوہریرۃ	اشتد غضب اللہ
〃	ماضی متکلم	〃	۱۷۵۵ آ	جابر	جاورت
۱۰	الالف	〃	۲۰۰۸ آ	عائشۃ	احیانا یاتینی
〃	اللام	〃	۲۱۰۰ م	انس	لیرفضہ
۱۲	جوامع الادعیۃ	〃	۲۲۵۲ آ	ابن مسعود	اللہم علمنی

باب علامات النبوة

۲	ان المکسورة	م	۲۳۰م	ابن عباس	ان الحمد لله
〃	انی بالکسر	〃	۳۴۴م	جابر	انی لاعرف
〃	انک بالکسر	〃	۴۸۲	عمرو بن عبسة	انک لا تستطیع
۵	یا	خ	۱۰۱۰م	عدی	یا عدی هل رأیت
۶	لو	م	۱۱۳۳م	ابو هریرة	لو دنا منی
〃	〃	خ	۱۱۳۴م	ابن عباس	لو فعل لاخذته
〃	تفضیل صیغة	ق	۱۲۰۹ ش	ام حرام	اول جیش
〃	〃	〃	۱۲۱۰	〃	اول جیش من
〃	لقد	خ	۱۲۴۶م	خباب	لقد کان من
۹	امر	ق	۱۰۵۰م	ابن عمر	اشهدوا
۱۰	النون	〃	۲۱۲۰م	ام حرام	ناس من

باب فی المعراج

۳	بینا	ق	۱۱۱۰م	مالک	بینما انا فی
〃	لقد	م	۱۲۴۰م	ابو هریرة	لقد رأیتنی
۷	لما	ق	۱۴۹۲م	جابر	لما کذبنی
۹	ماضی مجهول	خ	۱۴۷۱م	انس	دفعت الی
〃	ماضی متکلم	م	۱۴۷۳	〃	مررت علی

باب فی المعجزات

۱	من الشرطیة	ق	۸	انس	من احب
〃	〃	خ	۹ ش	سهل بن سعد	من احب ان ینظر
〃	من الاستفهامیة	ق	۱۹۱	جابر	من رجل
۲	ان المکسورة	م	۲۶۷	ثوبان	ان الله
〃	〃	خ	۲۸۴م	ابو هریرة	〃
〃	〃	م	۳۶۱م	عمار و حذیفة	ان فی
〃	〃	ق	۳۹۸م	ابو سعید	ان من ضئضئ
〃	انی بالکسر	〃	۴۴۴ ش	〃	انی لم اومر
〃	انه بالکسر	〃	۴۶۳	ابو هریرة	انه لن یبسط
〃	انکم بالکسر	م	۴۸۵م	ابو قتادة	انکم تسیرون
〃	〃	〃	۴۸۶	معاذ بن جبل	انکم ستأتون
〃	〃	〃	۴۸۹م	ابو ذر	انکم ستفتحون
۲	انکم بالکسر	ق	۴۹۲	حذیفة	انکم لا تدرون
〃	انما بالکسر	〃	۴۹۷	سهل بن سعد	انما الاعمال
۳	لا	〃	۶۱۹م	جابر	لا تنزلن
〃	لا	م	۶۴۱	ابو قتادة	لا یهلک
۴	اذا	〃	۸۳۴	عبد الله بن عمرو	اذا فتحت
۵	ما النافیة	ق	۹۰۳	انس	ما کان الله
〃	〃	م	۹۳۵	المقداد	ما هذه
〃	یا	ق	۹۷۱م	ابو بکر	یا ابا بکر
〃	〃	خ	۹۸۴	ابو هریرة	یا ابا هریرة
〃	〃	ق	۱۰۲۲م	جابر	یا اهل الخندق
〃	ای	م	۱۰۳۳م	عباس	ای عباس
〃	یا	ق	۱۰۵۸	عائشة	یا عائشة
〃	〃	〃	۱۰۶۸م	〃	〃
۶	لو	〃	۱۱۲۹م	جابر	لو ترکتها
〃	〃	م	۱۱۴۵م	〃	لو لم تکله
〃	لقد	〃	۱۲۴۲م	ثوبان	لقد سألتنی
۷	ال	خ	۱۲۵۲م	سلیمان بن صرد	الآن نغزوهم
〃	ای	〃	۱۳۶۷م	انس	ای رجل
〃	همزة الاستفهام	ق	۱۳۸۳	ابن عمر	أرأیتکم
〃	افلا	م	۱۴۲۱	عبد الله بن جعفر	افلا تتقی الله
〃	أما	ق	۱۴۹۹م	عبد الله بن سلام	اما اول
۸	عدد	م	۱۵۱۰	المقداد	احد [illegible]
〃	سین	ق	۱۵۵۳م	ابو حمید الساعدی	ستهب اللیلة
〃	فعل مضارع	خ	۱۵۷۲م	ام سلمة	تقتل عمار
〃	〃	ق	۱۶۰۴	ابن مسعود	یرحم الله
۹	فعل ماضی	خ	۱۶۵۸م	انس	اخذ الرایة
〃	ماضی مجهول	م	۱۷۳۳م	جابر	بعثت من
〃	فعل امر	〃	۱۸۲۱م	ابو قتادة	احفظ
〃	〃	خ	۱۸۲۲م	جابر	اخبر ذلک
〃	〃	〃	۱۸۳۰	عمران بن حصین	اذهبی
〃	〃	ق	۱۹۲۶م	ابو سعید	دعه
۱۰	الباء	م	۲۰۲۷م	ابو قتادة	بؤس ابن سمیة
〃	المیم	〃	۲۱۰۹م	جابر	معاذ الله
〃	الواو	〃	۲۱۲۷م	〃	ویلک
۱۰	الهاء	خ	۲۱۳۵م	ابن عباس	هذا جبریل
〃	〃	م	۲۱۳۶م	عباس	هذا حنین
۱۲	جوامع الدعوات	ق	۲۱۹۹م	انس	اللهم اغثنا
〃	〃	م	۲۲۱۵	عمر	اللهم
〃	〃	خ	۲۲۱۶م	ابن عباس	اللهم انشدک
〃	〃	م	۲۲۳۳م	ابو هریرة	اللهم اهد
〃	〃	ق	۲۲۴۳م	جریر	اللهم ثبته
〃	〃	〃	۲۲۴۴م	انس	اللهم حوالینا
〃	〃	〃	۲۲۵۱م	〃	اللهم صل علی آل

باب الکرامات

۹	فعل ماضی	ق	۱۷۰۵	ابو هریرة	کان جریج
〃	〃	م	۱۷۱۲	صهیب	کان ملک

باب وفاة النبی صلی الله علیه وسلم

۲	ان المکسورة	ق	۲۶۵م	ابو سعید	ان الله خیر
〃	انی بالکسر	〃	۴۲۵م	عقبة بن عامر	انی فرطکم
〃	انه بالکسر	〃	۴۶۱م	عائشة	انه لم یقبض
۴	لا	خ	۶۴۸	〃	لا یبقی
۵	ما النافیة	ق	۹۳۳م	عائشة	ما من نبی
〃	یا	〃	۱۰۶۱م	〃	یا عائشة ما
۹	فعل امر	〃	۱۷۹۵ ش	ابن عباس	ائتونی بکتاب
〃	〃	〃	۱۹۲۱م	〃	دعونی
〃	〃	ق	۱۹۶۲م	ابن عباس	قوموا
〃	〃	خ	۱۹۸۰	عائشة	هریقوا علی
۱۰	الذال	〃	۲۰۵۰	〃	ذاک لم یکن
۱۲	جوامع الدعوات	〃	۲۲۰۸ ش	〃	اللهم اغفر لی
〃	〃	〃	۲۲۱۰م	〃	اللهم الرفیق

باب ما قال قبل وفاته صلی الله علیه وسلم

۳	لا	ق	۵۸۴م	ابو هریرة	لا تقتسم
〃	〃	〃	۶۳۶م	ابو بکر	لا نورث
۴	اذا	م	۷۴۶م	ابو موسی	اذا اراد الله
۸	والذی	〃	۱۵۳۲م	ابو هریرة	والذی نفس محمد

ف بمناسبت حدیث بنمبر ۱۹۸ کرده در مشکوة در معجزات ... در معجزات ... نوشته شد ۱۲

باب مناقب قريش وذكر القبائل

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	ان المكسورة	ق	۲۲۴	ابو موسى	ان الاشعريين
〃	〃	م	۳۶۲م	اسماء بنت ابي بكر	ان في ثقيف
〃	〃	خ	۴۰۷م	سفيان معاوية بن ابي	ان هذا الامر
〃	ان بالكسر	ق	۴۴۳	ابو موسى	اني لاعرف
۳	لا	خ	۴۹۰م	ابن عمر	لا يزال هذا الامر
۷	ال	م	۱۲۵۸م	ابو ايوب	الانصار
〃	〃	〃	۱۳۴۸م	جابر	الناس تبع
〃	〃	ق	۱۳۴۹م	ابو هريرة	الناس تبع لقريش
〃	استفهام همزة الا	〃	۱۳۸۰م	ابو بكرة	ارأيت ان كان
۸	فعل مضارع	〃	۱۶۲۱م	جابر بن سمرة	يكون بعدي
۹	فعل امر	〃	۱۸۵۴م	ابو هريرة	اختتنيها فانها
۱۰	الالف	م	۲۰۱۱م	〃	اسلم سالمها الله
〃	العين	خ	۲۰۷۷	〃	عمرو بن لحي
〃	القاف	ق	۲۰۹۰م	ابو هريرة	قريش والانصار
〃	الهاء	〃	۲۱۳۹م	〃	هذه صدقات
〃	〃	〃	۲۱۴۳م	〃	هم اشد امتي
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۳۴م	ابو هريرة	اللهم اهد

مناقب الصحابة رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۳	لا	م	۵۶۶م	ابو هريرة	لا تسبوا اصحابي
۶	خير	ق	۱۱۸۳ش	ابن مسعود	خير الناس قرني
〃	〃	م	۱۱۸۴م	ابو هريرة	خير امتي القرن
〃	ال	〃	۱۳۵۱م	ابو موسى	النجوم امنة للسماء
۸	فعل مضارع	ق	۱۵۸۱م	ابو سعيد	ياتي على الناس

مناقب ابي بكر رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	ان المكسورة	خ	۲۵۷	ابو الدرداء	ان الله بعثني
〃	〃	ق	۳۹۵م	ابو سعيد	ان من امن الناس
۶	ان	خ	۱۱۷۵م	جبير بن مطعم	ان لم تجديني
〃	لقد	〃	۱۲۴۹م	عائشة رض	لقد هممت ان
۷	اسم فعل	ق	۱۴۶۰	〃	على رسلك
〃	اما	خ	۱۵۰۸	ابو الدرداء	اما صاحبكم
۹	فعل امر	ق	۱۸۲۳م	عائشة رض	ادعي لي ابا بكر

مناقب عمر رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	انه بالكسر	خ	۵۹۴م	ابو هريرة	انه كان فيما مضى
۳	لا	〃	۶۳۷	عبد الله بن هشام	لا والذي نفسي بيده
۶	بينا	ق	۱۱۰۳م	ابن عمر	بينا انا نائم اتيت
〃	〃	〃	۱۱۰۵م	ابو سعيد	بينا انا نائم رأيت
〃	〃	خ	۱۱۰۶م	ابو هريرة	بينا انا نائم رأيتني
〃	〃	ق	۱۱۰۷م	〃	بينا انا نائم اتيت في
〃	قد	خ	۱۲۳۲م	〃	قد كان قبلكم
۸	والذي	ق	۱۵۴۴م	سعد بن ابي وقاص	والذي نفسي بيده
۹	ماضي متكلم	〃	۱۷۶۵م	جابر	رأيتني دخلت
〃	〃	〃	۱۷۶۸م	ابن عباس	امرت ان اسجد

مناقب ابي بكر وعمر رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۶	بينما	ق	۱۱۱۲م	ابو هريرة	بينما رجل يسوق

مناقب عثمان رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۱	من الشرطية	خ	۶۶ش	عثمان	من جهز
〃	〃	〃	۷۰	〃	من حفر بئر رومة
〃	من الاستفهامية	خ	۱۹۶م	〃	من يشتري
۲	ان المكسورة	م	۳۴۹م	عثمان وعائشة	ان عثمان رجل حيي
〃	〃	خ	۳۷۰م	ابن عمر	ان لك اجر رجل
۷	الا	ق	۱۴۰۰م	عائشة رض	الا استحيي من تستحيي

مناقب هؤلاء الثلاثة رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۹	فعل امر	خ	۱۸۱۳م	انس	اثبت احد

مناقب علي بن ابي طالب رض

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۵	يا	م	۱۰۱۱م	سعد بن ابي وقاص	يا علي انت مني
۷	اما	ق	۱۴۳۴م	〃	اما ترضى ان تكون مني
۱۰	لام تاكيد	〃	۱۹۸۳م	سهل بن سعد	لاعطين الراية
〃	〃	خ	۱۹۹۰م	〃	لان يهدي الله
〃	الالف	ق	۲۰۲۱م	براء بن عازب	انت مني وانا منك

مناقب عشرة مبشرة

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	ان المكسورة	ق	۳۷۱م	انس	ان لكل امة
〃	〃	〃	۳۷۲م	جابر	ان لكل نبي حواريا
۵	يا	〃	۱۰۰۳م	علي بن ابي وقاص	يا سعد ارم فداك
۹	فعل امر	م	۱۸۴۳م	ابو هريرة	اسكن حراء

مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	ان المكسورة	ق	۳۵۳	المسور بن مخرمة	ان فاطمة
۵	يا	م	۱۰۱۳م	ابو هريرة	يا علي اما شعرت
۶	ان	خ	۱۱۶۴م	ابن عمر	ان تطعنوا
〃	قد	〃	۱۲۲۸ش	〃	قد بلغني انكم
۷	الا	ق	۱۴۰۶م	مسور	الا ان
〃	〃	〃	۱۴۰۷م	فاطمة رض	الا ترضين
〃	اما	م	۱۵۰۱م	زيد بن ارقم	اما بعد
۹	فعل ماضي	ق	۱۶۴۲م	البراء بن عازب	اشبهت خلقي
۱۲	جوامع الادعية	〃	۲۲۲۰م	ابو هريرة	اللهم اني احبه
〃	〃	خ	۲۲۲۱م	اسامة بن زيد	اللهم اني احبهما
〃	〃	ق	۲۲۵۳م	ابن عباس	اللهم فقهه في الدين
〃	〃	م	۲۲۵۹م	سعد بن ابي وقاص	اللهم هؤلاء اهلي

مناقب ازواج النبي

الابواب	فصول الانواع	اسماء الكتب	ارقام الاحاديث	اسماء الرواة	صدور الاحاديث
۲	انها	ق	۴۷۱م	عائشة رض	انها ابنة ابي بكر
〃	〃	خ	۴۷۵م	〃	انها كانت
۵	يا	ق	۱۰۲۷	〃	يا معشر المسلمين
〃	〃	〃	۱۰۵۱م	〃	يا ام سلمة
〃	〃	〃	۱۰۵۶	〃	يا بريرة
〃	〃	〃	۱۰۵۷م	〃	يا بنية
〃	〃	〃	۱۰۶۹م	〃	يا عائشة رض
۶	خير	〃	۱۱۹۰م	علي رض	خير نسائها
۷	اما	〃	۱۵۰۷	عائشة رض	اما بعد
۹	ماضي مجهول	〃	۱۷۲۵م	〃	اريتك في
〃	فعل امر	ق	۱۸۰۵	عائشة رض	ابشري

باب مناقب جامع المناقب

ابواب	مبادی الفاظ	نشان کتاب	نمبر حدیث	اسماء راوی	ابتدائے حدیث	ابواب	مبادی الفاظ	نشان کتاب	نمبر حدیث	اسماء راوی	ابتدائے حدیث	ابواب	مبادی الفاظ	نشان کتاب	نمبر حدیث	اسماء راوی	ابتدائے حدیث
١	من الشرطية	ق	٧٩م	ابوہریرة	من دخل	″	قد	″	١٣٣١ش	ابوہریرة	قد عجب الله من	″	الفاء	م	٢٠٦٤م	جابر	فكلكم مغفور
″	من الاستفهامية	م	١٨٩م	جابر	من يصعد	٧	همزة الاستفهام	″	١٤٧٩م	البراء بن عازب	اتعجبون من لين	١٠	الكاف	م	٢٠٩٥	جابر بن سمرة	كم من عذق
٢	ان المكسورة	ق	٢٧٢	زيد بن ارقم	ان الله	″	الا	م	١٤١٠	حذيفة بن اليمان	الا رجل ياتينا	″	اللام	ق	٢١٠٤	عائشة	ليت رجلا
″	″	″	٢٨٩م	جابر	ان الله ورسوله	″	انا	″	١٤٦٣	جابر	انا شهيد على	″	الميم	م	٢١٠٥	ابو قتادة	متى كان هذا
″	″	″	٣٤٦م	انس	ان قريشا	″	اما	ق	١٤٩٥م	عبد الله بن سلام	اما الطرق التي	″	الواو	خ	٢١٢٣	ابو سعيد	ويك ان
″	″	″	٤١٠	ابو موسى	ان هذا	″	″	خ	١٥٠٥م	ابن عباس	اما بعد فان	١٢	جوامع الادعية	″	٢١٨٧	زيد بن ارقم	اللهم اجعل
″	اني بالكسر	م	٤٢١	انس	اني ارحمها	٨	″	ق	١٥٠٩	كعب بن مالك	انا هذا	″	″	ق	٢٢٠٢	ابو موسى	اللهم اغفر
″	انه بالكسر	خ	٤٥٨	علي	انه قد شهد	″	والذي	″	١٥٣٤م	انس	والذي نفسي بيده	″	″	″	٢٢٠٣م	زيد بن ارقم	اللهم اغفر للانصار
٣	لا	″	٤٧٦م	ابو سعيد	لا يبغض	″	فعل مضارع	خ	١٥٦٢م	″	اوصيكم	″	″	″	٢٢٠٩م	ام سليم	اللهم اكثر ماله
″	″	م	٤٧٧م	ام مبشر	لا يدخل النار	″	″	ق	١٥٦٤	جابر	تبكيه او لا تبكيه	″	″	م	٢٢١٨م	انس	اللهم امن ...
″	″	″	٤٧٨م	″	لا يدخل النار احد شهد	″	″	″	١٦٠٥	عائشة	يرحمه الله	″	″	″	٢٢٤٩	ابو برزة الاسلمي	اللهم صب الخير
٥	يا	″	٩٧٠م	عائذ بن عمرو	يا ابا بكر لعلك	″	″	″	١٦٤٤	عبد الله بن سلام	يموت عبد الله	″	″	خ	٢٢٦٠	عائشة	اللهم بالة
″	″	خ	٩٧٥	ابوذر	يا اباذر	٩	فعل ماضي	″	١٦٦٧م	جابر	اهتز عرش الرحمن	ذكر اليمن والشام وذكر اويس قرني					
″	″	ق	٩٧٩م	انس	يا ابا عمرو	″	″	م	١٦٧٦	ابو قتادة	حفظك الله						
″	″	″	٩٨١م	ابو موسى	يا ابا موسى	″	″	ق	١٦٩٠	ابو برزة	قتل سبعا	٧	ال	م	١٢٦٠م	ابوہریرة	الايمان يمان
″	″	م	٩٨٩م	عمر	يا ابن الخطاب	″	″	م	١٧١٥ش	جابر	كذبت	″	″	ق	١٣٢٣م	″	الفخر والخيلاء
″	″	ق	٩٩٥	انس	يا بني النجار	″	ماضي متكلم	″	١٧٥٧ش	انس	دخلت الجنة	″	الا	″	١٤٠٤م	ابو مسعود عقبة بن عمرو	الا ان الايمان
″	″	″	١٠٣٤	عبد الله بن زيد	يا معشر الانصار	″	هل	ق	١٧٧٦	جرير	هل انت	٨	فعل مضارع	م	١٥٨٢م	عمر	ياتي عليكم
″	″	″	١٠٣٥م	ابوہریرة	يا معشر الانصار قلتم	″	″	″	١٧٨٥	ابو برزة	هل تفقدون	١٠	الراء	ق	٢٠٥١م	ابوہریرة	راس الكفر
٦	ليس	″	١٠٧٨	اسماء بنت عميس	ليس باحق	″	فعل امر	″	١٧٩٤م	علي	ايتوا روضة	″	الغين	م	٢٠٧٩م	جابر	غلظ القلوب
″	لو	خ	١١٣٣م	ابوہریرة	لو ان الانصار	″	″	″	١٩١٢م	عبد الله بن عمر	تعلموا القرآن	١٢	جوامع الادعية	خ	٢٢٣٤م	ابن عمر	اللهم بارك لنا
″	″	م	١١٢٧	ابو برزة	لو اهل عمان	″	″	م	١٩٥٥	حذيفة	قم يا حذيفة	باب ثواب هذه الامة					
″	″	″	١١٣٤	ابو موسى	لو رايتني	″	″	″	١٩٥٦	″	قم يا نومان	٢	انما بالكسر	ق	٤٩٦م	ابن عمر	انما اجلكم
″	″	خ	١١٤٠م	ابوہریرة	لو كان الايمان معلقا	١٠	الف	ق	٢٠١٧	براء بن عازب	انت اخونا	″	″	خ	٥٠٨م	″	انما بقاؤكم
″	لولا	″	١١٥٤م	انس	لولا الهجرة	″	″	″	٢٠١٩م	جابر	انتم اليوم	٣	اذا	ق	٥٥	ابو موسى	اذا كان يوم
٦	خير	ق	١١٠٥م	″	خير دور الانصار	″	التاء	″	٢٠٣٤م	عبد الله بن سلام	تلك الروضة	١٠	الميم	م	٢١١٤م	ابوہریرة	من اشد امتي

تمت

قطعۂ تاریخ ضیایافتہ حافظ مولوی محمد نور اللہ نور نور اللہ قبرہ کالاملی یوم النشور

مشارق بود خود مصباح آثار	ز فہرست مصفا رشک ضو شد
بسال شرز رقم ای نور کلکم	کہ مطبوع جہان فہرست نو شد

۱۲۹۱ ہجری

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم حنفی تعلم خود

اشتہار یہ فہرست جدید مشارق الانوار موسوم بہ تبصرۃ الابصار حسب مراد قانون بستم ۱۸۶۷ء داخل دفتر رجسٹر گورنمنٹ ہوئی کوئی صاحب بدون اجازت عاجز قصد طبع اسکا نفرماویں بامید نفع نقصان نہ اوٹھاویں +

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بعون عنایت بی نہایت پروردگار احادیث جناب سید الابرار مع ترجمہ اردو مسمی

مشارق الانوار ترجمہ تحفۃ الاخیار

باہتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتۂ خدمت برادر اعظم محمد مصطفی خان مسرور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد النبی الامی

اللھم صل علی محمد النبی الامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھہ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سنہ اوننچاس ہجری مین بسبب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اسمین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو

فصل اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا اگلے علما حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھہ حدیثین پائین

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اونکے جھوٹھہ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کیا ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت رد وہ ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدا سے سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعن راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھہ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھہ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کے فہم مین نہین آ سکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی

فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا
حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو فائدہ نام و نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد ابن اسمعیل
بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی مانے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین
دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا و زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا
دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ ۱۶ برس کے ہوے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے
پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر
اوس سب مجموعے کو مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری
اوستادون سے ساتھی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تمام احادیث کو
نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی
تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اون سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا
اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض
بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنیکا یہ سبب ہی کہ
ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ سب
لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث
کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ اپنا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے
غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت
سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو
ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو
حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے
بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ قیامت مین مجھسے غیبت کا
سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا
چاہیے جب بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب ملکو اٹھیا اوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس ہاکے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دیوینگے ہم نہین چاہتے کہ
عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہوکر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

جملہ احادیث صحیح بخاری ۷۲۷۵

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہو گئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ۲۵۶ ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ۔ بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات ؛ صدق ۱۹۴ تاریخ تولد نور ۲۵۶ تاریخ وفات ؛ عبد الواحد طواویسی اوس زمانے مین بڑے ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت الحرام کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کیوں نہین پڑھتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہی فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہی شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی چنانچہ حرمین شریفین مین ایک معمول ہی کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح اونکے نصیب کرتا ہی **فائدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونکی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب نکات رنگا رنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہی اور اوسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہاری کس سبب سے نجات کی اونھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وے جز صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہی صغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہی وہان پیدا ہوئے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین اوستاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب در فیات صحابہ اور کتاب در بدء المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملۃ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمین نتھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی ان کے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہی **فائدہ** مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب عجیب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین عجب طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ اونکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بلے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میرے

جملہ احادیث صحیح ۱۲۰۰۰

اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین
دریافت کر سکتا اسکو عمل جانتے ہین اور علماے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ
مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین لطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً
صلوٰۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سرے پر مَن ہی اول باب مین
لایا اور اِنَّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جنکے سرے پر لا ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے
لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگا رنگ
ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا
اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا اسنے نکالنا اوسکو نکال لیا علاوہ
اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسمین کی ہر طرح کے
رنگ بو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعض حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام
عالم عارف کو بہت ہی اشتباہ کا ہی معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث
مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین ۲۲۴۶ **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی
اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام ہر ایک حدیث
کا اول راوی ہی ذکر کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول انکا اشارہ کیا یعنی صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور ختم تعامر کے واسطے
ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت یون فرمایا اور انکا
کا نام ہر حدیث مین سے یا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ
ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت
لفظ ترجمے کی بھی عادت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس
اور عوام بھی سمجھ لین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو
اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم
جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف کی کتاب
مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح
روایت تھی وہ بھی اس مین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت **خ** اور صحیح
مسلم کی **م** اور جو دونون مین متفق ہو اوسکی علامت **ق** مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین
کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ
لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہین بیان
کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

جملہ احادیث مشارق الانوار ۲۲۴۶

فائدہ یمین اوسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب بجا مناسب مقاموں مین لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب اخبار کے واسطے کافی ہین دینداروں کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑسکے **مثنوی**

کیا تجھسے کہوں حدیث کیا ہی — دُردانۂ دُرجِ مصطفیٰ ہی
صوفی عالم حکیم دینی — کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا — جسنے پایا یہین سے پایا
یہ شاہرہِ محمدی ہی — گنجینۂ رازِ احمدی ہی
مشعل انسے بہ راہِ سنت — برہم زنِ بیخ و شاخِ بدعت
ہوتے ہوے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسیکا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی — یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
اب بادہ تو مجھسے کرنہ کل کل — خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل — اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
وہ بھی ہی درکاک گدا تھا — گو غوث و امام و مقتدا تھا
مالفوظ بہت ہین تو نے دیکھے — ملفوظ محمدی کو اب لے
ناحق نکھے اور کچھہ ہوس ہی — قرآن و حدیث تجکو بس ہی
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم — اور شاد رسول فخرِ عالم
تھا علم حدیث سخت مشکل — اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم
مقبول ہو یہ کتاب یارب — مشتاق ہون اسکے اہل مذہب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر من ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے یقین کیا ساتھ خدا کے اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے فرض ہوگیا خدا پر اوسکو بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو یہ خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن و حدیث مین انکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھہ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست
٢ نہین **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اوسکو نہ پہچنواوے **ف**
بھولے بھٹکے جانور کو بدون شہرہ کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر اتفاق کی علامت ہے
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہ صاف خطا ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح
کازرونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد
٣ سے اوس مین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ
حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے
تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے **ف** چارون امامون کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو
بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام
اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ
٤ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا
لِلَّذِي بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ
صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند
کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے
تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو **ف** کھجور
کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور
احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور
امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو
یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے **ق**
٥ عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کتنی چیزین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو
بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آ جاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی **ف** حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نہ تھا مینے ایک کھجور دی اوسنے آپ نہ کھائی
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش
ہین جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ ہے کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیک بخت

آدمی سے نکل کر دیکھے ۞ ابو ھریرۃ مَنْ اَبْطَأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ٦
فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیرلگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب تا ابی کچھ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام آویگی
بندگی باید پیرزادگی منظور نیست ۞ انس مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا ٧
وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ
اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار او فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ
اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہی او کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی
گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا ق انس ٨
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین
انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلاؤنگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون
یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین یعنی روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا
کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہے
سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رضی گھٹنون کے بھل
کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ گیا بعضے علما نے کہا کہ منافقون
نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے
عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نسمجھے عمر فاروق رضی کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب یہ بات عرض کی جس سے
حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رضی کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے
کرنا نہایت مکروہ ہی ح سہل بن سعد مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا یَعْنِیْ رَجُلًا کَانَ ٩
یُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَقَتَلَ فِی الْاٰخِرِ نَفْسَہٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے
تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخرش اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے
لگا جب زخمی اوسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان
اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ۞ ابو موسی و عائشہ

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابوموسی رضہ اور حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے
کو برا جانتا ہی ف حضرت عایشہ رضہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اس کا مطلب
نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنادیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور
خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ اَبُوْ
۱۱ هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ
بَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے
خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م
۱۲ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین
غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو
کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے
جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہی
اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام
مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین
۱۳ ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی ف
یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین کھلی چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسکا نام بدعت ہی دین کی چار
چیزین اصل مین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو
جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان
کھڑے کرنا سر سر شریعت کے خلاف ہین قرآن و حدیث و اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسطرح اور بدعتون کو خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو
اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ کچھ حلوا خوردن نہین بلکہ قیاس کی بہت شرطین ہین سوا مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ
یہ حدیث بڑی قاعدہ کی ہی حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین نظم سُنّی ہوکر تو بدعتی مت بن ﴿ کیونکہ بدعت ہی دین کی بریدن ﴿ چھوڑ بدعت
محمدی بن جا ﴿ شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ﴿ ق ابن مسعودؓ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ ۱۴
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون
اوسکی پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا اور مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا ایمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی
خ ابو ہریرۃ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ ۱۵
اللهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالون کو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسیکو
برباد کرڈالیگا ف یعنی جب مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا
اوسکا مددگار ہی اور جو مال حرام خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہی یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا
کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے
تو اب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سعید بن زید مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ۱۶
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبقون تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی
کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی کہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرا طوق ہونیکی صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ اگلی حدیث
مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی خ ابن عمر مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا ۱۷
بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق ابو ہریرۃ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ ۱۸
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

سب نماز پائی **ف** اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے
یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین صورت
۱۹ مین عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ
اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد یا کسی آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضداروں کی بہ نسبت **ف** یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا
۲۰ سب قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچکر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَ
هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ
کسی اور سے ناتا لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اوسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی **ف** یعنی جو جان بوجھکر اپنا باپ چھوڑ دوسرے
کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
۲۱ دوزخ کی تیاری کرتے ہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے
پانی مین گلتا ہی **ف** یزید پلید نے بعد قتل امام حسین رضہ کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوے سو خدا نے موجب
۲۲ مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا **ق** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ
يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ. بخاری اور مسلم مین عدی رضہ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
لوگون مین جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے **ف** یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکے گا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ
۲۳ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی **م** جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ
اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا
چاہیے **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کالکا اور بھیرو کی بات کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
۲۴ کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی **م** عَدِيُّ بْنُ عَمِيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى
عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَّاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. مسلم مین عدی بن عمیرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

هم حاصل کرین اور کچھ کام لین جو چھپا سکے جیسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہے قیامت کے
دن اوسکو لیکے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اور اوسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسیکی طرف سے
کسی اور خدمت کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین خدا اور رسول کو منہ
دکھلانا ہوگا اور بھی چیز سے بچنا ہے اسکو آسان سمجھے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ ٢٥
مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ لوگ اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا سیسہ ڈالا جاویگا
قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ ٢٦
مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا لیوے اور تول ٹھہرالی ہو ایک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہے اس واسطے کہ مدینے مین وہی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزون مین درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر
ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی شرطین بہت ہین امام اعظم کے نزدیک
کم مدت مہینا بھر ہے اور جو بعضی جگہ معمول ہے کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہے زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین دادنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ رض سے لکھی ہے سو غلط ہے
اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے حضرت عائشہ رض سے نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ ٢٧
اِلٰی اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ وہ اسکا
سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے
اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر احتمال قتل کا نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا و اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ ٢٨
حَتّٰی يَكْتَالَهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نہ کرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا کہ اتنا اناج فلانے شہر کے غلے کا تول کے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج
لیے لوگون کے ہاتھ وہی چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تم نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہو لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج کو بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً ٢٩
فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اوسکو پھیرا چاہے تو اوسکے ساتھ ایک صاع غلہ

یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعی و احمد اور مالک کا یہی
مذہب ہی کہ جب عیب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب
نہین جس سے گاے بکری کا پھیر دینا پہونچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث
۳۰ اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم **و** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری طاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی طاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک
خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بے شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی طاعت ممکن نہین ہی واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی
بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہی سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور
حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی بندگی
کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم عادل
کی اطاعت واجب ہی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ حضرت
۳۱ خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین **و** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُا
عَيْنَهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون انکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی
کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور
اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہی اونکے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے
۳۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی اوسکے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا
دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی اس
۳۳ حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہووے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ
ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہی اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر
آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروا لے
مگر اوسپر جبر نہ ڈالے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسی
وقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہ مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہی

اور امام اعظمؒ کے نزدیک دوسرا شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے
قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو شافعیؒ اور احمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے
بقدر حصے آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہیں پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں
لیکن یہ مذہب ظاہر حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے
محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھرلیویں چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکریں یعنی
شتابی نکریں اور اپنے حق سے زیادہ نمانگیں ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةَ ٣٤
عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا
جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر اگر اوسکے پاس
وہ مال ہو پھر وہ غلام اوسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق جَابِرٌ مَنْ اُعْمِرَ ٣٥
رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسی کو گھر دیدیا عمر بھر کو تو وہ اوسکا اور اوسکے وارثوں کا ہوگیا اور گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر
اوسیکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث ہونگے دینے والا
نہین لے سکتا خ اَبُوْ عَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ بخاری میں روایت ٣٦
ہے عبدالرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پیر گرد میں بھرے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا میں یعنی جہاد یا
حج میں یا طلب علم یا عبادت میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ مستعمل ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ٣٧
ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد میں آیا پھر اوسنے سنتیں پڑھیں جتنی اوسکی قسمت میں تھیں
پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی
ف یعنی جسنے یہ کام کیے اوسکے دس دن کے گناہ معاف ہوتے ہیں اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے اور جمعے کا غسل سنت ہے اور خطبے
کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ٣٨
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا
اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ
بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد میں آیا تو
جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گاے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے
سینگدار دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا
کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں ف

فرشتے جمعے کے دن مسجد کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو
٣٩ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ
ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى بخاری مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا یعنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلتے
مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھون کو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ
سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہو گئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیر چیر
لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پیچھے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ
٤٠ پاوے وہین بیٹھ جاوے و وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل
٤١ بن حجر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا و أَبُو أُمَامَةَ
إِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ
الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی
ایاس بن ثعلبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر حرام کی
٤٢ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ
مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے اور اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری کہ ماوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف
یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین آیا ہی
٤٣ ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل مٹتے جاتے ہین و جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ
فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے
٤٤ آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری
اور مسلم مین روایت ہی جابر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھاکر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر
٤٥ ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی و سَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی
سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہ جو سات کھجورین صبح کو کھاوے اون بستیون کی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین ہین تو شام تک اوسکو کچھ
٤٦ زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق أَنَسٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے ق
اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور ۴۷
مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے جو رکھے گا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گا بکری کی رکھانے کے لیے
کتا رکھنا درست ہے چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث میں ہو چکا ص اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ ۴۸
عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی
کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہیگا سوا اوس کے
سائے کے یعنی قیامت کے دن ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ ۴۹
تَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَالِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ
میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہینگے او میاں فلانے ادھر آئیے تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللّٰہ
اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہے کہ تو اونھیں لوگوں میں ہے جنکو
سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے
یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ ۵۰
بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ بخاری میں روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے
تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت
کو قتل کرنا نہیں درست اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہے ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ ۵۱
اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے
صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت میں بناویگا ص اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ ۵۲
طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے
تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ
بند ہوگا ص اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن ۵۳
عباس رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور کبھی نہ سکیگا
ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑ سکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ ۵۴
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ
کی آگ میں اوسکے نیچے کو نالوں سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمیں سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر رہیگا دوزخ

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پایا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مارے گا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے
پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسیطرح اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو
وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا لمبی مدت کو بھی سدا
٥٥ بولتے ہین **ق** بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اسواسطے
کہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا
٥٦ زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین **ق** سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نہ کریگا **ف** عجوہ ایک قسم کھجور کی ہے مدینہ
٥٧ مین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوائے حلال کے تو اوسکو خدا قبول فرماتا ہے داہنے ہاتھ سے
پھر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے
برابر ہو جاتی ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی خدا کی راہ مین دیگا تو اوسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے
اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپئے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی بھی لاکھ روپئے کے برابر
٥٨ سمجھکر بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان اللہ کی راہ مین خرچ کرنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تقوے اور نیت کا خیال رکھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ
فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ
خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہو پھر
جاوے کسی مسجد مین نماز فرض پڑھنے کو تو دونون قدمون کا یہ حال ہوگا کہ ایک قدم سے گناہ مٹے گا دوسرے قدم سے درجہ بلند ہوگا **خ** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ
فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور
لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھے تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہے
لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہے اور
اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سب خوبیان اللہ کو پاک ہے وہ سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے اور نہ اوس کی مدد بغیر گناہ سے بچاؤ
٦٠ ہے نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے کہ اے پروردگار اللہ مجھکو بخش دے **ع** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى
الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا خطبہ
سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
٦١ کنکریان ہلالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ
حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے تمام بدن
٦٢ سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ
فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے
٦٣ لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ
لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے یعنی
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو دونا
٦٤ ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرون کا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا
بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انہین دونون مقاموں سے ہوتے ہین
٦٥ جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن
٦٦ عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمان رضی
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کریگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے
سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے
اوس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضی نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا
٦٧ مین دانکر دین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیون کو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق زَيْدُ
بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا بخاری اور
مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو
٦٨ غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاوے گا خ اَبُوْهُرَیْرَةَ
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
اللہ کے واسطے حج کیا پھر عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو کر
اپنے گھر ایسا پھرتا ہی کہ جیسے ان ماکے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

۶۹ نہ اٹھے تب گناہوں سے پاک ہو ﴿م﴾ سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدَبٍ وَالْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ وَّھُوَ یُرٰی اَنَّہٗ
کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبَیْنِ مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت
کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹھوں میں سے ایک جھوٹا ہے **ف** دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار
یا اسود عنسی جنھوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل نہیں
مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اوسکو مانے جیسے
۷۰ کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علماے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں ﴿م﴾ عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ مسلم میں
روایت ہے حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھدا کر درست کرے اوسکے لیے بہشت ہے **ف** رومہ ایک کوان تھا
مدینے میں حضرت جب مدینے میں آئے تو وہان میٹھا پانی سوا اوس کوین کے نتھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے
۷۱ والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا ﴿م﴾ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ
مِنَ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو درداء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتیں سورہ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
۷۲ **ق** ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاکِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام سوا کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا **ف** یعنی جو جھوٹھی قسم اسطرح
۷۳ کھاوے کہ میں نے اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی یا ہندو تو جیسی اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقِّہٖ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ
لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اوسپر
نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان
دیکر اور جھوٹھی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اون لوگون کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات نکرے گا اور رحمت سے
۷۴ انکی طرف نہ دیکھے گا دن قیامت کے اور اون کو گناہوں سے پاک نکرے گا اور اون کو دکھ کی مار ہے **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ حَلَفَ
عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ لْیَفْعَلِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ
دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے **ف** حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نکروں گی پھر اس قسم کھانے سے
پچتائیں حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو
۷۵ کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ حَلَفَ
فَقَالَ فِیْ حَلِفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

خ ۷۰ عدد و نسخہ قدیمہ

الی حلایۃ در نسخہ قدیمہ

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوے تو موجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جاوے **ق** ابن عمر و ابو ہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم ۷۶
مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم مین سے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون پر ہتھیار اوٹھاوے
وہ کامل مسلمان نہین **ح** جابر من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ فلیوتر ۷۷
اخر اللیل فان صلوۃ اخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ
مین پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی
رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے **ح** ابی ہریرۃ من خرج ۷۸
من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبیۃ
او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جاہلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برہا وفاجرہا
ولا یتحاشی من مومنہا ولا یفی لذی عہدہا فلیس منی ولست منہ مسلم مین ابو ہریرہ رض روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مر گیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے
کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گھار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک و بد کو نہ ایمان دار کو
چھوڑا نہ قول والون سے یعنی تابع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا نہین مین اوسکا **ق** ابو ہریرۃ من دخل دار ۷۹
ابی سفیان فہو امن ومن القی السلاح فہو امن ومن اغلق بابہ فہو امن **قالہ** یوم فتح
مکۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہے اور
جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر
مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جاوے تب حضرت
نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا **ح** ابی ہریرۃ من دعا الی الہدی کان لہ من الاجر
مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامہم شیئا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والے کا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والون کو اور جو گمراہی
کی طرف لوگون کو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والون کے گناہ کو
نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر پورا گناہ ہوگا **ح** ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل ۸۱

ف بیان ثواب رہنمایان و عذاب گمراہ کنندگان

أَجْرِ فَاعِلِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلا دیگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا **ف** مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کر کے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح ہر نیک کام

٨٢ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار کی کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہوگا اور مر گیا تو اوسکی موت جاہلیت کی ہوگی **ف** یعنی جس سردار کے ساتھ امت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی تفرقہ اندازی پر تو بیعت توڑ کر آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہے مسلمانون کو ہرگز درست نہین

٨٣ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهٖ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون

٨٤ **ح** أَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت کم درجہ ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھ بھی ایمان نہین **ف** ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کر دے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہے زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

٨٥ **خ** أَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا **ف** یعنی اوسکو وہی تباہی خواب سمجھے سو اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

٨٦ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا تو وہ مجھکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجھکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا **ف** اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہے کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجھکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین

٨٧ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ **خ** لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اس واسطے کہ شیطان میرا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا **ف** حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور بغیر نشانی کے ہو تو کچھ شبہ نہین

٨٨ **م** سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ مسلم مین سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سچے

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے
۸۹ معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے م ابو ھریرۃ من سأل الناس اموالھم تکثرا فانما ھی جمر فلیستقل
منہ او لیستکثر مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
۹۰ حق میں چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے میں سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہیں م
صفیۃ بنت ابی عبید من سأل عرافا لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے سوا کوئی
۹۱ نہیں جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگن دیکھنے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان میں خلل ہے م ابو ھریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ
ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ خطایاہ وان کانت مثل
زبد البحر مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
۹۲ گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون م انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ
مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی
خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعاء مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچائے برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو انکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو ہر
۹۳ طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ
فلینفس عن معسر او یضع عنہ مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی سختیون
۹۴ سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ق ابو ھریرۃ
من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا ق لہ رجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ
دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ
وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص منہ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق میں
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے میں بہشت میں جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو
میں میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر
۹۵ حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے اور نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے خم ابو ذر و ابو ھریرۃ من سلک
طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ بخاری میں ابوذر اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جولا چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار
عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین
۹۶ مین داخل ہی جو نیت خالص ہو و سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے
۹۷ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین و اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ
رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گمہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نملے مسجدین اسواسطے
نہین بنین کہ گمگئی چیز کو اومین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین
۹۸ م جَرِيرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ
غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو
اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی
دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری
راہ پر چلے گے اونکا بھی گناہ اوسی کی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر رض اوٹھے یا ایک انصاری
صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون
کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی ایک اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث
کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے
فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر کے اوٹھنے سے وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے
۹۹ دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین و عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ
فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسوین
تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے
۱۰۰ کا نرہا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب
۱۰۱ پیے گا اور بدون توبہ کیے مریگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہے گا م اَبُو سَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ
۱۰۲ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی
نبیذ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقے کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کر کے
بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز سب کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے

نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہی م أم سلمة من ۱۰۲
شرب في إناء من ذهب أو فضة فإنما يجرجر في بطنه نارا من جهنم مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن میں پیا اوسنے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
درست ہی مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہی ق أبو هريرة من شهد ۱۰۳
الجنازة حتى يصلي عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين
العظيمين بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازہ پر آیا یہانتک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہانتک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگوں نے پوچھا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
م عبادة بن الصامت من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله حرم الله عليه النار مسلم میں عبادہ بن صامت سے ۱۰۴
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر اللہ کا تو اللہ نے
اوسپر دوزخ حرام کی ق عبادة بن الصامت من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا ۱۰۵
عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله ورسوله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه والجنة حق والنار
حق أدخله الله الجنة على ما كان من العمل بخاری و مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات کہ بنایا اوسکو مریم کی طرف ڈالی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہیں
اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ ہی تو خدا اوسکو بہشت میں لیجائیگا کیسے ہی اوسکے کام
ہوں ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن و حدیث کے موافق درست ہوں وہ ضرور بہشتی ہی خواہ کام اوسکے ہوں یا بد خواہ حق تعالی
اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کرے خواہ بقدر گناہ دوزخ میں پڑ کے بہشت میں جاوے مسلمان
سدا دوزخ میں نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے م أبو هريرة وأبو أيوب من صام رمضان ثم ۱۰۶
أتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں تو اوسنے گویا برس بھر کے روزے رکھے ف سبب اسکا
یہ کہ برس میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس روزوں کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں ق أبو سعيد ۱۰۷
من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق أبو موسى ۱۰۸
من صلى البردين دخل الجنة بخاری و مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونوں ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر
کی نماز پڑھے گا وہ بہشت میں جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں تو ان
نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہیں اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت
کی نماز پڑھی تو آسان وقتوں کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا م عثمان من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف الليل ۱۰۹

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز
جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی
نماز پڑھی **ف** روایت ہی کہ حضرت ایک بار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یارسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
110 یہ حدیث فرمائی **ه** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ
ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن
عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے
اسطرح کہ تم اپنی امان کے سبب یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح ستاؤ وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا مونھہ کے بھل دوزخ مین ڈالدیتا ہی **ف** یعنی
صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اس واسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین
111 لیا اور اوسکے ناحق ستانے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ
خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز
ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد
اسطرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو سنے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے
بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ
یہ بات صرف بندے کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اس
حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہوجاتی نہ
112 کہ ناقص اسکے ترک سے ناقص ہونا دلیل ہی واجب ہونے کی **خ** اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا
فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی جو
مسلمان ہی اسے خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیسے اوسکو نہ چھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
113 باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو تیغ دینا درست نہین **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عشر اسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھے گا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف
درود پڑھنے کا ثواب بحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اونکو
بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ بخاری مین ۱۱۴
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کونے جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کونے سے ستر چھپاوے دوسرے کونے کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر چھپاوے اور نماز پڑھلے
خ اُمُّ حَبِيبَةَ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ بخاری مین حضرت ام حبیبہ سے ۱۱۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے
ان کی معمول سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَ ۱۱۶
مَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری مین عمران بن حصین سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی
پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن بکلفت بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح وٹھا
بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خم اِبْنُ عَبَّاسٍ ۱۱۷
مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی
اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب کہ تصویر بنانی جڑ ہی بت پرستی کی
لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی م اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ اَوْ لَطَمَهُ فَاِنَّ كَفَّارَتَهُ ۱۱۸
اَنْ يُعْتِقَهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی یا اوسکو
یا طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کرے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہین م اَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم مین انس اور ۱۱۹
معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جائیگا اگرچہ اوسنے شہادت نہ پائی
ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی ق سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ ۱۲۰
مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ بخاری مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اوسکے گلے مین
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا م ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۲۱
فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چُنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار پاس
تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ بٹھاوے اور دعاے خیر کرکے چلا آوے م اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ ۱۲۲

هٰكذا وضمّ اصابعه بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہان تک کہ
وے جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان
آپس مین خوب ملین ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا ہوگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے
۱۲۳ ملا و ابو ھریرۃ من عرض علیہ ریحان فلا یردّہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے اسکو پھیرے نہین کیواسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی ف یعنی
خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون رد کرے
۱۲۴ و عقبة بن عامر من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے
۱۲۵ پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی خ
عایشة من عمّر ارضا لیست لاحد فھو احق بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے
۱۲۶ زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہی یعنی پھر اوس زمین کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہی و عایشة من عمل عملا
لیس علیہ امرنا فھو ردّ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام
مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جو دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان
۱۲۷ محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے ق ابو ھریرۃ من غدا الی المسجد او راح اعدّ اللہ لہ فی الجنة نزلا کلما غدا او راح
بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین
۱۲۸ ہر صبح شام و ابن عمر و ابو ھریرۃ من غشنا فلیس منا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین
ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نہ رکھے
۱۲۹ کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہین و ابن عمر من فاتتہ
صلوة العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
۱۳۰ تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھین گیا و ابو ھریرۃ من فرّج عن اخیہ کربة من کرب الدنیا فرّج اللہ
عنہ کربة من کرب یوم القیمة مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان
۱۳۱ کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلون سے ق ابو موسی الاشعری من
قاتل لتکون کلمة اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ بخاری و مسلم مین ابوموسی اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے
واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی
۱۳۲ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ ابو ھریرۃ من قال انا خیر من یونس بن متّی فقد کذب
بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

ایات کہ جو شخص ایسا کہے مین حضرت یونس سے بہتر ہون یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے اون
سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا
دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت
نے یا سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائی کی
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہوگئے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ ۱۳۳
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ ۱۳۴
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللھم سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا
رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اور اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب
کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص
حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش
نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جاوینگے پھر لوگون کو بخشا دینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق ۱۳۵
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ
مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح
شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہی اسیکی طرح یا اس سے کچھ
بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوا اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۱۳۶
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ
وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کو بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد
کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید
کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۳۷

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ
عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ
ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوینگی
اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوسدن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہے گی اور اوس سے بہتر کوئی نہین
مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھڑ ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی
۱۳۸ ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے م طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ
مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو مورت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہوا اوسکا جان و مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہو گا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا نہ ہم دل کا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الٰہ الا اللہ بتایا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الٰہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا
قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی
۱۳۹ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان
۱۴۰ اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ الْاُقْلِيْشِيِّ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ
۱۴۱ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی مگر لفظ کا فرق ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابو ہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنا مال
کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہو گا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
۱۴۲ اپنے مال بچانے کے سبب مارا جاوے وہ شہید ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی
موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب
گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو
راہ خدا مین مونہہ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور عورت کہ لڑکا پیدا ہوتے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد
سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلیٰ مرتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون
١٤٣ کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین **ق** اَبُو قَتَادَةَ
مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی
کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکے اسباب و ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو
١٤٤ اوس وقت پاویگا کہ جب امام نے اسبات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ
مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی
اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست
١٤٥ **و** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ مسلم
مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مارڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین مارے گا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مارے گا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار
گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک
خلقت کو آرام دیا تو ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ
١٤٦ آگ کو پھونکتا پھونک کر تا تھا اس واسطے اس ذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ
مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام
کاری کا بدون ثبوت عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگین گے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی نہ لگین گے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے
اور چار گواہ نہ ملا سکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا
١٤٧ **ق** اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھے گا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

١٤٨ یا بجے تہجد کفایت کرتا ہے ق اَلرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ
کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ربیع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش مکے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان
١٤٩ کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے نرکھتے تھے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ
فَلْیَرْجِعْ اِلٰی مُعْتَکَفِهٖ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ بخاری و مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے تو شب قدر کو خواب مین دیکھا ہے اور مجکو
دکھا دیا ہے کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہے کہ جسمین پانی برسے گا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری
مین اسکا پورا قصہ ابو سعید رضی سے یون روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون
مین اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید
کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا نام بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی
١٥٠ پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ
مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ
اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ
فَحُمِلَ عَلَیْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان و مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو لے لیے جاوینگے بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادنے کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ تو توبہ
کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہے کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرالے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
١٥١ ابھی اسکا علاج ممکن ہے دنیا مین کچھ تدبیر ہو سکے گی کہ وہان نمال پاس ہوگا نہ اسباب ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ
فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لیوے اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری
مین روایت ہے کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو نہ کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی

رَاَیْتُنِیْ
یعنی عالم مین خود ۱۲

مسئلہ
بیان حقوق العباد

۱۵۲ اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک تہائی پر زمین دینا درست ہی خ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
۱۵۳ سوا خدا کے کسی کی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی ق أَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر کر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور
۱۵۴ یہی مذہب ہی امام اعظم کا و سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا
مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتون سے کہ جس نے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے یعنی
متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کیلیے سو اہل سنت جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علمائے محدثین کی تحقیق ہی کہ
متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی رضی سے موطا اور بخاری اور مسلم
اور ترمذی مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن الاکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباس اول اوسکو
درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے
۱۵۵ متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی بوجھ مین خلل ہی ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ
بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے
آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا یا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ گیا
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
۱۵۶ پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو چاہیے کہ خدا سے اپنا مطلب اگر کرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ق جَابِرٌ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ
وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک کے
۱۵۸ شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نہ چاہیگا تو نہ لیگا خ أَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ
فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ مسلم

ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اوسکو سواری کے واسطے دے اور
۱۵۹ جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اوسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا **و** اَسْمَاءُ
بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماء سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ
۱۶۰ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے جب حج کر چکے احرام اوتارا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ
فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ كَذَا اَوْ كَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے
کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہسکتا مجھکو گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس بات
کو سچ مچ جانتا ہو تو **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی
یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا
طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین
اوسمین سچی سچی ہون اونکو اسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اسکے جانے
کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصًا امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا
کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامد کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی
۱۶۱ ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین **و** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ
فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
۱۶۲ پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی **و** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو
اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرائے تو اوسکو چاہیے
۱۶۳ کہ نیک بات کہے یا چپ رہے **و** فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
مسلم مین فضالہ بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر
برابر وزن مین یعنی اگر چاندی سے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اوسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی
بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی **ف** مصابیح مین فضالہ سے روایت ہی کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو سونا اوسکا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٤ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
١٦٥ فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت ہونیکا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت
کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اسکا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسایے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھنا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اسکا اور قیامت کا تو نیک بات بولا
کرے یا چپکا رہے یعنی بیفائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو
١٦٦ نہ دنیا کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے
١٦٧ وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ. بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس کمخواب
اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
١٦٨ بھی حرام نہین جیسے مشروع اور اسکے عکس کا حرام ہی م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِي لَحْمِ
الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهٖ. مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسیطرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
١٦٩ ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ. مسلم مین
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسسے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک
کسی چیز کو خدا کا شریک جانتا رہا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا
١٧٠ کیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جَابِرٌ مَنْ لَمْ
يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ. مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو جوتے
میسر نہون تو وہ موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پاجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پاجامہ نہ پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو
١٧١ تو پاجامہ درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھلجاے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ
فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا
اور جھوٹی واہی تباہی باتین نہ چھوڑے اور اوسکے کام پر نہ آوے تو اسکو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن یک ہو اور جب ہی ہتا ہیں قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہو تی اگر غرض
۱۷۲ گردن سے ادا ہو لیکن بے لطف خ أَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ
سَرَقَ بخاری میں ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مرگیا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا یا بعد
۱۷۳ سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ
وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں
قضا نکر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر
۱۷۴ برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ
نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اونے جہاد کیا
ہو نہ کبھی دل میں خدا کی راہ میں لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقہ پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں
سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر مسلمان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
۱۷۵ کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر
تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک ٹھہر کر دوزخی ہو
۱۷۶ م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ یقینی بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا اله الا الله کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے
ہیں مصیبت میں اونکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ شرک میں پورے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو
دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نسمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں
۱۷۷ تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَنَحَ
مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار
۱۷۸ اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ دوہنے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا م عُمَرُ مَنْ نَامَ
عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلوٰةِ الْفَجْرِ وَصَلوٰةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ
مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سوگیا یعنی شب کو وظیفہ نیند کے سبب سے تنہا ہو یا تھوڑا پھر اوسے صبح ظہر
تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ایسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب نگھٹیگا پورا ملے گا اس حدیث
۱۷۹ سے معلوم ہوا کہ وظیفہ پڑھنے کو ہمیشگی بہت بہتر ہے خ عَائِشَةُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی تو وہ اوسکو

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا و پان افغان
کربلا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانو کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا
اسیطرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت ماننی اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا کرے
۱۸۰ م خولة بنت حكيم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى
يرتحل من منزله ذلك مسلم مین خولہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون بوسیلہ خدا کے کلام کے جسکی پوری
۱۸۱ تاثیر ہے ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ق
ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے
اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہین
۱۸۲ پکڑتا ق عائشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا اوس پر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عایشہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب لیگا او تو
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
اور جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہے کیا
۱۸۳ طاقت ہے کہ جواب دے سکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفےٰ ہمکو حساب مین نپکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ عمر الميت يعذب
بما نيح عليه بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اسلئے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے
عذاب ہوتا ہے یعنی جب اوسکی یہ وصیت کر جاوے اور دوسرے مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنیکے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنیکے
۱۸۴ لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا م جرير من يحرم
الرفق يحرم الخير مسلم مین جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا ف یعنی مسلمان
۱۸۵ کو لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین گنتا ہے م ابو هريرة من يدخل الجنة
ينعم لا يبأس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا
۱۸۶ نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹیگی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابو هريرة من
يرد الله به خيرا يصب منه بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اوسپر کچھ مصیبت

دالتا ہے ف مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین
گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کو حق مین بہتر نہوتی
تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہے سونے چاندی کو جو بگھر اکیا جاتا ہے تو اوسکو آگ سے گلاتے
۱۸۷ ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا
يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اوسکو دین مین
۱۸۸ بوجھ دیتا ہے شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہے و أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ
سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِي
وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى أَخِيهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین
آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد
پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت مین بجائے ستر مسلمًا کے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونو عبارت کا مطلب ایک
۱۸۹ ہے لفظ کا فرق ہے و جَابِرٌ مَنْ يَصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے اوسکے گناہ گھٹا جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے
گھٹائے گئے ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے
آپ حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہونگے اوسی قصے کو
حضرت نے یہان یاد فرمایا **وَمَنِ الْاِسْتِفْهَامِيَّةُ** یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہامیہ
۱۹۰ ہے یعنی پوچھنے کی لفظ و أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
مَرِيْضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یارسول
اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہے ابوبکر صدیق نے
کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون
۱۹۱ کام ایک دن مین جمع ہو وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جَابِرٌ مَنْ
رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهُ حِيْنَ كُنَّا مِنْ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم
مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہم سے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے جمع کر کر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے
اور ہمکو پلاوے حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پانی کم تھا
اور لشکر بہت تھا حضرت نے فرمایا کہ کون آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے کہ پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

۱۹۲ اوسمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا ﴿و﴾ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ یَعْنِیْ عَیْنًا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا ابْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے
اس آدمی کو مارڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہے ﴿ف﴾
مسلم سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے
لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا سلمہ نے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مار کر اونٹ کو مع اسباب کے لے آیا تب حضرت نے اوسکا سب اسباب اونکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے
۱۹۳ تو اوسکا قتل کرنا درست ہے ﴿ق﴾ جَابِرٌ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بخاری اور
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو
﴿ف﴾ کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند صحابہ اوسکے قلعے مین مدینے کے
پاس بھاگ گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا
۱۹۴ کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہے ﴿و﴾ اَنَسٌ مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ بِحَقِّہٖ یَعْنِیْ سَیْفًا
فَاَخَذَہٗ اَبُوْ دُجَانَۃَ قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لے گا سو اوسکو
وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ﴿ف﴾ جب احد
مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ
لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر بیچ سے بڑھے اور لڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس حال
۱۹۵ کو خدا سوا جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ﴿و﴾ اَنَسٌ مَنْ یَّرُدُّھُمْ
عَنَّا وَلَہُ الْجَنَّۃُ قَالَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو
کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ﴿ف﴾ احد ایک پہاڑ ہے مدینے سے تین کوس پر وہان حضرت
سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیراندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا
اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا
اسباب لوٹنے لگے تیرانداز ونے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑگئے
ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا
ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا لگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑ کر شہید ہوے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑ کر شہید ہوے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوے اور لڑائی آخر ہو گئی نہ رہے قسمت اونکی جو
۱۹۶ حضرت پر فدا ہوے ﴿و﴾ عُثْمَانُ مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَکُوْنَ دَلْوُہٗ فِیْھَا کَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بخاری مین حضرت عثمان رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہو جیسا اور مسلمانون کے ڈول
یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نہ رکھے **ف** حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوای ایک کوین کے میٹھا پانی
نہ تھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف
کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار
١٩٧ اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا **ق** اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ
فَاَلَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھ آوے
ابو جہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعود گئے **ف** بدر ایک کوین کا
نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ سارے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو
آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لادے تو عبد اللہ بن مسعود اوس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا اہی
مرنے کے قریب ہی پھر عبد اللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوسنے پوچھا کہ آج کس کی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ
اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اِنَّ

١٩٨ دوسرا باب وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن
اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت
اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک
١٩٩ کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے **م** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ
الْاَبُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
٢٠٠ دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ مر جانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین **م** اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِيْ وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ
وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیرخوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین کہ دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین **ف** حضرت ابراہیم ایک
سال بھر کے حضرت کی حرم سے جنکا نام ماریہ قبطیہ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا محروم
کیسا تو اوس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین
٢٠١ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپیٹی ہی **ف** بخاری مین اسکا
پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام تھا دوزخ مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

کیون مینے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے
باپکا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین نے بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے
پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے
عار دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا
٢٠٢ بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَۃُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ
٢٠٣ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ ثُمَّ یَبْعَثُ
سَرَایَاہُ فَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً یَجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ
شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَأَتِہٖ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوسکے
مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ان مین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے
کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی اوسمین
اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند
کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تیسرے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو
یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات موہنہ سے نکل جاوے اور پھر
٢٠٤ اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور
٢٠٥ شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین م اَنَسٌ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ
فِی النَّارِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ سَاَلَہٗ اَیْنَ اَبِیْ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے
پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو
بلا کر پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تا کہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تا کہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین
کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت
کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم
٢٠٦ م ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی ف یہ نام مقبول سو اسطے ہوے کہ انمین اپنی بندگی
اور خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمانداروں کو لائق
٢٠٧ نہین م اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

کلام بندیکا خدا کیطرف دیکہ سبحان اللہ وبحمدہٖ بھی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیونکے ساتھہ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب
عیبون سے پاک ہونا دوسرے خوبیونکے ساتھہ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال
نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسیسے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا
یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بنانے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہٖ کہا تو
خدا کو سمجھا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اوسکو سو بار
۲۰۸ صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ
حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہانتک
۲۰۹ کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کے رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ
خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ
اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ
سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا
يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی
پھر چالیس دن لوہو کی پھٹکی ہوجاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین
روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیگا اور اوسکے
عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہانتک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھہ بھر کا فرق رہجاتا ہی
یعنی بہت قریب ہوجاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوجاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی
عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہانتک کہ دوزخ مین اور اوسمین سواے ایک ہاتھہ بھر کے کچھہ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر
غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان
ہی عام لوگ اسکا مطلب خصوصًا تقدیر کا بھید نہین سمجھہ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت
کیا چاہیے کہ جب خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا
اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی سمجھنا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی
مین عیش کیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان اونکو دھوکا دیا ہی اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہو شاید
جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سامنے کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اسواسطے کہ

٢١٠ ع شاید ہمین نفس و ابلیس ہو وے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس و شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ش ابن
عباس ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے اصحاب ایک گانو مین گئے
کسی نے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہے بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا وعدہ ٹھہرا
ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورًا اچھا ہو گیا تیس بکریان لے آئے بعضے صحابہ نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا
حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ
پھر حضرت نے فرمایا تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور
٢١١ یہی مذہب ہے امام مالک و شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب والونکا ع عمران بن حصین و جابر ان اخاکم قد مات فقوموا
فصلوا علیہ مسلم مین عمران بن حصین و جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اوٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب و انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر
حضرت کا لیے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا سن ۹ھ مین حبش مین مرگیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی اور
یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب والے کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین سمٹ گئی ہو
٢١٢ اور دو نزدیک ہو گیا ہو اور ونکو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م ابو ھریرۃ ان اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی ملک
الاملاک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور
٢١٣ مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہونکا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس ان
اخوانکم قد قتلوا وانھم قالوا اللھم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضیت عنا وارضینا عنک
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوے ف کافرونکا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات
بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لا کر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل ع نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
٢١٤ اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق جابر ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے باز
امت مین بڑا ڈر ہے ف ابو داود مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو
٢١٥ ع ابو سعید ان ادنی اھل النار عذابا ینتعل بنعلین من نار یغلی دماغہ من حرارۃ نعلیہ

مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا
ہانڈی کیطرح جوتیون کی گرمی کے سبب **ف** الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب کو آپ ہی پر قیاس کیا
٢١٦ چاہیے **و** ابو هريرة إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى
فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار
مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تونے مانگا
بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے
٢١٧ کہ کیا کیا کچھ ملیگا **و** ابن مسعود إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأَقْلِيشِيُّ
وَالْحَصَرُ وَالرِّوَايَةُ إِنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا
قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ
لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ
مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی
روحین سبز چڑیان مین بہشت کے درختون سے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدونکی
روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات
کو وہ قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز تو تمہارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو
ہمارا جی چاہے ہم تو آرام پاتے ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا
کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے
جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا
ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہین
روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور روان کو یہ رتبہ حاصل نہین کرنے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت
٢١٨ بالفعل وجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے رتبے ہین **و** ثوبان إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ
الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف**
ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو دھکیل دیا کہ
تو نے ادبی نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں ق ابن مسعود اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ ۲۱۹
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانیوالون
ہوگا ق عائشہ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم ۲۲۰
مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانیوالون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جو بنایا
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازہ پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جو چیز سے
آپکے ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس مکان مین تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نرکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویر نسے
مکان کو بتخانہ بناکے اور اوسپر خدا کی لعنت برسائے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ ۲۲۱
عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
سب مسلمانون میں بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسی کے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم پر ہی ایک
تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے
یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
بیفایدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ مسلم میں عمران بن ۲۲۲
حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون میں عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین بنسبت
عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین خ اَنَسٌ اِنَّ اَقْوَامًا ۲۲۳
خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے مدینہ مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا وہ مین وہ بھی ہمارے
ساتھ شریک ہین ناچاری نے اون کو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانونکے پاس سواری اور سفر کا سامان
نتھا وے حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینہ مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین
جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری کے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیکی
بنیت کی دین مین بڑا دخل ہی ق اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ ۲۲۴
جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینہ مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہوجاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین اونسے
راضی ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ
بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین خ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ۲۲۵

بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اس طرح
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے کی طرف خرچ دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
۲۲۶ اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابو ہریرۃ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ آویگا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے رہے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر
۲۲۷ جاویگا ق جابر و عایشۃ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ بخاری اور مسلم مین جابر اور
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے
۲۲۸ نہ آئے تو بیشک اوس گھر مین بے برکتی پھیلیگی ق ابن عمر و عایشۃ اِنَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ تَذْھَبُ
بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ نرم پتلے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے
صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضی کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
۲۲۹ جو کا حریرہ کھلاتی تھین تا کہ غم و ہلاک ہو اور غم دور ہو ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَ
بَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ
وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ
حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللہِ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چر لینگے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنا ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنا اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان
رکھو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب تن سنورا اور جب بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا دیکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی
ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
پہ ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری
مزدوری گای بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرامکاری چوری
دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز یہ ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر میں پاوے لیکن تجھکو یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہیں جانتے
سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالموں کا اوسمیں اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی میں دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہہ والی چیزوں میں آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہوں سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط
ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہیں تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل میں ایمان رچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی میں سمایا تو آنکھ
کان ہاتھ پانوں سب خودبخود سنور جاتے ہیں اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اوسمیں
جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیاں گھورتی ہی کان غیبت اور باجوں کی آواز پر غش ہیں زبان لقمۂ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
٢٣٠ کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈال اور ان بلاؤں سے ہمکو نکال آمین ○ ابن عباس إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ
نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ قَالَهُ حِينَ جَاءَهُ ضِمَادٌ الْأَزْدِيُّ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ مسلم میں عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اوسکو سراہتے ہیں اور اوسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہونچانے والا اما بعد اسکے پیچھے حضرت
نے اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تمکو بھی اگر خواہش ہو تو میں تمھیں جھاڑ دوں ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک میں اوسکو دخل تھا جب
مکے میں آیا تو مکے کے کافروں نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد و نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اتنے میں اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیوں کے اور جادوگروں کے اور شاعروں کے بہت کلام
سن چکا ہوں ایسا عمدہ کلام تو میں نے کبھی نہیں سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہیں ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے میں
٢٣١ بیعت اور توبہ کرتا ہوں پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے ○ ابو سعید إِنَّ الدُّنْيَا
حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا اسمیں ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کے
دوسرے گروہ کو وہاں جماتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی
سوچا کہ اگلے لوگوں پاس کب ہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکوں کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال میں پھنسا
اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دوراندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایک بار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے
۲۳۳ سے نکلین ہ ابو ہریرہ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون
کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا بعد ہوتے
ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے
مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے کوئی اوسکی نہین سنتا ہے کافر ایک
۲۳۳ طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عایشہؓ
اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہے تو جھوٹھ بولتا ہے اور قرضدار وعدہ کرتا ہے تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت
۲۳۴ پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ہ ابن مسعود اِنَّ الرَّجُلَ
لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہے یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
۲۳۵ ہے یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوس مین کامل ہو جاتا ہے ہ ابو ہریرہ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ
الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ
اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت
دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہے ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کامون پر کچھ اعتماد نہین تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے
۲۳۶ ق ابو ہریرہ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہے پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا
اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہے یعنی
جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوس پر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
۲۳۷ اوس پر کرم نکریگا خ عایشہ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست
وہان دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی
۲۳۸ قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلائی کا بڑا حق ہے دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے ہ ام سلمہ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ
الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہے ف حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مردون کی ہوتی ہے پھر حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے

آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ ٢٣٩
كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ
ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون میں
سے چار مہینے حرام ہیں یعنی اون میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا معزکا
رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے **ف** ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کا فروں کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا **ص** حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدِ نِ الْغِفَارِيُّ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ ٢٤٠
حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ
وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ
لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَاشِرَةُ وَهِيَ فِيْ غَيْرِهٖ نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہوئی کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہو لیوینگی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھسنا چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلیگا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اوترنا ہے **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھواں عالم میں پھیلیگا مسلمانوں کو زکام ہو جاویگا اور کافروں کا سر جھلس جاویگا کہتے ہیں زمین سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ
جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانوں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتا دیگا اور کہیگا کہ اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں
٢٤١ **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند
دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے

کہا کہ گہن ابراہیمؑ کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون میں مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اوسمین
٢٤٢ پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی ح جابرؓ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا اونتیس دن کا بھی ہوتا ہی ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نجاوینگے پھر اونتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے
٢٤٣ فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ح جابرؓ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ
مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی
٢٤٤ ف روحا ایک مکان ہی مدینہ سے چھتیس کوس ح جابرؓ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ
عرب کے اوسکو پوجین لیکن اونمین فتنہ اور فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان
پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک بعد آنحضرت کے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوا ہی سے آدمی کافر نہین
٢٤٥ ہوجاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ح انسؓ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بچنا اوس سے الخ
٢٤٦ مین ح حذیفہؓ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ
بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهُ
فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام لیا نجاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکے
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی
٢٤٧ ح ابن مسعودؓ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى
يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی بہشت مین فضیلت صدق
پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا گناہ کو پہونچاتا ہی اور گناہ مذمت کذب
دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

۲۴۸ ہو انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے. جھوٹھ بولنے کو سچ نجانے خ أبي هريرة إِنَّ الْعَبْدَ
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ
مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی
رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی
اور تحقیق بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بری بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین
۲۴۹ گر پڑتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے م أبي سعيد وأبي هريرة إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
۲۵۰ بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق و مغرب مین فرق ہی ق أبي هريرة
وابن عباس إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی
۲۵۱ ف یعنی بعض نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی ق أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ
كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت
۲۵۲ موسی اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا ق ابن عمر
إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب هذا الحديث
سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فالہ وسلم يشير إلى المشرق بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ و فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے
کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی
تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تا کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے
سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب
۲۵۳ کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے و انس إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا
اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہین
کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین اسواسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان
۲۵۴ مین خ ابن عمر وأبي هريرة إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ
بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم ہو دادا
بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے ف یعنی سبھی

٢٥٥ حضرت یوسف علیہ السلام کے خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ۞ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ إِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ
مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے
خلافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہیں اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھوین
پشت مین ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے خلافت مین افضل ہے
پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ رض کے
اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
٢٥٦ بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ق أَنَسٌ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَهُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ أُبَيٌّ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا
نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے
قاری ہین سو حضرت نے اونکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اونکو استاد جانکر اون سے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی
٢٥٧ خ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ
فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ بخاری مین ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کرکے
بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہے اور اونسے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو
میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء رض سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض
مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی ہے اونکو
غصہ ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھونے معاف نہ کیا سو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے
فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تمکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان نہ پایا کہ وہ حضرت پاس
گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال
رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے
٢٥٨ ایمان لائے اور اپنی جان اور مال سے حضرت کی خدمت کی سو حضرت نے ایسے مشکل وقت مین اچھی خدمت کی اونسے بڑھکر کسی نے حضرت کو مدد نہ دیا ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ
إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ أَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

فضیلت صدیق اکبر

آنحضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سب خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اسکو نہ بولے یا اوسپر
عمل نہ کرے ف یعنی جس بُرے کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا
۲۵۹ ھ ابو الدرداء إنّ الله جزّأ القرآن ثلاثة أجزاء فجعل قل هو الله أحد جزءا من أجزاء القرآن مسلم مین
ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو الله احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا ف
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال و حرام کے
۲۶۰ حکم ہیں اس سبب سے قل ہو الله احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے ق ابو هريرة إنّ الله حبس عن
مكّة الفيل وسلّط عليها رسوله والمؤمنين وإنّها لم تحلّ لأحد كان قبلي وإنّها أُحلّت لي ساعة من
نهار وإنّها لا تحلّ لأحد بعدي فلا ينفّر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحلّ ساقطتها إلّا لمنشد
ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين إمّا أن يفدى وإمّا أن يقيد فقال العبّاس إلّا الإذخر
يا رسول الله فإنّا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال إلّا الإذخر فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال
اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لأبي شاه بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مکے سے ہاتھی
والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوسپر غالب کیا اور مجھ سے پہلے کسیکو لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے
ایک ساعت بھر حلال ہوا اور میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے
اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون میں سے
ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں پر ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا
درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب کلام مجھکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ
۲۶۱ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے ھ ابو سعيد إنّ الله حرّم الخمر فمن
أدركته هذه الآية وعنده منها شيء فلا يشرب ولا يبيع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب
کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکے پاس کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت
۲۶۲ میں آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ عائشة إنّ الله خلق الجنّة وخلق النار فخلق لهذه أهلا ولهذه أهلا
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اسکے واسطے
۲۶۳ بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ق ابو هريرة إنّ الله خلق الخلق
حتّى إذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطيعة قال نعم أما ترضين أن
أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى ثمّ قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اقرءوا إن
شئتم إن تولّيتم أن تفسدوا في الأرض وتقطّعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمّهم وأعمى
أبصارهم بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو ادمیوں کی قرابت

یعنی اوسنے خدا کے روبرو کھڑے ہوکر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہے جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے
راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھسے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی
سند قرآن سے پڑھ لو خدا اسطرح فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہی ہین کہ جن پر خدا نے لعنت
کی ہے پھر انکو بہرا کردیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہے جب سے کہ خدا نے
264 دنیا بنائی م عائشة ان اللہ خلق للجنة اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب آبائھم وخلق للنار
اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب آبائھم مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اور جس وقت انکو بہشتی ٹھہرایا جب وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اور جس وقت انکو دوزخی ٹھہرایا
جب وے اپنے باپون کی پشت مین تھے ف یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر ایمان لاوے اور اسکے بھید
265 کو دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا تب تاریک ہے اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا ق ابو سعید ان اللہ خیر عبدا
بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند اللہ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندہ نے آخرت کو اختیار کیا ف ابو سعیدؓ سے یوں ہی روایت بخاری و مسلم مین
یون ہے کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب سب سوا صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نسمجھا ہم سب سے زیادہ وہ
عالم تھے جب یہ رونے تب حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھپر تیرا احسان ہے اگر خدا کے سوا کسی کو جانی دوست
266 مین کسی اور کو بناتا تو تجھی کو بناتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری و محبت ہے م عائشة ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی
علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا
پیدا کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند رکھتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اونکی عطا ہے سو اوسکے سوا کسی کو
267 نہین م ثوبان ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منھا
مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کردیا سو مینے
زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچیگی ف
مشہور ہے کہ جنگ خندق کے وقت مین تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا اوس وقت تک زمین
کو جہان تک اسلام پہونچنا تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو
268 اسیطرح بلاتفاوت واقع ہوئی م جابر بن سمرة قال ان اللہ سمی المدینة طابة مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک نہ یثرب یعنی ناپاک ف ایک منافق نے مدینہ کو یثرب کہا تب حضرت نے ...
269 تب منع کیا گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو نہ کہنا چاہیے ق انس ان اللہ عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی بخاری
اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے ف حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو
بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ اسطرح کیون ہانپتا اوٹھتا ہے معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

تدبالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگر نذر
مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ ٢٧٠
حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے بند کر لیا
تمہاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اٹھ اور لوگون کو خبر کر واسطے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے ایک
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیکا
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو شیطان کا مقام ہے [illegible] غسل کر کے آگے [illegible] کے
قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین ع عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ يَعْنِي أَسْمَاءَ ٢٧١
بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے
اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم
بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق اکبر کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث
اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق اکبر کے نکاح مین آئین پھر
اونکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ لَهُ حِينَ نَزَلَتْ سُورَةُ ٢٧٢
الْمُنَافِقِينَ وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہے لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ حضرت کے پاس سے چھٹ جاوین اور کہتا تھا
کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ بنی المصطلق ایک کافرون کی قوم تھی حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر مکے اور مدینے والے لوگون مین جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال
دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم
کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہنچے تو خدا نے سورہ منافقون
اتاری اور وہ سب حال اسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلا لیا اور یہ حدیث فرمائی ع شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ ٢٧٣
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

شفرته وليرح ذبيحته۔ مسلم مین شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر
سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خواہ مخواہ بے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تڑسا تڑسا مت مارو اور جب کبھی جانور کو
ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت دیوے ذبیحہ کو یعنی حلال کیے گئے جانور کو ف
یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز
٢٧٤ کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق ابو ہریرۃ ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ
فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلک او
یکذبه۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور
اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرامکاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرامکاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرامکاری کی آرزو کرتا ہی
اور چاہا کرتا ہی اور فرج کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے کبھی حرامکاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کر دیتی ہی جو اوسنے حرامکاری نکی ف شہوت سے دیکھنے
٢٧٥ اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ۃ عائشۃ ان اللہ لا یحب الفحش والتفحش مسلم مین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب دیا کرکے دینا ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجھپر موت پڑے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تمپر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے
٢٧٦ کیون گالی دی اور بیجا لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عبد اللہ بن عمرو ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس
رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم
دنیا مین نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلے پوچھین گے
٢٧٧ سو بے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اورون کو گمراہ کیا م ابو موسی الاشعری
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعه ویرفع الیه عمل اللیل قبل عمل النهار
وعمل النهار قبل عمل اللیل حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من
خلقه۔ مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو
اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی یعنی قبول کرتا ہی بعضے کو کم یا زیادہ یا روزی کم یا زیادہ کرتا ہی اور اوٹھائے جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام
دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی شعاعین
جلادین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت و جلال کا بیان ہی
٢٧٨ م ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون اور کامون کو

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل و خالص نیت کے ظاہری صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقوی اور پرہیزگاری کے
۲۷۹ مضمون بھرے ہیں آدمی غور کرے تو سمجھے و ابو ہریرہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَجُرُّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پاجامہ یا ازار یعنی تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پاجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی
۲۸۰ چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہی خ ابوہریرہ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ
سَبَقَتْ غَضَبِیْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھہ رکھا
کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصہ پر ف یعنی غصہ سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافروں اور گنہگاروں کو جلد نہیں پکڑتا
۲۸۱ اور عذاب میں شتابی نہیں کرتا گناہ دیکھتا ہی پردہ پوشی کرتا ہی روزی بند نہیں کرتا ق عائشہ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَأْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ
الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہیں کیا کہ ہم پتھر اور مٹی
کو کپڑا پہنائیں ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور میں نے دروازے کو کپڑے سے ڈھانپ دیا
جب حضرت تشریف لائے تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر چادر ڈالنا اور اسکے گرد
۲۸۲ فرش کرنا شریعت محمدی میں نہیں و عائشہ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُیَسِّرًا مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ خدا نے مجکو نہیں بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت
کی ازواج مطہرات نے نان نفقہ زیادہ مانگا تب آیت اتری کہ ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت و اللہ اور اسکے رسول کو تو
پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ تم اسمیں جلدی نکرو اپنے باپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا
مقدمہ میں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہی میں نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ و رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ میں آسانی سے سکھاؤں اور سختی نکروں جو بی بی مجھسے پوچھے گی کہ
۲۸۳ عائشہ نے قبول کیا میں بتلادونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے و ابن مسعود اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا اَوْ یُعَذِّبْ قَوْمًا
فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مسخ کیا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
۲۸۴ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھیں کی اولاد میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابوہریرہ
وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری میں ابوہریرہ اور نعمان بن مقرن سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا پھر جب اسکے
زخموں میں بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ چاک کر مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں
۲۸۵ یا فقیر و عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ او نصیحت کرتے ہیں اونکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے و انس اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی
عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
۲۸۶ فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندہ سے کہ جب کچھ کہاتا ہی کھاوے تو الحمدللہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمدللہ کہے ق ابوہریرہ اِنَّ اللّٰہَ یَغَارُ

مِنْ رَجُلَيْنِ وَھُوَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر دونون بہشت مین جاوین اور ایک
روایت مین بجای يَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ کے يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف اصحاب نے پوچھا یا حضرت کیونکر ہوگا
کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہو وے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وے دونون بہشتی ہونگے
٢٨٧ ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى
وَھِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل
دیا کرتا ہی پھر جب پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ اسی طرح ہی تیرے رب کی پکڑ جب ظالم
بستیون کے لوگون کو پکڑتا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تا کہ اوسکا ظلم ثابت ہو یا کہ توبہ کرے اور توبہ کرے
اور جب اوسنے پاپ سے نہین چھوڑا تو آخرت کا عذاب ہوتا ہی دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی
٢٨٨ ق جابر اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ
وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَهٗ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تحقیق خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سؤر اور بتونکا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال کہ مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال
٢٨٩ ہجری ق ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب کو کہ تحقیق خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح
ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ دی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت
غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجھکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی
مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر مین تمہاری بستی مین آ گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی اور میری موت تمہاری
موت کے ساتھ انصاریون نے عرض کی یا رسول اللّٰه قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعن کی راہ سے نتھی وفقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ یہین حضرت ہماری
بستی مینہ چھوڑ کر گئے یعنی مدینہ چھوڑ کر مکہ مین رہین اپنا جائے جمع ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات مین بناوٹ نہین
٢٥٠ ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تا کہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن مین رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہی تا کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف
٢٥١ نہین نکلتا تو ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہی جب مغرب سے نکلیگا تو بند ہوگا ق ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ
الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ اَوْ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکی روح
قبض کریگی ایک روایت مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نہ چھوڑیگی ف یعنی سب ایمان دار مر جاوینگے یہ قیامت قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی
٢٩٢ کہ قیامت بدون کافرون پر قائم ہوگی مومن وقت اوسکے نہ ہوگا ق عایشۃ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی پسند کرتا ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث مین

ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّ ٢٩٣
اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب ایام مین
فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوے تب اونھون نے یہ حدیث
پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ٢٩٤
فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُّشَمِّتَهُ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین دعا
کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اس واسطے خدا کو پسند ہی اور جمائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت و سستی لاتی ہی اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ ٢٩٥
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ
وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان کہیگا کہ ای میرے
رب ہان یاد ہی یہان تک کہ وہ سب اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ
تنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامہ اعمال اوسکو دیا جائیگا اور کافر و منافق کا حال یہ ہی کہ سب کے سامنے اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤن اونکو دینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے خبردار ہو ان لوگون پر خدا کی لعنت ہی ظالمون
پر یعنی موت تک بہکے بندگی کے تئین انہون نے ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ٢٩٦
ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا
مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
تین چیز سو خوش ہی تین چیزون تمھارے واسطے ایک کیون ہی یا وہ تین چیز اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ ٹھہراؤ اور دوسری
یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن و حدیث پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن و حدیث کے خلاف کوئی اور رستہ نکالو اور
تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی بادشاہ اسلام کی یا حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ یعنی بری
ہین اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بے فایدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری ناحق مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال برباد کرنا م عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ ٢٩٧
اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر
۲۹۸ عمل نکیا وے ذلیل ہوے و ہشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا
مسلم مین ہشام بن حکیم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق
۲۹۹ ابو سعید اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ
یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ
فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ
رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے
کہ ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہو سو وے کہینگے
کیونکر ہم راضی نہون ای رب تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو کہینگے
ای رب اس سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا
۳۰۰ ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی و ابن عباس اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ
شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یَعْنِی الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی
نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ شراب
۳۰۱ حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام سلمۃ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ
فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
۳۰۲ جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین تو اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی و ابو الدرداء اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ
شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہ ہونگے نہ سفارش کرنے والے ہونگے ف مسلمان پر لعنت کرنا کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت
پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا
۳۰۳ اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو ہمت درکار ہی سو اون مین ہمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق انس اِنَّ
الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ
تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی
سو نہ تھوکے سامنے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور
اگر تھوک آجاوے تو آگے نتھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین
۳۰۴ ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق ابو ہریرۃ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مجھکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت سے
ملا میں راہ سے ہٹ گیا نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجھکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

نیت میں حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایمان دار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور جا بین جانا البتہ
نے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی **م** جابرؓ اِنَّ الْمَرْأَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ٣٠٥
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہی **ف** یعنی حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت
مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تاکہ دل سے اوسکا
خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی **ق** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ٣٠٦
عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَۃً وَّهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَۃً
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین **ف** یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھ پر فرض کیا ہی اون کے
خرچ کرنے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب **م** عَبْدُ اللّٰهِ ٣٠٧
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ الَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ
فِیْ حُکْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
نور کے منبرون پر ہونگے رحمٰن کی داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کسی مین نقصان نہین نہ ضعف یہ لوگ ہین جو انصاف
کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوتے ہین **ف** یعنی منصف وہ ہین جو اپنے برادرون کی بھی رعایت نہین کرتے اپنے
لوگون سے بھی انصاف کرتے ہین **خ** عَائِشَۃُ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ ٣٠٨
قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِیْهِ اِلَی الْکُهَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو آپسمین بات
چیت کرتے ہین وہ کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جا کر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات
بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کر اوسکے ساتھ کہتے ہین **ف** عرب مین ایک قوم تھی
کہ شیطان سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے انکا
حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** ٣٠٩
جابرؓ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈر کی
چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو **ف** اول جنازہ دیکھ کر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھ کر اوٹھنا
سنت نہین **م** اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے ٣١٠
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین **خ**
ابْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہی ٣١١
زندون کے رونے سے **ف** یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا **خ** ابْنُ ٣١٢
عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

نہیں کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہیں درست یہ خدا کو خاص ہے **ف** حضرت نے ایکبار کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا
کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ ہوے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم
۳۱۳ م انس اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم میں انس رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی میں ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے **ف** ایکبار حضرت
۳۱۴ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی **ق** مجاشع بن مسعود اِنَّ الْهِجْرَةَ
قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم میں مجاشع بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقصود وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی **ف** مجاشع سے روایت
کہ جب مکہ فتح ہوا تو میں نے چاہا کہ میں ہجرت کی بیعت کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض
۳۱۵ نہیں رہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہیں کرتے ہیں تم اونکا خلاف کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب تو اول
۳۱۶ ہے [illegible] ہے [illegible] خضاب سیاہ بال کرنا درست نہیں **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ
جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت میں ایک حوض ہے
حوض [illegible] بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانو ہیں شام میں تین رات کی راہ اونکے درمیان
۳۱۷ ہے [illegible] حوض [illegible] **ق** اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور
مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو اون میں بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہے **ف** کوٹ ہندوستان
میں پیدا ہوتا ہے اوسکو عود ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے جہاز پر عرب میں جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا
[illegible] اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پچھنے سے خون فاسد نکل جاتا ہے
[illegible] حدیث [illegible] اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے ستر ہوین تاریخ
[illegible] خون نکالنا حدیث میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے
۳۱۸ منافی نہیں **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ
فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو دیکھا
کہ کوئیں کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہوئے اور بخاری نے یوں روایت کی ہے کہ وہ عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو
پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوئے اس کام کے سبب سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جاندار کے ساتھ احسان
۳۱۹ کرنا ایک بڑی عمدہ چیز ہے **ع** دل بدست آور کہ حج اکبر است **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا
الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قَالَ

لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت
قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین
سو تو اپنی اوڑھنی جب اتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اونسے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اونکے خاوند
ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ
۳۲۰ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِيْ
اَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق حضرت یعقوب کی اولاد کا ایک گروہ کی خدا نے صورت
بدل ڈالی ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی مین
گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ شاید گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین اوسکو نہین کھاتا
۳۲۱ اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی لیے امام شافعی کے مذہب مین درست ہی ق عَائِشَةُ اِنَّ
اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا اَوْ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ
اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ كَنِيْسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور
اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ایک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادتخانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادتخانہ کی تعریف کی یعنی [illegible] حضرت کی قبر پر ایسا ہی بناوینگے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی [illegible]
۳۲۲ کنیسہ تین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ
مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا
قَرِيْبًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دونون سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی
۳۲۳ ف یہ نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا
مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین
رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر کسی کے واسطے دو دو حورین
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین گی

٣٢٤ اندر تک نظر آتی ہے دکھلائی دیتا ہی وجہ سبب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق اَبُو سَعِيدٍ
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ
الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ
قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے
پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف تفاوت اونمین زیادتی مرتبے کے سبب سے ہی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ مکان
تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
٣٢٥ ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اِنَّ اَهْوَنَ
اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى
اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ دوزخیون مین نیٹ ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ اوبلتا ہی جیسے دیگچی اوبلتی ہی اور
٣٢٦ وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال آنکہ دوزخیون میں اوسپر بہت ہلکا عذاب ہو ق اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا
قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اون سے کوئی چیز
یعنی وے سانپ بن جاوینگے تو اوسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر جن ہی
ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا کہ
گھر مین سانپ نکلا ہی اون صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے
٣٢٧ بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ
مَكْتُومٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھین اور جو جاگتے ہون
وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے نابینا تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی نہ اذان کہتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
٣٢٨ کھایا کرے بلال کی اذان کا خیال نکرے ق ابْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ
وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ قیامت سے پہلے البتہ دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترے گی یعنی پھیلیگی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا
کی محبت ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ ہیگی رات دن سوائے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب ونکا نہ ہوگا بلکہ قیامت
یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو حقیقت وہ علم نہین تو وہ جہالت ہی اور واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا نہو

۳۲۹ اور آخرت یاد پڑے ﴿و﴾ جابر بن سمرہ ؓ کہ ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم میں جابر بن سمرہ ؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچیو ﴿ف﴾ مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنہوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنہوں نے وضع حدیثیں بنائیں اور حضرت
۳۳۰ کی طرف نسبت کیں اور علما نے حدیث نے اونکو بین بین کرکہ کھول دیا ﴿و﴾ ابو ھریرۃ ؓ ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص
واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ
قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحٰق
بن عبداللہ احد رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص والاقرع قال احدھما الابل وقال الآخر البقر
فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک فقال شعر حسن
ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال
احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء
احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب
الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد
من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن
ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان
کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی
فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی
الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی
فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا احمدک الیوم شیئا اخذتہ للہ وفی روایۃ
لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی
صاحبیک. بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب ؑ کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ کبھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر
اوسنے کہا کہ تجکو کونسی چیز بہت پیاری ہی اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھ پھیرا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گاے اسحق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا
گاے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے
واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے
جسکے سبب سے لوگ مجسے گھناتے ہین پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت
بھاتا ہی اوسنے کہا کہ گاے سو اوسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو
کون چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا
سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی
اور بکری بھی بیائی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین
حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے
سو آج منزل پر پہنچنا مجکو ممکن نہین مگر خدا کی مدد سے پھر تیرے کرم سے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور اچھی کھال دی اور
مال اونٹ دئیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے
مال نہین دیتا تجکو جو دون پھر فرشتے نے کہا البتہ مین تجھے پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھن کرتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے تجکو مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ یہ مال تو مینے باپ دادے سے پشت بہ پشت پایا ہی فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوسسے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا تھا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت و شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون اور میرے سفر مین سب وسیلے
اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہنچنا منزل کو نہین ممکن مگر خدا کی مدد سے پھر تیرے کرم سے سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو پھر
دی آنکھ ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ تحقیق مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑون گا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ اللہ لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہ ہونگا
اور تیرے نہ لینے پروا ہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا
راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندہ شکرگزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نتھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم سمجھ کر شکرگزار رہتا ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور
٣٣١ خاندانی ریاست پر مغرور ہی سو خدا سے دور ہی **وعن میمونۃ اِنَّ جِبْرَئِیلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ**
یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم مین حضرت میمونہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق جبرئیل نے مجسے ملاقات کا آج کی رات
وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہ سے

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے میمونہ نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتّے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان
تصویر اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا **م** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت
ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی **ف** امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین **م** حُذَیْفَةُ
بْنُ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِي لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِیَدِهٖ اِنِّي لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ
الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فرق مین
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین منکر کافر لوگون کو اوس حوض سے ہانکونگا
جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی **ف** ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنی
جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا
ہوگا جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی بہت ہی اس وسعت کا فراوس سے بے نصیب ہین **م** عَایِشَةُ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِي
یَدِكِ **ق** [illegible] مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت
عایشہ سے فرمایا **ف** ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز اوٹھا دے مسجد سے حضرت عایشہ نے کہا کہ مجھے
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اوٹھا لے
خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِي خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَةً فَخُذُوْا
ذَاتَ الْیَمِیْنِ **قالہ** زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ بخاری مین مسور رضہ اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا رو کے پڑا ہی سو تم کترا جاؤ داہنی طرف کی راہ لو **ف** غمیم اور حدیبیہ مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہووین راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر دو برس کا قرار ٹھہرا حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوس کی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین **خ**
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ کَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ بخاری مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات گوشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے

٣٣٧ اوسکی زره بنا اور بیچ کر کھاتے وعن جابرؓ ان دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا
في بلدكم هذا الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة
وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتله هذيل
وربوا الجاهلية موضوع واول ربوا اضع من ربانا ربوا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله
فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا
يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسئلون
عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها
الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم جابرؓ سے روایت ہے کہ حج میں عرفے
کے دن حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تمپر حرام ہین جیسے ہے تمھارے دن کو حرمت ہے اس تمھارے مہینے مین اس
تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہے اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون
اور مالون کو حرام جانو سبکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین
خون ہوئے تھے وہ دبا ڈالے گئے یعنی اب اسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ بن
حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا
اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا
اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو واسطے عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے
اونکو اپنے قابو مین کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اون پر یہ ہے کہ نہ بچھاوین تمھارا
اور اسکو تمھارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہ ہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور
کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب
پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگو
نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرتؐ نے کلمے کی اونگلی آسمان کی طرف
اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین
سال حضرتؐ نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرتؐ نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا
اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان کے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے آپکی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرتؐ دو مہینے اور کئی دن جیے اور سالم ہے تیرا آخر صفر مین بیمار ہوئے بارہوین ربیع الاول کی

انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ خ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ ٣٣٨
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین خولہ بنت ثامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹ کھاتے ہین واسطے اونکے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے حقدون کے اور کسیکو لینا درست نہین خ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ ٣٣٩
فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ
کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہانتک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو
بہشت مین داخل کیا م ابو ہریرہ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا ٣٤٠
اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ
اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا تو
خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے
واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی بندے سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا اشْتَهَيْتَ قَالَ ٣٤١
بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ
الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بہشتی
مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کہ کیون نہین سب
کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون
برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرا
پیٹ کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ ٣٤٢
بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ
فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ
خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَاَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ
وَسَاَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاِنِّيْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ

لہ فلم اقدر وانی استودعتکہا فرمی بہا فی البحر حتی ولجت فیہ ثم انصرف وہو فی ذلک یلتمس
مرکبا یخرج الی بلدہ فخرج الرجل الذی کان اسلفہ ینظر لعل مرکبا قد جاء بمالہ فاذا
بالخشبة التی فیہا المال فاخذہا لاہلہ حطبا فلما نشرہا وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی
کان اسلفہ فاتی بالالف دینار وقال واللہ ما زلت جاہدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت
مرکبا قبل الذی اتیت فیہ قال ہل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی
جئت فیہ قال فان اللہ قد ادی عنک المال الذی بعثت والخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض
مانگیں سو اوسنے کہا گواہوں کو لا اونکو قرض کا گواہ کروں تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی
ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری
کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس
آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیا کریدا پھر اوسمیں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمیں لکھ
اوسکے مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر آیا پھر کہا اے خداوند تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں سو اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا
میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے سو وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت
کرتی ہے سو وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اوسکا قرض بھیجوں میں نے نپایا اب تجھکو میں
اوسکی امانت سپرد کرتا ہوں پھر اوسکو سمندر میں اوسنے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی
جہاز کی تلاش میں رہا تھا اور اوسکے شہر کو جاوے سو جسنے قرض دیا تھا وہ مرد یہ دیکھنے نکلا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض کا مال لایا ہو سو اوسنے
اوس لکڑی کو دیکھا جسمیں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط پایا پھر بعد مدت کے جسپر
قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو
میں وقت کے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا میں تجھکو خبر دیتا ہوں کہ
میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے وہ مال کہ تو نے لکڑی میں بھیجا تھا
سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے چلا جا ف اس حدیث میں بہت معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے
معلوم ہوا کہ اوسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہیں پہنچا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام
شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں یعنی اگر چاہے تو وقت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک
مدت کے قبل تقاضا درست نہیں ق عائشة ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ ۳۷۳
قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبریل تیری ہمیشہ مدد کیا
کرتا ہے جب تک کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی یہ حضرت نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا ف کافروں نے
حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی کو جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اون کی

ب ہجو کی ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو
۳۴۴ ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور وبال سے ہے سو جب سخت گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو
ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم
۳۴۵ ہوا کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہے امام اعظم کا ق عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْہَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر قیامت میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف
۳۴۶ جیسے جھوٹی گواہی دے کسی کا مال دلادے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ تَرَکَہٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قدر سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہے کہ جسکا لوگ ملنا چھوڑ دیں
اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں ہے فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہے مطلب دونوں کا ایک ہی م
۳۴۷ عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْہِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَۃَ
مسلم میں عمار رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہے اوسکی دانائی اور عقلمندی کا
تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانوں کی نصیحت کے واسطے ہے اور عبادت ہے مقصد میں
اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو
بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر واعظ امام کرتے ہیں سو وہ نادان ہے کہ لوگوں کو تو خطبے میں اطاعت شرع
اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت میں جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا
۳۴۸ بڑا پڑھنا اور نماز میں جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے ق ابن عمر اِنَّ عَاشُوْرَآءَ یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰہِ
فَمَنْ شَاءَ صَامَہٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنوں سے ایک
۳۴۹ دن ہے جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اوس دن کا روزہ فرض نہیں سنت ہے م عُثْمَانُ وَعَائِشَۃُ اِنَّ عُثْمَانَ
رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ مسلم میں حضرت عثمان اور حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہے اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اوسکو بلاؤں شاید
وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ایک دن گھر میں دونوں پنڈلیاں کھولے
لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبر رض دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق آئے اونکو بھی اوسی حال میں بلایا
پھر حضرت عثمان آئے تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب سب باہر گئے تو میں نے پوچھا کہ حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے
ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۳۵۰ یعنی عثمان حیا کے سبب اپنا بدن نہیں کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے م اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنَّ

عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ
اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا
سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مسلم مین ابو درداء رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مونہہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون
تجھسے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پیچھے مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے
سلیمان بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی
حدیث مین آتا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ ٣٥١
فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ
دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے
کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تا کہ تم سب
لوگ اوسکو دیکھو پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو ڈھکیل دیا دھتکار کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو
مین تھے اور انھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہت میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان اوسپر غالب نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اوس مردود کی اتنی جرأت ہوئی حضرت کے ساتھ
بے ادبی کو تیار ہوا تھا اسمے بچاؤ تو اوسسے نبی ہی کا ہی آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی خ عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ ٣٥٢
قَلْبِيْ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھیں سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلال نے صبح کی اذان دی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب
مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے سونے مین اور بیدار رہنے مین کچھ فرق نہین ہوتا کہ سونے سے
وضو ٹوٹتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ٣٥٣
وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ
مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی کہ
کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور البتہ مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ
خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی
رضی نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج
سے کہین حضرت علی رضی کی اطاعت مین توقف نکرنے لگین دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا
عم عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ٣٥٤

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی ف کتاب والے یعنی یہود
اور نصاری کے نزدیک روزہ مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی ح عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ ٣٥٥
يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینہ
مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل
ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب دین کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکی تطبیق یہ ہی کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ٣٥٦
يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ
فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین
سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا یا نکھارنے
والا اوس مین سے روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو روزہ دار اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے چلے جاوینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا پھر کوئی اوس سے نجاویگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي ٣٥٧
الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے (یعنی پلے ہوئے) تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے
ف تفسیر مین لکھا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبی لکھتے ہین
۞ اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ ٣٥٨
حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ
ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہوجاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہوگیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ ٣٥٩
فِيْ سَبِيْلِهٖ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین درمیان دو درجون کے
اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی
ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس وہ باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے
پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی تیرہ حدیث
٣٦٠ اول باب کے اول حدیث کا تمام ہی ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک شغل ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسی طرف توجہ نہ چاہیے ف عبد اللہ بن
مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے
حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب منسوخ ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام
٣٦١ کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر ادھر دیکھنا نماز مین درست نہین ح عَمَّارٌ اَیْ حُذَیْفَۃُ شَکَّ شُعْبَۃُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَہَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِّنْہُمْ
تَکْفِیْہِمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْہَرُ فِیْ اَکْتَافِہِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِہِمْ مسلم مین عمار یا حذیفہ رض
روایت ہی شک ہی شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان
کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نگھسے یعنی انکو کبھی
بہشت نصیب نہو گی ان مین سے آٹھ کو پھوڑا تمام کر دیگا یعنی آگ کا چراغ اونکے مونڈھوں مین پیدا ہوگا اور انکی چھاتیان
٣٦٢ تک نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھنا یا ایسا ہی ہوا ح اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ
ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّکَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم
خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف
خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام
حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا
دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے دو
٣٦٣ آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے اور آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی
٣٦٤ وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا ح عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَآءً اَوْ اِنَّہَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی جو بڑی
٣٦٥ ہوتی ہی سیاہی مائل اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ
وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

دو خوبیں ہیں جنکو خدا دوست رکھتا ہے ایک تو غصہ کا پیجانا دوسرے گر وادو یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس میں
اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان
چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو لئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ او سباب باندھا پھر کپڑے پہن حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات میں غصہ سے لال ہو جانا اور ہر کام میں بدون
سوچے شتابی اور جلد بازی کرنا جانور ونکی خو ہے اس واسطے خدا کو غصہ کا پیجانا اور گر وادو پسند ہے **ق** أَنَسٌ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ ٣٦٦
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ فَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
شِعْبَ الْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہے
تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو میں نے چاہا کہ انکو انعام دوں اور اون کا دل لگاوٹ کروں تم کیا اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین
اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری صحابہ اور راہ چلیں تو میں انصاریون
ہی کی راہ چلوں **ف** صحابہ میں انس رضی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب ہاتھ آیا
حضرت نے قریش یعنی مکہ والوں کو سو سو اونٹ دیئے تب بعضے نوجوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہیں ہمکو چھوڑتے ہیں حال انکہ اونکے خون ہماری تلواروں سے ٹپکتے ہیں یعنی ہماری تلواروں نے ابھی اونکو مسلمان کیا ہے
جب خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب انصاریوں کو حضرت نے ایک خیمہ میں جمع کیا اور حال پوچھا انمیں جو عقلمند لوگ تھے اونھوں نے عرض
کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قریش نو مسلم ہیں اونکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند اونکے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام کی خوبی اونکے دل میں ابھی
نہیں جمی اونکی دلجوئی کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی
تم نے پیغمبر پایا سب قسمت اوسکی جسکے حصے میں حضرت آویں اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **ق** عَبْدُ اللهِ ٣٦٧
بْنُ عَمْرٍو إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ
يَشَاءُ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمیوں کے سب دل خدائے مہربان کی دو انگلیوں میں ہیں جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہے جدھر چاہتا ہے **ف** انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو میں نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہیں کیا ہمارے بچنے کا بھی آپکو ڈر ہے جو
آپ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا
کرے مسلمان کا کافر ہونا اور کافر کا مسلمان ہونا کچھ دور نہیں **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ ٣٦٨
عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں ہے جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا جان
بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ میں **ف** یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونے کا

یقین کامل حاصل ہوا اُنکا اِس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پہ جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن
حضرت پہ جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علماے حدیث نے حدیثون کے
پرکھنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علحدہ کرڈالا صحیح او ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے
او کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے طلباے حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے
٣٦٩ اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک اوسکی حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اوسکی صحت نسنے **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ لِصَاحِبِ
الْحَقِّ مَقَالًا بخاری او مسلم نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی **ف** حضرت پر کسیکا
قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہنا چاہئے
٣٧٠ اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے **مخ** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَّ سَہْمَہٗ **قَالَہٗ** لِعُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رضہ سے فرمایا کہ تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور
حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضہ کی بی بی حضرت کی بیٹی
بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونکے برابر تمکو ثواب
٣٧١ آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا **ق** اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَّاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُہَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ
بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت
دار اے امت میری ابو عبیدہ بن جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ جنتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار
فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے
صدیق کو ہمدرد اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان رضہ کو حیامند اور علی مرتضیٰ کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا
٣٧٢ **ق** جَابِرٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر
پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب
مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ چھوٹ چھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے
کہا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر
٣٧٣ سپاہی حضرت پہ فدا تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا **ق** اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً فَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی
دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت کی بخشش کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مراد
معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم کے
٣٧٤ **ق** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ کَانَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ النَّبَوِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اٰثَارِہٖ الْاَجْرَ مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جو
تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی

رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کرو اوسنے کہا مین زیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو آنیکا
۲۷۵ اور اس محنت کا ثواب ملیگا **وَجَابِرٌ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً قَالَهُ لِيُخَطِّ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْا**
بُيُوْتَهُمْ فَيَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر قدم پر درجہ ہی یہ حضرت
نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہین **ف**
۲۷۶ یعنی جتنا تم دور رہکر مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً**
وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تحقیق خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کرلیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت
مین جاویگا **ف** حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نامون کے قرآن و حدیث
مین بہت اسمائے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر حفیظ علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوب غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسمائے حسنی انھین ننانوے نامون مین منحصر ہین بلکہ
مطلب یہ ہی کہ اس نامون کی تاثیر یہ ہی کہ انکے یاد کرلینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی اور وہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوائے کوئی معبود برحق نہین **اَلرَّحْمٰنُ**
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **اَلرَّحِيْمُ** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون سے
مخصوص ہی **اَلْمَلِكُ** سبکا بادشاہ **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **اَلْمُهَيْمِنُ** شاہد
امانت دار محافظ **اَلْعَزِيْزُ** غالب با عزت **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان عظمت والا
اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورتگر ہر مخلوق کے
مناسب شکل و صورت کا عطا کرنے والا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب
اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی بخش **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا **اَلْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور رزق کا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنے والا مغرورون کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین متکسرین کا
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا **اَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سنتا **اَلْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **اَلْحَكَمُ**
فیصلہ کرنے والا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِيْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **اَلْحَلِيْمُ**
بردبار برائی والے کو بدلا کفر و فسق کو جلد نہین پکڑتا **اَلْعَظِيْمُ** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **اَلْغَفُوْرُ** بڑا
پردہ پوش **اَلشَّكُوْرُ** شکر گزارون کا قدردان **اَلْعَلِيُّ** سب سے اونچا **اَلْكَبِيْرُ** سب سے بڑا **اَلْحَفِيْظُ** اپنی مخلوقات
کا نگہدار اور محافظ **اَلْمُقِيْتُ** محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا **اَلْحَسِيْبُ** تمام عالم کو کافی اوسکے سوا دوسرا

کی حاجت نہین **الجلیل** بڑی شان والا **الکریم** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین **الرقیب** ہر شی کا
نگہبان **المجیب** حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا **الواسع** کشادہ رحمت کشادہ عطا **الحکیم** حاکم باحکمت
استوارکار **الودود** نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب **المجید** بزرگ ذات نیکوکار **الباعث** قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا **الشہید** ہر چیز اوسکے سامنے حاضر **الحق** سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین
کچھ بھی دھوکا نہین **الوکیل** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن **القوی** زبردست **المتین** استوارکار
جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین **الولی** مددگار عالم کا کارساز **الحمید** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **المحصی**
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین **المبدی** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا **المعید** دنیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا **المحیی** جلانے والا **الممیت** مارنے والا **الحی** بذات خود
زندہ **القیوم** بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا **الواجد** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **الماجد** بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسر نہین **الصمد** سردار دائمی جو نکھٹے نہ ہو سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت **المقتدر** بڑے اقتدار والا **المقدم** تقدیم بخشنے والا **المؤخر** پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین **الآخر** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **الظاہر** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین **الباطن** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **الوالی** مالک صاحب حکومت **المتعالی** بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار **التواب** توبہ قبول کرنے والا **المنتقم** بدکارون کا سزا دینے والا **العفو**
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا **الرؤف** نہایت مہربانی والا **مالک الملک** سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے **ذوالجلال والاکرام** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **المقسط** عادل اہل انصاف **الجامع**
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **الغنی** سب سے بے نیاز **المغنی** جسکو چاہے بے پروا بنادے **المانع** روکنے والا
الضار ضرر پہونچانے والا **النافع** نفع رسان **النور** بذات خود ظاہر و غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور ایمان
کا ظہور ہے **الہادی** نیک راہ بتانے والا مطلب پہونچانے والا **البدیع** خود بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا **الباقی** وجود دائمی ہمیشہ قائم **الوارث** فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا **الرشید** راہنما
٣٧٧ **الصبور** بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا **ق** اُسامةُ بنُ زیدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطَى
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فقط خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا
اور اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا
٣٧٨ چاہیے بیگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اوس لڑکے کے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے **م** سلمانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ
رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سلمان رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت او محبت کرتی ہے اور

ننانوے ۹۹ رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہی کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے ۹۹ حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اوس ٣٧٩
کی بدولت ہوگی ایسی حدیثون کا اثر یہ ہی کہ ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَاَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْاَلُونِي قَالُوا يَسْاَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین ایسے گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھپا لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہوجاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حال آنکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین مین ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حال آنکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجھکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجھکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجھکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھپاوین تو اوسکے بڑے لالچی
بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے
اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس
سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین
نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے
کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا **ف** اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو لوگ ذکر خدا
٣٨٠ مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی **ق** ابو موسی ان للمؤمن
فی الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها فی السماء ويروى عرضها ستون
ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک پولے موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور
روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اوسمین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے
٣٨١ سبب سے **و** انس ان لنا طلبة فمن كان ظهره حاضرا فليركب معنا **قاله** بمخرجه الی
بدر مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکی سواری موجود ہو
وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جنگ بدر کو چلتے وقت فرمایا **ف** قریش کا قافلہ شام سے سوداگری کرکے پھرا تو حضرت نے
وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب سوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تاکہ خبر مشہور
٣٨٢ نہو جاوے **ق** ابن عباس ان له دسما **قاله** حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین
عبد الله بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوسمین چکنئی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی **ف**
٣٨٣ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنئی چیز پیاوے تو کلی کرنا سنت ہی **ق** رافع بن خديج ان لهذه البهائم اوابد كاوابد
الوحش بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چارپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی
بھڑکنے والے ہوتے ہین **ف** روایت ہی کہ ایک اونٹ بھاگ گیا تھا کسی کے پاس نہ آتا تھا کسیکے اوسکو تیر مارا پھر اوسکا مسئلہ
حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پالتو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے اور اسکو ذبح کیجیے تو بسم الله کہکر جہان
زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو لگے
٣٨٤ حلال ہی **و** انس ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق

یکون رقیۃ الشبہ۔ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے پھر سو ان دونوں میں جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہے **ف** یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر

۳۸۵ لڑکا ہوتا ہے **ق** ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔ بخاری او مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہے ہدایت اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہ کی جو پہونچا زمین پر سو اوسمیں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس میں سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب و جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا پھر آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہے اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھہ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے میں بھیجا گیا **ف** یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین کی عمدہ ہے اوسمیں پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ ہے کہ اوسمیں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اوسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی وے ہیں کہ علم دین انکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اوسمیں سے مطالب نکالیں تو اون سے اوروں کو فائدہ ہے خود کو اوتنا نہیں تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اوسمیں نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین کی طرف کچھہ دھیان نہ کیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور

۳۸۶ لیاقت کا قصور ہے **شعر** باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۔ **ق** ابو ہریرہ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھ سے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا آدمی اوسمیں پھرنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا کرنے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر بے میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمیں اشارہ ہے کہ حضرت کے

بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے

۳۸۷ حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہونگے ق أبو موسى إن مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل أتى

قوما فقال يا قوم إني رأيت الجيش بعيني وإني أنا النذير العريان فالنجاء فأطاعه طائفة من قومه

فأدلجوا فانطلقوا على مهلهم وكذبت طائفة منهم فأصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فأهلكهم

واجتاحهم فذلك مثل من أطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به

من الحق. بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل

ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین شتاب لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا

ہون سو جلد بھاگو سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگ گئے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا اور فجر

تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا

اور میرے دین کی پیروی کی اور مثال اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ

غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا آتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہی کہ

۳۸۸ اوسکو لوگ دیکھتے ہی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذيفة إن معه ماء ونارا فناره ماء بارد وماؤه نار

بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے

ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہے اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگی جسکو بندے

آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا

اوسکو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوس وقت مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہے اور اوسکا

۳۸۹ پانی آگ ہے ق أبو شريح الخزاعي إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن

بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فإن أحد ترخص لقتال رسول الله فقولوا

إن الله قد أذن لرسوله ولم يأذن لكم وإنما أذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم

كحرمتها بالأمس وليبلغ الشاهد الغائب. بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہر مکہ خدا نے حرام

کیا ہے آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور نہ وہانکا

درخت نکالے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مین نے اوسمین لڑنا درست جانا ہے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا

اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر

۳۹۰ ہین وے غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین ق أنس إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا

ويشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد. بخاری اور مسلم

مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مرجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور

حرامکاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

٣٩١ رہ جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ
مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب
بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے یا اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا
٣٩٢ خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بنا کر کہے خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ
لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث کے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے
٣٩٣ تو حرام ہی اور حق باتمین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین
عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی کہ نہین گرتے پتے اوسکے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی
مثل ہی ف عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ جب حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے آدمی کا دھیان جنگل کی
درختون پر گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم کے مارے نکہ سکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ
٣٩٤ اوسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ملتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ
سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَیَقُوْلُ وَهِیَ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کو موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ دین و دنیا کی بہتری مانگے تو خدا
اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جستہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے
٣٩٥ شوق مین تمام عبادت کرین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ فَلَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یَبْقَیَنَّ
فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ رہنے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سب کے دروازے
بند کر دیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے صحابہ کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر رض کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
٣٩٦ کیا اونکی خلافت کا م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم مین عائذ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کو مار مار کے ہاتھ پانون توڑ دے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
٣٩٧ م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ

عِندَ اللّٰهِ یَومَ القِیٰمَةِ الرَّجُلُ یُفضِی اِلیٰ امرَأتِهٖ وَتُفضِی اِلَیهِ ثُمَّ یَنشُرُ سِرَّهَا مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت
بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکا
بھید کو مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق
٣٥٨ اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ مِن ضِئضِئِ هٰذَا قَومًا یَقرَؤُنَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم یَقتُلُونَ اَهلَ الاِسلَامِ
وَیَدَعُونَ اَهلَ الاَوثَانِ یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِن اَدرَکتُهُم
لَاَقتُلَنَّهُم قَتلَ عَادٍ قَالَهٗ لِلَّذِی الخُوَیصِرَةِ حِینَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ حِینَ قَسَمَ ذُهَیبَةً فِی
تُربَتِهَا کَانَ بَعَثَهَا عَلِیٌّ مِنَ الیَمَنِ بَینَ الاَقرَعِ وَعُیَینَةَ وَعَلقَمَةَ وَزَیدِ الخَیلِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اوتریگا
یعنی اونکے دل مین قرآن کی تاثیر نہو گی زبان سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام
ذوالخویصرہ تھا جب اوسنے کہا کہ ڈر خدا سے ای محمد جب حضرت نے تھوڑا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے سو اسطے وہ کچھ سونا
حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے تب اونکی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا ای محمد خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ تبلو بھی تب حضرت نے فرمایا ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم
ہو تو مین اوسکی گردن کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اوٹھ گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید رضی اس حدیث کے راوی بخاری مین روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھون نے حضرت علی کی امامت نمانی اور حضرت علی رضی نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون مین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہری عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان
نہین یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے
٣٥٩ خ اِنَّ مِن عِبَادِ اللّٰهِ مَن لَو اَقسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے
بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہو گی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ ربیع انس کی پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت کو فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن
نضر اوسکا بھائی نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت توڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے
اسکی قسم سچی کی خ ابو مسعود عُقبَةُ بنُ عَمرٍو الاَنصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدرَکَ النَّاسُ مِن کَلَامِ النُّبُوَّةِ الاُولیٰ ٣٦٠

اذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری مین ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگون نے پایا ہین
باتین ہین وہ یہین سے ایک بات ہے کہ جب تجکو شرم نرہے نہ خدا نہ خلق سے تو جو تیرا جی چاہے سو کر ف یعنی حیا اور شرم صفت پیغمبرانہ دین
مین ہمیشہ یہی اسکا حکم کبھی منسوخ نہین ہوا اور طبیعت آدمی کی بدکامون کو چاہتی ہے یہی شرم کے سبب کامون سے رکتا ہے آدمی مین اگر شرم نہین تو
جانور ہے ق ابي بن كعب ان موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا ۱۴۳
فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان لي عبدا بمجمع البحرين هو اعلم منك فقال
موسى يا رب وكيف لي به قال تاخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى اذا اتيا الصخرة
وضعا رؤسهما فناما فاضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر فاتخذ سبيله
في البحر سربا وامسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه
ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى اذا كان من الغد قال موسى
لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز
المكان الذي امره الله به قال له فتاه ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه
الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال
موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا الى الصخرة
واذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر واني بارضك السلام قال انا موسى قال موسى
بني اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
اني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه فقال موسى
ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا فقال له الخضر فان اتبعتني فلا تسئلني عن شيء
حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم ان
يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة لم يفجأ الا والخضر قد قلع لوحا من
الواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت الى سفينتهم فخرقتها
لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكانت
الاولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة
فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر
ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان
فاخذ الخضر براسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا

ف قصہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام

بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا تعالیٰ اون پر خفا ہوا اس واسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ تحقیق ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اوس تک کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی تھیلے میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھ سے چھوٹ جائے تو وہ آدمی اوس مکان میں ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں صاحب وہاں سر ٹیک کے سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں اور اوسنے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے بہاؤ سے مچھلی کی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات و دن باقی رہا تھا جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہم نے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے جسکا خدا نے فرمایا تھا آگے نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے تو نے دیکھا کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہے یعنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور انکے خادم کو تعجب تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونوں پھر قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد کپڑے سے سر لپیٹے ہے پھر سلام کیا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے تو خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں ہے یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں خضر نے کہا کیا تو موسیٰ بنی اسرائیل کا ہے موسیٰ نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھکو تو سکھلا وہ جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہے خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو صبر نہ کر سکے گا اے موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجھ پاس ایک علم ہے خدا نے مجھکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا اور تجھ پاس خدا کے علم سے ایک علم ہے جو خدا نے تجھکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت پاویگا میں تیرے حکم کے خلاف نہ کرونگا پھر خضر نے اون سے کہا کہ اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک میں اوسکا ذکر کروں پھر دونوں روانہ ہوئے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے تھے کہ تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب کشتی اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

اودن سے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑھالیا تونے انکی ناو کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجسے ہوئی تب خضر
کہا مینے تجسے نکہا تھا کہ تو صبر نکرسکیگا میرے ساتھ رہکر موسیٰ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑو اور مجپر مشکل نڈال یعنی مینے بھول سے
کہا معاف کیجیے تنگ نکیجیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ کا بھول سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناو کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اتنا کہ جتنا اس
چڑے نے دریا کا پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون
ناو سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکون کے ساتھ سو خضر نے اوسکے
سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تونے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی
اسنے کسیکا خون کیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجسے ہوا خضر نے کہا بھلا مینے تجسے نکہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہر نسکیگا قتیبہ نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو میرا عذر ت
مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار پائی
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھکرہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ
یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کرنیکی مزدوری لیتا خضر نے کہا
اب یہ وقت ہے میرے تیرے درمیان جدائی کا ہمسو اب مین بتلا دون تجکو پھیر اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکرسکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارا جی چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نپوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی
حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** یہ واقعہ قرآن شریف مین یون ہے کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناو کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناو محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اور اونکے آگے
کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناو کو زبردستی چھین لیتا تھا اور اوسکو ناقص جانکر چھوڑ دیتا اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا
بدبختی کا فر تھا اور اوسکے ماباپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین وہ اون دونون کو اپنے کفر اور بد ذاتی سے بلا مین ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر یہ دیوار گر پڑتی تو اور لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم الٰہی کیا جسکا بھید تجکو معلوم نہ تھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے
اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی تھے اور
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین سے تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہے اور
قائل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھ رہتے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا
جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہے جیسے تھے کہ

اوستاد شاگرد کی تمیز خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اوسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین یہی عمدہ بات
یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری بوجھ مین آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور
گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اوس واسطے کہ
۴۰۲ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ
نَاسٌ مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہی کہ شب قدر پچھلے دہے کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضون کو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی
سو تم اوسکو پچھلی دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین موجود
۴۰۳ ہین پہلی خواہ پچھلی ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی نہین اسکا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی آیت روزے کی
کہ رمضان مین کھاؤ پیو جب تک سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے
تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آیا صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہی کہ خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
۴۰۴ صبح کی سفیدی نمودار نہو اوس وقت تک کھانا درست ہی ق اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ
وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا
مکے سے پیچھے کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے
وقت پر ہوئی لیکن معمول کے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب و فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی
۴۰۵ سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اوکام حج کے ادا کرے ق اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ
شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِي شُعَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ
لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب
پانچ آدمیون کی دعوت کی جو صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا
کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن آدمیون کی دعوت ہو اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی ساتھ
۴۰۶ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ
سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم

بیان توکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا
کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہے حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودہر
سے پھر تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار او سمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب درختون کے
نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو
خوف کے مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا کہ بھلا اب تجکو کون بچاویگا اوسنے عاجزی کی اور منت کی حضرت
٣٠٧ معاف کر دیا پھر صحابہ کو بلا کر یہ حدیث فرمائی خ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف
یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سچ حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی
اون پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ کی قائم رہی جب وہ دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہوگئے
٣٠٨ ق عُمَرَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوس مین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورۂ فرقان سکھلایا ہے اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح
ا کو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہے پھر مجسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
اوترا ہے بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان ہین جن مین قرآن اوترا ہے وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی
تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہے
٣٠٩ بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیان مراد ہین ق عَائِشَةُ اِنَّ
هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ قَالَهُ
لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض وہ
چیز ہے کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر تنا ہے کہ
بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل
مین حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجکو حیض
ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے حال کہا تب
٣١٠ حضرت نے یہ بات فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کر لینا ق اَبُوْ مُوْسٰى
اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ
عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول

یہ بات حضرت نے ابو موسی و بلال رضی سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھے بہت کہتے ہو ان بشارت لیے ف ابو موسی سے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسی اور بلال رضی سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک
پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اسمیں دھویا کلی اوسمیں ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رضی نے پردے کے اندر سے
٤١١ کہا کہ اسمیں سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا و زید بن ثابت إِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا
أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهُ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ
الْمُشْرِكِيْنَ م سلم میں زید بن ثابت رضی سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں کے اندر بلا میں
گرفتار ہیں اگر مجکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا کہ میں سنتا ہوں ف حضرت مدینے کے ایک باغ میں خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبروں پر عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
٤١٢ فرمایا کسکی قبریں ہیں ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافروں کی قبریں ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی و ابو بصرة الغفاري إِنَّ هٰذِهِ
الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ
بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعَصْرِ م سلم میں ابو بصرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے عصر کی نماز
اوپر پہلے فرض ہوچکی ہے جو لوگ تمسے آگے ہوچکے ہیں انہوں نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار میں سے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت
کریگا اور اوسکو ترک نہ کریگا اوسکو دو ثواب ملینگے ایک اوسکا دوسرا ثواب پہلے کا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک تارا نہ نکلے
٤١٣ و معاوية بن الحكم السلمي إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ
وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ م سلم میں معاویہ بن حکم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز میں یہ مناسب نہیں کچھ آدمیوں
کی سی بات کرنا نماز تو فقط تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مسلم میں معاویہ بن حکم رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت
کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے میں ایک آدمی چھینکا میں نے کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا میں نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو
دیکھتے ہو تب لوگ اپنی رانوں کو ہاتھ ٹھونکنے لگے تب میں سمجھا کہ مجکو چپ کراتے ہیں تو میں چپ رہا پھر جب نماز پڑھ چکے تو حضرت پر قربان ہوں میں ایسا
نیک سکھانے والا نہیں دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا کہا کہ یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینکنے کا جواب دینا بات کرنا
٤١٤ نماز میں درست نہیں و ابو ہریرة إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ
عَلَيْهِمْ م سلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں مردوں کے حق میں اور البتہ خدا اونکو
روشن کر دیتا ہے میری دعا سے ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نہ کی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو دیکھا تو
پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگوں نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا تمکو کیوں نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
٤١٥ معلوم ہوا کہ میت کی نماز کے واسطے بلانا لوگوں کو مستحب ہے و انس إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ
وَالْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ خ بخاری اور م مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
یہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ انمیں کچھ پیشاب و پاخانہ کیا جاوے یہ مسجدیں تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں

ف ایک گنوار مسجد میں آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا حضرت نے منع کیا یعنی
نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہیں پھر پانی اوس جگہ ان کو ڈھلوا دیا پھر اوس گنوار
کو بلا کر حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد میں سوائے
عبادت کے اور کچھ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوس پر غصہ نکیا ق ابو موسیٰ اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَکُمْ ۴۱۶
فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق آگ تمھاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے
تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایک رات مدینے میں ایک گھر مع گھر والوں کے جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل میں ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو
بجھانا کچھ ضرور نہیں و عبد اللہ بن عمرو اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ لِبَاسِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ رَاٰی عَلَیْہِ ۴۱۷
ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِھٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا مسلم میں
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافروں کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن جب حضرت نے عبد اللہ بن عمرو کو دیکھا جب اونپر دو
کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے
عبد اللہ کہتے ہیں کہ مینے کہا کہ مین انکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اوسکی برائی خوب دل میں ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا
اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست فصل اس فصل میں
وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِنّی کی لفظ ہے و ابو ہریرہ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ ۴۱۸
الْمَسَاجِدِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہون اور تقرر میری مسجد سب
پیغمبرون کی مسجدوں سے پچھلی مسجد ہے ف یعنی مین سب پیغمبروں کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا
دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک باقی رہیگی و جندب بن عبد اللہ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ ۴۱۹
خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں اس واسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست
بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہیں جسکی محبت بالکل اسکے اندر جم گئی ہو سو طرح کی
محبت پیغمبر کے دل میں سوائے خدا کے کسی کی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت
کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی و سعد بن ابی وقاص اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا ۴۲۰
مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور
اوس مین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے میں درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہیں ویسے ہی مدینے میں بھی درست نہیں بعضے
عالموں کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہاں کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہیں

٤٢١ انکے مذہب کی اور دلیلیں ہین ص اَنَسٌ اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِي يَعْنِي اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا یعنی ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا
ف حضرت مدینے مین سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی
٤٢٢ کا نام حرام بن ملحان تھا ق اَبُو سَعِيدٍ اِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاُوَلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ
ثُمَّ اُتِيتُ فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس راتین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہے سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
٤٢٣ پہلے باب مین ہو چکا ق عَائِشَةُ اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَاْمِرِي اَبَوَيْكِ الى كله
کہا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اوسکے جواب مین جلدی کرنا مناسب
نہین جبتک اپنے مان باپ کی صلاح نے لے یہ حدیث حضرت عایشہ رض سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہ رض سے کہی حضرت
عایشہ رض نے کہا کہ یا رسول الله دین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے مین نے دنیا کو چھوڑا الله رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
٤٢٤ نہایت خوش ہوے پھر سب بیبیون نے بھی ایسا ہی کہا ص عَائِشَةُ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ
لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ
مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر بیٹھونگا
یا دیکھتا ہونگا جو تم لوگون مین سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب یہ لوگ میرے
ہین میری امت سے تب خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیزین نکالین برابر پھرتے رہے اپنی ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے
ف اس حدیث سے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے چنانچہ ابوبکر صدیق رض نے قتل کیا یا وہ لوگ
٤٢٥ مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین وہ جتنے عالم مین پھیلائین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي
وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ
اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تمھارے سے پہلے جاتا ہون یعنی پیشوا ہون یعنی مجھسے بعد آخرت کا قریب تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور
مین قسم الله کی البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہے کہ زمین کی کنجیان یعنی یہ
بات کا سبب ملکون مین عمل کیا ہو اور قسم الله کی مجکو نہین ڈر اسکا کہ تم شرک کرنے لگ جاوگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین آکر آپس مین حسد کرو اور دین
٤٢٦ سے نکمے ہو جاؤ ف وفات کے قریب یہ حدیث فرمائی ق ابْنُ عُمَرَ اِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ
يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا
گیا تھا سو مین نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہو تو مین

ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروقؓ
نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا تو قرآن مین فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے
یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر
نماز پڑھی تو آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز نہ پڑھ کبھی اونمین سے کسی پر جو مر جاوے پھر معلوم ہوا کہ کافر
۴۲۷ کو مین پیغمبر کی بھی نماز کچھہ فائدہ نہین ح ابو ذرؓ عن النبی قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ
مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ ق لٰكِنَّهٗ عِنْدَ الْجِعْرَانَةِ اِلٰٓى اٰخِرِهٖ مسلم مین
ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے تئین خواب مین دکھائی گئی زمین کھجور والی ہے یعنی وہی مدینہ ہے جہان کہ میرا جانا ہوگا
مدینے کے سوا کوئی اور زمین نہین ہے گمان مین میرے تو کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچاویگا کہ شاید ایمان لاوین بسبب خدا اونکو
تیرے سبب فائدہ پہنچاوے اور تجکو اونمین ثواب دیوے یہ حدیث حضرت نے ابوذرؓ سے فرمائی جب اپنے گھر کو چلے تھے ف ابوذر کی قوم کا
نام غفار ہے اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذرؓ نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ
۴۲۸ کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سناوے خ ابو ہریرۃ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اِسْمُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
بخاری ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا
نہین لائق کسیکو بجز خدا کے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرو کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا نافع بن عبد القیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری
۴۲۹ مین داغنا جب کہ اور علاج نہو سکے تو ناچار درست ہے م جابر اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہے حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے
۴۳۰ فرمایا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھہ دے تو برابر دے ق عمرو بن ابی سلمۃ وعائشۃ
اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہے اور خدا کے
حدون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ق حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت ہوتی
ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ مین اور آپ

برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھ سے زیادہ کوئی کالا ہے نکرو شعر بورخ و تقی کوش و صدق و صفا ولیکن میفزائی بر مصطفی اور علم
٤٣١ بخدا وہ کی روایت ہے کہ میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ق انس اِنّي لَادخُلُ فِي الصَّلوٰةِ وَاَنَا اُرِيدُ اِطَالَتَهَا
فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز
میں تخفیف کر دیتا ہوں اس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اوسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اونکا رونا ان پر نہایت شاق ہے تو اس واسطے
حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہو کہیں نماز نہ توڑ دیویں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو
٤٣٢ ابن مسعود ح اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ
الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يعني عَشَرَةَ فَوَارِسَ يُبْعَثُونَ طَلِيعَةً
بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ حِينَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں اونکے نام اور اونکے باپوں کے نام اور اونکے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وے زمین پر بہتر سوار
ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن کے بہتر سواروں سے یعنی دس سوار ہیں جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ
کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں
سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعود کو کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت تب آویگی کہ جب لوگوں میں بہت مال بٹیگا
اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر یعنی فرنگیوں کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں جمع ہوگا
یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان
بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا ایک قبیلے کے برادروں
سو آدمیوں میں ایک باقی رہیگا مال سے اونکو کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر روم کا تخت گاہ جب فتح ہو چکیگا تو دجال کے
آنے کی خبر پہونچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب
٤٣٣ پہچانتا ہوں ق ابو موسی اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْاٰنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ
مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ اِذَا لَقِيَ
الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِي يَاْمُرُونَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان پہچانتا
ہوں رات کو اونکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اونکے اترنے کے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے
سوار سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اونسے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذرا ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو

آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابوموسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنیکو تیار ہی تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچالیتا ہی یعنی ہماری قوم جیسے آتی ہی تو دسے لڑیگی تم تھوڑا
٤٣٤ انتظار کرو غرض یہ کہ وہ ہی قوم سے ڈرکے اوسکو نہ مارین ق جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ
اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو
پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضیٰ رض سے روایت ہی کہ مین حضرت کے
٤٣٥ ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا ق
سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک
اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو
٤٣٦ مین ندون تو وہ کافر ہوجاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نئے مسلمان تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا ق سُلَيْمَانُ
بْنُ صُرَدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ
عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو وہ کہے
تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین ایک کا چہرہ غصے کے سبب سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
٤٣٧ معلوم ہوا کہ غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ
اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ
اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری و مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون مین جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون مین
جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بل گھسٹتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے
کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین ذرا سی جگہ نہین
سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم
ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہے گا اے میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو اوس سے خدا فرماویگا جا بہشت مین البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

فرمایا تمکو تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہوکر کہا عبد اللہ
بن مسعود رضہ اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرماکر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کے زمانہ مین خیال تھا لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبہ مین ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوس کا
مکان ہوگا تو عمدہ مرتبہ والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و عجیب ہی آدمی کے
۴۳۸ خیال مین نہین آسکتی ق عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قَالَتْ فَقُلْتُ
وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ
غَضْبٰی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ. بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رضہ نے کہ مینے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین اون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان
مین خلل ڈالے سوکنون کے سبب کبھی [illegible] سوکنون کی غیرت یعنی جلاپا عورتون مین پیدا ایسی بات ہی شرع مین اسپر کچھ
۴۳۹ نہین [illegible] بیان [illegible] بی بی جو بیبیان کی بہت پیاری ہو و عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ
ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عایشہ ایسا کرتا ہون
پھر ہم نہاتے ہین ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہویا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کے بیان مین حیا نکرے شعر
۴۴۰ در طلب کردن حقیقت کار ہا از خدا شرم دار و شرم مدار ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ
سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا بخاری و مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے
پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوة کی ہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوة کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی ثابت نتھا کہ وہ کھجور زکوة کی ہی لیکن احتیاطاً حضرت اوسکو نکھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
۴۴۱ اور پرہیزگاری شبہہ کی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰی
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمسے پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل کہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی پیغمبرون
مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن جہات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اٹھونگا اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤنگا نہین
۴۴۲ معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا انکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق حَفْصَةُ اِنِّیْ لَبَّدْتُ
رَأْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہے سو مین احرام کو نہ توڑونگا جبتک کہ قربانی نکرونگا
ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اور ہم لوگون نے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑ دین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا حج کی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون
۴۴۳ ق ابْنُ عُمَرَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہے یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجکو
بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہے بلکہ سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا یعنی
دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین صحابہ نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب تب
۴۴۴ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہے تمکو درست نہین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ
عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا کہ مین لوگون کے دلون مین تلاش کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات سے
کیا میرا کام نہین ف اسکا قصہ یہ ہوچکا ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور انکے دل مین کچھ ہے
اور زبان مین کچھ اور ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہے اور لوگون
۴۴۵ کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو حق تعالیٰ نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کیواسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب درست ہوا اور کافرون کو سو حضرت
۴۴۶ مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب برباد ہوا تھا ق اَنَسٌ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْهَا
اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضہ کو بھیجا عمر فاروق رضہ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہے ق

٤٤٧ ابو حميد الساعدي إني مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث قاله منصرفه
من تبوك لعه بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مقرر مین جلد جانے والا ہون
٤٤٨ یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زيد بن ثابت
إني والله ما آمن يهود على كتابي قاله لما أمره أن يتعلم كتاب اليهود بخاری مین زید بن ثابت سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو واسطے اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون کو حکم کیا کہ یہودیون سے
خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیون کو
بلا کر لکھواتے پڑھواتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ مبادا یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکردین تب زید بن ثابت
انصاری رضہ سے فرمایا کہ تم اوس کا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اوس مین کچھ دین کا فائدہ ہو
٤٤٩ فصل اوس فصل مین حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّا ہے م الشريد بن سويد الثقفي إنا قد بايعناك فارجع قاله لرجل
مجذوم من وفد ثقيف مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک مجذوم سے ہم نے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو
پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف ایک قوم مسلمان ہو کے حضرت پاس آئی اون مین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے
پاس نہ بلایا کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہوا حضرت نے اوسکو نہ بلایا کہ مبادا لوگ سمجھین کہ تو اوسکی چھوت ہوا ہے جو بعضے
لوگ سمجھتے ہین … اسواسطے حضرت نے نہ بلایا اسواسطے کہ … اور حدیثون مین ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور اگر ایسا اتفاق آوے اور دوا کی نسبت پرہیز کرے تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیثون مین
٤٥٠ ثابت ہو ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم إنا لا ندري من أذن منكم في ذلك ممن لم
يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روا
یت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کسنے اجازت دی اور کسنے نہین دی سو تم پھر جاؤ تا آنکہ چودھری تمہارے حال ہم سے ظاہر کرین
ف بعد فتح مکہ کے … اونکا مال اسباب … حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین
تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین نہ ملینگی اونھون نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہارے
بھائیون نے اسلام قبول کیا ہے مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکے قیدی پھیر دو جو خوشی سے دیوے بہتر ہے اور … دیا چاہتا ہو تو اوسکو
ہم اوسکے عوض جو قیدی ہاتھ آوینگے دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب اپنی خوشی سے … تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو
ہر ایک شخص کی خوشی نہین معلوم جب تک تمہارے واقف چودھری سب لوگون کا حال ظاہر نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد غنیمت
٤٥١ کے اگر لوگ مسلمان ہون تو اونکے قیدی و مال پھیر دینا واجب نہین حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا م عائشة إنا لا نستعين بمشرك وفي رواية
لن نستعين بمشرك مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے … اور دوسری روایت مین یون ہے کہ ہم کبھی
مشرک سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا

کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافروں سے مدد نہ چاہے شاید کہ دغا کرین ق الْمِسْوَرِ بْنِ ۴۵۲
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ
الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاؤُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ
شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي أَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهُ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ
اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے و لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش
کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر قریش صلح چاہیں تو میں اونکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور چھوڑ دیں کعبے میں
پھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاؤں تو اگر قریش چاہیں داخل ہو جائیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہو جائیں تو
مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو صلح کی مدت میں وہ تو آرام ہی پا لیں اور اگر قریش کچھ نہ مانیں تو قسم ہے اوس ذات پاک کی
جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ جدا ہو گردن میری یا جاری کرے اللہ اپنے دین کو
ف چھٹے سال ہجری آنحضرت مدینہ سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس حدیبیہ میں منزل کی یہ کافروں نے پیغام بدیل بن ورقا کو
بھیجا پیغام کہ ہم تم کو مکے میں نہ جانے دینگے تب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی آنحضرت بدون عمرہ کئے پھر آئے دوسرے
سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے ق الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ق کی لہ بخاری اور مسلم میں صعب ۴۵۳
بن جثامہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم نے تجھ کو نہیں پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں ف
... صعب بن جثامہ نے گورخر شکار کیا اور وہ ساتھ لیکر حضرت کے پاس گئے آنحضرت نے اوسکو قبول نہ کیا اور یہ حدیث فرمائی
احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں ہاں شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہے بشرطیکہ شکار کو شکار کرنے والا
فصل ان حدیثوں میں جنکے سرے پر إنہ ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ ۴۵۱۷
عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ جب کوئی مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے ف
حضرت نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہو کر موت نہ مانگو ...
اچھا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف میں گذری تو صبر کا ثواب پایا اور اگر خوشی میں
گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی میں بہتر ہے ق عَائِشَةُ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ
وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ
النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامَى فَإِنَّهُ يُمْسِي وَيُرْوَى يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدمی کی اولاد ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر
کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ اور لوگوں کی راہ سے پتھر پھینک دیا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگوں کی

رادے علیحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا بُرے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو
اوس دن شام کریگا اعمال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ والی دوزخ سے اور ایک روایت میں بجائے شام کریگا کے چلے گا آیا ہے دونون روایت
کا مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا او ذکر کی تو اوسنے شکر گزاری کی خالق کائنات
۴۵۶ ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک کرکے تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملاکر تین سو ساٹھ بار پڑھا و عن عرفجة بن شريح انه
سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ
كَانَ مسلم میں عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب بنا سکام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جب چاہے
کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جماعت میں پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون میں پھوٹ نہ پڑتی
۴۵۷ تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عَائِشَةَ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ. بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جاضرور کیواسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جاضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین
۴۵۸ جب پردہ کا حکم ہوا تو شبہ ہوا کہ شاید جاضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ عَلِيٌّ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ
بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ فضیلت اصحاب بدر
لَكُمْ يعني حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بخاری میں علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا شاید
کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جانچ چکا ہے سو کہا خدا نے اونسے کہ جو تمہارا جی چاہے تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
حق میں فرمائی ف بخاری میں یہ قصہ یون ہے کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے میں ناگہان جا پہونچین اور کافرون کو قتل کریں لیکن
حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط میں لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون وہ خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے میں ہیں میرا وہان کوئی بھائی بند نہین
جو انکی خبرگیری کرے میں نے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون پر احسان رکھون تا کہ وے میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ
منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہیں اگر اون سے کوئی گناہ بھی
۴۵۹ ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہیں جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان میں خلل ڈالا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِنَّهُ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں اونمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور میری
امت میں اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی اٹکل درست ٹھیک بیٹھے
اولیٰ کا یہ محدث ہونا ضروری نہین آپ خیر امت سب امتون سے افضل ہے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت میں اگلی امتون میں
۴۶۰ محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت میں بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
مُغَفَّلٍ اِنَّهُ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے ہان

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری او رکنکری انگوٹھے او رانگلی سے
پھینکتے ہین سو حضرتؐ نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت ور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عَائِشَةَ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ ۴۶۱
حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری او رمسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بات یون ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیا پھر جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرتؐ بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون آنجا یہ حدیث یاد آئی او رمعلوم ہوا کہ حضرتؐ نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى
یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ ۴۶۲
اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا
وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ
الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ
يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَأْتِ اِلَى النَّاسِ
الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ
فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بات تو یہ
ہی کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر فرض تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور پھر اس تمہاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
اویگا تو پتلا حال کردیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ یہ میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے
کہ بچ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول و قرار پہ ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم
تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور
باغیون کا قتل فرمایا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْسٰى ۴۶۳
مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کرچکون پھر اوسنے
اوسکو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابوہریرہؓ کو حضرت کی ہزارون حدیثین
یاد تھین لوگون نے اونکے یاد پر تعجب ہوا تب اونھون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرتؐ کی خدمت

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا آپ اپنے پیٹ بھرنے کو اور کسو کچھ فکر نہ تھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید و فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھاوے جب تک مین کلام
کر چکون تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی نہ بھولیگا چنانچہ مینے اپنا کپڑا بچھایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ق ابو ھریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن ۴۶۴
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرءوا فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھلو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عائشۃ انہ لیبکی علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا یعنی ۴۶۵
یھودیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی ھ وائل ۴۶۶
بن حجر انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنی الخمر مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب
تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب انہین ہی بلکہ یہ خود روگ
ہی کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا دیتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین م ام سلمۃ انہ لیس ۴۶۷
بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر
تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی
رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سب کی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا و الاغر المزنی انہ لیغان علی قلبی وانی ۴۶۸
لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ مسلم مین اغر مزنی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن بہت سے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضروری استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ ام سلمۃ انہ لیستعمل ۴۶۹
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد بری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکے بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

انکی بری بات کی اور بیان لعن و ملامت یا بلکہ ... جو نکلی خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** یعنی قصد ان پر کیا لوگون نے کہا کہ نہ پھیرین ہم اون ظالموں سے ہاتھ اپنے یا کہ نہ ماریں تلوار انپر حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک کہ نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام میں گو کرین اطاعت حرام ہی جب تک کہ صریح کفر نہ کرین تب تک اون سے نہ لڑنا بیہقی نے حدیث نقل کی جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا فرمایا ویسے ہی اون کی آنکھ

٤٧٠ **فصل** اس فصل میں وہ حدیث ہی کہ نکی سند پر ہی **عمر** إنهم خيروني أن يسألوني بالفحش أو يبخلوني ولست بباخل **قاله** حين قسم قسما فقال عمر يا رسول الله لغير هؤلاء كان أحق به منهم مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون لوگون نے مجھکو اختیار دیا ہی کہ مجھسے بری طرح سوال کرین یا مجھکو بخیل مشہور کرین اگر نہ دون میں بخیل نہیں یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے لوگوں کو دیا تھا تو عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے مستحق اونکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے حاصل مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر یہ لوگ مال کو نہ پاتے تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے میں نے دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر چاہے کہ دنیا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

٤٧١ **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکی سند پر ہی **ق** عائشة إنها ابنة أبي بكر **قاله** عند انتصار عائشة من زينب بنت جحش بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری میں روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ یا رسول اللہ ... کہ حضرت سب بیبیون کے پاس ... لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عائشہ کے مقدمے میں رنج نہ دے سوا عائشہ کے کسی بی بی پاس مجھکو وحی نہیں آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے آپکو رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ رضی کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو میں چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ میں اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ رضی سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر گئیں پھر بیبیون نے حضرت زینب رضی کو جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھیں حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب رضی نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتیں کہیں اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیان عائشہ کے مقدمے میں عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہ رضی ابتک کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عائشہ رضی نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ رضی ابی بکر رضی کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دبکے جواب نہ کر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا

٤٧٢ **ق** ابن مسعود إنها ستكون بعدي أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تأمرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله الذي لكم بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے ... اور تمہارا حق بیت المال سے

۴۷۳ نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی **ق** زید بن
ثابت إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ نکالتا ہے اوس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پھر اونسنے کہا پھر نہ مانا
۴۷۴ آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** أُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا قَالَهُ حِينَ
بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا
بِشَيْءٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا
إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا إِلَيْهَا بخاری اور مسلم نے ام عطیہ سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ بکری اپنی جگہ پہنچ گئی **ف** حضرت نے ایک بکری صدقہ کی نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے حضرت عائشہ نے کہا کچھ نہین مگر نسیبہ نے اوس
بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوٰۃ کا مال جب نسیبہ کو پہنچا حضرت کو بھی لینا او
۴۷۵ اونسنے پھر ہدیہ بھیجا حضرت کو بھیجی تو اوسکا کھانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ صدقہ بعد پہنچنے کے ہدیہ ہو جاتا ہے **ق** عائشۃ إِنَّهَا
كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ يَعْنِي خَدِيجَةَ بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدیجہ ایسی تھی اور
ایسی تھی یعنی اوس مین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اونسے ہوئی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک
نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اونکا یاد
بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو دیکھا بھی نہ تھا ایک دفعہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین
کوئی عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر لٹا دیا
عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اونکی بہت تعظیم کرتے تھے حضرت کی اولاد انہین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب
حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے اور چار بیٹیان یعنی حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوا حضرت فاطمہ
کسی کی اولاد باقی نہین ہے لیکن حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے غرض حضرت
کی حدیث کا یہ ترجمہ کہ خدیجہ سب سے بہتر ایک تو پہلا ایمان جو بیان ہوا دوسرے یہ کہ انکی نسل قیامت تک باقی رہی **ق**
۴۷۶ عَلِيٌّ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَعْنِي بِنْتَ حَمْزَةَ مسلم نے علی مرتضیٰ سے روایت کی کہ حضرت نے
فرمایا کہ حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہے **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور انکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتون سے نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان مین کوئی ہے مینے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود
۴۷۷ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** أَبُو ذَرٍّ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ يَعْنِي زَمْزَمَ مسلم نے ابو ذر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
زمزم بابرکت ہے اور سیری کا کھانا ہے **ف** یعنی جیسا کھانا کھانے سے سیری ہوتی ہے ویسا ہی زمزم پانی سے اگر سیری کی نیت سے پیوے اسلام

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال نہ پوچھ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو
حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہو حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم کے پانی اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین سے حدیثین ہین جن پر باب کا بیان ہی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ ٤٧٨
اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا
يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ **قاله** لَهٗ حِيْنَ عَيَّرَ
غُلَامًا بِاُمِّهٖ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق تو ایسا مرد ہی کہ تجھ مین جہالت کی خو ہی تمہارے غلام
تمہارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی یعنی اونکا مالک کیا ہی سو
جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا لے اسو
اون پہ اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف**
ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسی نے اوس کے سبب کو پوچھا تب حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا
کپڑا دستور کے موافق بقدر بقدر دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا
درست ہی اور بھاری کام کرنے لگے کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہو **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ ٤٧٩
تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً
تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا
ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ
اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ
خَوْلَةَ **قاله** لَهٗ لَمَّا عَادَهٗ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثونکو
مالدار چھوڑے بہتر ہی اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا
ثواب پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی جورو کے منہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا
جاونگا بعد اپنے ساتھیون کے ... حضرت نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب سے یہین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا
مرتبہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو پیچھے چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور
لوگ ... مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر ... جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون کے
بل ... لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف
لیگئے **ف** صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون
... مال بہت ہی اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے کوئی نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون
فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

غیرت کے واسطے بہت ہی بہتر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جو رو اور لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی تو اب اگر خدا کا حکم جان کر دیا اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین اور پھر زندگی
زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان و ہجرت پر
۴۸۰ ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ کہ جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا **ق** ابن عباس اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ
فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب ایک قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اس کی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا
کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو
اگر وے اس مین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبر دار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ لیجاوے اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چھانٹ کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر اکیجیو مظلوم
کی بددعا سے بات یہ ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا **شعر** بترس
۴۸۱ آہ مظلومان کہ وقت دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید **ع** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ
اَللّٰهُمَّ ابْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ **قَالَهُ** لَهُ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ایسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم سمجھا
۴۸۲ عمعبات ہی **و** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ
ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِيْ **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے ہو سکے گا اس وقت مین کیا تو نہین دیکھتا میرے حال اور لوگون کے حال کو
دیکھتا ہی یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن تو پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونہونے کہا کہ مین آپکا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین بتاتا ہی مین اسی
سنتے ہی مکے گیا کہ بیچارہ حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے تھے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

مین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ
حضرت کا ساتھ کسنے کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر و بلال رض پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ
٤٨٣ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا خ ابن عمر اِنَّكَ
لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قاله لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد الله
بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی الله عنه سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر
لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہے صدیق اکبر رض نے
عرض کی یا رسول الله میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہے مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامے کو
ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد کے بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے

٤٨٤ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اَ ہے ق اُمّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ
شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین
نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصل کر دیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص
نلیوے اوس حق کو سوا اسکے کچھ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری
سے ہو کر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے
٤٨٥ و ابو قتادة اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا ق له قبل ليلة
التعريس سوم مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن
٤٨٦ گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی و معاذ بن جبل
اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ
فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نچڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے
جب تک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے
فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا
دو آدمی حضرت اونپر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور مونہہ
دھو کر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

۴۸۷ اور ایک روایت میں ستر ہزار تھے خ ابو هريرة انكم ستحرصون على الامارة وانها ستكون ندامة يوم القيامة
فنعم المرضعة وبئست الفاطمة. بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر حالانکہ
حکومت کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب و عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی
بری ہے ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام
۴۸۸ حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ق جریرؓ انكم
سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل
طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں
جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو بے مزاحمت کے اوسکے دیکھنے میں بھی ہجوم
اوسکے لئے میں کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تمسے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور
سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن کی آیت پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف
مصنف میں جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ و معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں
۴۸۹ اسکا انکار کیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے و ابو ذرؓ انكم ستفتحون ارضا يذكر فيها
القيراط وفي رواية ستفتحون مصر وهي ارض يسمى فيها القيراط فاستوصوا باهلها خيرا فان لهم ذمة
ورحما مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے ایک زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یون ہے
کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو بہتری کی وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ انکے لئے امان ہے
اور اون سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی بادشاہ
ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے سو اسواسطے سوالون کو امان در پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل
کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو عرب کو اون سے ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھ نیکی و احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا
۴۹۰ خ انس انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمھارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو یہانتک کہ
تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایک انصاریون کو بلایا کہ ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجیے کیونکہ اگلے مسلمان وہی ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر زمین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت او ریاست کا حوصلہ کرنا
۴۹۱ و ابو سعيد انكم قد دنوتم من عدوكم والفطر اقوى لكم قاله حين دنا من مكة قال ابو سعيد
فنزلنا منزلا اخر فقال انكم مصبحو عدوكم والفطر اقوى لكم فافطروا وكانت عزمة فافطرنا
ثم لقد رأيتنا نصوم مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد ذلك في السفر مسلم میں ابوسعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو اور روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے

کہا ابو سعید نے پھر ہم اوترے دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا سو
توڑ و روزہ کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین
روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہونچے
تب حدیث فرمائی خلاصہ مطلب کا یہ ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد مین توڑنا افضل
ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَیۡفَةُ اِنَّکُمۡ ۴۹۲
لَاتَدۡرُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ اَنۡ تُبۡتَلَوۡا بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین
ڈالے جاؤ **ف** حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے
واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے
غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر ابتدا اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّکُمۡ لَسۡتُمۡ ۴۹۳
مِثۡلِیۡ اَمَا وَاللّٰہِ لَوۡ تَمَادٰی لِیَ الشَّہۡرُ لَوَاصَلۡتُ وِصَالًا یَدَعُ الۡمُتَعَمِّقُوۡنَ تَعَمُّقَہُمۡ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہین جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طے کے روزے رکھتا جاتا
کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طے کے روزے رکھے بعضے صحابہ بھی حضرت کے
ساتھ طے کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر طے کرنا
چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اور ون کو نہین **ق** اِبۡنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمۡ مُلَاقُو اللّٰہِ ۴۹۴
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرۡلًا مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت
مین یہ کچھ بھی نرہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اوٹھوگے
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جسمین اِنَّکُنَّ کی لفظ ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّکُنَّ لَاَنۡتُنَّ صَوَاحِبُ یُوۡسُفَ مُرُوۡا اَبَا بَکۡرٍ ۴۹۵
فَلۡیُصَلِّ بِالنَّاسِ **قَالَہٗ** فِیۡ مَرَضِہِ الَّذِیۡ تُوُفِّیَ فِیۡہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم
یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف فرمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہو کر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین
انتقال ہوا **ف** بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر رضہ سے لوگون کو نماز پڑھاوے مینے
کہا کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہین اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھاوینگے تو گھبرا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر رضہ کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے
فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مینے حفصہ رضہ کہا کہ تم حضرت کو سمجھاؤ انہون نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت
کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر رضہ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی
امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت و چتر شاہی دیکے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اوسکو ولیعہد کیا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّمَا ہی **ق** اِبۡنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُمۡ فِیۡ اَجَلِ مَنۡ خَلَا مِنَ الۡاُمَمِ ۴۹۶
کَمَا بَیۡنَ صَلٰوةِ الۡعَصۡرِ اِلٰی مَغۡرِبِ الشَّمۡسِ اِنَّمَا مَثَلُکُمۡ وَمَثَلُ الۡیَہُوۡدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسۡتَعۡمَلَ

عَمَلًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ
قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ
اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ
قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ
مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهَلْ ظَلَمْتُکُمْ
قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْهِ مَنْ شِئْتُ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری مسلمانون کی اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری
مسلمانون و مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثال اوس مرد کی جسنے کام کروایا کاریگرون سے اور اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام
تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جان لو اے مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری دوہری
دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا
فرماویگا کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہری تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرمائیگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت اون سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی تضعیف امت پر اور یہی حدیث مطابق مضمون
انجیل مین ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے
اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی دن چڑھے اور دوپہر بعد مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ یہ دن بھر محنتی اور تھوڑی دیر محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تم پر ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ
مین لیکن مقبول و برگزیدہ کم مین انتہی انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے
ہونے اس سبب سے پچھلی امت پر خدا کا کرم زیادہ اور نصاری کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو
کیا **ف** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ بخاری او مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار ۴۹۷
کامون کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اعمال کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو **ف** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ ۴۹۸
یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِکَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ
عَلَیْهِ مِنْهُ. مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاے

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہے اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضروری ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ق البراء ٤٩٩
بن عازب إِنَّمَا الْخَالَةُ أُمٌّ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماں ہے یعنی ماں کے برابر ہے ف
علی مرتضی اور جعفر طیار رض اور زید رض میں گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں کہ اوسکے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالیں حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح میں ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہے حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اس حدیث سے
نکالا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتیں اوسکو پالیں جیسے خالہ اور نانی ق أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ إِنَّمَا الرِّبَوا ٥٠٠
فِي النَّسِيئَةِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ میں ہے ف بیاج نام ہے ایک جنس
وزنی میں زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ سے اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہرا
معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا بیاج نہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہیں ہے مگر وعدہ بیاج ہے اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں واللہ اعلم خ عَائِشَةُ إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری ٥٠١
میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک دودھ سے جاتی ہے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں وہ
نکاح کو نہیں روکتا م أَبُو سَعِيدٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے ٥٠٢
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے اس حدیث کا حکم منسوخ ہے
چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے ق جَابِرٌ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا ٥٠٣
وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہے لوہار کی چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا
ہے ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے میں آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
منافق اور بے ایمان مدینے میں نہیں رہ سکتا ایماندار اوسمیں ٹھہرتا ہے م رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ ٥٠٤
دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں تمکو تمہارے دین کی بات بتلاؤں تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب میں تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤں تو میں بھی آخر آدمی ہی ہوں ف جب حضرت مدینے میں آئے تو وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور میں پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کاموں میں واجب ہے
دنیا کے کاموں میں واجب نہیں اسواسطے کہ میں بھی آدمی ہوں دنیا کے کاموں میں اگر میری اٹکل میں کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمیں عذاب ثواب کا
ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا بیان ہو ق ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ٥٠٥
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب میں کچھ
بھولا کروں تو تمکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح میں عبداللہ بن مسعود رض سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز حد سے آگے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجائے چار رکعت کے

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبروں کو بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا
٥٠٦ نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہو گیا ق اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَأْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا
هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں
اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو
فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے موافق سو جسکو کہ جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ تو اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے
٥٠٧ یا چاہے چھوڑ دیوے ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ
اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اون میں
کوئی شریف اور امیر چوری کرتا تھا تو اوسکو چھوڑ دیتے تھے سزا نہ دیتے اور جب اون میں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ
محمد کی بیٹی چرائے تو قطع کروں اوسکا ہاتھ کاٹوں ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگوں نے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو پھر سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم
ہوا کہ حکم شرع میں پاس اور رعایت نچاہیے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانے میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے
سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن بسبب مصطفےٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی
حسین کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے
٥٠٨ شریف اور رذیل کا اسمیں کچھ فرق نہیں خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تم سے
اگلے امتیں ہوچکیں میں ایسی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی
٥٠٩ زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف عبد مناف
کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرت نے خیبر کا
پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رض نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن یہ کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں
اگرچہ برابری کی قرابت دیا ہے تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی
کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی ہے یہ سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں
٥١٠ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ آنے کی اجازت مانگنا تو نظر ہی کے سبب سے ٹھہرایا گیا ہے ف مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے

فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونیکی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تونے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھروں میں جھانکنا سخت جرم ہے

511 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھ عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک مع جب صحیح ہے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

512 ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا. بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالحے کیوں نہ پاک کرلی کہ تمھارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور زمین وغیرہ اوٹھالینا درست ہی

513 خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ. بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونپر بیٹھے سو نیچے سے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وہ خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے

514 ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَهٗ لَهٗ. بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے مونہہ پر اور دوسری روایت یوں ہی کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارکے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونہہ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے کہا ف روایت ہی عمارؓ سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نپایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں ملی نی سب جگہہ پہنچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ پھر یہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضرب ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربیں ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب مونہہ کیواسطے اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داود میں عمارؓ سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہی

515 م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے

٥١٦ ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ھ ابُو ھریرۃ اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ
اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ
تَقَحَّمُونَ فِيهِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال اور میری امت کی مثل جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر
اوسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین کمر سے پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص
اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت
٥١٧ روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین چھوڑتے ق ابُو ھریرۃ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ
قَالَهُ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ کاہنون
کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو
حمل بن مالک نے کہا کہ جو بچہ کہ نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو جھوٹی باتین
بنا کر سجع ملاکر کہتے تھے ایک سچی بات مین جھوٹ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی ویسا ہی
باتونکو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی ویسی داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون
کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز
روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافات جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور
٥١٨ خدا اور رسول کے دشمن ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب اللہ مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف
عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ دو شخص مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کیا تھا حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
مطلب یہ کہ جب آیت کی قراءت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قراءت کی انکار کرے
٥١٩ بلکہ دونون کو مانے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن
کے بعد ف مسلم مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت میں بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد
کرتی ہی سو مین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت
بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گزر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر پشت پر پھینکتی تب
عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے حضرت نے فرمایا
٥٢٠ کہ اسلام مین بہت ہی کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین سہا جاتا ہ حَفْصَةُ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا
يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین

مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتیں اوس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے
اوسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رضہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب حدیث سنائی یعنی دجال ظاہر
قہر الٰہی ہے لعنت ابن صیاد کو کیوں غصے دلایا شاید یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہے چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہے
اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا **خ** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ۵۲۱
ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ بخاری میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو
اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہوجاوے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے
سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالوں کی جڑ و میں
پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل میں جوڑا کھولنا ضرور ہے **م** عُمَرُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ ۵۲۲
مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ مسلم میں عمر فاروق رضہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

دوسرے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لا آیا ہے **ق** اَبُوْ مُوْسٰى لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيُشْرِكُوْنَ ۵۲۳
بِهٖ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سنکے خدا سے
زیادہ کوئی صبر کرنیوالا اور غصے کا روکنے والا نہیں مثال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہیں اولاد اوسکی ٹھہراتے ہیں تسپر بھی ان کا فروں کو آرام
دیتا ہے اور روزی دیتا ہے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ ۵۲۴
مَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ
لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری او مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں اور
اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب و حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهٗ بخاری ۵۲۵
میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو کچھ حرج نہیں تپ گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک
گنوار سے فرمایا جسکی بیماری پوچھنے کو گئے تھے **ف** یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں کچھ حرج کی بات نہیں سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے
جاوے یوں کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب فارسی یا ہندی زبان میں کہے **م** جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ ۵۲۶
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائیں ہاتھ
سے کھاتا ہے **ف** سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائیں ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا
ناک جھاڑنا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا ۵۲۷
رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع
۵۲۸ اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست ہے **ق** ابن مسعودؓ لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتها لزوجها کانہ
ینظر الیہا۔ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کرے کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے **ف** جب دوسری عورت کی شکل اپنے خاوند سے کہے گی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے آنحضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی
۵۲۹ ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے **و** ابو ہریرۃؓ لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر۔ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو پھل کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہ ہو
یعنی جب تک پکنے نہ ہو اور نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ یا کم کر کے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو **ف** امام شافعی
کے نزدیک جب تک کہ پھل پک نہ جاوے بیچنا نہیں درست ہے جیسا حدیث سے نکلتا ہے اور پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
۵۳۰ اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا **ع** ابو ہریرۃؓ لا تبدءوا الیہود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدهم فی
طریق فاضطروہ الی اضیقہ۔ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب
تم اونہیں سے ملا کرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو **ف** یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور
اگر وے سلام کریں تو جواب دیجیے وعلیکم یعنی تم پر بھی جو کہے تم اونکو دبا اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا
۵۳۱ تو ذلت کے لائق ہوئے **ق** ابو بشیر الانصاریؓ لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابو بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے **ف**
گنڈا کاٹنا اس واسطے فرمایا کہ اوس میں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ وہ لوگ اوس میں یا چرنے میں کہیں اٹک نہ جاوے یا وے
۵۳۲ لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیا گنڈا جانوروں کے اسی خیال سے باندھتے ہیں **م** ابن عمرؓ لا تبیعوا
الثمر حتی یبدو صلاحہ۔ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو میوہ کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی اندر
۵۳۳ ہو اور درست ہو اور خوب پکنے سے پہلے **و** عثمانؓ لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرهم بالدرهمین۔ مسلم میں حضرت عثمانؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے **ف** یعنی چاندی سونے میں
۵۳۴ زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے **ق** ابو سعیدؓ لا تبیعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض
ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائبا بناجز۔ بخاری اور مسلم
میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر برابر اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر
برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہ کہ آپ کی غرض یہ ہے کہ جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا اور
دست بدست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادتی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی
وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست
۵۳۵ چاندی سونے میں کمی برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکا حساب کیجیو **و** ابن عباسؓ لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ چند جوانون کو دیکھا
کہ مرغی کو ایک جگہہ کھڑا کیا ہی تیرون سے اوسکو نشانہ مار رہے تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اسپر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ
زندہ جانور کو چونگ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین او شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی
ق ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ٥٣٦
نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ جاتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے **خ**
ابو ہریرۃ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ ٥٣٧
یعنی دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے ملجاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب
اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار رہو گے **خ** ابو ہریرۃ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ ٥٣٨
مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو تحقیق شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مُردون کی طرح
بیعمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تا کہ شیطان بھاگے **و** ابو مرثد الغنوی لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَ ٥٣٩
لَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف**
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر ادھر نماز پڑھو یا
اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین **خ** ابو ہریرۃ لَا تَحَاسَدُوا وَفِي رِوَايَةٍ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ٥٤٠
رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا
لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو بھی
قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو وہ یون
کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی **ف** حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھہ سکے اور چاہے
کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج وبلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا
لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین **ق** ابو ہریرۃ ٥٤١
لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالچ نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو
اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو آپسمین غیبت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت
اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چھوڑو **م** ام الفضل لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَ ٥٤٢
لَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دو بار نہین موجب حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دو بار
٥٤٣ بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دو بار کی قید نہین واللہ اعلم **و** عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
٥٤٤ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا **و** ابُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ لَا
تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تَعِدَنَّ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اوسکے خلاف
٥٤٥ کرے **و** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِآبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
٥٤٦ فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی **ف** سوائے خدا کے کسی کی قسم نہین درست **و** عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال
نہین زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی **ف** بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوٰۃ کا کام
کرنے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ
لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اولاد کے واسطے
٥٤٧ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی **و** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ
مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ
اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور
دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اونمین جمعہ بھی آپڑے
ف جمعہ کے دن غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضروری ہی اس واسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی کہین ان کامون مین خلل نڈالے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
٥٤٨ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے **خ** ابْنُ مَسْعُوْدٍ
لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اختلاف نکیا کرو اس واسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوئے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے مصابیح مین
روایت ہی کہ ایک شخص سے نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون خوب
٥٤٩ پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ
الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو **ف** یعنی اصل پیغمبری
مین سب برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر ہی اس واسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض برابر ہی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
٥٥٠ بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا
اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین مجکو بہتر نجانو

سوالبتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہوجاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسی کو اوس عرش کا پایہ پکڑے ہوے دیکھونگا کہ
عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہوگئی **ف** اس حدیث کا قصہ
آگے ہوچکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ ہی خلاصہ یہ کہ اسطرح تفضیلات نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت
۵۵۱ نکلے **خ** اَبُوْطَلْحَۃَ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَۃُ بَیْتًا فِیْہِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃُ تَمَاثِیْلَ بخاری مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی
۵۵۲ کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مَّآ اَصَابَھُمْ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے ہوا
تو مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہی گذرے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھینکوا دیا معلوم ہو
کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود پر حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مرگئے
۵۵۳ اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہی **م** اُمُّ سَلَمَۃَ لَاتَدْعُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا
تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا کے اس واسطے کہ فرشتے آمین
کہتے ہین تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مرگیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے
۵۵۴ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا نکرو تمہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جَابِرٌ لَاتَذْبَحُوْا
اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَیْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال
کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے
۵۵۵ کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَاتَذْھَبُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ حَتّٰی یَمْلِكَ
رَجُلٌ یُّقَالُ لَہٗ جَھْجَاہُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر ہونگے جب تک بادشاہ ہوگا وہ مرد جسکا
نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا
۵۵۶ اور کہان ہوگا **ق** اَبُوْبَكْرَۃَ وَجَرِیْرٌ وَّابْنُ عُمَرَ لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
بخاری و مسلم مین ابو بکرہ و جریر اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہوجائیو کہ تم لوگون سے بعضے
بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون
۵۵۷ کی عادت ہی تم ایسا نکرنا **ق** اَنَسٌ لَاتَزَالُ جَھَنَّمُ تَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْھَا رَبُّ الْعِزَّۃِ قَدَمَہٗ
فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ بخاری و مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ
دوزخ کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ ہی یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم اور سمٹ
جاویگی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوک نہ مٹے گی وہ ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب

اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہی ویسا
٥٥٨ ہی مانا چاہئے اور کہا چاہئے واللہ اعلم ۞ جابرؓ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ اَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہو کر قیامت
تک پھر اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی ع کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین
آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد
٥٥٩ جاری ہی ق انس لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف
ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب
٥٦٠ کیا لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ۞ زَيْنَبُ بِنْتُ
اَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ
مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون نیک
تم مین ہی ف مصابیح مین زینب رضؓ سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ
٥٦١ حدیث فرمائی اور حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ۞ ابن عمرؓ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّي
لَا اٰمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا نہین
کہ کہین دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اوسکی بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام عظیم ہو
٥٦٢ تو قرآن لیجانا مضائقہ نہین ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ
مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے
٥٦٣ سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی خ ابو ہریرہؓ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ
مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان
بہن کی طلاق تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہئے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح
کرلیوے سو اوسکو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ف یعنی جو عورت کہ چاہے کہ اوس مرد سے جسنے دوسرا نکاح کیا چاہا تو وہ پہلی جورو کا طلاق چاہے گا کہ اوسکا
٥٦٤ مال سب مجھے ملے بلا اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشہ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِالْاِخْتِيَارِ
عَائِشَةَ اِيَّاهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ
عائشہ نے مجھکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ و رسول کو اختیار کرین یا ورنہ فقر و فاقے سے

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہوں تو پہلے عائشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور سبھون کی کہ حضرت نے اللہ
اور رسول کا اختیار کرنا ہی اور بیبیوں سے نہ فرمانا کہ یعنی کو میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ع ۵۶۵
عَايِشَةُ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا. بخاری نے حضرت عائشہ رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مُردوں کو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو پہنچ گئے اپنے کیے کو ف یعنی مردوں نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب انکو پہنچ گیا اب
انکو بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی ﻫ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي ۵۶۶
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بد مت کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر
سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ برابر بھی ثواب نملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی صحابہ نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت
ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھیں کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی کرنے سے تمام عالم میں اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن میں
مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہیں ہو سکتی ہی ایسے دین کے سرداروں کو
بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون شیعوں سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہیں دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو چھپاتے ہیں ﻫ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ ۵۶۷
لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ
لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی
آسانی والا اور رباح یعنی نفع والا اور نہ نجیح یعنی مطلب والا اور نہ افلح یعنی نجات والا سو تو یوں کہیگا کہ یہاں فلانا غلام ہی وہ گھر میں ہی
وہ نہو تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہاں نہیں ہی یہ نام چار ہیں اس سے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھانا ف بہت یوں ہی
لوگوں کی کہ غلاموں کے اکثر نام [illegible] مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار
حال آنکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہیں جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسی نے جواب میں کہا نہیں یعنی نہ
نجات اور نہ برکت [illegible] اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدا
اسلام میں تھا جب اعتقاد مضبوط ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تب ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ ۵۶۸
فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قال کہا
انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاراد ان یشتریہ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجھکو وہ ایک درم کو دیوے سو تحقیق اپنے صدقے کا پھیر لینے
والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ میں ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے کہا جب اونھوں نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا میں کسیکو دیا تھا
جسکے پاس تھا اوسنے اوسکو ضائع کیا دبلا کر دیا تب عمر فاروق رضی نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ میں دیوے
اوسکو پھیر مول بھی نہ لیوے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ ۵۶۹
مَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنی
کوئی سفر نکرے مسجد کے ثواب کے واسطے [illegible] مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی کعبہ دوسرے مدینے میں حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام میں بیت المقدس [illegible]

داؤد اور سلیمان کی بنائی ف اکثر احتیاط والے اور عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگوں کی قبروں پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ
درست نہیں جانتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجدوں کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدیں برابر ہیں سوا
ان تین مسجدوں کے اور کسی شہر کی مسجد میں سفر کر کے جانا درست نہیں ہے سوا مسجدوں کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث میں منع نہیں
واللہ اعلم اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدوں سے ہزار بار افضل ہے اور کعبے میں نماز میری مسجد سے سو
٥٧٠ بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدوں سے لاکھ بار افضل ہے م اَبُوْ بَرْزَةَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا
لَعْنَةٌ مسلم میں ابوبرزہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے ف حضرت سفر میں تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جھڑکی کے واسطے فرمایا تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
٥٧١ بھی لعنت کرنا نہیں درست م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے
٥٧٢ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگوں کا جن میں کتا اور گھنگرو ہوتا ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا
اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والوں یعنی یہود اور نصاری کو سچا جانو اور نہ اونکو جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو اگلے
پیغمبروں پر اوترا ف حضرت کے وقت میں یہود توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو تو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو تو شاید کہ سچی بات ہو اور سمجھاؤ نکو
٥٧٣ کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہیں مگر جو کچھ تمہارا اعتماد نہیں ہم نہیں جانتے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا خ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا
الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا
مِّنْ تَمْرٍ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنوں میں سو جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کاموں میں مختار ہے خواہ رکھے خواہ اونکو پھیرے اور ایک صاع کھجور بدلا دیکر ف دستور ہے دغا بازوں کا کئی دن کا دودھ
گائے بکری کا بند رکھتے ہیں تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا اوس
اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب میں بدلا دینا نہیں ہے اسواسطے کہ جانور کا دانہ اور چارہ دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول
٥٧٤ میں بیوعوں میں اونکو بیان ہو چکا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر میں آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ میں دیوے گی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث میں خاوند کے
ہوتے عورت پر جتنا فرض روزہ ہے اوس میں خاوند کی اجازت کی حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف ہو اور خاوند
کی کمائی سے راہ خدا میں دینا جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب سے ہو اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت
٥٧٥ کو کسی طرح دینا درست نہیں ق عُمَرُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ
بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیجا میری تعریف نکیا کرو جیسے بیجا عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ ع کی بیجا تعریف بہت بڑھا کر کی بعضون
نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانون ایسی تعریف میری کا فر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا
بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے
بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے علوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جو چاہین سو کر ڈالین یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
۵۷۶ کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ
نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ **قَالَهُ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ. بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جلدی نکر سوا البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اسطرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادا بھی اسمین آ جاوین
۵۷۷ ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بیدین
لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے
۵۷۸ کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **ص** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَائِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَرْعٰى اِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ
قَالَهُ لَمَّا اَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ حِمْيَرَ فِيْ غَزْوَةِ مُوْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ
وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ اِدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ
بِعَوْفٍ فَاَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيْثَ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمھاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو حوض تک
سو اوسمین وے گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت
کا مال لشکر کو ہی اور سرکشی کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

نصاریٰ سے لڑائی تھی لشکر نصاری کا اکھٹا تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوارین اوس دن اونکے
ہاتھ مین ٹوٹ گئین جب دشمنون نے شکست پائی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب بہت تھا خالد نے
اوس مین سے تہوڑا سا دیا عوف بن مالک اشجعی نے کہ وہ بھی خالد کے ساتھ تھے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
حضرت کے پاس آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب وہ سب اسباب دیدو پھر خالد جو عوف کے پاس سے گزرے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو ہم نے تم سے کہا تھا سو کر دکھلایا
خالد کو بہت غصہ آیا یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دو اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا
٥٧٩ کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہے تا لشکر میں رعب رہے تا ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهُ
لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ أَوْصِنِيْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے کئی بار نصیحت کی خواہش کی تھی وہ بہت غصہ ور تھا اوس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے
٥٨٠ واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى اسْمِ
صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ وَيُرْوٰى صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَ
إِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ بخاری مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرے یاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ غالب نہو وین جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر آگاہ رہو کہ وہ عشا ہے اور جنگلی لوگ اوسکو اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ
تمہاری نماز کا نام عشا ہے البتہ اوسکا نام اللہ کی کتاب مین عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت
تک اندھیرے مین دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہنا نچاہیے کہ نماز کے نام شرعی کا مبدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے
٥٨١ اوس سے منع کیا ق اَبُوْسَعِيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا
قَالَهُ لِأَخِيْ بَنِيْ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکر بیچ ملی ہوئی کھجورون کو روپیون کے بدلے پھر اون روپیون سے خرید لے اچھی کھجورین یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے ایک شخص سے فرمایا کہ اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہان وہ عمدہ قسم کی کھجور
لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوس نے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو صاع دیکر
ایک صاع عمدہ لیتے ہین حضرت نے فرمایا یعنی ایک جنس مین کمی بیشی سے لینا دینا بیاج ہے ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو
٥٨٢ روپیون سے بیچ ڈالو پھر اون روپیون سے عمدہ خرید لو بیاج سے بچنا ان چیزون مین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چھوہارے مین کرنا چاہیے م ابن عمر
لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون
طہارت کے نماز قبول نہین ہوتی اور صدقہ مال غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

قبول نہین اور جو مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ق ابو ہریرۃ لا تقبل صلوۃ من احدث حتی ٥٨٣
یتوضأ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکرے ف
وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے او پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون بہے بدن پر سے اوپنکی اور دیوانگی سے ق
ابو ہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ ٥٨٤
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری
بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ نقد نہین تھا اور کچھ فدک اور خیبر مین سے جو حصہ نکلا
معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹینگے باقی رہی یہ مین بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ
ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اوسکی حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت
اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اونکا حصہ نہین ملتا اور حضرت
فاطمہ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین صلح
تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہین بے فائدہ ق المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ٥٨٥
ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سألہ المقداد عن قتل
من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو وہ ہے قبل اوسکے
برابر ہو جائیگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہوگیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مارڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا
اگر تو اوسکو ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جائیگا ق عائشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا ٥٨٦
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اوس سے
زیادہ مال چورا وے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اوس سے کم چورا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو
ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمین دس درم کی حد ہے خ ابو ہریرۃ لا تقولوا ھکذا ٥٨٧
لا تعینوا علیہ الشیطان قالہ حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب بالحد بخاری مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو جب حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد لگایا گیا تھا
یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان
کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ الربیع بنت معوذ بن ٥٨٨

عَشرَآءَ لَا تَقُولِي هٰذِهٖ وَ قُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ہے پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان
جنگ بدر کے کڑکے گاتی تھین دف بجاکر اُن مین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین
نیا راگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اوسکے بول اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے ق اَنَسٌ
٥٨٩ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
٥٩٠ بُرے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہیگا سب کافر ہونگے خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَأْخُذَ اُمَّتِي مَاخَذَ الْقُرُونِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ
قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نکرنے لگیگی
امت میری اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سب میری امت بھی
کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی و نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اونکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوسی و نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر ڈھیٹ ہونا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سود لینا یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصاً ہندوستان
٥٩١ مین جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ
اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین
اوس ملک کا نام ہے جس مین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینے مین برا زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آن پہونچی ایک طرف مین پیٹ پھٹ گئی اور مینہ سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نکلتی
تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ امر الذی چھ سو برس کے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
٥٩٢ ہوا معجزہ ہوا حضرت کا ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے
گرد جسکو ذی الخلصہ نام ہے ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے تھے ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اور
اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو توڑوا ڈالا سو حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے قریب قوم مرتد ہوجاویگی اور
٥٩٣ بت کو پوجینا اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو
دیکھینگے لوگ سب ایمان لاوینگے تو یہی وہ وقت ہے فائدہ نکریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جو نلائی تھی پہلے ایمان ف یعنی بن دیکھے کا

ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان لانا کیا فائدہ ہی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
۵۹۴ سامنے آجاتا ہی **ق** عائشۃ لا تقوم الساعۃ حتی تعبد اللات والعزی بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک لات اور عزی پوجا وین **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین
۵۹۵ توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تعود ارض
العرب مروجا وانہارا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین
سبزہ زار نہروالی **ف** عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوس مین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
۵۹۶ عرب سے مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی **خ** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تقاتلوا الیھود حتی یقول الحجر وراءہ الیھودی یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہے گا پتھر جسکے پیچھے
یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اوسکے لشکر مین
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو بین بین قتل کرینگے **خ**
۵۹۷ ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف صغار
الاعین کان وجوھھم المجان المطرقۃ نعالھم الشعر بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان
تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالین ہین تہ بہ
تہ اوپر تلے چڑھا یعنی اونکے گول مونہہ ہین موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے
۵۹۸ اور فتحیاب ہوئے **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین تہ بہ تہ
۵۹۹ چڑھی ہوئی ہین یعنی موٹے مونہہ گول گول **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
۶۰۰ **ف** قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان
دعواھما واحدۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس میں لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد
۶۰۱ رسول اللہ **م** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش
من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا
منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب
اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا

فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدیؑ کا لشکر ہے پھر جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارے درمیان اور اون مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اون سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہی سب شہید ون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نپڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جس وقت دولت کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوار و نکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر اچانک وہین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمھارے پیچھے تمھارے گھرون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور دجال نکلنے کی خبر جھوٹھ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اوترینگے پھر اونکو نماز پڑھاوینگے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود گل جاوے یہانتک کہ مر کے نیست نابود ہو لیکن اوسکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے نابود ہونے کا سبب لوگون کو اوسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے مسلمانون کے عمل مین ہی چنانچہ روم کا بادشاہ مسلمان ہین رہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوس مین عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اسکا ذکر ہی

٦٠٢ عن انسؓ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ کہا جاویگا اللہ اللہ **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب کہ قیامت اوسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نکریگا یعنی اوسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نکہیگا کہ اللہ سے ڈر

٦٠٣ عن ابی ہریرۃؓ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھولدیگا یعنی اوس مین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑمرینگے سو قتل ہونگے ہر سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اون مین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب ہی مین بلا شرکت پاؤن **ف** فرات کوفے اور کربلا کے درمیان مین ہی

٦٠٤ عن ابی ہریرۃؓ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے کا کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے
قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہا ادھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین لکھا
٦٠٥ ق ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل منہ صدقتہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑیگا یہان تک
کہ مالدار فکر مین کھٹکیہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے
٦٠٦ کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان نکلے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق ابو ھریرۃ
لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے
قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبروان کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے
ہونے والی چیزین ہین اونکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکی ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا
٦٠٧ ق ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القران فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی ھذا حدیث منسوخ
صدر اول بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے لکھا سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو
مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاو اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صنعانی نے اپنی کتاب مین کہ ذکر حدیث کا
اول مین یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین
قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع
کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین
ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی اور یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی
علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین عجب
گھال میل ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر
٦٠٨ ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتاب ہی صرف آسمانی کلام نہین ق علی لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار
بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو تحقیق یہ بات ہی کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا
٦٠٩ ق عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
٦١٠ فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے سو تحقیق جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا ق حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا
الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی انیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا
ولکم فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے
برتنون مین اور نہ کھاو اونکے پیالون مین سواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی
ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخاب اور تافتہ اور دریائی

ف بیان فرق و تمیز قرآن و حدیث [illegible] کتب یہود و نصاریٰ

اور طلا اور گلبدن اور زرعنا زیبا مردون کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف منظور ہو
تو اچھے کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کرین جو قیمت مین اون سے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو
٦١١ ناخوش کیجے م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ
مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھ سے کچھ مانگیگا اور مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوس مین برکت نہوگی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھ سے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ جرم
٦١٢ ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر اناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جو بیوپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیوپاری کھیپ کا مالک بازار مین آوے
تو اوسکو اختیار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی اناج بازار مین بیچ لیوے ف منع ہے لوگون کو آگے
بڑھکر اناج کی کھیپ اول لینا حرام اسواسطے کہ اسمین نقصان ہے ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرا تمام شہر کی حق تلفی
٦١٣ کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے بیوپاری کو اختیار دیا م جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا
تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى
إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین زانو اوٹھا کر گوٹ
نہ بیٹھ یعنی بدن کھلا رہیگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسطرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نہ نکال سکے اور کسی کام مین ہاتھ
نہ نکال سکے اور نہ رکھ ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے سکھلائی مسلمانون کو ادب کھانا
٦١٤ ق ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب آدمیون نے فساد نکالا ہے تو مسجد مین اونکا جانا منع کرتے اسواسطے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا
٦١٥ مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد ہے تو اب درست نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تاکہ اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر جنگل مین یا جنگل مین تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کرچکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا مویشی پلانے سے منع کرو اور اگر پانی نہ ملیگا تو جانور کہ جنگل کا چارا بھی جو تالاب کے قریب ہے رہ جاویگا حیلے سے تمہارے گھاس بھی
٦١٦ زیادہ بچا رہیگا پانی سے منع نہ کرو یہ فرمایا کہ جب چارا بچے کہ آدمی اور جانور وہان آوینگے نہ چارا بچیگا د أَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم مین ابوقتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر کھجور
اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
٦١٧ فرمایا دو چیز کو ملا کر تر نکیا کرو کہ اسمین جلد نشہ ہو جاتا ہے ق أَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری

اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ تر نہ کیا کرو تونبی مین اور نہ مزفت برتن مین ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے
٦١٨ استعمال اول منع ہوئے و ابو ہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به
من البخیل مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر مانا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا
مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی
٦١٩ ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء قاله له بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکاؤ اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف مصابیح مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بھوکے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین رکھا پکانیکو پھر مینے حضرت کو
چپکے خبر کی کہ حضرت دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک مین آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک
ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی اوس مین سے سیر ہوکے کھایا اور ہانڈی ویسی طرح گوشت
٦٢٠ بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق ابو ہریرۃ
لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنها قال ان
تسکت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نلی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاوے گی حضرت
نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا یہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی
نہین اوسکا چپ رہنا یہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان
عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی
٦٢١ چھوٹی ہو یا جوان و ابو ہریرۃ لا تنکح العمة علی ابنة الاخ ولا ابنة الاخت علی الخالة مسلم مین ابو ہریرہ رضہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی
٦٢٢ کہ ایسی عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست و ابو ہریرۃ
لا تنکح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی
٦٢٣ پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے
٦٢٤ اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

لَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو بعد
تو خدا بھی تجھکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
٦٢٥ بھی روکیگا و جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ
اِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور
جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری
قوم سے بقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہا لیکن
٦٢٦ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی و ابْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط
سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلا کیا کرتے تھے اور اسکو مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا
٦٢٧ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بیچنا درست دو صاع کھجور کا ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کا ایک صاع سے اور نہ ایک
٦٢٨ درم کا دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی و اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
٦٢٩ ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی و عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا مل گیا ہو تو پہلے کھانا کھا لے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل لگا رہے اور اسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب لگے تو
٦٣٠ تو اوس وقت ایسے نماز پڑھنا نماز مین خلل لانا ہی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف
امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ق
٦٣١ عَلِيٌّ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکی طاعت نہین ہی خدا کے گناہ مین طاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا اوستاد کی نیک کام مین
٦٣٢ طاعت کیجیے اور خدا کے گناہ کے کام مین طاعت نہ کیجیے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بدلینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر نیک فال لینا ہی ف عرب کا دستور تھا پرندون اور جانورون کی آوازون پر
شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ یہ وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال وسکو کہتے ہین کہ کسی لفظ سے
یا کسیکی بات سے خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح و سالم ہو جاؤنگا اور جو یہ فال نامے بنا لیے
٦٣٣ ہین شیخ وغیرہ مین فال دیکھنا ہرگز درست نہین بلکہ وہ تو کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ق جَابِرٌ لَا عَدْوٰی

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بلینا
کچھہ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی
سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین
سو فرمایا حضرت نے کہ یہہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھہ نہین کر سکتا تمام جہان کا مالک خدا ہی کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر بھٹکاتے
ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھہ ضرر نہو گا ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ ٦٣٤
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی سنت اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین بعضے
تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کر کے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور یاد رجب
کی تعظیم کے واسطے اوس مہینے کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ ٦٣٥
عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ
لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي. بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال
گیا اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس مال کا پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد کو کہا جسنے کہ اپنی جورو کو تہمت لگایا
جھوٹھ پر بد دعا کر کے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جو دیا تھا وہ دلوا دیجیے ق اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ ٦٣٦
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ. بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت
عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور خیبر مین زمین تھی تب
صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس
مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھہ کمی بیشی اوسمین
نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا
کہ پیغمبر کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بداعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین
ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَهُ ٦٣٧
لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ. بخاری مین عبداللہ بن ہشام رضہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہوئیگا یہان تک کہ
مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاون یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبداللہ بن ہشام رضہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھہ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے

[illegible]

آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماباپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نرکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامو نمین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی آلہی اپنے کرم سے ہمکو اسکے حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین یارب العالمین

۶۳۸ خ انسؓ لا واللّٰه لا تذرون منه درهما يعني من فداء العباس بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے کے مت چھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو گئے اونمین عباسؓ حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چند مسلمین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال کے چھوڑ دین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب کا مال لیا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نچاہیے

۶۳۹ م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جس واسطے بنائی گئین ہین حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین اسواسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین

۶۴۰ ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اوسکے گرد نواح کے لوگو نپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی

۶۴۱ م أَبُو قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَهُ ظُهْرًا لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ہلاک نہوگے کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ حضرت نے جس رات آخر شب کو اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈہلتے فرمایا ف جنگ کو جب حضرت تشریف لیجاتے تھے تو موسم گرمی کا تھا پانی نہین تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا تو کچا جو مین بند تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے موہنہ سے لگایا خود پیا یا کچھ اوسمین کو نکالا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تین ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۶۴۲ م ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکہاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

۶۴۳ ق انسؓ لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوگا تم مین سے کوئی جب تک
مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی محب کو سب سے زیادہ چاہیے اور اسکی رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی
تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے
اور اسکو بات حال نہین مو شغال نگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٓہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى ٦٤٤
يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہوگا یہان تک
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
اس حدیث پر عمل اوسکا صاف ہے جو اوسکے دل مین کینہ اور حسد نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری ٦٤٥
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو
اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچو یہ مین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے
کو بیچنا درست ہی ح جَابِرٌ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ٦٤٦
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگون کو آپس مین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے ف
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے
پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو سبکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی ہو
اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی خ م اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ٦٤٧
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعید رضہ سے اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت
کو مانتا ہی ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے
اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی خ عَائِشَةُ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ ٦٤٨
لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین سے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا
جاؤن عباس کے سوائے کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین جبراً دوا کو لگایا
تھا جب حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ ٦٤٩
يَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بند پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی
بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ ٦٥٠
لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

نماز فرض وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کر کے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین
۶۵۱ نماز پڑھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ
كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو
دو شنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کی پیشوائی
۶۵۲ کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ. بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب
اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے جب
میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بیصبری کی اور ناامیدی کی و اگر فساد
۶۵۳ زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً
اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا. بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو
۶۵۴ معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ
وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا. مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین
۶۵۵ ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ
مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ. مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا
غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول
۶۵۶ لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہی ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ
اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ. بخاری اور مسلم مین ابو بردہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ مارا جاوے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد مین خدا کی حدون سے ف حدود وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے
مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر جرم کے واسطے مقرر ہوئی ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا
۶۵۷ غالب تھی تو اوسوقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر دینا مناسب ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
۶۵۸ کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے خ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يُجْمَعُ
بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. بخاری مین ابوبکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ ملاوے جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ ان سب اپنی بکریون کو
ملا کر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کردین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوۃ نہین ہی تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا
حیلہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانیکا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اوسکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج
مول لیلیوے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی با ریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور
٦٥٩ عذاب کیا ع عائشة لا يجوع اهل بيت عندهم التمر مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے
٦٦٠ رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق البراء بن
عازب لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله
يعني الانصار بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ انکو دوست رکھیگا سوا ایماندار کے
اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے
٦٦١ اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق ابو بكر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان
بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے
کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبرؓ کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث
فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان تھا کہ کپڑونمین
٦٦٢ ہم نے گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق ابو بكرة لا يحكم احد
بين اثنين وهو غضبان بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے
کہ سچ اور جھوٹھ کو جانچے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور
٦٦٣ حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین ق ابن عمر لا يحلبن احد ماشية احد
الا باذنه ايحب احدكم ان تؤتى مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فانما تخزن لهم
ضروع مواشيهم اطعماتهم فلا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوسرے کسی کے جانور کو نہ دوہے اوسکی اجازت بغیر بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکر اوسکا خزانہ توڑ
اور سب کھانا اوسکا نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین
٦٦٤ حفاظت کی اسواسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق ابن مسعود لا يحل دم امرئ مسلم

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ
لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی
دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاحا مرد یا نکاحی عورت جو
زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمانون کے گروہ سے علیحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمان کا
٦٦٥ قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کاری نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا **ج** جابر رضی اللہ عنہ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ
اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ۔ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو ہتیار اوٹھانا مکہ مین قتل
کے واسطے **ف** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی
بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اونکا قول سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون
لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھلائی کرنے والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہو گیا ہی سو کر جب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی
وہی کہتا ہون جو پیغمبر یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر
٦٦٦ اونکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی
منزل اور اوسکے ساتھہ اوسکا کوئی محرم نہو اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ **ف**
عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھہ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو
٦٦٧ سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین **ج** اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ بخاری اور مسلم
مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین
سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی کسی عزیز کے
غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے
نہ زیادہ اور بعض ان خاوند کے غم مین برسی یا شبینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام کے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا
٦٦٨ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ
ثَلٰثٍ۔ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے
زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین ولیکن دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی
چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے نجانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو عورت سے نہ بولنا ادب کے واسطے تین دن سے
٦٦٩ زیادہ بھی درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی بات ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ
نہیں خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ ۶۷۰
النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھلایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ میں مگر دکھلایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تا کہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ
اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے
کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تب اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا و جابر لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ ۶۷۱
مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا
اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف
اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب کو
ضائع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام
میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے و ۶۷۲
انس لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ
نجاویگا جسکا ہمسایہ اوسکی بدی اور ظلم سے امن نہ پاوے ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم کرتا ہے
و جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ۶۷۳
کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادر اور رشتے والوں سے احسان اور سلوک نکرے خ حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۶۷۴
قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغلخور بہشت میں نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے
واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خواہش نے اوسکو اغوا کیا و ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۶۷۵
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ
حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے
کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا جمیل ہے یعنی نہایت صنعت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی
اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے وہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہے حق کو باطل کرنا اور سچی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل و حقیر جاننا خ ۶۷۶
أَبُو بَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ
بخاری میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے
ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

ق ام مبشر لا يدخل النار احد بايع تحت الشجرة س مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ ۶۷۷
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا سولہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو
اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین ق ام مبشر لا يدخل النار ان شاء الله من اصحاب ۶۷۸
الشجرة احد الذين بايعوا تحتها فقالت حفصة بلى يا رسول الله فانتهرها فقالت حفصة
وان منكم الا واردها فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد قال الله تعالى ثم ننجي الذين
اتقوا ونذر الظالمين فيها جثيا س مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنہون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیونکر داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر حضرت
حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچا لیوینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالمون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذر دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذر ہوگا لیکن
پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گر رہینگے تو دوزخ مین داخل ہونا ثابت ہوا ق عبد الله بن عمر لا يدخلن رجل بعد ۶۷۹
يومي هذا على مغيبة الا ومعه رجل او اثنان س مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین
اسواسطے حضرت نے خلوت سے منع فرمائی ق ام سلمة لا يدخلن هؤلاء عليكم يعني المخنثين س بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے ۶۸۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مردون سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو خ ۶۸۱
ابو امامة لا يدخل هذا بيت قوم الا ادخله الذل قاله لما راى شيئا من الة الحرث
بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت و خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
مقید ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کر
اور دنیا کمانے مین مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ایسا ہی ہوا ق اسامة بن ۶۸۲
زيد لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث
نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا
اوسکا ترکہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون امامون کا خ جرير لا يرحم الله من ۶۸۳
لا يرحم الناس بخاری مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

٦٨٤ یعنی ظالم پر جو آدمیوں کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہو گی ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ
صَلٰوتِهٖ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہی جب تک وسکو نماز ہی روکے ہے نہیں کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والوں کی طرف
آنے سے روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہی وہ سب نماز میں داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا
٦٨٥ بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوا انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو خ اِبْنُ عُمَرَ لَا یَزَالُ الْمَرْءُ فِیْ فُسْحَةٍ مِّنْ
دِیْنِهٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے
کشایش اور امن امان میں ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی
جسکے سبب سے دین میں تنگی ہو جاتی ہی مسلمان اوس گناہ سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا
٦٨٦ اور قرآن میں خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری میں سہل
بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ
کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت سے کرتے ہیں مکروہ ہی م
٦٨٧ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے
کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک میں دریا نہیں کھینچتے کو
٦٨٨ وہ لوگ ڈول اور چرسے سوں سے سینچتے ہیں واللہ اعلم ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ
اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم
اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا
کہ علماے حدیث مراد ہیں اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی
٦٨٩ لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَزَالُوْنَ
یَسْئَلُوْنَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہیں
اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں خیال
ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوسوقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کر
یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا میں
نے انکے اوپر کنکریاں پھینکیں اور کہا اوٹھو اوٹھو سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوینگے ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی
بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اوسکو بناوے اور ہزاروں دلیل عقلی بھی یہی ثابت ہے
ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش میں خلل ہی اور عقل میں نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا
کرنیوالے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے

٦٩٠ جب ایسا داعیہ کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ش ابن عمر لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی
منھم اثنان بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے
واسطے ہی جبتک اونمین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوا قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین بلکہ یہ
٦٩١ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی م ابوھریرۃ
لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عیب نہ چھپاویگا
کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسی کا
٦٩٢ بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا م سلمان لا یستنج احدکم بدون ثلثۃ
احجار مسلم مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف
جاننا چاہیے کہ بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو
٦٩٣ تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہین ق ابوھریرۃ لا یسم المسلم علی سوم اخیہ المسلم
بخاری او مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی
٦٩٤ خ ابوسعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شھد لہ یوم القیمۃ
بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پہنچتی ہی وہانتک جن اور آدمی اور کوئی چیز جبکہ
وہ اذان سننے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اسبات کی کہ وہ لوگونکو نماز کے واسطے بلایا
کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے او جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے
٦٩٥ ق ابوھریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع
فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی
مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گرپڑے دوزخ کے گڑھے مین
ف یعنی ہتھیار اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے
٦٩٦ اشارہ کرنا حرام ہی م ابوھریرۃ لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین کا کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی
اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا
ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قے کرنیکو فرمایا اور آیا ہی جو تم اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پی جاو تو قے کر ڈالو
٦٩٧ اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین م ابوھریرۃ لا یصبر علی لأواء المدینۃ وشدتھا احد من امتی الا
کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینہ کے
تنگی اور شدت اور تکلیف پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا یہان اوسکو قیامت کے دن بخشوانیگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت

٦٩٨ مدینے کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والونکو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نچھوڑین م اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا یَصِحُّ
الصِّیَامُ فِی یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ
رکھنا درست نہین دونون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا
٦٩٩ حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُصَلِّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نپڑھا کرے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندھے پر اوس کپڑے کے
کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ نے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھیکا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے
چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامے سے
٧٠٠ نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ
قَالَهٗ مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہونکے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
مدینے کے قریب دو تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش
عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرونکے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور
جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چندروز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سخت ہوا
چلائی کافر نٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین
باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھلی اور کہا حضرت کو غرض تھی
کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نپڑھی
اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے یہی نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا
اور بعضون کے نماز نپڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھے سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبکا لا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسواسطے اہل سنت وجماعت چارون اامون کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین
کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین
٧٠١ حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَصُمْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
اِلَّا یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضایقہ
نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ
اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی دن صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
٧٠٢ لَا یَغْتَسِلْ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے
کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ نا پاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو
نہ بگڑ جاے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہی جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی
۷۰۳ سماے ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہی اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور نا موافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت
۷۰۴ رکھنے کو فرمایا خ اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ اِمْرَأَةٌ بخاری مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مرگیا اوسکی بہن جسکا نام توران تھا ایران کی بادشاہ
ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بند و بست ممکن نہین تو
رعیت برباد ہو جاے اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے
۷۰۵ قابو مین ہو خراب گیا م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین
مطیع بن اسود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہی
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو گئے
بعد اسلام کوئی مرتد نہو گا جو اسطرح قید ہو کر مارا جاے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فیض بن حسن بہان صفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ
۷۰۶ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کہنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور
خدا کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتوں اور پیغمبرونکی
روحونمین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنیوالونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تا کہ ذکر کی برکت مین شریک ہون
اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین
جو مجھکو یاد کرتے ہین اور یہ نعمت ذکر کرنیوالونکی اور یہ قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو خدا اور نصیحت کرنا
۷۰۷ درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ
رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین
نکہاے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولا ہی یعنی میرا میان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب ہوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ۷۰۸
اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے ای خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے ہواسطے کہ خدا
پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے
یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہو گی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ ۷۰۹
لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى
بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متّٰی کے
بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متّٰی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی
افضل نہین ہوسکتا ق عَائِشَةُ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ ۷۱۰
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا و لیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین
کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرتؐ کا
معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ ۷۱۱
نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین
و لیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق
سوا خدا کے اور کوئی نہین ہواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندۂ علی اور بندۂ حسن نام رکھنا درست نہین ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ ۷۱۲
الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اسواسطے
کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا خدا ہی
تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا
معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین م جَابِرٌ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ ۷۱۳
اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو
تاکہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ۷۱۴
عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے

بیان اسمہا خلاف شرع

ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین
۷۱۵ رہتا ہو یا کوئی شخص کسی کان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُولَنَّ
اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نکہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ
کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حَدَائِقُ الْاَعْنَابِ کہا کرو معلوم ہوا
۷۱۶ کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيدُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ
فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک
۷۱۷ پانی مین گل جاتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا
مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا اَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نپہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ
اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے میں ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون
موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب امامون کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین
۷۱۸ ص عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا
۷۱۹ کا وقت ہی اس واسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار ف یعنی ایماندار دین کے
کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچتا کر
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑ آیا حضرتؐ سے
اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ ندونگا حضرتؐ نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد
مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ ندونگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم
۷۲۰ دوبارہ فریب نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي
الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نپکڑے
اپنا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پیتے
وقت ناک یا موہنہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی چاہیے ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین
۷۲۱ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نروکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نروکے

کھانے پانی کا حق ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ ۷۲۲
بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ
هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو
بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو
وہ آرام کر لے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث
کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملا کر اونچا کر کے دکھلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت صلعم نے فرمایا جب تک
اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت صلعم نے اپنے کلمے کی دو اونگلیون کو ملا کر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو
ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوسوقت
درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَمُوْتُ ۷۲۳
لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین
بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دو
یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا مان باپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اونے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا
اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا م جَابِرٌ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ ۷۲۴
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین خوف
اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ
اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان
اوسوقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے
ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِلصِّدِّيْقِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین ۷۲۵
کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رضہ نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو
کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق رضہ نے کچھ حضرت صلعم سے معجزہ
نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت صلعم کو پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر
کوئی مرتبہ نہین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهٗ عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ ۷۲۶
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت صلعم نے خود ریشمی قبا اوتارتے
جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فرّوج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا
کسی نے حضرت صلعم کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نتھا حضرت صلعم نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو برا جان کر اوتار ڈالا پھر یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو خ اِبْنُ عَبَّاسٍ ۷۲۷

لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے
یہان تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا
٧٢٨ طواف الصدر نام ہی امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت م عَائِشَةَ لَا يَنْفَعُهٗ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَتْهُ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکے کچھ کام
نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن حضرتؐ نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عایشہ رضہ نے کہا تھا
کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص
کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے
٧٢٩ نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی م ابْنِ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدُكُمْ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو
نامہ لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرتؐ نے مہر کھدوائی
چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرتؐ کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رضہ پاس رہی
اونکے بعد عمر فاروق رضہ پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رضہ پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین
٧٣٠ محمد رسول اللہ نہ کھدواوے تا کہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرتؐ کی مہر ہی یا کسی اور کی م عُثْمَانَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین
حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا
نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سے
فراغت نپاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ
٧٣١ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رضہ سے احرام مین کیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے حضرتؐ نے منع نہین کیا
کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی
چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے ملتے خدا کی
تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا یہ اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہو وینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

٧٣٢ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہی م جَابِرٌ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهٗ مسلم مین
جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اوسکو اپنے قبضے مین نہ کر لیوے اور تول
٧٣٣ نلیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست م جَرِيْرٌ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ
صَلٰوةٌ مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۴۳۴ م جریر اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد
سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانورون کی
۴۳۵ ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی م اَبُو سَعِیْدٍ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا
تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ زمین پر نہ رکھا جاوے
ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی
۴۳۶ ق ابن عمر اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی
۴۳۷ جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے م ابو سعید اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے
۴۳۸ ف یعنی اول ناز دھووے پھر وضو کرے کہ اوسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی خ ابو هریرة اِذَا
اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً
اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار
کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار
کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا
کھانا مقرر تھا یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین
۴۳۹ اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویا ق ابو ایوب اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا
بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو
تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جا ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا ضرور اور پیشاب
کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی
مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے
۴۴۰ والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو هریرة اِذَا
اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست کہا سو تو بھی
اوسکو دوست کہہ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست کہا ہی
سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہی یعنی
زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تا کہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی
کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جانکر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اونسے عداوت ہی
٧٤١ ﻫ جابر اِذَا اَحَدُكُم اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي
نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت
کا خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دو بار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت صلعم نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے
٧٤٢ ق ابو ہریرہ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ
ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جب تم مین سے کسینے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو
بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہان تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے
سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین لگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا
تو اوتنی ہی رہیگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور نیکی کو
سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے
٧٤٣ اطاعت کا ارادہ کر لیوے ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی ﻫ ابو ہریرہ اِذَا
اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے
مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ بڑا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا
مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ
اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین ہرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین
٧٤٤ محلے والون کا ہرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ﻫ ابو ہریرہ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے
پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے
پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت
سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوا

ف بیان رحمت الٰہی

امام اعظم رح کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت صلعم نے وہ حدیث فرمائی
۷۴۵ جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ص اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت صلعم نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان
۷۴۶ اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکارکے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی م اَبُوْمُوْسٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ
اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا
وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور تسلی
بخشے امت کو مٹاکر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی
تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا
ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت صلعم نے اس حدیث سے اپنی امت کو
دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ
کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام
۷۴۷ کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ
وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا
كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ
فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے
شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی
بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے
تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑ دیے

هو در نسخهٔ قدیمه

فائده مسائل شکار کی

اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نکھاوے جو تھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور
اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہی
لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ
دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہوئے تو حرام ہی
احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تا کہ خون ناپاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے
سے مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس چیز سے ہوتا ہی جو تیز ہو
۷۴۸ اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار ق اَبُو مُوسٰی اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو اجازت نملے
تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی کہے آ
تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم
۷۴۹ آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِمْرَأَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا بخاری
مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے
۷۵۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوْا لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل
۷۵۱ آگے ہو چکا کہ اب عورتونکو نکلنے کا حکم نہین ہی بیان ہوگا م جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
۷۵۲ فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ
مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عِنْدَ خَیَاشِیْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
علیٰ نسخہ قدیمہ
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور
رطوبت دماغ سے اوتر کے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تا کہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو
۷۵۳ شیطان رہتا ہو واللہ اعلم م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی مین جب تک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ ف اکثر عرب
جاے ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرتؐ نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی
۷۵۴ کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ
اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُءٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار
ہون ف یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون
اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن ق جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین ۷۵۵
جابر سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف
دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی پاکی سے نہا ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تا کہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھوکر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑکر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے
یار کو لیے بیٹھی ہی اوس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے
حضرت صلعم نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین جو وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهٗ ۷۵۶
لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی یہ حضرت صلعم نے عتبان بن مالک رضہ سے فرمایا اور
حدیث منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت
ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت کے انزال سے بھی غسل واجب ہی ق عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ۷۵۷
بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تمکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروق
کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق رضہ نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب
بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا
دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی
ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ ۷۵۸
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے ۷۵۹
فرمایا کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھ ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہین ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی
اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین
جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ ۷۶۰
بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا نکرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو **ف** حضرتؐ کا گھر مسجد سے ملا تھا
سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرتؐ گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون
میرے آئے نہ اوٹھا کرو امام شافعیؒ کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظمؒ کے نزدیک حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہنے کے وقت امام
٧٦١ اور مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کرین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ
اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت
سے علٰحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھکے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا
٧٦٢ سجدہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی **خ** اَبُوْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ
وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری مین ابو اُسید ساعدیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو اور
اپنے تیر باقی رکھو **ف** یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے
٧٦٣ مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین **م** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ
بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر
ضرور پلٹ پڑتی ہی **ف** یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین
گرفتار ہو وے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہی اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسی کا کفر
بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تا کہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدیؐ
٧٦٤ مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ
اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پوچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹاوے **ف** یہ حکم
اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کھانے کے چاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین برکت ہی علمانے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین
فرض ہین حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھاکے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہی
اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی
کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور
٧٦٥ پھونکنا **م** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ
يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے

اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی م ابو ھریرۃ ٧٦٦
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتھن البرکۃ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق ابو بکرۃ اذا ٧٦٧
التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا
کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر
ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچاوے اور اگر
یقین جانے کہ بدون اوسکے مارنے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل
دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی م عثمان بن ابی العاص الثقفی اذا اممت قوما ٧٦٨
فاخف بھم الصلوۃ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے
ساتھ پڑھ ف سب امامون کا یہی حکم ہی کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی بیمار
اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی
ق ابو ھریرۃ اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم ٧٦٩
من ذنبہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے
کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری
قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا آمین کہنا
موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی م ابو ھریرۃ اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ٧٧٠
ولینعلھما جمیعا او لیخلعھما جمیعا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی
تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی
ق ابن عمر اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم بخاری اور مسلم مین عبداللہ ٧٧١
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین
اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیا ہی مین ہوتا ہی
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہ سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نمانتے تھے

۷۷۲ تو اونکے ساتھ کیون رہے ق عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا
اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اوسکو ثواب
دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا

۷۷۳ ف بدون لٹائے یعنی آنا ندے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو م عَائِشَةُ اِذَا
اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے

۷۷۴ بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا
يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نچلے
دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نہ کرے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا

۷۷۵ اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى
فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ
جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصّٰلِحِيْنَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے
تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے
یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ ای میرے رب تیرے نام سے مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے میری جان
بندکیا یعنی نیند مین اگر مرگیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاون سے جس سے تو نیکون کو
بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف مونہہ کرکے

۷۷۶ سووے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ
زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہی
عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ

۷۷۷ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا ندینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے
کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت صلعم نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اوسنے کہا
کہ یہ مجھسے نہ چھوٹیگا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھیر جاویگی

۷۷۸ گویا مول لینا شرط پسند ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب

سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب
٧٧٩ ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا
الْاٰخِرَ مِنْھُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون کے واسطے
تو اونمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور اوسکو اپنا
سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون یا دو شہرون مین
دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ
شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس صورت مین اوسکو
قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ
ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی یا ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر
معتبر لوگونکا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین
آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے
اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانتین
تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب ہونے نہ دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم
نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی
ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوا ے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل
٧٨٠ مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے **ھ** اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِہٖ
عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جماہی لیوے تو اپنے
مونھہ کو اپنے ہاتھہ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد وغبار
کہ جماہی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز مونھہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جماہی بہت پیٹ بھرنے مین
٧٨١ آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا تَشَھَّدَ اَحَدُکُمْ
فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَیُرْوٰی اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَھُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے
یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر
کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرون کا غلبہ محتاجی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات کے درود کے یہ دعا پڑھے

۷۸۲ ق ابوهُرَيرَة وَابُو سَعِيدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِينِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ
اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے
تھوکے تو اپنے مونھ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرتؐ نے
مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو کھرچ ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا
کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرتؐ کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو

۷۸۳ فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ہے م ابوهُرَيرَة اِذَا
تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ
مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ
حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہے
راوی کی کہ حضرتؐ نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مونھ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مونھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی
گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا تھا
پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ
یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہوجاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے

۷۸۴ گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابر اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے
نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ
پڑھتا ہو امام اعظمؒ کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہے

۷۸۵ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق ابوهُرَيرَة اِذَا جَاءَ
رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین
باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا
اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر
پیٹ بھرنے مین ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی

۷۸۶ غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہ نہین ھ ابوهُرَيرَة اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ
وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکرے

اور نہ اوسکو پہنچ دیوے م عَائِشَةَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ٧٨٧
مسلم مین حضرت عایشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چو شاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ ٧٨٨
اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو
خدا قیامت مین فضیحت کریگا سبکے آگے م طَلْحَةُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ ٧٨٩
مسلم مین طلحہ رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹ تہمت باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہنچانے مین حضرت معصوم ہین اسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین ف
اس حدیث کا قصہ یہ ہی کہ حضرت صنے ایک بار انصاریونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث
فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِذَا ٧٩٠
حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَهٗ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
مالک بن حویرث رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت صنے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رضسے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت صنے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ ٧٩١
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہی اوسکے بد کامون کا ذکر کرنا نچاہیے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ ٧٩٢
وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضسے روایت ہی کہ حضرت صنے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
ہمکو پہنچتا ہی اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرتؐ کے زمانے سے
بہت قریب تھا جو حضرتؐ کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالمونکو
۷۹۳ سمجھنا نہایت مشکل ہی م جابرٌ اِذَا اَحْلَمَ اَحَدُکُمْ حُلْمًا فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان
۷۹۴ کچھ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ یُصْعِدَانِهَا
قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ
قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلٰی جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ فَیُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰی رَبِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ
انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَّذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا
وَذَكَرَ لَعْنًا وَّیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِیْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا
بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَیْطَةً كَانَتْ عَلَیْهِ
عَلٰی اَنْفِهٖ هٰكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے
دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوس روح کی خوشبو کا
ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے
آباد رکھا پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرتؐ نے اور کافر کی روح
جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین
کی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرتؐ نے باریک کپڑا
جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرتؐ نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندار روحونکے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافرکو کافر روحونکے بدتر مکان پر رکھو جسکا
۷۹۵ نام سجین ہی م ابن عباسؓ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعیؒ کے
۷۹۶ نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا خ ابوہریرةؓ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ
اَنْ یَّجْلِسَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے
ف انہی نمازونکا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی
۷۹۷ کہ اول ایک بیٹھ لیتے ہین پھر جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو نیا ہی م ابو حمید او ابو اسید اِذَا دَخَلَ

ف بیان حال روح مومن وکافر بعد خروج روح از بدن

اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی
۷۹۸ **م** جابرؓ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ
وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ
طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین
اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی
۷۹۹ **م** صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ
اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایماندارون
کو دیدار الٰہی بیچون بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو نگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جو اس
۸۰۰ نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ
وَلَا يَقُوْلَنَّ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا اگر تو چاہے مجکو دے اسلیے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو
۸۰۱ نکر دیوے یعنی اوسکو قبول کرتے کیا چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ
غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے
۸۰۲ بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیمہ اوس کھلانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور
۸۰۳ بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہئے
کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے
٨٠٤ مین معذور ہون نہین تو کھاتا اور سکو رنج نہو **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ
مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول
کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھا وے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام
ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
٨٠٥ اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی **م** جَابِرٌ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ
يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھتکار دے تین بار اور پناہ مانگے خدا
کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اور غمگین
٨٠٦ شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ
مَا يَكْرَهُهٗ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب
مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ
کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اسلیے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ لاوین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے
٨٠٧ کہے تا کہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے **ق** عَائِشَةُ اِذَا رَاَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین
قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے **ف** قرآن کی
آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکھا ہی صاف مطلب نہین
سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل بات کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج
کرین تو وہ لوگ وہی کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تا کہ اونکی بری
صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر
٨٠٨ حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوس مین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہوا **ق**
عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ كَمَامَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم مین
عامر بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث
٨٠٩ منسوخ ہی **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ

فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ م مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہو کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے
تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگون کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی
رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا
اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوے
تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے
یون کہے کہ ہاے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور انکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
٨١٠ نہین حدیث کے موافق هر اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ
فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے
٨١١ چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر سے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو هر اُمِّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ
اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ م مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا
چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونسے یعنی بال اور ناخن کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہی
کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی
٨١٢ هر اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ م مسلم مین ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا
جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش
کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال
٨١٣ ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ
فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ
زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ وَيُرْوٰى ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری کسی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے
خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی
حد مارے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھڑکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو
بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھڑکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا
یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے هر
٨١٤ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا

بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹونکا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو
منزل پر اوترا کرے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلونکو طی کر ڈالو اونٹونکا گودا رہتے یعنی اونٹونکی ہڈیون کا گودا نہ سوکھنے
پاوے طاقت اونکی بچی پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستون کو چھوڑ کے علحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد رفت کی راہین ہین اور کیڑونکے مقام ہین
٥١٥ رات کو ف اس حدیث مین حضرتؐ نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین م الْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ
وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے ساتھ
بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونہہ اور اوسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم ف
٥١٦ مونہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک م الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون
٥١٧ اپنی کہنیون کو ف یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے
یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی ف سلام دعا ہی اس واسطے منع کیا کافرون کو بالکہ علیکم کہنے کو
٥١٨ فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ
السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کر لو ف معلوم ہوا کہ جماعت
کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اس واسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز جیسی چاہیے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے نزدیک
٥١٩ پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا
وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو نجاوے
کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے
کہان بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح
٥٢٠ کافرونکی صف سے بھاگا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ
لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ
عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

جس طرح مؤذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے
واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون گا یعنی وہ عالی مقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ
وسیلہ مانگیگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوا حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰهمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ عبدک
وسیدنا محمدٍ وآلہٖ اجمعین **ق** ابو سعید اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ٨٢١
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے
حیّ علی الصلوة اور حیّ علی الفلاح کے لاحول ولاقوة الا باللہ کہے **ق** ابو ہریرة اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِیْرِ فَتَعَوَّذُوْا ٨٢٢
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَیْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ
فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَکًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل وکرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم
ق ابو قتادة الحارث بن ربعی اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَآءَ فَلَا یَمَسَّ ٨٢٣
ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے **م** ابو ہریرة ٨٢٤
اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمھارے
کسی برتن مین پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا
اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نجانتے تھے **م** ابو سعید اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ٨٢٥
ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ
کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین اور نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا
ہو جاونگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی پورا کرنے کو تو دو سجدے اوسنے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑ گئے

تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھہ ہوگئین اور
اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدون کا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے مونہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی
٨٢٦ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ
اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے
کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے
٨٢٧ وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے **م** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم مین زینب عبد اللہ بن مسعود رضہ کی بی بی رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو
٨٢٨ اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو برا خیال نہ آوے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھے **ف** یعنی بعد
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھہ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت
٨٢٩ علی مرتضی رضہ سے ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ
وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیون کو نماز پڑھانے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا
٨٣٠ اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ
الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ
اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ
فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی آدھی رات تک **ف** ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بھی بعد
٨٣١ آدھی رات کے مکروہ ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ

حَتَّى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا اُوْسِدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی پھر حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
۸۳۲ ف یعنی بےعلم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی ھ اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ
يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب دعا دو
۸۳۳ یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نکہے تو اوسکو مت دعا دو خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ
اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اون کہنے والون کو دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک ادب بتلاوے اور تمھارے دل کو سنوارے
ف چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب
۸۳۴ ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ
كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ
اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تب کون قوم ہوگی یعنی شکرگزار ہوگی یا نا شکر کہا عبدالرحمن بن عوفؓ نے
ہم شکرگزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکرگزاری نکروگے بلکہ حرص کروگے پھر آپس مین
حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نمانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے یہ لفظ
فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاوگے امنکے بعضون کو بعضون کی گردنوں پر
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرتؐ نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فسادیان کہی سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت مین اونکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی
اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا فرمایا تھا
۸۳۵ ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونھہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ
کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مونہہ اشرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو جب تک
اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی
۸۳۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسرے سے تو اوس آمین کہنے والے کے

۸۳۷ پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ
اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اون دونون مین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو
۸۳۸ کہنے والے پر پلٹ پڑا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ
مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے **ف** امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد
کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم
۸۳۹ ہوتا ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
۸۴۰ اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **م** عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ
قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا
لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرتؐ نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانونکی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہو کے جواب اذان کا دیکر پڑھے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ
۸۴۱ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اوسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے کہ نیند سے ایسا غافل
ہو کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے
۸۴۲ سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ

رکعتین خفیفتین مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے
ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت
سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضوء کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون اس واسطے کہ حدیث مین
آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے
۸۴۳ جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ سکا مزا سلمان کو دیوے آمین ھ ابو ہریرۃ
اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع فھو احق بہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف
مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی
۸۴۴ جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی ھ ابو ذر اذا قام احدکم یصلی فانہ یسترہ اذا کان بین یدیہ مثل
اخرۃ الرحل فاذا لم یکن بین یدیہ مثل اخرۃ الرحل فانہ یقطع صلاتہ الحمار والمرأۃ والکلب الاسود
مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہوجاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے
کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا اور عورت
اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لنبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے
پھر اگر کوئی اوسکے آگے نکل جاوے تو کچھ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بھی کفایت کرتی ہی اور سب علماء کے
نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز
ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
۸۴۵ مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ھ ابو ہریرۃ اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد
یا ویلتی اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلی امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود
مشکوۃ شریف فابیت فلی النار مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدہ کی آیت پھر سجدہ
کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ اے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی
اور مجکو سجدے کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی
۸۴۶ ھ جابر اذا قضی احدکم الصلوۃ فلیجعل لبیتہ نصیبا من الصلوۃ فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ
خیرا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرچکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ
رکھے ہو اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور
نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو
۸۴۷ ف ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام
علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ

إِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز
مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب بان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال
کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خداہی کے واسطے ہین سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور
خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اوسکا
رسول ہی **ف** عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبریل کو سلام میکائیل کو فلانے
اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور
۸۴۸ نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا
۸۴۹ زبان سے منع کرے اشارے سے کہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ
وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جب تک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو **ف** جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز مین
شریک ہو روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس رضہ نے ابوہریرہ رضہ سے کہا
۸۵۰ کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین اسکا لگا نہ رہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ
اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مونھ
۸۵۱ سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ اوسکے روبرو ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑکے
ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری برائی
کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین
۸۵۲ رنج نہ آویگا **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم
پر مقدم کیا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلیگا نرا
۸۵۳ قاری او حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جَابِرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدد على حقويك **ق اله** له بخاری اور مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو نپر ڈال اور آدھے
سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا
۱۵۴ **ق** ابوهريرة اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب
خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
۱۵۵ **ق** ابوموسى اذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک
یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھوٹ گیا
ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور مودی منکر کو ٹکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلاوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
۱۵۶ کیا حاجت تھی **ص** جابر اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
۱۵۷ ہو اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو **ص** ابوهريرة اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من
صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے
مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہو جاوین تیسرے نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے
آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی

تدبیر کرے اگر علم ہے تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بُری صحبت اور بُرے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا بیت زندہ جاوید گشت

٨٥٨ ہر کہ نکو نام زیست ؛ کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را ؛ **ق** ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مر جاتا ہے مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن ہین تو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو

٨٥٩ **ق** ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا و بیدہ نبل فلیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے **ف** گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہل نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص ذکر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طپنچے کو دونون پانون پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر

٨٦٠ وقوع ہو گئی ہے **ص** ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیہا ملکا فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب رزقہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی امر ولا ینقص مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ مین پھر اوسمین نہ کچھ بڑھتا ہے نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک الملک اسکا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس

دن کے بعد ہلنا بطور کا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم خ
ابو موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا بخاری مین ابو موسی رضہ سے ٨٦١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت
کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی
نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہوکر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتونکا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین
کہ وظیفے اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کرسکتا م ابو ہریرۃ اِذَا ٨٦٢
مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ
فَیُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَیُرْوٰی مَنْ یُّقْرِضُ
غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ وَّیُرْوٰی عَدِیْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی
یا تہائی رات باقی رہے خدای تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا
کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون
ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاّج اورے مار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب
ایک ہی ہی ف خدای تعالی جسم سے پاک ہی اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت
الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت
نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ
یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی
نماز کا شوق ہمارے دلونمین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اورے مار نہین یعنی قرض اس
خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا بازی سے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس
نہین کہ جو نہ دے سکون اورے مار نہین جو دیتے ہوے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک
دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی م ابو بکرۃ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ ٨٦٣
بِاِبِلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِهٖ فَیَدُقُّ
عَلٰی حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ
هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِهْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ
فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِهٖ اَوْ یَجِیْءُ سَهْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ
اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوتر پڑے تو جسکے
اونٹ ہون وہ اپنے اونٹونمین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین یا مین جا رہے

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے
اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی
مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ
اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے یا کوئی
تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا **ف**
حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا سو اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین
گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرتؐ کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوے بموجب
٨٦٤ اسی حدیث کے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت
کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا **خ**
٨٦٥ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال و صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے
ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے علاج ناشکری و غم درد
تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہی اوس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً
اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اون سے
ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا
شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہی کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے
بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہو لمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہی تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری
مین آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کرے گا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور دار
٨٦٦ ہو کر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین زہر ہی **خ** اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي
الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو
اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے **ف** یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی
٨٦٧ حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچھہ اور نکلتا ہی اور کچھہ **ق** عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ
يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ
يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے
تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

868 مانگنے کا قصد کرے سوا اپنی جان کو کوسنے لگے م ابو ہریرۃ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ
اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْئٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک
کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نکلے اور جب حدث کی آواز سنے
869 اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی م طلحۃ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ
مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِکَ مسلم مین طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذرگیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو جاہے آمدرفت کرے
870 خ ابو سعید اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَاحْتَمَلَہَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ
قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَہَا اَیْنَ تَذْہَبُوْنَ بِہَا یَسْمَعُ صَوْتَہَا کُلُّ شَیْئٍ
اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَہٗ صَعِقَ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی
871 تو مشتاق ہوتا ہی اور بدآدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی م ثوبان اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْہَا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو اوس سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک
872 ویسا ہی ہوا ق عائشۃ اِذَا وُضِعَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارھوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین
سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے بے نماز پڑھے جواب ندیا حضرت نے فرمایا تھا اے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
873 شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ م ابو ہریرۃ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاۤءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاۤءً بخاری مین ابوہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی
اور دوسرے پر مین شفا ہی **ف** دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے
٨٧٤ معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا **م** جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا
كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَّلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ
فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد و غبار اوس پر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی
کس چیز مین برکت ہی **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت
٨٧٥ کی امید علاوہ ہی **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاۤءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّ
عَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہ ڈالے تو اوسکو سات
٨٧٦ بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى
بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ اور جابر رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد
کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے **ف** یعنی روم اور ایران کے
بادشاہ اوسکے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق رضہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا
٨٧٧ بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا **خ** جَابِرٌ اِذَا
هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ
وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابر رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل کی نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک
یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

معجزہ فتح روم و ایران

صلاۃ استخارہ و دعا استخارہ

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا داتا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کرے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقدر کر دے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اوس سے راضی کرے **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین یا سات روز اسیطرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اسطرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا سنت استخارہ اسیطرح ہی اور جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طرح قرآن سے استخارہ کرتے ہین سو اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

٨٧٨ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذ ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

٨٧٩ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **قالہ** لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹنیون کے پاس جا رہو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوے جلندھر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے اونکو وہان بھیجدیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پاون کٹوا ڈالے آخر اوسی طرح مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہی

٨٨٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز ایسا مندہی نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جبکہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکارکے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے

٨٨١ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے
٨٩٢ خ اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ
بخاری میں مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا
کا پیغمبر داود اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے
حضرت داود رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داود نے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہے اونھون نے
کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اوس میں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داود نے
جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجھکو کوئی پیشہ سکھلادے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داود ع اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے
٨٩٣ م مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِیُّ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ
بِمَ تَرْجِعُ مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا میں
ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ
ع جو نسبت خاک را با عالم پاک
٨٩٤ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِیْ اَیَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ بِشَیْءٍ
یَعْنِیْ اَیَّامَ الْعَشْرِ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون میں افضل نہیں ہے ان دنون سے
یعنی ذی الحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے افضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان و مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا
٨٩٥ کہ عشرہ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَهٗ لِلْمَلَكِ الَّذِیْ جَآءَهٗ
بِغَارِ حِرَآءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا
بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ
فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ بخاری میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ
تب میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں ہوا اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
تب میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں ہوا اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نتھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے میں
ایک حرا پہاڑ ہے اوسکے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

ٹھیک ہوتے چھہ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت حرف شناس تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھا و جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہؓ نے کہا نہین ہوئیگا آپ خوش رہیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین برادری پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت موسیٰ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان

۸۸۶ یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا **ف** ابوہریرۃ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِیْھَا شَیْئًا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ الْفَاذَّۃَ الْجَامِعَۃَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ **قالہ** حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین مجپر اور کچھہ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا **ف** لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب وبرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی

۸۸۷ ھ ابوہریرۃ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَکَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِھَا کَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰہُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِکَوْکَبِ کَذَا وَکَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے

۸۸۸ کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینھہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا **خ** ابوہریرۃ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہی **ف** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونھین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین سواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہی

۸۸۹ **خ** ابوہریرۃ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِیْفَۃً اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بدکام سکھلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی معصوم ہی جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اس واسطے حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہی مجکو بدکام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوائے کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی

٨٥٠ اہل سنت کا ق ابو ہریرۃ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ
اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون صحابؓ نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان چند
قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین
٨٥١ قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے ھ ھشام بن عامر الانصاری مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ
خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد
مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق
٨٥٢ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاۤءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پونہچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین سو اسواسطے کہ ونکا لگھو زنا و حرام کاری اور ونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرض کہ
٨٥٣ اکثر فساد عورتون کے سبب سے ہوتے ہین سو اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمر مَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى
اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت
پونہچا دیگا کہ خدا کو ملیگا منہ پر ایک بوٹی بھی نہو گی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق
٨٥٤ ابن عمر مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَتِمُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوس پر تین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی
امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین یہ وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی
٨٥٥ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاۤءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ
حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ
اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین تھک گئی
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین لیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اہل مکہ نہ مانگینگے کوئی کام ہمسے کہ جسمین آداب اور احکام خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا
ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھہ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا
٨٥٦ ق انس مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِيْ فَرَسَ اَبِيْ طَلْحَةَ الَّذِيْ كَانَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبُ
بخاری و مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھہ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی جسکو
مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوئے تنہا

بیان کمال کی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... تیز قدم گھوڑون پر ... بھی ... اقدام

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دوڑے رہے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہانسے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو نہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ ٨٩٧
عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین **ف** یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی **شعر** ای قناعت توانگرم گردان ٭ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ ٨٩٨
عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ تمپر قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہی **ف** حضرت نے ایکسال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھر مین جا کر پڑھو حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونیکا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی **ق** عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ بخاری ٨٩٩
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا ہی یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کردیگا **ف** یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہی **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ ٩٠٠
شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَّعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہی کہ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی ٩٠١
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کیا کرو **ف** بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اون سے علحدہ ہو جایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** اَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَ ٩٠٢
مَا كَانَ الْخَرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہی اور نہین ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص و معیوب کردیتی ہی **ف** یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی

اور سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہوجاتا ہی **ق** ٩٠٣ اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ **قَالَهُ** لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجپر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا **ف**
خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈالکے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کہانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا
اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اوس
٩٠٤ زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ
الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ مَا كُنْتُ اُرٰى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ
مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پونہچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی
جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری ملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھہ یا چھہ محتاجونکو کہانا دے ہر محتاج
کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ رضؓ سے فرمایا **ف** کعب بن عجرہ احرام باندھے
ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا
درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کہانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور
٩٠٥ آدھی چھٹانک گیہون کے برابر **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ **قَالَهُ** لِامْرَاَةٍ عَرَضَتْ
نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہین
یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا **ف** خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون
مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی
ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین
مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کرلین تھین اور حال آنکہ
پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی
بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور
مشہور ہی کہ حضرت داود کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابرہیم کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا
اور حضرت موسیٰ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو
اگر عورتین رکھنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ اور حضرت داود کیون کرتے اور باوجود کہ
نصرانی بھی یہ کہتے ہین کہ خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی حضرت
قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور

اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے
واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ق اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا ۹۰۶
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ
اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ۹۰۷
مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ
وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی
یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے فرمانبردار ہونگے ف
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی
قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور فضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرونکے معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی
رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرونکی
امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہرچند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے
صرف اوسیکا ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اوسکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے
عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلاشبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسی کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی قسم کا
معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسی کے معجزات مین اکثر شفای امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے
حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو
ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہوگئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہوگیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ ۹۰۸
مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ
خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکونکی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ
اوتنی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ ۹۰۹
يَّلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامونکا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے مگر وہ حاکم
مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کیواسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

۹۱۰ اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ﴿ ابن عباس
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ
فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک
نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
موحد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہؓ کی روایت مین سو مسلمانونکا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث
۹۱۱ مین آیا ہی کہ تین صفین کرین ﴿ جابر مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا
وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ
كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي
خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین ہے جو اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن
وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسے روندکر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اسطرح کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو
بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اسطرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے
کھرون سے اوسکو روندینگی اور اونمین منڈی و سینگ ٹوٹی نہین آوینگی اور خزانے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت
مین وہ مال گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پروا نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے
بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس سانپ کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چباڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوس پر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ
۹۱۲ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ﴿ ابو ہریرہ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ
لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

اُعِدَّتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى
الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے
پھر ان سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوتنے بڑے دن مین ہوا کریگا
جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہوچلے گا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ
کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن
افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برس دن کے چالیسون حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حال آنکہ شادی غمی اور نام نشان کے
کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر
مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون
اور وارثون نے اوس مال کو چندروز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو بڑی مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑاوین
اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار رہوے مالدار مسلمان کو لازم ہی
کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ
نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی
٩١٣ **شعر** زکوۃ مال بدرکن کہ فضلۂ رزرا * چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور * **م** اَبُو الدَّرْدَآءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْ لِاَخِيْهِ
بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابودرداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ
مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف**
معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث
٩١٤ مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوشآمد اور ریا سے دور ہی **م** اُمُّ حَبِيْبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ
يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ
لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوے
بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا
کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہی
٩١٥ یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ق** مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً
يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ غَاشًّا لِّرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے
٩١٦ اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی **د** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ
تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

الا كان أجور هم مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا
مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریان
پوری ہو گئین **ف** یعنی زندہ غازیون کو دو فائدہ تو سو رست مین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تھا اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی
سے نہایت افضل ہی **ق** عمرو بن عبسة ما منكم رجل يقرب وضوءه فيمضمض ويستنشق وينتثر
الا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا
وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من
انامله مع الماء ثم يمسح رأسه الا خرت خطايا رأسه من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل
قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله
واثنى عليه ومجده بالذي هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته
امه بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گرجاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا
کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کی دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون
کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے
کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ
گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کہین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے
دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی
ماں نے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا بیان
۹۱۸ آگے ہو چکا ہی **خ** عدي بن حاتم ما منكم من احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان فينظر
ايمن منه فلا يرى الا ما قدم وينظر اشأم منه فلا يرى الا ما قدم فينظر بين يديه فلا يرى
الا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی
درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو اگلے کر چکا
اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو
بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت
ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی
پھر حضرتؐ نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

فضائل وضو

٩١٩ مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے **ق** عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا
فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا
مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا
نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت مین ہے سو ہوگا تو حضرت نے
جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت
یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے
بد کام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام
کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوس پر ہم آسان
کر دینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو
بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے
بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اوسکا
سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا
حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ
٩٢٠ اندھیری رات کو سمندر مین مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ص** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ
اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَ
اِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا
ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری
مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے فرمانبردار ہے سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان
٩٢١ مسلمان ہوگیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین **ص** عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ
اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال تک پونہچا دے یا پورا وضو کرے پھر کہے کہ گواہی دیتا ہون

کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پونہچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح
۹۲۲ پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَامِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ
ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو
آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یارسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرتؐ نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر کسیکے دو لڑکے مرگئے ہون
۹۲۳ حضرتؐ نے فرمایا وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **م** اُمُّ سَلَمَةَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا
مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پونہچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
انا للہ و انا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت مین اور بدلا دے مجھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا اوسکو اوس سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا مستحب ہی ایکبار چراغ
گل ہوگیا حضرتؐ نے فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپنے انا للہ و انا الیہ راجعون فرمایا حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ
۹۲۴ انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا چاہیے **م** عُثْمَانُ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو
۹۲۵ وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو مٹاوینگی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَامِنْ مُّسْلِمٍ
يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پونہچے بیماری سے یا سوا
بیماری کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک
۹۲۶ رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے **م** جَابِرٌ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ
غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاویگی
سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرانے مین اور کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین

مستحب ہی سو اسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی **ق** عَايِشَةُ ٩٢٧
مَا مِنْ مُّصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پونہچے مگر کہ اوسکے سبب خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے
سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کتنی مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی
نکتہ نوازی اسکا نام ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمٰى ٩٢٨
اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی
راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی بو
ف زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ ٩٢٩
اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو
چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا
ف حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے
دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو
اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا **ھ** عَايِشَةُ مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ ٩٣٠
عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی
مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبداللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص
مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور
نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی **ق** اَنَسٌ مَّا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا وَاِنَّهٗ ٩٣١
اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹھے سے یعنی دجال سے خبردار رہو کہ مقرر وہ کانا
ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے
ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہرچند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا
دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر
آویگی کافرونکو نہ سوجھیگی **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَّا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ ٩٣٢
وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ

مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ
بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ لَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے اگلی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت سے
خالص جان نثار لوگ اوراوسکے اصحاب ہوگیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
فرمانبرداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور
جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوائے پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی یہ قدیم
دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چندمدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کردیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور رد کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو
یہ ہی کہ ہاتھ سے مٹادین اور اگر نہوسکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو بد جانین اور جو ان تینون باتون سے
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی بدین خود عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو
بکہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین سواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی
طرف اوسکو رغبت بدعت سے نفرت ق عَائِشَۃُ مَامِنْ نَّبِیٍّ یَمُوْتُ حَتّٰی یُخَیَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی ۹۳۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت
نہین آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَامِنْ نَّسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَائِنَۃٌ ۹۳۴
بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونیوالی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی
روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ہوگا کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین
نآوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیونسے
اولاد ہوجاے اگرچہ ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہوجایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور
ہوگی اور تمہارا تدبیر کچھ نہ چلیگی ق اَنَسٌ مَامِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَھَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ یَسُرُّھَا اَنَّھَا تَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنَّ لَھَا الدُّنْیَا ۹۳۵
وَمَا فِیْھَا اِلَّا الشَّھِیْدُ فَاِنَّہٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ فِی الدُّنْیَا لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّھَادَۃِ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ
پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا
مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہو وے
تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کو سب مطلب حاصل ہو سوائے اسکے اوسکو
کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے م عَائِشَۃُ مَامِنْ یَّوْمٍ اَکْثَرَ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا ۹۳۶

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاۤءِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین ہی جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو اور حق تعالیٰ کی اوسدن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی تو پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کہ ہمسے کہ یے لوگ کیا چاہتے ہین ف
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی ح اُمِّ سَلَمَةَ
٩٣٧ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا عمدہ اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا ح الْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ
٩٣٨ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً
مسلم مین مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نتھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تونے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے
دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضی اللہ عنہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو
ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانے کے
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرض کہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھ کے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو
مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس عمل سے بکریان موٹی ہو گئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین
پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے
یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیون کو بھی
٩٣٩ اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی ح عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین ف
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل ع نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل ع آئے تب حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی
۹۴۰ ھ ابو سعید مَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا اَذًی وَلَا حُزْنٌ حَتّٰی الْهَمِّ یُهِمُّهٗ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ
بِهٖ مِنْ خَطَایَاهُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ
کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی ف
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے
۹۴۱ گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَایِشَةُ مَا یَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ
اَحَدٌ غَیْرُکُمْ یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ بخاری و مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کے
نماز کی زمین والون مین تمھارے سوا کوئی ف ایکبار حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک مین پڑھتا ہون سب نماز پڑھ چکے کوئی باقی نہین یا یعنی سب پڑھ چکے بعضے منتظر تھے ہو تو تمکو سبب
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرا خالی وقت کی عبادت کا ثواب تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا
۹۴۲ افضل ہی ق ابو هریرة مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ
فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِیَ عَلَیْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم ظلم
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہی
اور عباس بن عبد المطلب جو چچا ہین اوسپر زکوة ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوسری دو سال کی زکوة ف زکوة تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوة نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا اب بجائے شکر کے ناشکری کرتا ہی اور زکوة نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف
کر دیا ہی اور عباس کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے
یہ کہ بقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوسپر زکوة واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اونپر دو سال کی زکوة ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوة نہ لی ہو گی اوسواسطے کہ یہ رسم ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوة مین مہلت دیوے اور ایک روایت
مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوة میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض
لیا ہو اوسکو زکوة مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی سے دو برس کی زکوة پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اوسواسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوة لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم و شافعی و احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوة کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

٩٤٣ نوعٌ اٰخرُ دوسری قسم کی حدیث جنکے سر پر استفہامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا ق اَنَسٌ مَا بَالُ
اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ
مِنِّیْ قَالَہٗ حِیْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ قَالَ بَعْضُھُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا اٰکُلُ اللَّحْمَ
وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے
ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون جو
جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت واری
چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے
حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا
کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اونکے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا
چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی
صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نجاونگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تم سے
زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین
ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین
میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور
آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اور اس مین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نڈالے نفل عبادت
اتنی کمر باندھ کے کہ فرض بھی ترک ہوجاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سواے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی
٩٤٤ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عَایِشَۃُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ
لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون
لوگون کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین تمہارا اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی
نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے
اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی
شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی شعر بصدق و صفا کوش
٩٤٥ ورع و تقی + ولیکن مفزای بر مصطفی + ہ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَہٗ لِابْنِ صَیَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ
دَرْمَکَۃٌ بَیْضَآءُ مِسْکٌ یَّا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی
خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے
لوگون کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رض کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہوگیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب

٩٤٦ اوسکو دجال جلتے تھے او حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ
بِإِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ خَطَبَ
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نرہیگا
اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو
اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا قصہ یون ہوچکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مینے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا
تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے
جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے آ اوسنے
کہا کہ مجکو نمل سکیگی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا
ہو سکیگا آخر شخص نا امید ہوکر بیٹھ رہا حضرت نے دیکھا کہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہان مجکو
فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے
یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور تھوڑے سے تھوڑا مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب مسلمانونکو
٩٤٧ تنگی تھی **ح** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ
لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ
الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی نہ کسی کو وہ کوئی اوسکا لڑکا نمرا حضرت نے فرمایا
پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ نہین لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے
کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے **ف** یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے
کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا ہے اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے
تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر وہ بچہ نابالغ کا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی
شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ نہ ملا مین تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد
ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو لے اور شیطان غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو
٩٤٨ **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ **قَالَهُ** لَهٗ مَقْدَمَهٗ مِنْ تَبُوْكَ بخاری و مسلم
مین کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ
حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت **ف** جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اوس لڑائی سے پلٹ آئے تب
۹۴۹ یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ **قَالَهُ** لِثُمَامَةَ بْنِ
اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی ای محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک
تجسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے بُرا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک بُرا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ مین
رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
۹۵۰ ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا **م** جَابِرُ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ
اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ **قَالَهُ** لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهٗ فِيْ حَاجَةٍ فَجَآءَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ مُتَطَوِّعًا
اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑہتا تھا یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف مونہہ کیے ہوے نماز پڑہتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف مونہہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے
۹۵۱ زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا
دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَهَا وَسِقَآءَهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِيْ ضَالَّةَ
الْاِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بکانے اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اوسکے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیے گا اور درخت
کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاویگا **ف** کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

جواب پایا چرنے والے نے بھٹکے اونٹ کا مسلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑلیوے یا نہ لیوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نچاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین ہوتا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہی غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے
٩٥٢ اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی **م** جابرؓ مَا لَكِ يَا أُمَّ
السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا ای سائب کی ما
جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہی خدا اوسکو بے برکت کرے تو حضرتؐ
نے فرمایا کہ گالی مت دے بخار کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی **ف**
یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوے تو اوسکو برا کہنا نچاہیے کہ یہ بے صبری کا نشان ہی اسی طرح
٩٥٣ ہر بیماری کا حال ہی **م** عائشةؓ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو ای عائشہ
کیا تجکو رشک آیا **ف** مسلم مین حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین
تشریف لے گئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے مین اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا
٩٥٤ حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ حضرت مجسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے **م** جابر بن سمرةؓ مَا لِي
أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا
فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ
فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرةؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھاے دیکھتا ہون تمھارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین نہین ٹھہرتین ویسے تمھارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلایا جلا یا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین تو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے
پاس ہوکر نکلا اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوے
کھڑے ہوتے ہین کچھ جگہ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے **ف** سنن ابی داود مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب صحابہ حضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھتے
تو دائنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کیواسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوا کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے
٩٥٥ دوسری صف نچاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی **ق** سہل بن سعدؓ
مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ
إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بآواز سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو بدخیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رضہ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور صحاب نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق رضہ حضرت کے آنے سے خبردار ہوجاوین اور صدیق رضہ کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رضہ نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رضہ نے دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تم کیون نہ وہان قائم رہے صدیق اکبر رضہ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ سے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر رضہ کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے

۹۵۶ **ق** ابن عباس **ق خ** جابر مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ اَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيْرَيْنِ وَالْاٰخَرُ يَسْقِي اَرْضًا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِي **قاله** لِاُمِّ سِنَانٍ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے اور صرف بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبداللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ کے حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہی

۹۵۷ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیث **م** ابو ذر رضہ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ اَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ **قاله** حِيْنَ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

۹۵۸ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو ہریرۃ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ

بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار یا پائجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچا کرنے والے کی سزا دوزخ ہی

۹۵۹ **ق** رافع بن خديج مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاونگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرون کی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر چلا اپنا لہو یکا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام وسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت
حلال ہے پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جدے ناخن
٥٦٠ اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے **ق** عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس مال سے آئے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو
اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال **ف** مصابیح میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے میں نے کہا کہ جو مجھسے
زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون تمنا
اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال طیب نہیں **نقل** ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہوں لائے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس نے قبول نہ کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھوں نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ میں نے روٹی دی تو قبول نہ کی
اور آپ نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اوسکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکا باطنی سوال تھا اسواسطے
قبول نہ کی اور جب میں نے روٹی دی تو اونکو [illegible]
٥٦١ زبان سے نہ دل سے باطنی سوال کی راہ سے [illegible] **ق** [illegible]
ابْنِ عُمَرَ تِلْكَ يَعْنِي مِنَ الْاٰخِرِ [illegible] فرمایا کہ
جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو [illegible]
ف مصابیح میں [illegible] روایت ہے کہ [illegible]
اور جب میں نے [illegible] فرمایا کہ [illegible] یہ حدیث [illegible]
٥٦٢ **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہو گا اوسکو میں تم سے چھپا نہ رکھونگا اور جو سوال
اور حرام سے بچے آپ کو بچاوے سوال سے [illegible] تو خدا اوسکو بچاوے گا اور جو دنیا سے بے پروائی کریگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کر دیگا اور جو شخص [illegible] صبر کرنے والا بنیگا تو خدا اوسکو صبر دیگا
اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی نعمت نہیں ملی **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ کچھ انصار نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے
معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول میں تھوڑی سی محنت اور ریاضت ہے آخر کو ویسی عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور
بناوٹ کی ضرورت نہیں رہتی بعضے لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ پیدائشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرونکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو
بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے
نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ٩٦٣
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار زندہ ہو اوٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
یا چالیس سال ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ٩٦٤
الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاری سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی ف بعضی روایت مین
گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رض کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ٩٦٥
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
اس کا رقبہ حرام ہی ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ ٩٦٦
مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
ق اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے ٩٦٧
دونون طرف کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہانتک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے شروع مین یا ہی م اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ ٩٦٨
كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ
وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب سے کونسی آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی بڑی آیت ہی ابی
بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو ای ابی منذر ف ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب
کی قرآن کے بہت حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر انکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات و صفات کا بیان ہی ق عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا ٩٦٩
وَهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی ف مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی لڑکیان
دف بجا کر بعاث کے دن کے گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

تب حضرت نے مونھ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہیں سو اسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے گانے والی لڑکیاں ہیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہوں تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری دین کی کارآمدنی چیزیں ہیں اسی حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی یا ختنہ اور عید میں مزامیر اور راگ یا دف کے ساتھ بہت ہی بشرطیکہ دینی کام میں کچھ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرض کہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

٩٧٠ ھ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَّبِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِي سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تونے اونکو غصہ دلایا اگر تونے اونکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تونے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگوں سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہیں جب کہ اون تینوں نے ابوسفیان کو کہا تھا کہ خدا کی تلوارونے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہیں پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو

ف ابوسفیان کفر کی حالت میں حضرت سے کئی بار لڑا تھا سو اسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر میں مسلمان ہوا اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینوں اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے یہ خیال کیا کہ مبادا آزادہ ہوکر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا ای میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انھوں نے کہا کچھ غصہ نہیں ای بھائی تمکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت کرنا ضرور ہی اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی

٩٧١ ق اَبُوْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہی اون دو میں جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی

ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے میں اور حضرت غار میں جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سر و نپر کھڑے ہوئے جب مینے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تب میں نے کہا یا رسول اللہ اگر اونمیں سے کوئی اپنے پاؤں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو خدا مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونوں آدمیوں کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معلوم ہوا کہ ایسے سخت وقت میں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہیں جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار تھا ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ۹۷۲
حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے
نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے
صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے
حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ ۹۷۳
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قوله وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝
بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے
سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ
طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہو گا یعنی قیامت کے قریب
اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے
سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات دن چلکر بند ہو جاتی ہی بدون کوک کے دوسرے دن نہین چلتی
اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً ۹۷۴
فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا
پکایا کرے تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اونسے مل بانٹ کھایا کر ف حدیث نے
بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت خ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى ۹۷۵
بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو
یعنی اسلام بھی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابوذر رض سے
روایت ہی کہ ابتداے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب ندیکھا کہ
مبادا جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام
کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی سو اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ۹۷۶
ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

عَلَیْہِ فِیْہَا قَالَ لَہٗ لَمَّا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور بیشتر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جبکہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے **ص** اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ ٥٧٧
لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم ہمت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح
کی حکومت و سرداروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چندروزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف بزرگارون
نے حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ص اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ثُمَّ قَالَ ٥٧٨
وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِہَا الْعَبْدُ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ
وَمَا ہِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی **ق** اَنَسٌ ٥٧٩
یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَکٰی یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو ہُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّکَانَ
قَالَ ثَابِتٌ اِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِہٖ قَالَ بَلْ ہُوَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے
روایت ہی کہ جب آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ
تمہارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

اپنے گھر بیٹھ رہے اور سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ
ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے
ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے
یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے **ق**
٩٨٠ اَنَسٌ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
٩٨١ لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے **ق** اَبُو مُوسٰى يَا اَبَا مُوسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے **ف**
ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرض کہ خوش آوازی نعمت خدا دادی ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ
٩٨٢ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ
فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَآئِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا خدا کی کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے
کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ رض کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو مت سنا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین ہی ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح او مشورہ قبول ہوتا تھا اس
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت او قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا اله الا الله کہنا دین اسلام کا
۹۸۳ پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہو گئے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی الله عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا او انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
او عیالداری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجاونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا او صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن
اس بات مین تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
۹۸۴ کہ وہ شیطان تھا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو
میرا غلام راہ مین گم ہو گیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
۹۸۵ یہ معجزہ ہی حضرت کا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ یَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ یُقْرَوْنَ فِیْ قَوْمِهِمْ
بخاری او مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب لبنی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرانی
پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار قیق ماری کہ لوگو دوڑ دھیر مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ مین اونکو جا لگا او مینے تیر مارنا شروع کیا او مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون او آج کمینونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی او مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین او اونکو ہانکے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت
ملے یعنی سوار اونکو لیے او پیر دوڑے جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول الله وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز بحال ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہے م عُمَرُ یا ابن الخطاب اذهب فناد فی الناس انه لا یدخل ۹۸۶
الجنة الا المؤمنون صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر بات
ہے کہ نجات ہوینگے بہشت مین سواے ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا
وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ق عُمَرُ یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الآخرة ولهم الدنیا ۹۸۷
و مُوذی یا ابن الخطاب اولئک عجلت لهم طیباتهم فی الحیوة الدنیا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہے کہ اے خطاب کے بیٹے اون کافرون کے واسطے ستھرائیان اور
عیش آرام کی چیزین جلدی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ لیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوڑے
بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ
دعا کیجیے تو خدا آپ کو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے اے عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب
نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے ہو اسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہین سو اسواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین مجرا نہو
ق سهل بن حنیف یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف سے ۹۸۸
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس
آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافرون پاس چلا جاوے تو کافر اوسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین
اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
حاصل کر کے آخر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سواے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم تھی اسی واسطے رنج مین تھے م عُمَرُ یا ابن الخطاب ۹۸۹
ما یدریک لعل اللہ قد اطلع علی هذه العصابة من اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر
البتہ آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

ایمان خدا نے جانچ لیے ہین انکے گناہ پر پکڑ نہین ہو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بد کہنے والا
۹۹۰ گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پاپی کا پیٹ دکھے م أُسَامَةُ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْنِي رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوهُ مسلم مین
اُسامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو
سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الٰہ الا اللہ زبان سے کہا
سو مینے اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی
دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ
۹۹۱ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے م أَنَسٌ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ
بِالْقَوَارِيرِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چلا اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹونکو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے
سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیونکو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود کہنے اور جلد
چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین سو واسطے حضرت نے اونکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلونمین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو مرد کا
۹۹۲ راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا ہی ذکر ہو درست نہین کہ بے شبہہ فساد کا سبب ہی ق أَنَسٌ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ
وَيُرْوَى كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ ق قَالَهُ لِأَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری و مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا
انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاوےگا پھر اوسکے
۹۹۳ وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ
مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوَى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ
لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلادے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ
بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی

امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا
ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے سواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرون کو اوسکا
۹۹۴ ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ
مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ
مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے
ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو
دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جانکو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری
برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر و تازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
یعنی عذاب الہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدای اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی
اوپر سے نیچے تک سب یکجدی برادرونکو علحدہ علحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ
نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا
۹۹۵ برادری کا حق سو مجھ سے ادا ہوگا ق اَنَسٌ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ
ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ بخاری و مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کر قیمت دو
لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا
باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارونے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی
۹۹۶ قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی ھ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا بُنَيَّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ
فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى
اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے
پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم
بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم نہ بھیجنے کے جسکو
مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کرچکا اور تیسرا پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے
واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب کی سب یہانتک کہ ابرہیم علیہ السلام بھی **ف** ابی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے
قرآن دوسری قراءت مین پڑھا مین اوس قراءت کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لا یا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قراءت کو درست
فرمایا سو میرے دل مین اوسوقت ایسا شک پڑگیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا
کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوبگیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کرکے سات قراءت یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قراءت مشکل
نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی اور
اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے
واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش
چاہینگے یہانتک کہ ابرہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی
۹۹۷ **م** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ
فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ يَخْشَى أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو
دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ
اوسے لوگو خبردار ہوجاؤ کہ دشمن آ پہونچا **ف** جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراوے عذاب الہی سے تب حضرت نے
اپنے برادرون یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہی کہ
مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑ و مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو بچانے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہی
۹۹۸ **م** ثَوْبَانَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي الْأُضْحِيَّةَ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے
گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک
۹۹۹ رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ
يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت
کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا
۱۰۰۰ درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی **خ** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ
يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن
حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال ہرا سبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جان کی

سخاوت یعنی بے حرص سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسیسے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے

1001 **ق** الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے

1002 **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے فیصلہ کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین **ف** بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور ان سے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم او حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرے ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے

1003 **ق** عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سوا سعد بن ابی وقاص کے احد مین اس سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا او شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اوسیکی قدرت ہی
١٠٠٤ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
١٠٠٥ کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہوچکا م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ
الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ يعنی اِمْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اون مین سے ایک عورت مجکو ملی
١٠٠٦ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شو وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانونکو خلاص کرایا خ ابن عباس رضی
يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین قبول
کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے
پھر ملاپ کرلے اونے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اونے
کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین آیا و رہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو
اختیار ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالک
١٠٠٧ اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین م اِبْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ
قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ
بن عمر رضی نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رضی سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے انھوں نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک
١٠٠٨ مستحب ہی ق اَبُوْ مُوْسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتا دون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے
اون سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب ہی سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
١٠٠٩ یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ **قال** مله بخاری و مسلم مین
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز حضرت نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
1010 کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین ہوتا **خ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ
كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ
مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ
بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى
إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تلک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی
محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا کہ تجکو میرا حکم پونہچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا
پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی شتے او اوسمین کئی منزل کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھو سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور حرب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم
لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے
1011 آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **م** سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ أَنْتَ
مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام در حدیث منزلہ

اے علی مرتضیٰ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں **ف** ہجری نو مین
سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضیٰ علی بھار ہوئے ہین اسواسطے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہوکر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو
عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ تیرا رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو
اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری
عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسیکا پیغمبر ہونا
ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے
علی مرتضیٰ کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر غلط ہے جو بات ہی اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون ع زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اصل یہ ہے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہیں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی وقت تک تھی جبتک حضرت موسیٰ طور سے تشریف لائے تھے ہان یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمین اونکے سوا دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی احادیث
مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین مذکور ہوچکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسکے سوائے
۱۰۱۲ اور حدیثون کو خیال نکرنا یا جہالت ہے یا تعصب **م** عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ
النِّسَآءِ **قَالَهٗ** حِیْنَ اَکْثَرَ عَلَیْهِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عمر کیا تجکو کفایت نہیں کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَکَ
قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ یعنی اے پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت
۱۰۱۳ گرمی کے موسم مین اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْهِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم و توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادے سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل
۱۰۱۴ کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا فُلَانُ
اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ
وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہیں اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیون نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر اودھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ
١٠١٥ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ
لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص
اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر اور رات
آوے اودھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
کہ بعضے لوگون کو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی
١٠١٦ روزہ کھولنے کا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ
بِصَلَاتِكَ مَعَنَا **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے
ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی
اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہوجاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
١٠١٧ سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نملیگی تو جماعت مین شریک ہوجاوے سنت نہ پڑھے **م** عُمَرُ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَ
يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ
اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے
فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ سچ پایا میں نے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا
تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ نہین
سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** جنگ بدر مین
ابو جہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اوس پر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی
یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ مردونکو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیثون مین ثابت ہی کہ

جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مُردونکو سماعت نہین ہے حضرت کا معجزہ تھا
جو اون کافرون نے سنا جس طرح ٹھیکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اون کافرون کے اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہے کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح
١٠١٨ حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے واللہ اعلم ص قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ
ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ
حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ
يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین
شخص مین سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اوتنا مال پا جاوے پھر
رک جاوے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہو گیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اپنی زندگی
کے بنا رہنے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی
نوبت ہوئی ہے یہان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ
زندگی کے بنا رہنے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے
کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابو داؤد نے لام
سے روایت کیا ہے ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت
یا خون بہا بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے جب مال اس طرح کی ذمہ داری کا بہت محتاج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو
فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رضؓ سے روایت ہے کہ مین ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب
١٠١٩ آویگا تو مین تجکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ جابرؓ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا فَقَالَهُ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر والشمس وضحیہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جبکہ اونھون نے عشا کی وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح
مین جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایک بار

معاذ نے سورۂ بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہین ہوتی کہ ہم بڑی بڑی کعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورۂ بقرہ پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا
سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ کو یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی اس حدیث سے چند فائدے
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اونکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو لازم ہی معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
1020 ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ
قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ بخاری و مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی
بندون پر معاذ نے کہا مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے
ساتھ کسیکو شریک کرین اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندون کا خدا پر جب وہ یہ کرین یعنی عبادت کرین اور شریک جان کرینے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندونکا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نکرے **ف** خدا کا حق بندون پر واجب ہی اور بندونکا
1021 حق خدا پر کچھ نہین لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح حق ہی **ق** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ
بخاری و مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اوٹھا وضو کا برتن کو **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ
تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اوسکی تنگ تھین
اور مین ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی
1022 **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیثین میں **ق** جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری و مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا طیار کیا
سو جلدی چلو **ف** اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
1023 جنگ خندق کے ایام مین **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ
فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا
وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو **ف**
1024 یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ

الانصار الم اجدکم ضلالاً فهداکم الله بی وکنتم متفرقین فالفکم الله بی وعالۃً فاغناکم الله بی
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کردی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار
کردیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا
تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے
ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین
باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہوچکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوے تو باہم نہایت دوست ہوگئے یہ احسان جتایا حضرت نے

١٠٢٥ **ق** ابو ہریرۃ یا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ قالوا قد کان ذلک
قال کلا انی عبد الله ورسولہ ہاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم بخاری او مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو
مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول ہون مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب
میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈالدیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادرونکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٠٢٦ **ق** ابن مسعود یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء بخاری او مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اوسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے دیکھنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت
نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اوسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جس طرح خصی کرنے سے
شہوت باقی نہین رہتی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی
کہ حرام کاری او نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہوجاوے گی

١٠٢٧ **ق** عائشۃ یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اہل بیتی فوالله ما علمت علی
اہلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا وما کان یدخل علی اہلی الا معی
بخاری او مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
... اہل بیت کو یعنی میری گھروالی بی بی کو بھی سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک
... مین جانا مینے مگر نیک سو تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** حدیث
... حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین بسبب ضرورت کیواسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنیکو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہر ایک ماندہ کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اور اوسکی کوئی بات اوسکے سوا مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوسوقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جا ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری ماں نے کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سوا پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اونکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دے گی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تونے کبھی عایشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سو یا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بند وبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی ہاوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیو کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپ کا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ اے سعاد تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہو و حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین
اگر تو نے گناہ ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف
کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پونہچی ہی اور
آپکے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو
حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی ہونے کی نشانیان
حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عایشہ
بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت غصے
مین تھی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نتھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہو نکو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ رض کو بد کہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اوتھین
منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے
1028 بتانے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ
اَهْلِ النَّارِ بخاری و مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ
نظر آئین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ
حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین
1029 اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ
1030 تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَايِشَةَ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَّ
اَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِالْحَقِّ فَاَسْلِمُوْا **قَالَهٗ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس خدا کی
جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت
کی نشانیان اونکو تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ آخر پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی
ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو اونمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ کہ اونمین بڑے عالم اور بزرگ تھے نتامل ایمان لائے
١٠٣١ نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین م المغيرة بن شعبة أي بني وما ينصبك منه إنه لا يضرك
يعني الدجال ق ك له أخرجه البخاري إلا لفظة أي بني مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پونہچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی
مگر ای بُنی کی لفظ اوسمین نہین ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے
١٠٣٢ کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہی ق أسامة
بن زيد أي سعد ألم تسمع إلى ما قال أبو حباب قال كذا وكذا ق اله لسعد بن عبادة حين
عادة وأبو حباب هو عبد الله بن أبي بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے
نہین سنا جو ابوحباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیماری کو تشریف لیگئے تھے اور
ابوحباب کنیت ہی عبداللہ بن اُبی منافق کی ف حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیماری کو چلے راہ مین مسلمان و مشرک ملے ہوئے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوسوقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی
اور کہا کہ یون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن اُبی نے کہا کلام تو اچھا
کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاو عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونھون نے کہا یارسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہونی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یارسول اللہ
اسکی جہت سے معذور رکھیے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور
١٠٣٣ آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی م العباس بن عبد المطلب أي عباس نادِ أصحاب السمرة ق اله يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف
حضرت عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی
نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہی
اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

لا يضيرك
در دو نسخہ قدیمہ

ہوئی **ق** الْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃً اُحَاجُّ لَکَ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ **تی لَہٗ** لِاَبِیْ طَالِبٍ
عِنْدَ وَفَاتِہٖ بخاری اور مسلم مین سیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشا ؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے
مرتے وقت **ف** ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے
کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخرش کہا ابو طالب نے
1035 کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ
لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَّھُوَ مَعَکُمْ **قَالَہٗ** فِیْ سَفَرٍ وَّکَانُوْا
یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین سو واسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے
1036 حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی **ص** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا
وَّاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ قَالَ یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا
اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ
یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُہٗ
حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو اور خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو دیئے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے
دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال یہ کہ کھاتا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام ہی
اور اوسکا پالا گیا حرام سے پھر کہان ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین
درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ
اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اسطرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی
کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکو خدا کا
ایکسا حکم ہی تو یہین دے اون لوگون کا جو کہتے ہین کہ ہم صاحب تم اور توکل ہیں لوگ برا بہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین
پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر پریشان کی دعا قبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمانون کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا
نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے
حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسمین ایماندار کو قیامت مین خدا کو مونہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور
خدا فراموش سے گفتگو نہین ھ ابن عباس اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ ۱۰۳۷
یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا
فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوا ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہو اور
سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرتؐ نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ
اوٹھاکر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی
پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا
اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا
عاجزی کا کمال ہی تب ہی رحمت الٰہی جوش ہی مارتا ہی م ابو سعید اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ ۱۰۳۸
وَلٰکِنَّهَا شَجَرَةٌ اَکْرَهُ رِیْحَهَا یَعْنِی الثُّوْمَ قاله حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ
اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِیْثَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لسن حرام ہوا حرام ہوا جب کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جو لسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا
بدون خدا کے حکم کے میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہی م انس اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ ۱۰۳۹
اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ
خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
آپنے کیا دیکھا حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع
اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کرلیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان
کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی خ ابن عباس اَیُّهَا النَّاسُ ۱۰۴۰
عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ قاله یوم عرفة بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور وقار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین ہے حضرت نے عرفے کے دن فرمایا
ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین
١٠٤١ تب یہ حدیث فرمائی م علیؓ یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم مین حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدونکو قائم کرو اپنے غلامون پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کرین تو اونکو سزا دو جیسے دس درم
یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے
١٠٤٢ نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین م ابو سعید یا ایھا الناس ان اللہ
یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ
مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب مین اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوسمین
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالیوے ف جب قرآن
مین اس مضمون کی آیتین اوترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگونکو فائدے بھی ہین اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس اندازے سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
١٠٤٣ شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے صحابہ نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہوگئی م سبرۃ
بن معبد الجھنی یا ایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم
ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا
مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو
کچھ نہ پھیر لیوے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا حکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی
١٠٤٤ باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی م جابرؓ یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد
عامی مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو
١٠٤٥ حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول و فعل حجت ہے م ابو ھریرۃ یا ایھا الناس قد فرض اللہ
علیکم الحج فحجوا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف
١٠٤٦ یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ ابو امامۃ یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ
شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زیادہ از حاجت مال کو تیرا خرچ
کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو تھام رکھے اوس مال کو تو برا ہے تیرے واسطے اور تجھکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سواے زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا اور مال رکھنے مین برائی ہے کہ

اسپر حساب اور غیرہ انکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیونکو
۱۰۴۷ سال بھر کا قوت دیتے تھے **ص** جابرؓ یَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرونمین بیٹھے رہو تا تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرونمین بیٹھے رہو تاکہ تمھارے نقش قدم
لکھے جاوین **ف** بنی سلمہ انصار یونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی دو بار یعنی ہرچند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے
واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے
۱۰۴۸ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **ق** اُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تونے مجھسے بعد عصر دو رکعتونکا حال
پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ چھہ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر دو رکعتون سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین **ف** مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباسؓ وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد
عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر سنت منع کرتے
سنا پھر حضرت کو ایک روز مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب تھا امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
۱۰۴۹ حضرت کو خاص تھا اب درست نہین سو واسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین **خ** أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ
وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں حال تو یون ہی کہ بہشت مین
کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین **ف** حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس مین
۱۰۵۰ ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی **خ** أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور
دونون ان لفظون کے معنی اچھی **ف** ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار
اون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ مین کسکو دون اصحاب چپ رہے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس
۱۰۵۱ حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی **ق** عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي
فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سوائے عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

وحی نہین اوترتی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اونمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون
۱۰۵۲ یا رسول اللہ **م** انس یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اَنِّی اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَهَا
بِاَهْلٍ اَنْ تَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا ہے
اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہونکی
طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو **ف** انس رض سے روایت ہے کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہوے لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ ایسے قصور والے کو
میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ
اپنے لڑکے کو لعنت مین جیسے اے کمبخت اے بدنصیب کہ دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہرچند حضرت بیجا غصہ سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو **شعر** اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ✢ ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سنی ✢ اب تو امت کو ہے
۱۰۵۳ لازم کہ جب ایسا ہو رسول ✢ راہ اوسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی ✢ **م** انس یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ
قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہم پر احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تونے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مینے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تب حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
۱۰۵۴ تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین **ق** انس یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ **قَالَهٗ** حِیْنَ رَاٰهَا تَجْمَعُ عَرَقَهٗ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا **ف** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپکا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکونکی برکت کیواسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو نے خوب کیا ہے بھی

پسینا آپکا مثل عطر کے خوشبودار تھا

1055 م انس یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک **قاله** لامرأة کان فی
عقلها شیء فقالت یارسول الله ان لی الیک حاجة مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے کی ما
دیکھہ او چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کردون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھہ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سواوسنے
کہا کہ یارسول الله مجکو آپ سے کچھہ کام ہی **ف** ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے
1056 اوسکی بھی خاطرشکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے **ق** عایشة یا بریرة هل رایت منها شیئا یریبک یعنی عایشة
قاله حین قال فیها اهل الافک ما قالوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھہ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے
1057 کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہوچکا **ق** عایشة یا بنیة الا تحبین ما احب **قاله**
لفاطمة حین بعثها ازواج النبی صلی الله علیه واله وسلم الیه ینشدنه العدل فی عایشة
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی الله عنہا سے
کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رض کے حق مین برابری چاہتین تھین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل
1058 ہوچکا **ق** عایشة یا عایشة اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد
احدهما عند راسی والاخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی او الذی عند
رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال
فی ای شیء قال فی مشط و مشاطة وجف طلعة ذکر قال فاین هو قال فی بیر ذی اروان
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری
دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا
اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ
اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے
کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان
کے کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین
کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر
یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھہ اوس کنوئین پر تشریف لیگئے اوسکے نکلتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت
اون جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور
شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر
1059 جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عایشة یا عایشة ان من اشر
الناس من ان ینظر بعضهم الی بعض یعنی یوم القیمة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصابیح میں حضرت
عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پانون اوٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے
۱۰۶۰ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً مسلم میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ تو زیادہ گوئی بان نہو
ف اسکا قصہ یہ ہی کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دباکے بد دعا کی حضرت عایشہ رضؓ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب
۱۰۶۱ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھون نے کہا اوس سے زیادہ کیون کہا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ
الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ مین ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے **ف** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے

در روایت نسخہ مشارق و مشکوٰۃ

۱۰۶۲ اب میرا انتقال ہی **خ** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي
رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بخاری میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ میرے گمان مین نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق **ف** حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ مین دو شخصون کا ذکر کر رہی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اون سے ظاہر ہوتی مین غالب ہی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت
۱۰۶۳ کا گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی **خ** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ تمھارے پاس کھیل تھا اسواسطے کہ انصاریون کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہی **ف** حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ دف مین جھانجھ نہو اور
۱۰۶۴ راگ کا مضمون خلاف شرع نہو **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِّي
أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ
اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ
رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ
فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ کیا تیرا حال ہی جو
دم چڑھی اور ہانپتی ہی حضرت عایشہ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا سبب تبلادے یا
تو جیہ مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار تبلادیگا حضرت عایشہ رضؓ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت کو سب حال تبلادیا
حضرتؐ نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین اپنے آگے دیکھا تھا مینے کہا کہ ہان تو حضرتؐ نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا

کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تونے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی دوسری بی بی پاس مین جاتا
حضرت عایشہ رضی نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تونے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور تجسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجسے مینے چھپایا اور جبرئیل نہی تیرے پاس نہ آیا تھا
اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور مین گمان مین آیا تھا کہ تو سوگئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عایشہ سے روایت ہی
کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
۱۰۶۵ سنت ہی **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى
قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا **قاله** لَمَّا قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ
فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری و مسلم مین
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب آلہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہوچکا آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب آلہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارا پانی کی برسانے والی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ ہمین مینہہ ہوگا اور مین
آپ کو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب موہنہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعاے خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیک کا نزامیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
۱۰۶۶ بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا ہے **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا
مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
۱۰۶۷ کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ وَاَيْنَ وَ هِيَ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ
اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو کپڑا
اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی

1068 ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَانَ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِيْ
بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا
بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانونکے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا
1069 اوس کنوئین کی وحشت و ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عائشہ رضہ سے
یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی
اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ رضہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب
1070 زیادہ کرکے دینا افضل ہی جیسے عائشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی م عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائش چھری دے ف عائش اختصار ہی عائشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگدار
سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو
1071 پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے م عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ
مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین
مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرا مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب آیت اتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والونکو
عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا
1072 مین مالک و مختار نہین ہون ایمان و نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ
اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاُقْلِيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ
لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے
کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پائون کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت
یون ہی کہ ای مسلمان عورتو نا چیز نجانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف اپنی ہمسایہ اور
پڑوسیونکو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو اسمین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتونکو خاص کرکے
اس واسطے فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا کی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

1073 تو اس باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وہ مین جنکے سرے پر لیس آیا ہی خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ
بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین
دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارون کا اور دوسری
1074 طرح یہ کہ اوس مین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ

بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
۱۰۷۵ نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنىٰ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنىٰ غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پروائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت مین دل کی بے پروائی ہی ف
یعنی غنی اور توانگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی ترانداز محتاج ترانند ✦ تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
۱۰۷۶ کچھ حاجت نرہی کہ توانگری ہمل ست بمال ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر
پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رُکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لا یسئلون یعنی کہ وے لوگ
ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
۱۰۷۷ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِیٔ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری مین
عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی
۱۰۷۸ ایسا کرتے ہین ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ
اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسما بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی
عمر فاروق نے اسما سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھاری نسبت ف ابتدا
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند صحابہ کے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب نے مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اوسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
ای اسما ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ ای عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی اجر زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

١٠٧٩ حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عُثمانُ لَیْسَ بِکَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَقَالَ خَیْرًا اَوْ نَمٰی
خَیْرًا ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو مین تو کہے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہی لیکن نیت اصلاح کے درست ہی کہ دروغ مصلحت آمیز
١٠٨٠ بہ از راستی فتنہ انگیز خ اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْكَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ ۔ بخاری مین صعب بن جثامہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے
حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
١٠٨١ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ھ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَةَ اَنْ
تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا ۔ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمھارے
واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہی کہ مینہ برسے اور مین
١٠٨٢ سے کچھ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب آلہی صاف کھلا ہی ق اَبُوْهُرَیْرَةَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ
صَدَقَةٌ ۔ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر
١٠٨٣ زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو اونپر زکوۃ ہی م جَابِرٌ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ
الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ
اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ۔ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین
پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کم چھوہارے مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم
ہوے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی تخمینا پانچ من پختہ ہوے حدیث مین
نصاب کا بیان ہی کہ اس سے کم مین زکوۃ نہین امام شافعی و ابو یوسف و محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوس مین زکوۃ
نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ مقدار نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہی یعنی
١٠٨٤ دسوان حصہ ق عَائِشَةُ لَیْسَ کَذٰلِكَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
قَالَهٗ لَهَا حِیْنَ قَالَتْ کُلُّنَا یَکْرَهُ الْمَوْتَ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین لیکن
ایماندار کو جب الہی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہی یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہی اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب آلہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکے ملنے کو
برا جانتا ہی حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا
برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت آلہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہی اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہی اور موت کو
١٠٨٥ برا جانتا ہی م فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ لَیْسَ لَكِ عَلَیْهِ نَفَقَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو
بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ ۔ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک
واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نہ لیے اور اوسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین
1086 **ق** جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا
کچھہ نیک کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا اسکو کیا ہوا تو
لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین سب علما کا یہی
1087 مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور ضرر کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی **ق** ابو موسی
لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین
جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھسوٹے اور چلاوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے
غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میت
یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اس واسطے کہ مصیبت مین صبر
1088 لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین **ق** انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَ
الْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے
مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہونگے سو دجال اتریگا مدینے کے قریب
شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھہ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق
1089 **ق** ابو ذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ
كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ
عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو
اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھکر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی
ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہہ کے یا اوسکو
خدا کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا
ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہی کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے
۱۰۹۰ ق ابن مسعودؓ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
اَوْ دَعَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے راہ پر نہین جو مصیبت مین مونہہ کو کوٹے اور گریبان کو
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول
یعنی واویلا واصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
۱۰۹۱ دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین خ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَؓ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین
شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
مطلب بوجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اوسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرتؐ کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی
۱۰۹۲ بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ ہو کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی ق ابن مسعودؓ لَیْسَ
مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوْ [illegible]
لِاَنَّہٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو
مگر آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور
دوسری روایت یون ہی کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
۱۰۹۳ اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع کا نکالیگا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ق ابن مسعودؓ لَیْسَ
ھُوَ کَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا ھُوَ کَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ قَالَہٗ
لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالُوْٓا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکا مطلب یہ نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہی جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امان ہی تو یہ بات حضرتؐ کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم
کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس آیت مین

ظلمت مراد شرک ہی گناہ مراد نہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

١٠٩٤ **فصل فی نعم وبئس** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن میں نعم اور بئس کی لفظ ہی م جابرؓ نِعْمَ
الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی ف مصابیح میں روایت ہی کہ حضرت نے
ایکبار گھر میں روٹی کے ساتھہ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھہ موجود نہیں سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے
جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان نہیں کرنا
ایکبار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ بلغم کو
١٠٩٥ کاٹ کر دور کرتا ہی ق حفصۃ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ میںنے خواب میں دیکھا کہ
مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے میںنے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب میںنے اپنی بہن حفصہؓ سے
کہا حفصہؓ نے حضرتؐ سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی
١٠٩٦ نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی خ ابو ہریرۃ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً
تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور
بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور
بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دوبار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی
١٠٩٧ م ابو ہریرۃ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوٰى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ
نِعِمَّا لَهٗ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ
کیا اچھی بات ہی غلام کے حق میں کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق میں ہی
ف عابد غلام میاں کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی
١٠٩٨ م عدی بن حاتم بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قالہ لرجل خطب عندہ
فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم میں عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یوں کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو
خطبہ پڑھا سو یوں خطبے میں اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دونوں کی نافرمانی
کی سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب
١٠٩٩ سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر ق ابو ہریرۃ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ
يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہی جس میں مالدار بلائے جاویں اور محتاج چھوڑے جاویں اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی
نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادر اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی نہ بلاوے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانونکی آپسمین محبت و الفت حاصل ہو اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہی محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے

۱۱۰۰ محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی **ق** ابن مسعودٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانوبند رسیون سے چھوٹ بھاگین **ف** اونٹ جہان تک ہی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت مین اور کم غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھولنا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا ہون اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہی تو اسطرح نہ کہے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہی

۱۱۰۱ **فَصْلٌ** اس فصل مین وہ حدیثین جنکے سر پر بینا او بینما کا لفظ ہی **ق** جابرٌ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَاءَنِیْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری و مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو مین اوسکے ڈر اور خوف کے مارے پھر گھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کملی اوڑھاؤ کملی اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہا کر نماز پڑھا اور اپنے کپڑے پاک رکھا اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اول اقرا کی سورت اوتری پھر قریب تین

۱۱۰۲ برس کے وحی آنی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **خ** ابو ھریرۃ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَهَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْکَذَّابَیْنِ اللَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر وہ بہت بھاری ہوئے اور اونہون نے مجکو فکر اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا مین ایک شہر ہی حضرت کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شریک کا

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلادی صرف اون دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی و تشویش ہی اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بدی مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانوؤن مین گہرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم **ق** اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ بخاری او رمسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مینے اوس مین سے پیا یہانتک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم او ربوجھ ہی **ف** اس حدیث سے اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ جو کوئی دودھ لیتا تے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے ازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا ۱۱۰۳

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا یکایک ایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجاتا ہی اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف الٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اونسے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا انسے کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہین **ف** یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا انھین لوگونکا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب اوس کے سبب سے اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذاللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل ہی کہ کسی نے کسی جھوٹے سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل و مفصل ہزار ... تمام صاف ظاہر ہی کسی کا یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اون سیہ لون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ ۱۱۰۵

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اونپر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پونہچا ہی اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپ نے
اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے
بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور

فضیلت عمر فاروق رض

1106 حد سے زیادہ تھا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا
فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا
خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو
معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب جوانمرد اوسکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو
یہان تک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشست گاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور
معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علٰحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام و صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی آنحضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول
آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین نہین پھیلیگا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین
مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے
اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے
اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد

فضیلت صدیق و فاروق رض و خلافت ہر دو

1107 ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى
جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی
سو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہی سو مجھکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت پھیر کر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس جانی
دیکھ جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رض نے
جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہتھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت

بیان بہشتی ہونے فاروق اعظم

1108 کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

ولكن لا غنى بي عن بركتك بخارى مين ابو ہريرہ سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ جس حالت مين حضرت ايوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر
سونے كى ٹڈيون كا جهنڈ گر پڑا تو حضرت ايوب لپ بهر بهر كر اپنے كپڑے مين ڈالنے لگے سو اون كو اونكے رب نے كہا كہ اى ايوب كيا مين نے تجهكو مالدار اور اوس نے
سے جسكو تو ديكهتا ہى بے پرواہ نہين كر ديا يعنى تو محتاج نہين كيون اسكو سميٹتا ہى حضرت ايوب نے كہا كہ كيون نہين مجهكو تيرى عزت كى قسم ہى كہ مجهكو تو
مال كى تو كچهہ پروا نہين ليكن تيرى بركت اور عنايت كى ہوئى چيز سے مجهكو بے پروائى نہين **ف** يعنى اس مال كا لينا محتاجى كے سبب سے
نہين ہى بلكہ تيرى عطا سمجهكر ليتا ہون كہ غلام مالك كى عنايت كى ہوئى چيز سے كسى حالت مين بے پروا نہين ہو سكتا كہ اوسكو سرور مالك كى
مہربانى پر ہى مال پر نہين اس حديث سے معلوم ہوا كہ برہنہ غسل كرنا درست ہى اور مالدار كو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسكو عنايت خدا كى
۱۱۰۹ سمجهكر لينا توكل كے مخالف نہين **هم** ابو هريرة بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا في سحابة اسق
حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه في حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت
ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال يا عبد الله
ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال
اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع
فيها قال اما اذا قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي
ثلثا وارد فيها ثلثه مسلم مين ابو ہريرہ سے روايت ہى كہ حضرت نے فرمايا كہ جس حالت مين كہ ايك مرد تها ايك بيابان مين كسى زمين سے
سو اوسنے ايك آواز سنى بدلى مين كہ فلانے شخص كے باغ كو سينچ دے سو ايك طرف وہ بادل جهك پڑا پهر اپنا پانى ايك پتهرلى زمين مين اونڈيل ديا
تو ايك جهيل وہان كى جهيلون سے اوس پانى سے لبالب ہوگئى سو وہ شخص بہتے پانى كے پيچهے پيچهے گيا تو ناگاہ ايك مرد كو ديكها كہ اپنے باغ مين
كهڑا پانى كو اپنے پهاوڑے سے ادهر اودهر كرتا ہى سو اوسنے باغ والے مرد سے كہا اى خدا كے بندے تيرا كيا نام ہى اوسنے كہا فلانا نام ہى وہى نام جو بدلى
مين سنا تها سو باغ والے نے اوس سے كہا كہ اى خدا كے بندے تو نے مجهسے ميرا نام كيون پوچها سو اوسنے كہا مين نے اوس بدلى مين آواز سنى جسكا يہ پانى
ہى كوئى كہتا ہى كہ سينچ دے فلانے كے باغ كو تيرا نام ليكر سو تو اس باغ مين اس خدا كے احسان كى كس طرح شكرگزارى كريگا باغ والے نے كہا
جبكہ تو نے يہ كہا تو اب مين البتہ ديكهتا ہونگا اوسكو جو اس باغ سے پيدا ہوگا سو اوسكى ايك تہائى تو خيرات كرونگا اور ايك تہائى ميرے
لوگ اور مين كهاونگا اور ايك تہائى اسى باغ كى مرمت مين پلٹ كر خرچ كرونگا **ف** اس حديث سے معلوم ہوا كہ منافع سے تہائى مال
خدا كى راہ مين خرچ كرنا مستحب ہى اور معلوم ہوا كہ فرشتے مينهہ كو بموجب حكم الہى كے برساتے ہين اور حكم نام اور نشان كے ساتهہ ہوتا ہى
كہ فلانے ملك فلانى جگہہ فلانے كهيت اور باغ مين پانى برساؤ اسى طرح سب دنيا كے كام حسب الحكم فرشتے كرتے ہين تو مسلمان كو لازم ہى كہ
جو نعمت اوسكو ملے خواہ جان كى خواہ مال كى تو اپنے رب كى شكرگزارى كرے اوسكو اتفاقى نہ جانے اپنے حق مين داد الہى سمجهے
۱۱۱۰ **ق** مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال
وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة
ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه
عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا

قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قال مرحبا به فنعم
المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد
السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به
فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يحيى وعيسى وهما ابنا الخالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال
نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه
قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس قال هذا إدريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك
قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي
إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك
إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح
ثم رفعت إلي سدرة المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال
هذه سدرة المنتهى وإذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان
يا جبريل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع
لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال
هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ حَدِیْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ لٰکِنِّیْ تَتَبَّعْتُ فِیْہِ سِیَاقَ الْبُخَارِیِّ

حدیث معراج

بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اونے چیرا راوی نے کہا کہ مینے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اونے چیرا درمیان مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو وسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اونے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو مینے انکو سلام کیا سو انھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اونے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اونے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا اے موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہمیشہ فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدایشی دین اسلام کی صورت ہی جسپر تو ہی اور تیری امت ہی پھر مجھپر اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہوسکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس اور اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہوسکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن ہمنے ہمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جگہ مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علٰحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر ذکور ہی ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے شکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نمود دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس و نکرے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمروالے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ ہمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلتی ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہرچند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسی کی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین امت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا **ف** معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نپوچھتے اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے مشہور روایت یون ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین و متکلمین اور فقہا کا اور عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی **ق**

ابن عمر بينما ثلاثة نفر يمشون اخذهم المطر فأووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار
ارعى عليهم فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى
بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية
يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت
ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها
فابت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها
قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا
بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر
ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر
ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله
ما بقي. بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے
جا کر ایک غار مین گھس گئے تو وہان پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوسنے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے
کہا کہ الہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا
کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہوگئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ
اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا
صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مینے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الہی اگر تو جانتا ہے
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین سو
خدا نے اوسمین سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میری ایک چچا کی

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہی یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھہ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوس مین تن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سما دین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک کہ برکت ہوئی اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے کھیلی نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہی سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی
اور خدا کو نہایت پسند ہی چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
نائب ہووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہی **ق** ابو ھریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیھا ١١١٢
التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینما راع
فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب
فقال لہ من لھا یوم السبع یوم لیس لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ھما ثم بخاری و مسلم ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کیواسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا
کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکے تلاش مین رہا چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو معتبر مانتا ہون اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی مانتے ہین اور حال آنکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہان نتھے ف یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکر اور عمر وہان نتھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی یا ابو بکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نتھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے

1113 ق ابو ہریرۃؓ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کردیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کاہے مغفرت کا سبب ہی

1114 ق ابو ہریرۃؓ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فھو یتجلجل بہا الی یوم القیمۃ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالونکو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر گڑین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی ف ہر چند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ ہوا اور اوسنے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نجھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان دونون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہونا چاہیے

[ف دنیوی زیب آرائش کی بسبب غرور و تکبر کرنا]

1115 فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی ق جابرؓ لعن اللہ الذی وسمہ قالہ لما رای حمارا قد وسم فی وجہہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ مونہہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا ف جانور کا مونہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک مونہہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی

1116 ق ابو ہریرۃؓ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ و یسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درہم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشا اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ بیضے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درہم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درہم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی

1117 ق ابن عمرؓ لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ

بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو
جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جڑواوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس
عورت پر جو اپنا بدن گدواوے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر
اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے ق عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ 1118
مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگون نے اپنے
پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا
کہین میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو سجدہ گاہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے
پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے
تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات سجدہ اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر بیجا ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ
اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اوسکے گرد گھومنا درست نہین ہی اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور اسی سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے
منع کیا تھا یہود نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرکے
محمدی بنین آمین م اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبد الله بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے 1119
اوس پر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی م عَلِيٌّ 1120
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ
مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوس پر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا
لعنت کرے اوس پر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور رہنے کو مکان
مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے
ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اسطرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی
سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے سادہوت
کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری
یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا
بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو
بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے
ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے
کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکو منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا چوگنا جسے گوشت لوا اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور
منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی ہی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ
و نظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت
خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین آس حدیث مین جو
بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم و حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے
ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین فساد ہوگا
کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوا اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہردم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات
نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق کے
حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس
فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی
١١٢١ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لَوْ کی لفظ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ
الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا
اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوجاوین کوئی یہودی دنیا مین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینے کے
یہودیون مین سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
١١٢٢ تابع ہین اونکا بھیڑونکا سا خواص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ
اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ
صحبت سے اصلی غرض اولاد کی رکھے صرف آب ریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

تا بابرکت ہو **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَکُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے ١١٢٣
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین مین امت پر نبی کی طاعت
واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی
تو مطلب ہی کہ دنیا کے کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی
ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَیْکَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَہٗ مَا کَانَ ١١٢٤
عَلَیْکَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو تجھپر گناہ نہوگا **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا **م** اَبُوْ اَیُّوْبَ لَوْ اَنَّکُمْ ١١٢٥
لَمْ تَکُنْ لَکُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَکُمْ لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَھُمْ ذُنُوْبٌ فَیَغْفِرُھَا لَھُمْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا **ف**
اس حدیث سے حضرتؐ نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف آلہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفاری بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف بھی
کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی
ق اُمُّ حَبِیْبَۃَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ لَوْ اَنَّھَا لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّھَا ابْنَۃُ اَخِیْ ١١٢٦
مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاھَا ثُوَیْبَۃُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ یَعْنِیْ دُرَّۃَ
بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ **قَالَہٗ** لَھَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَیْہِ اُخْتَھَا عَزَّۃَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ اگر درّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درّہ
تو میری دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سو اپنی میری بیبیو اپنی لڑکیون اور
اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرتؐ نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزّہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرتؐ نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درّہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو درّہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی **م** اَبُوْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیُّ لَوْ اَنَّ اَھْلَ عُمَانَ اَتَیْتَ مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ ١١٢٧
قَالَہٗ لِرَجُلٍ بَعَثَہٗ اِلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور

۱۱۲۸ یا زمزمی کا بیان کیا **ق** ابْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا
ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت
اودھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی مانے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی
۱۱۲۹ تا کہ اوسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کرین **ق** جابر لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا **ق** قَالَهُ لِأُمِّ مَالِكٍ حِينَ
عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرت کو بھیجا کرتی تھی **ف** ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اونسے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک
گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مینے
یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا
۱۱۳۰ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا **ف** یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب
۱۱۳۱ ہو جاوے غفلت کا سبب کہ جو جمین رہتے ہو **ق** عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِي النَّارَ
الَّتِي أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيرُهُمْ مِنْ أُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سردارون سے **ف** عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر
گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماباپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین فرمانبرداری
۱۱۳۲ تو نیک کام مین چاہیے **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پاچے کیطرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پانو کا مجکو
تحفہ دیا جاے تو قبول کرون **ف** یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضروری
۱۱۳۳ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے **ف** ابو جہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے

در معصیت اطاعت کسی نباید کرد

ہو سے تو محمد اپنا مونہہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کا فرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین
دیکھون تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالون پھر ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا
تو اولٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق
نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
١١٣٤ اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی م اَبُو مُوسیٰ لَوْ رَاَیْتَنِي وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِكَ الْبَارِحَةَ قَالَهُ لَهُ
مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم
ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے
١١٣٥ کہ حضرت اودھر گذرے تو کھڑے ہو کر سنا ایسے کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا
اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّي لَاَرَاكَ الَّذِي اُرِيْتُ فِيْكَ
مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّي قَالَهُ لِمُسَيْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو
تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ
خدا تیرے کو نچے کاٹیگا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا
مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک
یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا
مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر پر آ کر
کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن
کے مقابلہ مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری
طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو
ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو
خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا
کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے فرمانبردار ہو گئے تھے صدیق اکبر رضہ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا
اور اوسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر رضہ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی
مین بحث رہتی ہی ایسے کے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر رضہ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے
١١٣٦ ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا
يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

قصہ مسیلمہ کذاب

اگر وہ بے ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن
۱۱۳۷ کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جابرؓ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قاله** لہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو مین تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ
روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون درموں سے اپنے دونون ہاتھ بھر کے گنا تو پانچ سو
درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو
۱۱۳۸ پورا کرے **م** ابو ہریرہؓ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ **قاله** حِيْنَ قِيْلَ أَكُلَّ عَامٍ يَعْنِيْ
وُجُوْبَ الْحَجَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا
یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی
۱۱۳۹ یعنی بے تامل اونے فائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمرانؓ بن حصینؓ لَوْ قُلْتَهَا
وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ **قاله** لِأَسِيْرٍ مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ أَصَابُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ
فَأَوْثَقُوْهُ فَقَالَ إِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن
حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو صحابہ پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل
کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہم قسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت
وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو
۱۱۴۰ تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابو ہریرہؓ
لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ
أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد
اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا لیتے **ف** مصابیح
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہی
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اور دن کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو
عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے سو علماء دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہ ہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا
۱۱۴۱ عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہ ہوتے خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ
بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ یعنی اُساریٰ بدر بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
۱۱۴۲ کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ
ضَارًّا اَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یعنی العَزْلَ عَنِ الْمَرْاَةِ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل ہونے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حال آنکہ وے لوگ دودھ پلانے
والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی
۱۱۴۳ ق اَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر
کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی و قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را ÷ یا قناعت پر کند یا خاک گور ÷
۱۱۴۴ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ
ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس مین تین رات نگذرین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت و ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
۱۱۴۵ کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ق لہ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ
يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ مسلم مین
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور وہ اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جو حضرت سے
اناج مانگتا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہان تک کہ اونسے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطابقت اِن دونو حدیثون مین یہ ہی کہ بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی بیشی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کیواسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ وہان تول خرچ کرنیوالے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہی

۱۱۴۶ م ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین لیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہتسے دین لوگ لوگونکے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسیواسطے شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

۱۱۴۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر ایماندار بندہ اوسکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے ف شعر گر در رہ میکدہ ملامی کرم و عزازیل گوید نصیبی برم و دران دم کہ از فضل پرسند و قول و الوالعزم را تو بلرزد ز ہول ، رحمت و عذاب خدا کی دونون مین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین ہی جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت

۱۱۴۸ ق اَبُوْ جُهَيْمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیمؓ سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہونا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین اوپر صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرتؐ نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن ابن ملکؒ اور بعضے محدثین نے کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوسوقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

۱۱۴۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی نا امید نہوتا

۱۱۵۰ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین کھڑے ہونے کا ہی پھر اوسکا فیصلہ ہونیکا کوئی طریق نپاوین سواے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

ثواب ہی عشاء اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل نہوگا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشاء کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانوسے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشاء کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور
1151 جماعت پوری ہو خ ابن عمر لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا بخاری مین عبداللہ بن
عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نچلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر
کرنا درست نہین ہی اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
وہم اور ضرر راہزنان اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق
1152 فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہی ق ابن عباس لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ
لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اَلٰهٗ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور دشوار نجانتا تو مین انکو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشاء کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشاء کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز مین تاخیر مستحب ہی
1153 یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی م ابو هريرة لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ
بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی
مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قراءت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے
1154 پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی اونگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی خ انس لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب
1155 مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا م انس لَوْلَا
اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن
1156 اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار ہو جاوے م ابن عباس لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهٗ
لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰى اِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام
باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے سعد بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اسنے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

۱۱۵۷ درست ہی **ق** اَنَسٌ لَوْ لَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھہ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا
تو اس رسم کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین نیت حج کے مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ
عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو
۱۱۵۸ احرام باندہے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا **ق** اَنَسٌ
لَوْ لَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
۱۱۵۹ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھہ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ لَا
اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَ
يَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ تَخَلَّفُوْا عَنِّيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا
ساتھہ نچھوڑتا ولیکن مین بار برداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھہ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتداے اسلام مین بسبب بے اسبابی اور قلت سواری سب اصحاب ساتھہ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی رکجاتے تھے اور حضرت کو بدون صحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ رہنے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
۱۱۶۰ مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ
لَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھہ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص
کے سبب سے گوشت کو باسی رکھا سمجھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی
رسم بنی اسرائیل نے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم
۱۱۶۱ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی **م** اِبْنُ عُمَرَ
لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا **ف**
اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اسمین دلاسا ہی اہل خوف و گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف
نہین تاکہ اوسکی رحمت و غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی
۱۱۶۲ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لَيْنَ اور اِنْ کی لفظ ہی **م** اُمُّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةُ اِنْ اُمِّرَ

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم مین ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تمپر کنٹا ہوا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے ف
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف
١١٦٣ سے حاکم ہوئے ہون سو اسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو م جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ
ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی
قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے لے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
١١٦٤ پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین خ ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ يَعْنِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور تمام سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی ف زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وہ وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
١١٦٥ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے خ ابن عمر اِذَا دُعِيْتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْا
بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف
١١٦٦ یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا
تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا وَطِئْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ
قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا بخاری مین برا بن عازب رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ
ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف
جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبداللہ بن جبیر تھے
متعین کر کے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیر انداز تھے کافرون کی
شکست دیکھکر وہ بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے

1167 اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا
ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ اور زید بن خالد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مار پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مار پھر اگر حرام کرے
تو بھی کوڑے مار پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو پھر
چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان مین کیا بد رسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور
لوگ نکے نہ غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین اونکا نکاح کر دیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جوابدہی اور عذاب قیامت
1168 مین مالکون کی گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ
يُعَافِيَكِ **قَالَهُ** لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر
اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی
ف عطا سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری
مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مینے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا
بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا
1169 بہشت ہی **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قَالَهُ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهُ
عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے
تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نرکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی
1170 عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ
اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهُ** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ
حَارِثَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ
بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے
حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث
فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا
کہ ایک لشکر کے کئی سردار رجشیدہ جدا مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی
کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین محبت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ صحابہ نے
خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت صحابہ کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو
صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی
1171 تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہوگئی **ق** جَابِرٌ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری و مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم مونھ لگاکر نہر سے پانی پی لیوین **ف**

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملاکر
حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
١١٧٢ جاری پانی کو موںھ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جابر ان كان في شيء من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة
من عسل او لذعة بنار بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا
ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر سوداکی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمر رض سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے
سے یعنی پس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور
جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین سعد بن معاذ کے ہاتھ مین
ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے
حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے
١١٧٣ داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی **ھ** جابر ان كدتم انفا لتفعلون فعل فارس
والروم يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما
وان صلى قاعدا فصلوا قعودا **قال** حين صلى قاعدا والناس خلفه قيام فاشار اليهم فقعدوا فلما
سلم قال مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو فرمانبرداری کیا کرو اپنے اماموں کی
اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور صحابہ پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھکر امامت کی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بڑے ادب لوگون کے
١١٧٤ بتانے کے واسطے درست ہی **م** معيقيب بن ابي فاطمة ان كنت لا بد فاعلا فواحدة مسلم مین معیقیب بن
ابی فاطمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے کنکریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو
١١٧٥ تو ایکبار کا مضائقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا **خ** جبير بن مطعم
ان لم تجديني فأتي ابا بكر **قاله** لامرأة امرها ان ترجع اليه فقالت ارايت
ان جئت ولم اجدك بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو نپاوے تو ابو بکر رض پاس آئیو یہ حضرت نے

اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکرؓ پاس آنا جو مین
۱۱۷۶ کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ
لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمھارے واسطے سامان
کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اونسے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قول ہی
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمھارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس
حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی
۱۱۷۷ ھ اَنَسٌ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نآنے پاویگا کہ تمھاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمھاری موت کی ساعت آپونہچے گی
ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڑھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمھارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد
۱۱۷۸ ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ
فِيْ قَتْلِهٖ یَعْنِی ابْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اوسپر قابو نملیگا
اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہی
اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے صحابہ کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہی تو اسکو نمار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسی کے
۱۱۷۹ ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوسکے دھوکھے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جانکر رکھتے تھے صحابہ نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
۱۱۸۰ انتقال ہوا اس حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی ھ اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا ف صحابہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائے تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی
جب وہ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ بھی
زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو ان پیغام رسانی مین میری
طرف سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرتؐ سے سنا ہی ویسا ہی اون سے کہونگا ھ ابو ھریرۃ لئن کنت کما قلت فکانما 1181
تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم مادمت علی ذلک قالہ لرجل قال یارسول
اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہی
اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اوپر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے
کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کلٹتے ہین اور مین اونسے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین ف
یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھ برادری کا
حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا
کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کا لفظ ہی ق حکیم بن حزام خیر الصدقۃ ما کان 1182
عن ظھر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی قرضدار
یا محتاج کو خیرات کرنا منع نہین اوسکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کیا اونکا حق فقیرون کے
حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو ق ابن مسعود خیر الناس قرنی 1183
ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیء قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین
جو صحابہ سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تین زمانے کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا
بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا
لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور صحابہ کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے
بگڑ گئے اور علمائے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

دین مین کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاوے گی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل
خیریت نرہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہین گے اگرچہ
اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین بے رد اونکے تکرار رائج تھا وہ حق ہی
اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اون تین زمانون مین نئے دفعہ رائج تھا وہی بدعت ہی اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین سراسر
دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی سب کی برائی اور گمراہی بوجھ جاوے
۱۱۸۴ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب سے بہتر میری امت سے وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو
اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت پائے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رض نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا
پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا اور
خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے
ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی
خلاصہ مطلب کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہی کہ سوا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا
اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا
۱۱۸۵ پیشوا بنایا **ق** اَنَسٌ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے
سب محلون مین خیر اور خوبی ہی **ف** مدینے مین انصار ہی صحابہ کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اسواسطے سب کی مجمل
۱۱۸۶ تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ
اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مردون کی صفونمین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی
صف ہی **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور رہے اور پچھلی
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی سو اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اور پچھلی ان سے دور
نہین اور پچھلی صف مردونکی دور ہی او سمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اور نکا ایک مقام پر متصل ہونا
۱۱۸۷ نچاہیے خ جابرؓ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض
ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوٰۃ کے
اونٹ آئے حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابرؓ نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ
قیمتی ہی اونٹ اوسکو دیکر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل
نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرتؐ نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور
۱۱۸۸ پیمانے والی چیزون مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عثمانؓ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ بخاری مین
حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف
خواہ روان پڑھے اور قراءت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بتلاوے لیکن ہان
یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہست نہ محض ترتیل حروف
۱۱۸۹ ق ابوهريرةؓ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ
فِي ذَاتِ يَدِهِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش
کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہترین ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرتؐ نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق
سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر سے وہ رووین اور چلاوین اور مین بڑھی
بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی کے
عذر کو پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہ بڑی خوبی ہی کہ دردوالی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے
۱۱۹۰ ق علی خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی
۱۱۹۱ م ابوهريرةؓ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ
أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا افضل دن جن پر آفتاب نکلا
جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت قائم ہوگی جمعے
کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدائش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود سمجھے کہ ہفتے کو چونکہ عالم کی پیدائش
سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سنیچر کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدائے پیدائش عالم کی یکشنبے سے
ہوئی اور انکا یہ گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا
دن ہی اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم مین
1192 بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی ھ عَوْفُ
بْنُ مَالِكٍ اِلَا اُخْبِرُكُمْ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ
اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور برے سردار وے ہین
جنسے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین
حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی
1193 فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اسم افعل التفضیل کا صیغہ ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ
فِى الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهٗ
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی
زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا
صرف آدمی کی خونریزی کے واسطے ف حرم مین کجروی کرنا یعنی وہ کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا
یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباسؓ نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
1194 کچھ حاجت نہین ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ
مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہی تو مقرر اونکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا میسر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونون وقتون کی نماز اونسے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نمازین کاہلی کرے اور دل چرائے اوسمین نفاق کی علامت
1195 موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ
قَلَّ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا
سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہو پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے
درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو
1196 ھ ابو ھریرۃ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست ترین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر
بازارین ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند مین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے
ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین
1197 خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوُدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّاَحَبُّ
الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوُدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بخاری مین
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے
اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات
وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن نرکھنا
اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہوجاتی ہی روزہ کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے
پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور
جانکاہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین
زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہوسکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی
1198 ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہوجاوے ھ سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الٰہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون
مین سے کسی سے شروع کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی
1199 ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِھَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ بخاری و مسلم مین عقبہ بن عامر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون
کی شرمگاہین حلال کرین ف جو شرطین وقت قرار نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ
تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر
ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر
1200 نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَخْوَفُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اَخْوَفَ
مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی

الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ
يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ
ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ
وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج و نبات
اور فرش اور چاندی سونے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو بہار کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر بہت زیادہ چرے اور دوسری روایت مین یون ہی
کہ مارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ
جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ مین پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو بحق لیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف
اس حدیث مین حضرت نے ایک مثال حریص اور بخیل مالدار کی اور دوسری مثال سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھولنے کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال ایسے اوس
جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت مین اور گرانی کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زاید از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے
۱۲۰۱ رب کی شکر گزاری کرتا ہی ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی
حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مرےگی جو بہت سخی ہی ف حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھا سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا تھا اور جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت
۱۲۰۲ مراد ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ مضمون قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ سوا اللہ کا نام سچا

سب جھوٹا ہی یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی **ف** زمانۂ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا
یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور
نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ
۱۲۰۳ حکیم سنائی کا **ھ** ابو ھریرۃ اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی **ف** یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے
سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی ہی اسواسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان
۱۲۰۴ ہوتی ہین **ھ** ابو ھریرۃ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ
اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا امر خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ
مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندہ کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا مونہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے
۱۲۰۵ رحمٰن اور قدوس **ھ** جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا
قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قراءت زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو
۱۲۰۶ رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی **ھ** ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ
عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی دَآبَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین
ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل
ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی
خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے
دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
۱۲۰۷ **ھ** ابو ھریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ
صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز
بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب یوم عاشورہ کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے
افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اور اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل نہین ہی
۱۲۰۹ **ھ** ابو ھریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک رہتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال تعظیم کا ہی
اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

۱۲۰۹ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت الٰہی اوپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ق اُمُّ حَرَامٍ
بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی
۱۲۱۰ کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھ کر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہوا ق اُمُّ حَرَامٍ
بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا سو بخشا گیا ف ام حرام سے
روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپ کو اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا
اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام
اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک
ہوئین پھر جہاز سے اوترکر گھوڑے سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے
مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے
مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے
۱۲۱۱ آیندہ بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ھـ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین
انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا
حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا
۱۲۱۲ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب ابوطالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان
ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب
دوزخیون سے اوپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا
۱۲۱۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر کُلّ کا لفظ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا
عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کو زمین کھا جاتی ہی
سوا دمچی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب دمچی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہی آدمی
کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی
اور قیامت مین بھی اوسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان وصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہوجاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی
۱۲۱۴ یا تو نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین ھـ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھوٹھا دعویٰ کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اوسکی
جورو بیٹی سے حرامکاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی
ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت نوع انسانی شریعت
1215 کی عمدہ غرض ہے سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ
مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا
وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین
داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے
کہ او میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے **ف**
پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے
1216 تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا
کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر
1217 انکار ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ
تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ
صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور
ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہے مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین سوار اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب
اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک ڈگ
جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو رستے سے دور کرنا خیرات ہے **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا او چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز شکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر
سوار کرا دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات او صدقات مین داخل
1218 مین نہین سے جو ساتے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسیٰ
کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری او مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام ہی
ف اسمین بنگ اور بوزہ او شراب او تاڑی سب داخل مین انکا قلیل او کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی
1219 ق ابن عمر کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
1220 اور کرتب کا اوسمین دخل نسمجھے اور نادان پر ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق ابن عمر
کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت او زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم او مرد اپنے گھر او جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین او جورو اپنے خاوند کے مال او گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی او
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان او آقا کی خیرخواہی او اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت او قابو کے اوسکا حق کیون ادا کیا
1221 اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین ق جابر کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی
کہ جو نشے دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مسلم کی مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
1222 ق ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا
لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی او سب نشے والی چیزین حرام ہین او جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نپیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے او نشہ لاوے وہ شراب ہی او سب حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی او سیندھی

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام محمد اور محدثین کا ہرچند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے
اور چیزیں اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی
اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر میں کو ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی و زبان پاکی حرمت میں جواب استفتا میں
اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علماے حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے ق ابن عباس کل ١٢٢٣
مصور في النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا
دوزخ میں ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی ق جابرؓ کل معروف صدقة بخاری اور ١٢٢٤
مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی ف یعنی اوس میں خیرات کے برابر ثواب ہی
فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پر ق ہی ق ام هانئ بنت ابي طالب قد اجرنا من ١٢٢٥
اجرت و امنا من امنت قاله لها يوم فتح مكة بخاری اور مسلم میں ام ہانی رض ابو طالب کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا حضرت نے ام ہانی سے فرمایا
جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق جابرؓ قد اخذت جملك باربعة دنانير ١٢٢٦
ولك ظهره الى المدينة قاله له بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ
چار دینار کو لیا اور تجھے مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا ف جابر رض سے روایت ہی کہ میں
سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پونہچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا
حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجکو دیے ف جب چیز بیچی تو
بائع کو اوسمیں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر پر احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی
غرض تھا م عبد الله بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما اتاه مسلم میں عبد اللہ ١٢٢٧
بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا
اوسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت
ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق
ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی شعر ای قناعت توانگرم گردان * کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست *
لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی خ ابن عمر ١٢٢٨

قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجکو یہ خبر پونہچی ہی کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی ف اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۱۲۲۹ ح اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا
تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي
أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي
مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد کو فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نچھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی
۱۲۳۰ زیادہ ہوتا ہی م ابن مسعود قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ
يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ قَالَهُ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا
تَدْعُو وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ
کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھہ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی
۱۲۳۱ اور بندگی کی علامت ہی ق ابو ہریرہ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے
جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری
بیان فضل ایثار و فضل اصحاب
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

بعو کھے سو ہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین و زنا حق صدیق اکبر سے
۱۲۳۲ بیعت کرین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَآءَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر تمسے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حال انکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق رضی ہوگا ف بیشک حضرت کی امت سب امتوں سے افضل ہی
تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی
۱۲۳۳ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لقد ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ
قَالَهُ لِامْرَاَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے
گرد بڑا مضبوط گھیر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہو گیا عورت
بوجھی تھی کہ بد قسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلا سے
۱۲۳۴ عظیم سے بچیگی خ عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق رضی کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
۱۲۳۵ غم دور ہو جاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ رو برو تعریف کرنا نہایت بری بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپ کو بہتر
۱۲۳۶ سمجھکے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ
الَّتِيْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی کہ اگر
اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے
بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

المطری
حد سے زیادہ
تعریف کیا ہوا

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجئے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس لیکر اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھائے تاکہ بدن نہ کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو نہ معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور حد کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
۱۲۳۷ ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَہٗ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ
وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے
کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
۱۲۳۸ الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہی تو کیوں تنگ حوصلہ ہوتا ہی م اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ
مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ جَآءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتوں کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضوں نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف حضرت
نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا
۱۲۳۹ لیجاتے ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ
كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا
بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگوں کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
۱۲۴۰ راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ
فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ
مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُّصَلِّيْ
فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا
عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ
الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَآئِلٌ يَّا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھین اور مجکو
رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی
مجھسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا
نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز
پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین
سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت
کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا
سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے
بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو
یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک ہانکے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی
کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب
کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین
جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا
شنوأہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز
پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰى ۲۴۱
هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِيْ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِيْ بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے
ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے
اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا
اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر
مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے
ذوالحلیفہ کو پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی
ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی
پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آگئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا
کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیے قریش

بیان کیفیت معراج

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور داہ زنی سے منع کیجیے
1242 سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا م ثَوْبَانُ لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي
سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِيَ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَهٗ حِينَ سَأَلَهٗ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ
عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا او
حال آنکہ مجکو اوسکا کچھ بھی علم تھا یہان تک خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ما سے ف مصابیح مین روایت ہی
کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اونکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین
جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیونکو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور
کبھی ما کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی
لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے
سبقت کی تو ما کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول
1243 ہین خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ
حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین
دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الٰہ الا اللہ
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرواکے اوس مصیبت سے نجات دلاوینگے اسکا نام شفاعت کبری ہی
یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت
اونکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا وینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ
مین پڑ چکے مین نکل جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی
1244 شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ اِلْحَقِي
بِأَهْلِكِ قَالَهٗ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیونکو رشک ہوا اوس سے

ف امتحان نمودن علماے یہود نبوت آنحضرت صلعم

ف حدیث شفاعت و تفصیل اقسام شفاعت حضرت

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ و بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی
کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجسے تو حضرت تجکو بہت پیار
کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ
۱۲۴۵ اشارہ کیا طلاق کا ھ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو
تولیے تیرے کہے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی و خوشی کے اور اوسکے
عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا
کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کرہی ہی اونہون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب
۱۲۴۶ مین بھاری ہی خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ
مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ
مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوا خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھہ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دیندارون پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے
اور چیر ڈالے گئے تسپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا
سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین
۱۲۴۷ ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر کار اوسکو مخلصی ہوگی خ عَائِشَةُ
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبرئيل فناداني فقال إن الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث إليك ملك الجبال لتأمره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد إن الله قد سمع قول قومك وأنا ملك الجبال وقد بعثني إليك ربك لتأمرني بأمرك فيما شئت إن شئت أن أطبق عليهم الأخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئاً **قالہ** لها حين قالت هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجسے بیعت کی جس روم کہ مینے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اوس مکان مین جہان مین ہوش مین آیا سو جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہی سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑونکا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑونکا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبا دون اون دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے کہا جب کہ حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکہ سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اونھون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہانسے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب حضرت جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين کا مطلب بخوبی بوجھے اللهم صل وسلم على سيدنا محمد سيد الصابرين وإمام الكاظمين م ابن مسعود لقد هممت أن آمر رجلاً يصلي بالناس ثم أحرق ١٢٤٨

ف بیان صبر آنحضرت بر ایذاء کفار و نخواستن بلای ایشان باوجود اجازت الٰہی

عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے
لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم
ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ
1249 تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی خ عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّ ابْنِهٖ وَاَعْهَدَ
اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰهُ
وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے
بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت
کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے
مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو
تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا
اور مومنین نمانینگے سوا ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور
تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا
کہ سوا ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت
نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آپنے جو کی خبر
1250 جیسی دی تھی ویسی ہوئی م اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَّدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَیْفَ یُوَرِّثُهٗ
وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ كَیْفَ یَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ
کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کا مال وارث کریگا
اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہی
کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہے لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرتؐ نے پوچھا کہ اسکا
مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے
اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکا اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین
وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نرکھا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا
کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہونے
1251 یا بنے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ پڑے م جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی
عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

وہب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور
ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی خیال
ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرتؐ نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران و روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا
تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات اجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

اَلْبَابُ السَّابِعُ

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہی **خ** سُلَیْمَانُ
بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْهِمْ **قَالَہٗ** حِیْنَ اَجْلَی الْاَحْزَابَ عَنْهُ
بخاری مین سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نلڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرتؐ نے
اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق و جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ
۱۲۵۳ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرتؐ سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا **ق** عَائِشَةُ
اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روحون کے لشکر مین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اونمین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس
عالم مین ملاپی اور الفتی والا ہوا اور جو اونمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بیگانہ ہا **ف** یعنی روز ازل
مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھدین جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے
اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی چھوٹے پھٹکے رہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہی
کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی **شعر** حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست
۱۲۵۴ **م** اَبُوْ مُوْسٰی وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسی اور ابی بن
کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف** جب کسیکے
مکان مین جانیکا ارادہ کیے تو السلام علیکم کر کے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے
۱۲۵۵ اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا **م** جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ
تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ
بِتَوٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان
مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب
کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے
۱۲۵۶ واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ
اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ
رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قَالَہٗ** لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَآءَهٗ عَلٰی صُوْرَةِ

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین و محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیز زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان ماریںگے عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے لاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وہ سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری ہین خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب

حدیث جبرئیل در بیان حقیقت ایمان و اسلام و احسان و ذکر بعض علامات قیامت

حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو
اونمین ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدمؑ پر اوترین اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت
ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین سو اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین
اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطالب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیون کی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور راہ اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بقصد نتھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری و باطنی کہ انسان مین
ممکن تھے سب تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین انمین
کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون
اوسکی خواہش چاہے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے ہی اسواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین
اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ ہاتھ پانون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے سے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین سو اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے
تینون کا تمام بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش نے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام آلہی سے غافل ہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ نے درویشی کے
ناہر شکل اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
١٢٥٧ گمراہی ق عمر اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین بلکہ اگر زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور اہل
حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل
مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول یہی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین تہائی جگہہ دخل ہی مراد اکثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر
١٢٥٨ متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ھ ابو ایوب اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول انکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چند قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

۱۲۵۹ محبت کی پوری ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ رِوَايَةُ
الْبُخَارِيِّ وَسَبْعُوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائی یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلہ درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے حلم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے رکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوا خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا جیسے
ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
۱۲۶۰ آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ
اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی
یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
۱۲۶۱ یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے
۱۲۶۲ نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکی اجازت ہی ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوے
۱۲۶۴ نیک عمدہ خوبی ہی ق اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام اور غنیمت حاصل ہونے کے
۱۲۶۵ ق اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے
۱۲۶۶ ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا
بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہے یہان تک کہ جدا ہوئے پھر اگر وے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کردیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک بائع اور مشتری اوسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب و قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کردینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے مال مین برکت نہین ہے کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی ہے

۱۲۶۷ عن ابن عباس البینة او حدّ فی ظهرك قاله لهلال بن امیة لما قذف امرأته بشریك بن سحماء بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال ابن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحماء سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحماء سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہ ہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھہ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر یہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی ہے حجت بیفائدہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا ایسی آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل اوترے اور اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگا دین اپنی جورو نکو اور شاہد نہون اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنیوالا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھون والا اور موٹے سرین والا اور بھاری پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوتر چکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو ف

۱۲۶۸ عن ابی هریرة التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کی

قصۂ لعان ہلال بن امیہ

۱۲۶۹ اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ
لِلنِّسَآءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ
۱۲۷۰ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کر دے اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ
قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ. بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد رضہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے
مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ
۱۲۷۱ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی خ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع رضہ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ
زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایے کے ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اسکو
۱۲۷۲ حق شفعہ کہتے ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا
اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی
۱۲۷۳ اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ
اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے
ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت
۱۲۷۴ متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ
خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر
موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ÷ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ÷ لیکن بعد عہد و پیمان کے
۱۲۷۵ فریب درست نہین خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ
اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی
ف قرآن مین اللہ نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی
اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین تمام اس سورت مین
۱۲۷۶ مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ
دوزخ کی غت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس
تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی

اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی تعجب مین سہلکو حمّی یومی کہتے ہین ق انسؓ و عمران بن حصین الحیاء خیر کلہ ١٢٧٧
بخاری اور مسلم مین انسؓ و عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عمران بن حصین الحیاء ١٢٧٨
لا یأتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہین لاتی ف
یعنی حیاء شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے ١٢٧٩
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہی جتنی
شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسی الخازن الامین الذی یعطی ما امر به ١٢٨٠
طیبة به نفسه احد المتصدقین مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خزان سامان بھی
شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کنمناوے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوس ناپاک کا
ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ھریرة الخمر من ھاتین الشجرتین النخلة والعنبة و ١٢٨١
فی روی الکرمة والنخلة وفی روی الکرم مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور سے
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سواے انکے اور کسی کی شراب حرام نہین
ق ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ ١٢٨٢
حضرتؐ نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ پائندار جہاد
کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ھریرة الخیل لثلثة لرجل اجر ولرجل ستر وعلی ١٢٨٣
رجل وزر فاما الذی له اجر فرجل ربطها فی سبیل الله فاطال لها فی مرج او روضة فما اصابت
فی طیلها ذلک من المرج او الروضة کانت له حسنات ولو انه انقطع طیلها فاستنت
شرفا او شرفین کانت له اثارها وارواثها حسنات ولو انها مرت بنهر فشربت منه و
لم یرد ان یسقیها کان ذلک حسنات له فهی لذلک الرجل اجر ورجل ربطها تغنیا وتعففا
ثم لم ینس حق الله فی رقابها ولا ظهورها فهی لذلک ستر ورجل ربطها فخرا ورئاء ونواء
لاهل الاسلام فهی علی ذلک وزر بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے
واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد
ہی کہ گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسّی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وے
لمبی رسّی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پونہچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی
رسی ٹوٹ گئی پھر ایکبار یا دو بار زقند مارتے گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر

گذرے سواوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ
خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفون کو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس
مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور
عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان
۱۲۸۴ نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی ح حُذَیْفَةُ بْنُ
الْیَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین
حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین
۱۲۸۵ اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنی اوسکا نظربندی کا کارخانہ ہی ح ابن عمر اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ
مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار کا
قیدخانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانیکا
ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان
تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا
اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہی بلاخوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو
پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
۱۲۸۶ گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی ح عبد اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وروایة
الْقُضَاعِیِّ وَخَیْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی
چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہی مطلب دونون عبارت کا
ایک ہی ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اور اوسکے خلاف
مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب
خوش سیرت و پارسا ٭ کند مرد درویش را پادشا ٭ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر
۱۲۸۷ زن بد در سراے مرد نکو ٭ ہم درین عالمست دوزخ او ٭ ص تمیم الداری اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِکِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ
مسلم مین تمیم داری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے

اوسکے حکمون کو بجا لاوے اور اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت پر چلے اور بدعت
سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے
متشابہ کا ایمان لاوے اور اوسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت
کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بدکام سے منع کرے اور اونکے واسطے
۱۲۸۸ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی ھ ابوہریرۃ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا
بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلے سونے کے وزن
برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بدلے چاندی کے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی
۱۲۸۹ بیاج ہی ق عمر اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ
بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر
دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون
برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے
۱۲۹۰ بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین خ انس اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ
مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
خواب نیک مرد کی ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب
مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق
۱۲۹۱ مین گذری خ ابوسعید اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابوسعید رضہ سے
۱۲۹۲ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق ابوقتادۃ الحارث بن
رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابوقتادہ رضہ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر
اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اسنے
خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
۱۲۹۳ کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ق عایشۃ اَلْحُلْمُ

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا **ف**
۱۲۹۴ یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسنے خدا کا رحم پایا اور جسنے اوسکو نباہا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہی ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی
۱۲۹۵ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہؓ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرے یا خود
اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے
۱۲۹۶ برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین بہت تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان نٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون کے
۱۲۹۷ حق نہ تلف ہون **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نحوست و نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا
جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور
۱۲۹۸ بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ برا ہو **م** اَنَسٌ اَلتَّنَفُّسُ فِي الشَّرَابِ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَاُ وَاَشْفٰى
وَاَشْفٰى وَاَبْرَاُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیاس کو خوب بجھاتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا

مسلم ... عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول انہ اروی وابرأ وامرأ

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی یا اتنو -
١٢٩٩ سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ ابن عباس الشفاء في ثلثة في شرطة محجم او شربة
عسل او كية بنار وانا انهي امتي عن الكي بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیزون مین ہی سینگی کے کھینچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور
١٣٠٠ دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جابر الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود
وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی
اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر
بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث
اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون
صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ
١٣٠١ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا خ ابو هريرة الشمس والقمر مكوران يوم القيمة بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت
ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر
١٣٠٢ ق ابو هريرة الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا
اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اس واسطے کہ گرم خشک ہی یا یہ کہ بالخاصیت گرم اور
سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اس واسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور
سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح خوب کلان
تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین
لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چتیون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ چنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو
نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھونکے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سرد سر کے درد کو دور کرے اور اگر
سرکے کے ساتھ اوبالکر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اوسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنی
موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اوسکو استعمال کرے تو حیض سے جاری ہو جاوے اور شہد اور
گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گلاوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

بھاگ جاتے مین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے مین یہان تک تو طبیبون کی عقل پونہچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین
١٣٠٣ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق ابو ھریرۃ اَلشُّھَدَآءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ
الْھَدْمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو دوبا
مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا
شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے
١٣٠٤ م سعد بن ابی وقاص اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَۃِ اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھا جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا
بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف
حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم
کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا
روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٣٠٥ اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو م ابو ھریرۃ
اَلشَّیْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ طُوْلِ الْحَیٰوۃِ وَکَثْرَۃِ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیزون کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین
عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے
زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت
اسواسطے ہوتی ہی کہ پیری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی
١٣٠٦ ق انس اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے
کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جا تیرے اوپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ گھبرائی
اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو
١٣٠٧ بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایسا نہ ہوا کا فر تو اوس صبر کا کچھ ثواب نہین م ابو ھریرۃ اَلصَّلَوَاتُ
الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَّا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے
گناہون کا اوتارا ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی
ق أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ أَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ١٣٠٨
ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا
وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہونچے جسکا مزدلفہ نام ہی
تو اوترے پھر وضو کیا او مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ با وضو رہنا مستحب ہی اگرچہ
اوس وقت نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق أَبُو هُرَيْرَةَ ١٣٠٩
اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ کا
جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق أَبُو شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ١٣١٠
ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ
ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر
بیان ضیافت
اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہو جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف
یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اس واسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی
غیبت کریگا کہ عجب بے حیا آدمی ہی کہ جاتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے
اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُونُ ١٣١١
رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا
کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق أَنَسٌ اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری او مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی ١٣١٢
کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ مین ٹھہرے رہین اور مر جاوین
تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن
امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضہ سے ١٣١٣
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی م أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ ١٣١٤
اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ
فضیلت طہارت
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ
عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہی ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بدعمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور
قیامت کی ظلمت مین نمازکی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچیگا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال
خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی
۱۳۱۵ تو روشنی ہوئی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیر پر
۱۳۱۶ اندھیرا ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ ہِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھیر نگل جاتا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دی
۱۳۱۷ چیز کو پھیر لینا موجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی **م** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْہَرْجِ
کَہِجْرَۃٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی
۱۳۱۸ ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ
وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارے کا بدلا نہین اور
کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر
مزدور کنوان کھودے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان بیٹھ پڑا اور مزدور دبکے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نچاہیے
۱۳۱۹ **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَہُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتارتی درمیان کے گناہونکا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے
کوئی بدلا نہین **ف** پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسق سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی
۱۳۲۰ کہ آدمی بہشتی ہوجاتا ہی **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر
کو چیز دینا درست ہی **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

جزائی حج مبرور بہشت ہے

۱۳۲۱ ق جابرٌ العُمرٰی لِمَن وُهِبَت لَه بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی
مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمرٰی مثل ہبہ کے سبب ہی ملک کا
۱۳۲۲ ق ابو سعیدٍ الغُسلُ یَومَ الجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ
مُحتَلِمٍ وَاَن یَّستَنَّ وَاَن یَّمَسَّ طِیبًا اِن وَّجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا
ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل
واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور
خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حال آنکہ مسواک اور خوشبو سبکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
اور نہایت بہتر ہی
۱۳۲۳ ق ابو ہریرۃ الفَخرُ وَالخُیَلَاءُ فِی الفَدَّادِینَ مِن اَهلِ الوَبَرِ وَالسَّکِینَۃُ فِی
اَهلِ الغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین
اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور
بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے
کی عادت کی
۱۳۲۴ ق ابو ہریرۃ الفِطرَۃُ خَمسٌ اَلخِتَانُ وَالاِستِحدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقلِیمُ الاَظفَارِ
وَنَتفُ الاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا
دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان
جسمین کچھ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ
اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین
زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے
کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ اٹک رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست
نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے
کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا
بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر پر
مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے
پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا
۱۳۲۵ خ عَبدُ اللّٰہِ بنُ عَمرٍو اَلکَبَائِرُ الاِشرَاکُ
بِاللّٰہِ وَعُقُوقُ الوَالِدَینِ وَقَتلُ النَّفسِ وَالیَمِینُ الغَمُوسُ بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت
کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر
قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ
تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اس واسطے
۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی م ابوذر الکلب الاسود شیطان مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری
۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی ق ابوہریرۃ الکلمۃ الطیبۃ
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلادے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے
۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سعید بن زید الکمأۃ من المن وما
ماؤھا شفاء للعین بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اوسکا پانی آنکھ
کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی
بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے
۱۳۲۹ قانون مین لکھا ہی خ ابوہریرۃ الذی یخنق نفسہ یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی النار
بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارے گا وہ
۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی م انس المؤذنون
اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت
کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار رہینگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہنچیگا لیکن اذان دینے والون
۱۳۳۱ کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابوہریرۃ
المؤمن مراٰۃ المؤمن مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے
۱۳۳۲ مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی م ابوہریرۃ المؤمن
القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل
فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زبردست ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک

جیسے کہ اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تو اوس چیز پر جو تیرے کام آوے اور مدد خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہہ
کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے
کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر چونپ دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک بیٹھے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد
مین نجاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
۱۳۳۳ کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی **ق** ابو موسیٰ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
۱۳۳۴ طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی **ق** جابرؓ
وابن عمرؓ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی **ف** ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
۱۳۳۵ کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی **ص** ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی **ف** باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے
۱۳۳۶ ظاہر باطن کی بےحیائیون سے منع کیا یعنی بد کامون پر پیش آنا ایمان کا مقتضا ہی نہ بےغیرتی ایمان کی شان نہین **ق** عائشةؓ
اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهُ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین
اون فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

توکیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ ١٣٣٧
كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجھلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ریا اور مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ **ق** عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ ١٣٣٨
مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى
غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک ہی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سواے غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیر کی طرف نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور عداوت
پیدا ہو **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا ١٣٣٩
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا
اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو بوجھ
ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر یہ کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی
کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر یہ کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان چلے جاوینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو

مدینے چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لا دیگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے
۱۳۴۰ والون کو عمدہ بشارت ہی خ أَنَس الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون
۱۳۴۱ کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق ابن مسعود الْمَرْءُ
مَعَ مَنْ أَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م أَنَس وَأَبُو هُرَيْرَةَ الْمُسْتَبَّانِ
مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ مسلم مین انس اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی
دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمین
ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ نکالی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
۱۳۴۳ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق ابن عمر الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ
اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو بلا کی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
۱۳۴۴ بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہین ق البراء بن عازب الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ
فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات سے
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چراوے
۱۳۴۶ ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

۱۳۴۷ یعنی ہجرت ہے ق عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا نِیْحَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر عذاب
اوس صورت مین ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے
۱۳۴۸ ھ جابر اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین
قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے
۱۳۴۹ تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق ابوہریرۃ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ
فِیْ هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ
خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِیَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ
حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہے جو اون لوگون مین کفر
کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاوگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوس مین نہ آجاوے
ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال
کان کی جیسی کانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدائشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ
جو فرمایا بہت بہتر ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب آیا ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق رض اور خالد اور عکرمہ رض اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط
ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اس واسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب کہ اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے
۱۳۵۰ ق ابن عمر اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین
۱۳۵۱ ملتا مطلب کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب ھ ابو موسی اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ
اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ
وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آوے گا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑے گا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا
۱۳۵۲ **ق** ابْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم
کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصینؓ اور عایشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
۱۳۵۳ اعتماد ہو **ق** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
۱۳۵۴ والا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار
۱۳۵۵ بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹھی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹھا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
۱۳۵۶ اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ
۱۳۵۷ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف**
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھ اور اراده
کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوسوقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی
۱۳۵۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر اَیُّمَا کا لفظ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ

مُجْمِرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو
وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو **ف** حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے
۱۳۵۹ جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ
مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
۱۳۶۰ **م** جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ
مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونہین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور
۱۳۶۱ اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا
فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور
اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب
مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے
حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ
۱۳۶۲ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین **خ** عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین
عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروقؓ
نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرتؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروقؓ
نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی
۱۳۶۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَيُّكُمْ ہی **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ
وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث
کا مال زیادہ پیارا ہو حضرتؐ نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اور اوسکے وارث کا
مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا وینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

۱۳۶۴ م عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ
فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ
اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ
وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کون
تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ
اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو
چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسیطرح آیتون کا
شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھہ افضل ہین چھہ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے
دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب
یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا
۱۳۶۵ کا فانی م جَابِرٌ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ يَعْنِيْ جَدْيًا اَسَكَّ مَيِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا
مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ
اَنَّهٗ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے
ملے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کسی چیز کے بدلے ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا
چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر یا چیز ہو
کہ اوسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنی اگر تم
مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی
۱۳۶۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **قَالَهٗ** لَمَّا تَذَاكَرُوا لَيْلَةَ
الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا
جیسے ٹھیکری کا کنارہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف**
یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی
۱۳۶۷ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ای ہی **خ** اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ يَعْنِيْ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ **قَالَهٗ** لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا اَخْيَرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ
سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا اَشَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ

فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی
تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودنے کہا وہ ہمارا افضل اور ہمارے
افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو
یہودنے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ
ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر
بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلاکر عبداللہ کا حال پوچھا اول اونھون نے
اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے
1368 ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورًا اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین ﮬ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا
وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى
عَلٰى ثَنِيَّةٍ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى
عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون
موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللهم لبیک یعنی ای میرے رب مین تیرے حضور مین
حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون
یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان رونین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللهم
لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحونکو دیکھا
1369 فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا
اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی
کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک رضی سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو
دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
1370 پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ
مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ
مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

کہا بھلا فرمایئے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی کچھ
جو تونے کہا تھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف**
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹھی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہی اور
۱۳۷۱ ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ
حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **قَالَهٗ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ مین ابتک اوترا جاتا تھا یہانتک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف**
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرتؐ کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرتؐ نے
۱۳۷۲ یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا
الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَ
ضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ
اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب
حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اوسکو گالی دی
اور اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے
سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے
بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین
اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہی
۱۳۷۳ کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے **خ** عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ
السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروق
رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکھلادے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ سی باب کی

۱۳۷۴ اور حدیث جبریل مین فصل ہوچکا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَّمَا
اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ
جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو
کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہمنے
کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین
آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سواے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے
ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی
ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرتؐ نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی
۱۳۷۵ کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو **ق** عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ
فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ بِوَلَدِهَا **قَالَهٗ** حِيْنَ رَاٰى امْرَاَةً
مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری
اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا
قسم ہی خدا کی یہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے
بیٹے پر حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی تھی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو
اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث
۱۳۷۶ سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ
مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ **قَالَهٗ**
لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ
عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو
جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین
یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ تو اوسکا
حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور
خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین
کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرتؐ کے بموجب ارشاد
کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات اور
خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس
۱۳۷۷ ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہوا ور ٹھن چکا ہو خ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ
اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى اَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرتؐ نے اوس عورت سے فرمایا
جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وہ مر گئے تب کوئی عورت اونکو رولانے
آئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے او پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین
نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچانی ق
۱۳۷۸ عَايِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ
رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ
رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرتؐ نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مینے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرتؐ مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد
اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب امامون کا
۱۳۷۹ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا
وَاَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرتؐ کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
۱۳۸۰ ق اَبُوْ بَكْرَةَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَّبَنِي عَامِرٍ
وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرٌ مِّنْهُمْ قَالَهُ
لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ
وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار
اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور

توٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وی قوم یعنی اسلم وغیرہ
بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرتؐ نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرتؐ سے یون کہا تھا
کہ تجھسے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرتؐ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہی
جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندہ عشق شدی ترک نسب
۱۳۸۱ کن جامی ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ٭ **ق** اَنَسٌ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْهِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کر لیگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے
۱۳۸۲ اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ
قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد ماریے حضرتؐ نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرتؐ
نماز مین مشغول ہوے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرتؐ نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرتؐ ضرور اوسپر حد مارتے **ق**
۱۳۸۳ اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ
حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا
یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے
جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
۱۳۸۴ سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ

لو كان على امك دين تقضينه اكان يؤدى عنها قالت نعم قال فصومى عن امك بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے اوپر سے
ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی مان کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا
یارسول اللہ میری مان مر گئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور باقی
امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا
١٣٨٥ تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** ابو هريرة ارايتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل
يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات
الخمس يمحو الله بهن الخطايا. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین کسیکے دروازے
پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا لوگونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر
میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی
١٣٨٦ اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تا کہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے **ق** جابر
اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك
الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي بخاری
اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیة المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین حضرت
نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ
یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیة المسجد
پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیة المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم
کے نزدیک خطبے کے وقت تحیة المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز
١٣٨٧ اور کلام نہین چاہیے **ق** ابو هريرة اصدق ذو اليدين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
ذو الیدین سچ کہتا ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا
لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لنبے تھے اوسنے کہا یارسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب
حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے بڑھ کے

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے
تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی
امام طحاوی نے کہا ہی کہ اوس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی
کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے
حضرت صلعم کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو
۱۳۸۸ ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم ق کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ
وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَاَ قَالَهٗ
زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہین تیرے
سر کے کیڑے مینے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی
ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سے کون چیز اول حضرت صلعم نے فرمائی یہ حضرت صلعم نے کعب بن عجرہ سے
فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جون تکلیف دیوین تو بالون کو منڈوا دے اور یہ کفارہ
۱۳۸۹ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ
ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے
تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قد والین موٹی تین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اوسکے
۱۳۹۰ حق مین بہتر ہین تین گابھن اونٹنیون بڑی قد والی موٹیون سے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ
فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت صلعم نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی ف
۱۳۹۱ اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ
فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَّ يُرْوٰى وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون
مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے
ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہی ف سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا
۱۳۹۲ فصل اس فصل ہین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

ف بیان ثواب صد بار سبحان اللہ گفتن

مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ
النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو
دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے
۱۳۹۳ ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا م اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا
اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَ لَهٗ مسلم
مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک
۱۳۹۴ سبحان اللہ وبحمدہ ہی حضرت نے ابو ذر سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے
خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ ۳۳ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ ۳۴ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضہ
سے فرمایا جبکہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رضہ حضرت کے پاس گئین
چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت
حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رضہ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہ رضہ نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت
حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ
تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور
کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ
۱۳۹۵ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی جاتی رہے م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو
پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک
بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب
۱۳۹۶ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا
اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ
جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو
بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو
بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہی اور
دوزخ بد خلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

۱۳۹۷ اور جو بہشت کی پروا نرکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے **م** زَیْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین
بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے **ف** بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین فضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت حالات
مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وے لوگ پیدا ہونگے
۱۳۹۸ جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے **ق** اَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى
اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو موہنہ
موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا **ف** بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرتؐ مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرتؐ
کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا
سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا جب حضرتؐ نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا
حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند
حضرتؐ سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا
معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے
۱۳۹۹ جا کر چلے آنا گناہ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے
سبب سے خدا گناہون کو مٹاوے اور درجے بلند کرے صحابہ نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا
وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی **ف** رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی
نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی
۱۴۰۰ پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا **ق** عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِي
مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
ہان مین شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ پنڈلی کھولے
صدیقؓ اور فاروقؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرتؐ سے اسکا سبب پوچھا

تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمانؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ
۱۴۰۱ خ ابو بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین
وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور
الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور مان باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرتؐ تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور
جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرتؐ ہمیشہ اسکو
کہتے رہے یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرتؐ نہین چپ ہونگے
۱۴۰۲ م ابن مسعود الا انبئکم ما العضۃ ہی النمیمۃ القالۃ بین
الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی
جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے
۱۴۰۳ ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما
ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم مین
عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار
خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا رہونگا
یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرتؐ نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون
شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا
بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیؓ مراد ہین واللہ اعلم
۱۴۰۴ ق ابو مسعود عقبۃ
بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول
اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ
بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کڑا پن اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی
جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف
اول حضرتؐ نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف
اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے
شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون
کا سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو
۱۴۰۵ م عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی
قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی یہ حضرتؐ نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون
کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرتؐ نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی
۱۴۰۶ اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ
يُّنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا بخاری
اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین
کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت
نہین دیتا مگر یہ کہ ابی طالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا
ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضیٰ نے ابو جہل
بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرتؐ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے
غصہ نہین کرتے اور علی مرتضیٰ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرتؐ اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضیٰ نے اوسکا
نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرتؐ نے کیون منع کیا تو اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ صاحب شریعت تھے
حضرتؐ کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرتؐ کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
۱۴۰۷ ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اسکی بیٹی کے ہوتے عدو اسکی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ
اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا
رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہووے یہ حضرتؐ نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کی بیبیان حضرت کے

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا رضؓ آئین حضرتؐ نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرتؐ نے اونکو بٹھلایا اور اونسے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ
نہایت رونے لگین جب حضرتؐ نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرتؐ نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرتؐ کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رضؓ سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین
تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرتؐ نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو
یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور ابکی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرتؐ نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مرے گی خدا سے ڈرتی رہیو
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی
۱۴۰۸ عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا رضؓ کی ثابت ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا
يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن
عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

حضرتؐ اونکی عیادت کو گئے اور حضرتؐ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرتؐ جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرتؐ روئے
اور لوگ بھی حضرتؐ کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان
سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی
۱۴۰۹ خ اَبُوهُرَيرَةَ اَلَا تَعجَبُونَ كَيفَ يَصرِفُ اللهُ عَنِّي شَتمَ قُرَيشٍ وَلَعنَهُم يَشتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلعَنُونَ
مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اوتارا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرتؐ کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرتؐ نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچالیا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
۱۴۱۰ میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی م حُذَيفَةُ بنُ اليَمَانِ اَلَا رَجُلٌ يَأتِينَا بِخَبَرِ القَومِ جَعَلَهُ اللهُ مَعِي يَومَ القِيٰمَةِ
قَالَهَا ثَلٰثًا لَيلَةَ الاَحزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو
ہمکو قوم کفار کی خبر لاوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرتؐ نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا
ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہوئی پھر حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجکو
اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑیو جب مین حضرتؐ کے
پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے
اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرتؐ کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرتؐ کو
اونکی خبر پونہچائی تو حضرتؐ نے اپنا کملی جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرتؐ
۱۴۱۱ نے فرمایا کہ اوٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی م جَابِرٌ اَلَا لَا يَبِيتَنَّ
رَجُلٌ عِندَ امرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَن يَكُونَ نَاكِحًا اَو ذَا مَحرَمٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار
ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت پاس مرد
کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
۱۴۱۲ پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا خ ابنُ عُمَرَ اَلَا مَن
كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحلِف اِلَّا بِاللهِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے
تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
۱۴۱۳ سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین م جُندُبُ بنُ

عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ
تمسے پہلے تھے تو وی اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ بناؤ مین تمکو اس سے
منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اوسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح
رائج ہوا اسواسطے حضرت صلعم نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

بیان حرمت سجدہ قبور

1414 **فصل** اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر رمز ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ
وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ
وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوٰى فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ
نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کیا مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی
اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور
تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نرکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر
ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اوس دن کے سوالے نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یونہین
کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو رض اس حدیث کے
راوی نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین
آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین
مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور
اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اوسمین حقوق ضائع ہون
1415 نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین
عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوترین اونکے برابر کسی نے کبھی نہین
دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ
گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت صلعم کو صحت
حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یے دونون سورتین بے نظیر ہین
1416 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی
لوگون نے کہا کیون نہین حضرت صلعم نے فرمایا سو وہ اوسوقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی **ف** یعنی جان
1417 کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہی سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ
تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ
آپ اوسکو پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یہی کرتا ف
کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی
سات ہاتھ کم کردیا حضرت صلعم نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی
1418 عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے ق اَبُوْبَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَهُ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت صلعم نے صدیق اکبر
رضہ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف ف حضرت صلعم نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے
چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت صلعم کو صدیق نے ایک پتھر کے
سایے تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے
1419 فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَفَلَا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ
بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ
قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی استون کے مرتبے پا جاؤ
اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان
یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت صلعم سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن
1420 وہ ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہو سکتا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی ق عَائِشَةُ اَفَلَا
اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا قَالَهُ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتُكَلِّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ بنون یہ حضرت صلعم نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون
نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی ف حضرت
شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت و تکلیف
اوٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکر گزاری واجب ہی لو
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین [illegible]

۱۴۲۱ کہ یہ روایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو **ع** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ
بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ يَشْكُوْ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ
وَتُدْئِبُهٗ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهٗ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ
عَيْنَاهُ مسلم مین عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے
مقدمے مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکھا رکھتا ہی اور ہمیشہ اوس سے
محنت لیتا یہ حضرت صلعم نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت صلعم اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے
حضرت صلعم کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرت صلعم نے مہر سے اوسپر ہاتھ پھیرا
اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے
۱۴۲۲ معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق **ق** اَنَسٌ اَفَلَا
تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهٗ** لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ اونکے پیشاب
اور دودھ کو یہ حضرت صلعم نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا **ف** آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت صلعم کے اونٹ
چرائی پر مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹون کو لیچلے
پھر حضرت صلعم پاس پکڑے آئے حضرت صلعم نے اونکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مر گئے
۱۴۲۳ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور واو ہی **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي
الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا جسنے
اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پانون پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونھہ کے بل چلاوے **ف**
ایک شخص نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین کافر مونھہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہو سکیگا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
۱۴۲۴ یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ مونھہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ
يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ
قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری
اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ
مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی منافق ہی
حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین بیٹھے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے
ف حضرت صلعم کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی
۱۴۲۵ تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی **ص** اَبُوْ ذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ

صَدَقَةً وَّبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ
صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَ
يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا
فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ **وقال** لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذر
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی
اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات
بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین
سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو
عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا
تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے اپنی
شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لے گئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین
خرچ کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کے کرے نیک اولاد
1426 کی اوس سے امید رکھے **ھ** اَبُوْسَعِيْدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ
كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین اوسکی آواز ہی
جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اسکے سبب سے
ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے
حضرت کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوئے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا
اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہی کہ
لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع
1427 مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **وقاله** لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ
وَّاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو اکثر
1428 مین اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے **م** عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ

اِنِّی اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ھُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْھَدْیَ
مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عائیشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہ جانا کہ مینے لوگون کو
ایک کام کا حکم کیا سو وی تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم
دونون کی ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانک لاتا یہان تک کہ مکے
مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرتؐ نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی
جب مکے مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحابؓ کو احرام اوتارنے مین تردد تھا اسواسطے
کہ حضرتؐ نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو مکے مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا
۱۴۲۹ فصل اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہی ق جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ
قَالَهٗ لہٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی تو جب تو اپنے
گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرتؐ نے جابر سے فرمایا ف جابر رضؓ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر کے جہاد
مین حضرتؐ کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کر نا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی
۱۴۳۰ تو اسے جلدی نہ کرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض ہے دو دن توصبر کرنا کہ وہ پاک ہو جائے شتابی نکیجیو ق مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ
اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم مین
حضرت میمونہ بنت حارث رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے مامؤون کو دیتی تو تیرا ثواب
اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت میمونہ رضؓ سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرتؐ
کی بی بی تھین انھون نے ایک لونڈی بدون حضرتؐ کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
۱۴۳۱ معلوم ہوا کہ صلۂ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی ق اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ
اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ
يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قَالَهٗ غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَمَا صَلَّی الْفَجْرَ
مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو اوس شخص پر ہی
جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جسوقت آج کی قضا پڑھے
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
پڑھنے کے بعد ف حضرتؐ جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سوئے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت
جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرتؐ جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب
۱۴۳۲ نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور انپر کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر دونون
قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرینگی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین
۱۴۳۳ آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ
اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ قَالَهٗ حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا
قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ
خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا
کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ
بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا
اصحاب رضہ نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوستون سے
یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تا کہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر لطف و
شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین
خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی
۱۴۳۴ میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى
اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے
راضی نہین کہ تو ہو وے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضی رضہ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل
جانکے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
۱۴۳۵ مین مفصل ہو چکا م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ
مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَبَضَ يَدَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ فَقَالَ
مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ مسلم مین

عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے
گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی یہ حضرتؐ نے عمرو بن عاص رضؓ سے کہا جب کہ اونسے بیعت کرنے سے اپنا
ہاتھ کھینچ لیا ۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تونے بیعت نکی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرتؐ نے فرمایا کون سی
شرط کریگا اونسے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف
ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے
مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے
صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ
١٤٣٦ سب معاف ہو جاتے ہین واللہ اعلم **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ آمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے
یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا **ف**
١٤٣٧ معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ آمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ
شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ
الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهِ آمَا وَ
اَبِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی
خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری
کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا
اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے
کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم مین اما وابیک کی روایت ہی **ف** ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو
کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو
جی نچاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے
١٤٣ کہ اگر اوسوقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو **ق** اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ
آمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهِ
اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ **قَالَهُ** لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے یہ آیت
اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حالانکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہی

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرتؐ نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرتؐ نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ
کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑنا ہیر تک حضرتؐ کلمہ کہنے کو
فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ
کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرتؐ کے چچا حضرتؐ پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرتؐ کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ ۱۴۳۹
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین
جبکہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے
ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت
نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت اجب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مَثَل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ ۱۴۴۰
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ
حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ
كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جنپر دو
کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہو کر لنبی چوڑی ہو جاتی ہی
یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون
ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا
اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا
ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ
نہین پھیلتے گویا کسینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی
اور روح قبض ہوتی ہی **م** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ ۱۴۴۱
مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی
اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور زندہ ہی
اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی **م** جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ ۱۴۴۲
يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے
جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے
پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہلانے والا میل سے صاف رہتا ہی **خ** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ۱۴۴۳

وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا
فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِي
نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى
اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا۔ بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر
کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب وہ نھون نے پانی
چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون
کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا
تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے **ف**
یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین
مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نروکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین
عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو
١٤٤٤ اونمین سبکی بربادی ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ
تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے
باندھے رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو
١٤٤٥ بھول جاویگا **ق** اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ
الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ
لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ۔ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی
ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور
اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف**
یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی
اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے
سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
١٤٤٦ منافق قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **ق** جَابِرٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَحَرُّكُهَا الرِّيْحُ فَتَقُوْمُ

مَرَّةً وَتَعْتَدِلُ أُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی لوٹتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو توجڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہوجاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا
۱۲۴۷ احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے **م** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ
الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهُ تَدَاعٰى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایماندارون
کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک
ہوجاتے ہین **ف** یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایماندارون کی آپس کی محبت کا حال ہی کہ
اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین اور
۱۲۴۸ جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نچھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی **م** ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ
كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلّون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین **ف** یعنی منافق مشک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
۱۲۴۹ سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اودھر کا **م** جَابِرٌ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ
عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل
اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون
تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے **ف** یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو
جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو
۱۲۵۰ لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرتؐ کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی **ق** جَابِرٌ مَثَلِيْ وَمَثَلُ
الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ
وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا
بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا
مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا
ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرتؐ تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا
۱۴۵۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ
الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو راہون کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے
کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کیتے ہین سو حضرت صلعم نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بغیر نشست کیے نہین مانتے تو راہ کا حق
ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی
تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا حقوق راہ
۱۴۵۲ ف یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ
عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری
اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ
بھلا خاوند کے رشتے دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نجاوین حضرت صلعم نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون
کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو
۱۴۵۳ جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِیَّاکُمْ
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے ہو اسطے کہ
۱۴۵۴ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہی ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی ق اَنَسٌ اِیَّاکُمْ وَ
دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم
۱۴۵۵ کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی م اَبُوْ قَتَادَةَ اِیَّاکُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی
الْبَیْعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین ہو اسطے
کہ قسم مکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی
او فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مینے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہرچند آدمی دھوکھا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال مین
۱۴۵۶ برکت نہین رہتی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ خ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور طی کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو طی کے
روزون سے بچو طی کے روزون سے ف وصال اور طی کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی
۱۴۵۷ نکھاوے سے معلوم ہوا کہ طی کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہو تو حرام ہی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ قَالَهٗ
لِاَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کی ذبح کرنے سے

حضرتؐ نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ ایکروز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو اونھون نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرتؐ اور
اصحاب ابوالہیثم انصاری کے گھر گئے وہ گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرتؐ کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابوالہیثم آئے تو حضرتؐ اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمدللہ کہ آج کے دن کوئی میرے برابر کسیکے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وہ ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے
حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوے
تو صدیقؓ اور فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکھے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرتؐ نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہی **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۱۴۵۸
اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون
اسمین کچھ جھوٹ نہین مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء
بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرتؐ نے تو ہرگز پیٹھ
نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرتؐ سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرتؐ کو نرغہ کرلیا تب حضرتؐ سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی
اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ ۱۴۵۹
فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهٖ
اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سواے اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش
ترقی درجات کی ہوگی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَيْسَ بَيْنِيْ وَ ۱۴۶۰
بَيْنَهٗ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادات اور شریعتین
مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی
یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرتؐ اونکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیؑ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرتؐ کی بشارت مین کہا ہی
کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ ۱۴۶۱
تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم

مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور
اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم کا ابتدائے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت صلعم پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونیکا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر
معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونیکا ٹھکانا ہی تو حضرت صلعم اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونیکی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز
نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
قرضدار پر حضرت صلعم شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وہی قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین
١٤٦٢ م ابوهريرة انا سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول مشفع مسلم مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ
پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندہ ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی
بعد اوسکے اور پیغمبرون کی توحنا کی انجیل مین عیسیٰ نے ہمارے حضرت صلعم کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا
اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو
فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت صلعم دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین
لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت
نکرسکینگے اوس وقت ہمارے حضرت صلعم کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت صلعم کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاوے گی
١٤٦٣ م جابر انا شهيد على هؤلاء يوم القيمة يعني قتلى احد مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین انپر
گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت صلعم دو دو لاشون کو ایک ایک
قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص
١٤٦٤ شہادت کا گواہ ہون **ف** جرير انا فرطكم على الحوض بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
١٤٦٥ کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر م ابو موسى انا محمد وانا احمد والمقفي والحاشر ونبي التوبة
ونبي المرحمة وفي اطراف ابي مسعود ونبي الرحمة ونبي الملحمة ولم يذكر ونبي التوبة
مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون
اور نبی الرحمہ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمہ اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین
ف حضرت صلعم نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے
زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر
کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ
سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب
کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

فـ دلیل سیادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر کل

فـ جواب اعتراض نصاری کی جہاد واثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو
چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی
جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان
تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی
۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی
خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اور نہ پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

۱۴۶۶ ق سهل بن سعد أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى مسلم مین سہل بن سعد
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متعہد کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ دونون انگلیان اور
حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت
کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپسمین ان دو انگلیون کو

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی

۱۴۶۷ ق عائشة دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ **قاله** يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وہ کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وہ سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عایشہ رض کے گھر مین حضرت صلعم تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت صلعم نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے
بھری گدکے کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی

۱۴۶۸ ق عائشة عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي **قاله** لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا

۱۴۶۹ ق صفية بنت حيي عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہی

کہ حضرت نے دو انصاری مردسے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی **ف** صحیح بخاری مین پوری روایت
یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت
کرتی رہین بات زیادہ گئی حضرت اونکو پونہچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اونسے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہی
اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے
فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون مین ڈر اکہ تمھارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت
کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کردیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون **ق**
۱۴۷۰ اَبُو مُوسٰی عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعْلِمُکُمْ وَاُبَشِّرُ وَاِنَّ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ
ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی ھٰذِہِ السَّاعَۃَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ **قَالَہٗ** حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوۃِ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ
خدا کا تمپر احسان ہی کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی مین
کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی **ف** ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہی کہ اسوقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اوسوقت
۱۴۷۱ تمھارے شریک نہین **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَلَیْکَ السَّمْعَ وَالطَّاعَۃَ فِیْ عُسْرِکَ وَیُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَھِکَ
وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سُننا اور اطاعت کرنا
اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین **ف** یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت اچھی
خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بڑھاوے اور اوسکی حقیقت کے مقدم کر
۱۴۷۲ غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین **م** ثَوْبَانُ عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فَاِنَّکَ لَنْ تَسْجُدَ
لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃً **قَالَہٗ** لَہٗ مسلم مین ثوبان رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے سبب سے
تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا **ف** ثوبان حضرت کے چیلے تھے انھون نے
۱۴۷۳ حضرت سے پوچھا یا حضرت مجکو وہ کام بتلایئے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ
الْبَھِیْمِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ یَعْنِی الْکَلْبَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر
لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** مصابیح مین جابر رض سے
روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
۱۴۷۴ پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **ق** جَابِرٌ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ
اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے

حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ
ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکّے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے
۱۴۷۵ بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيْقُوْنَ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم کرلو
جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہؓ سے بخاری مین روایت ہی
کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نسوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی حضرتؐ گھر مین
آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی
۱۴۷۶ سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو **خ** عَايِشَةُ
مَهْلًا يَا عَايِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا ای عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے
باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرتؐ کو کوسا تھا حضرت عایشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
۱۴۷۷ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی **ق** جَابِرُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ
وَلَكَ الْجَمَلُ قَالَهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی
تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرتؐ نے جابر سے کہا **ف** حضرتؐ نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
۱۴۷۸ اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی **م** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ
نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین
ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی
۱۴۷۹ یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی **م** جَابِرُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا
اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا
بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا
کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ با وجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ
۱۴۸۰ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ
غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا
۱۴۸۱ ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین **ق**
اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین
چاہتا ہون انشاء اللہ کہ چھپا رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین حضرتؐ نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی **شعر** ای مسلمانون کرو شکر خدا ۔ تمنے پایا مصطفی سا پیشوا ۔ دیکھو کیا تمپر تھا رحم مصطفا
ہول محشر کا بھی سامان کر گیا ۔ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ۔ دور کر دو بدعتون کی گمرہی **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ لَكَ
مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تجکو ہو چکا جو تو نے
نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے
نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرتؐ پاس لیگیا اور یہ حال کہا
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین
۱۴۸۳ **خ** عَائِشَةُ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو افضل
جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عایشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین
اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول
۱۴۸۴ حج وہ ہی جسمین گناہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
۱۴۸۵ فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
۱۴۸۶ غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِیْ
خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ
يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمدؐ ہون اور احمدؐ ہون
اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگون کا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون ۔
۱۴۸۷ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ
قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے
سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھیک خواب **ف** نبوت کا علم
۱۴۸۸ غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لڑکا بولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرا جریج والا لڑکا اور تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی مان وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا
اوسکی مان پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی مان اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی مان نے یون دعا کی
کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی
تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت
بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس
چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل
جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو
مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامنے لائے
جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ
تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا
بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی
کہ اوسکی مان نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو
ایسا نکرنا پھر اوسکی مان نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا
لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے مینے
۱۴۸۹ تیرے خلاف دعا کی **ق** ابو هُرَیْرَةَ لَمْ یَكْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَیْنِ فِیْ
ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَّقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِیْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھی ہو
سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات
سارہ کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا
کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم ع نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون
یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکا قوم عید مین شہر کے
باہر گیا تو بتخانے مین جاکر سب بتون کو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم ع نے
کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہی لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت
کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم ع نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم ع نے اوسکی طرف توڑنے کی
نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت
عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم ع نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت
تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو ملاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین

ہیج نہین ورنظاہر مین جھوٹھہ ھ ابن عبّاس لم یکن لھم یومئذٍ حبٌّ ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی
لاھل مکّۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السّلام مسلم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
نتھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی
اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام
کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی
کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپنے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
١٤٩٠ نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے **ق** ابو ھریرۃ لن یّدخل احدًا منکم عملہ
الجنّۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الّا ان یّتغمّدنی اللہ منہ بفضلٍ وّرحمۃٍ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کرنے کا اصحاب نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ
حضرت صلعم نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نلیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف** یعنی بدون رحمت
او فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور ریا ہی
١٤٩١ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لمّا ہی ھ انس لمّا صوّر اللہ اٰدم فی الجنّۃ ترکہ ما شاء
ان یّترکہ فجعل ابلیس یطیف بہٖ وینظر الیہ فلمّا راٰہ اجوف عرف انّہ خلقٌ لّا یتمالک
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا
چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا
مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوکھہ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا
دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور
بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا
اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تھی
جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھہ مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر
١٤٩٢ خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا **ق** جابرٌ لمّا کذّبنی
قریشٌ قمتُ فی الحجر فجلّی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن اٰیاتہٖ وانا انظر الیہ
بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا
سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا
١٤٩٣ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر امّا ہی **ق** فاطمۃ بنت قیسٍ امّا ابو جھمٍ فلا یضع عصاہ
عن عاتقہٖ وامّا معاویۃ فصعلوکٌ لّا مال لہٗ انکحی اسامۃ **وقالہٗ** لھا لمّا طلّقھا
زوجھا ابو عمرو بن حفصٍ البتّۃ فخطبھا ابو جھمٍ ومعاویۃ بن ابی سفیان

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا
کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے
خاوند ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ بنت قیس نے
حضرتؐ سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین
١٤٩٤ کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا کھاوے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ
وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ **قَالَهُ** لِلْمُغِيْرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام
تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرتؐ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ وی مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرتؐ پاس مسلمان
ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی
شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا
١٤٩٥ ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ
وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا
بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وی راہین جو تو نے اپنے بائین دیکھین
سو وی کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وی راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وی نیکون کی راہین
تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدون کا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت
مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ
چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کہ یے کافرون کی راہین ہین پھر
مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا ادھر چل مین اودھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار
اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سرا آسمان سے لگا تھا
اور اوسکے سرے پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سرا تو
آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑ لی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین ہی رہی پھر مینے یہ خواب حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ
١٤٩٦ نے یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ
مُصْفِرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی

بن امیہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو
اپنے حج مین کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرتؐ پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی اور
سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جُبّہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس
حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی
صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرتؐ جعرانہ کی منزل مین جو مکّے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جُبّہ پہنے حضرتؐ
پاس آیا اوسنے پوچھا کہ یا حضرتؐ اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جُبّہ پہنے ہو تو حضرتؐ نے
ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرتؐ پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرتؐ کی صورت کو سو مینے حضرتؐ کو دیکھا تو
وحی کی شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لاے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

۱۴۹۷ **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا آنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا
قَالَهُ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اَغْسِلُ رَاْسِي بِكَذَا وَكَذَا بخاری
اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرتؐ نے
اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرتؐ کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا
سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی
۱۴۹۸ عرب مین اکثر لوگ اسے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے انجل کو ذکر کیا **ق** عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ
اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا
کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن اعصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا
جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرتؐ خود صاحب حق تھے کہ حضرتؐ کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرتؐ نے دفع شر کی مصلحت سے
۱۴۹۹ اور اپنے فرط کرم سے بدلا نلیا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ
مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهُ بِهَا حِيْنَ سَاَلَهُ عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت
نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے
پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن

سلام نے کہا کہ مین حضرتؐ سے وہ سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی
نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو مان یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
١٥٠٠ پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے **م** اَبُو سَعِيدٍ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ
وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوا فَحْمًا
اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيضُوا
عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگیگی
اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جلکے کوئلا ہو جاوینگے
تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو
تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین اونکو
موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ
١٥٠١ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے **م** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ
اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ وَاَنَا تَارِكٌ
فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ النُّورُ وَالْهُدٰى فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا
بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي
وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ
اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ
مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ
خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون
یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی
کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے
اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا
اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی
یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر رہا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی کہ ہجری
نوین سال جب حضرتؐ حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پونہچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرتؐ نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرتؐ کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

حضرتؐ کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین متین تھین وہان حضرتؐ نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرتؐ کو
معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے
بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھسے
ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل
اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہی قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین داخل نا
یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے
موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون
کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت وہی لوگ رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرت کی
بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امامزادون کو بد کہتے ہین
تو حقیقت مین وہ سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی آدہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور
بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے قرآن کا مطلب کوئی
نہین سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت و انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوائے
١٥٠٢ اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا
فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بعد حمد و صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض
پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ
اسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرتؐ کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اونکی شکست ہوئی
اونکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب وہی لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرتؐ سے مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیدے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر
١٥٠٣ سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیدیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی ف جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ
صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ
کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اوتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی
یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین پھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال
کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تم پر نگہبان ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک
حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرتؐ کو
اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی
اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے
مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر اول
درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوس راہ پر
١٥٠٤ چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **ح** جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ
كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمدؐ کا
طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر
چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ
اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو
١٥٠٥ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا
انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی
طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذرے
ف حضرتؐ کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین
فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے
کہ حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

١٥٠٦ خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنَ الَّذِيْ اُعْطِي وَلٰكِنِّيْ اُعْطِي اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا
اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو
مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون و لیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین
اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی
اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت ؐ کے پاس کچھ مال آیا حضرت ؐ نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت ؐ کو معلوم ہوا
کہ جنکو مال نہین دیا وی رنجیدہ ہین تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس
١٥٠٧ معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون ق عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ
يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ
بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پونہچی
سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے
کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عایشہ رضہ پر
١٥٠٨ تہمت ہوئی تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ
فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے
تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین
١٥٠٩ رنج ہوگیا تھا صدیق اس اوسی حالے رنج مین حضرت ؐ پاس آئے تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی ق كَعْبُ
بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ قَالَ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت ؐ نے کعب بن مالک سے
فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت ؐ کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت ؐ وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا
منافقون نے جھوٹھی قسمین کھا کر حضرت ؐ کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو یہ سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خرید کی تھی
اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب حضرت ؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ
قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اوتارین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول ظاہر مین خلل ہو

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

1510 م المقداد احدى سوآتك يا مقداد وقاله لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض
بشربه حصة النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مین
مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد
یہان تک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف
1511 اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ما ہذہ الا رحمۃ کے بیان مین م ابوهريرة اثنتان في الناس هما بهم
كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون
مین ایسی ہین جو انکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو
1512 حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابوموسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من
ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء
على وجهه في جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین انکے برتن
اور جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین انکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان
اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف
1513 اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور ومن دونہما جنتان کا بیان ہی م ابوهريرة صنفان من اهل
النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات
عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن
ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وہ ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو مارینگے
اور دوسری قسم وہ عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اونکے
جیسے اونٹون کے کوہان جھکے ہوئے وہ عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی
دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین
اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا
1514 لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابوهريرة
كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
1515 نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم خ ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس
الصحة والفراغ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگون کو

زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہو کہ
آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین
١٥١٦ اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وی نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اون
نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم
سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور **ف** یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگئی ایمان
١٥١٧ بالغیب باقی نرہا اسواسطے اوسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ
ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ
وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَّا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ
مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور
اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہوئے
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے
اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال آنکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی قسم کھائی
اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھ دیا
تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا **ف** بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن
١٥١٨ عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَآئِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا
اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج
جو رولڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے **ف**
ہرچند حرامکاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود پیری کے
حرامکاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی یعنی سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا
١٥١٩ نہایت نامناسب ہی **ھ** اَبُوْ ذَرٍّ ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا
وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ مسلم مین

ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب ہی دردناک ہی ابو ذر نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابو ذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پایجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
۱۵۲۰ دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا اپنے بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر ق اَبُو مُوسٰى ثَلٰثَةٌ
لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ
اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے
خدا کا حق ادا کیا اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو
ادب کھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
۱۵۲۱ اوس سے نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا م اَبُوْ قَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ
مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ
عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور
رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفہ کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹاویگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹاویگا
ف مصابیح مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرتؐ نے فرمایا
کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا
۱۵۲۲ شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا م اُمُّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ
لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین
کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے اور یہی
۱۵۲۳ مذہب ہی امام شافعی کا ق اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین
وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے
یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

آگ سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر
۱۵۲۴ مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا م اَبُو مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِي مِنْ
اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ
وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو
بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسری عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسری مینھہ کو چاہنا ستارون سے یعنی نکھت کی تاثیر سے مینھہ کو سمجھنا
چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور

بیان رسوم جاہلیت درین امت

۱۵۲۵ خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ پناہ مین رکھے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ
مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ
حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین
ایک خصلت ہوگی اون چارون سے تو اوسمین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت
رکھے تو اوسمین خیانت کرے دوسری یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسری یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھی یہ
جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا
اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق
و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان

علامات نفاق و تقسیم منافقین

۱۵۲۶ کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھہ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ وَقَالَ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ
لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ
فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ
اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس
مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین
مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بھی
روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا بھی
دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاونگا
اور نہ اسمین سے کچھہ گھٹاونگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو پہنچا

اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرتؐ نے حج کا
ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نتھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی اِن
فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوائے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرتؐ نے جو اوسکے
باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق**
۱۵۲۷ عَايِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُّقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین
مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اونکا
۱۵۲۸ مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ
وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ
يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار
دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے
واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین
ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے
سو اسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے
۱۵۲۹ داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین پھر جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الٰہی سے رویا **م** عَايِشَةُ
عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ
وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ
اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دس چیزین ہین ایسی سنت ہین ایک
تو خوب مونچھ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی
اونگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جمے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیرناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے
بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کُلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین
۱۵۳۰ چیز شاید کُلی کرنا مراد ہو **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ
يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبداللہ
بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیے

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت
مین داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی
۱۵۳۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ والذي ھ ابو ھريرة وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی
کہ نہ سنیگا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ
ایمان نہ لانیوالا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب
داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی
ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونیکے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب
کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہونچی ہو تو وہ لوگ معذور ہین
۱۵۳۲ اونسے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا ھ ابو هريرة وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ
عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا
اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے **ف** اس حدیث مین حضرت صلعم نے اپنی موت
کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت صلعم کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت صلعم کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور
نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
۱۵۳۳ محمدی کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت صلعم کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ھ حَنْظَلَةُ الْأُسَيْدِيُّ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي
طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی
اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا اپنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہو تو البتہ تمسے
فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت
یاد پروردگار **ف** مصابیح مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رض حضرت صلعم کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا
جو حضرت صلعم نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت صلعم کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے
دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت صلعم کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم لطیف ہی اسواسطے
وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین **شعر** غفلت جہان اگر نبودے ازعرش مے
۱۵۳۴ بسر نبودے ہ **ق** أَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری

اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہو اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک
سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت صلعم نے دوبار اسکو فرمایا خ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ۱۵۳۵
اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضہ سے روایت ہو کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہو اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہو قرآن کی تہائی کے م اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ الَّذِيْ ۱۵۳۶
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ
اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ
مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَآؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى
مِنَ الْعَسَلِ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہو کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہو البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون
کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان رکھ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہو اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اوس سے پیے
پیا سا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہا اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے
اوسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت صلعم نے
ابو ذر رضہ سے فرمایا جب کہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ ۱۵۳۷
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ مردون کو
اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے
جاوینگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا ۱۵۳۸
اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جب تک ایمان نہ لاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک
آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کردو اپنے
مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر
موقوف ہی پھر حضرت صلعم نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعاے
خیر ہی یعنی خدا انکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت
کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی اور سلام آسان
بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت صلعم نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ جہالت اور غرور کے
سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیرخواہی کی چیز اون اولٹون کے
نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ ۱۵۳۹

من وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا
ایماندار نہین ہونے کا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری رضامندی
۱۵۴۰ کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے م اَنَسٌ وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى
يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے
۱۵۴۱ جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے
اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرتؐ نے
ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور عمر فاروقؓ بھوکھ
کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت سے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت
۱۵۴۲ مین صرف کیا یا معصیت مین م اَنَسٌ وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ
يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی
مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرتؐ کا لشکر اوترا تو
حضرتؐ کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے لوگ کہان ہین
اوسنے کہا کہ مین انکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تو اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ
ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب [illegible]یث فرمائی
۱۵۴۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ
وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین ای مسلمانون عیسیٰؑ مریم کا بیٹا
حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرادیگا جزیے کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو قبول نکریگا
ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے
محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے
کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت مین
۱۵۴۴ نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وہی ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ
وَفِي رِوَايَةِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا وَقَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین
سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان
کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوائے ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ کی روایت مین قط
کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرتؐ نے عمر فاروق رضؓ کے حق مین فرمائی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رضؓ نے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرتؐ کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا
باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رضؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہوگئین جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرتؐ کو ہنستا پایا سو کہا
کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین
جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے مین ہوگئین عمر فاروق رضؓ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے
نہین ڈرتین تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑے پن او مضبوطی سے
شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہین سکتے حرام کامون کا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرتؐ کے
وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اونسے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے فضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرتؐ پر ثابت نہین ہو سکتی
۱۵۴۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِي
فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے
قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے رہیگا آسمان والا
یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی
۱۵۴۶ فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر
استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی
اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق
۱۵۴۷ اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِي اُكْتُبْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور
مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھدے محمد بن عبد اللہ
یہ حضرتؐ نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرتؐ عمرہ کرنے کو چلے جب مکہ کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو
کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اب اگلے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرتؐ نے
صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرونے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو
۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ
يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر
تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے
سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پونہچے تو قسم کا توڑنا اور
۱۵۴۹ کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ
وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور ابو شریحؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے
لوگ رنج رسانی اور تکلیف سے بے نڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی **ق**
۱۵۵۰ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین
براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب
وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے
پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے
۱۵۵۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر سین ہی **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ
وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران اور
توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ
۱۵۵۲ حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرتؐ کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ
اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ
تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
دوڑنے والے سے جو اوسکی طرف جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین
آ جاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اوس فساد
مین اگر کوئی جہانتک مقدور ہی کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور

1553 فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** ابو حُمَیدِ السَّاعِدِیُّ سَتَهُبُّ اللَّیلَةَ رِیحٌ شَدِیدَةٌ فَلَا یَقُم فِیهَا
اَحَدٌ فَمَن کَانَ لَهُ بَعِیرٌ فَلیَشُدَّ عِقَالَهُ **قاله** بِتَبُوكَ بخاری اور مسلم مین ابو حُمید ساعدی رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت صلعم نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت صلعم جنگ تبوک مین گئے سو وہان
ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا
1554 اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی **ق** عَلِیٌّ سَیَخرُجُ قَومٌ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الاَسنَانِ سُفَهَاءُ الاَحلَامِ
یَقُولُونَ مِن خَیرِ قَولِ البَرِیَّةِ یَقرَؤُنَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ اِیمَانُهُم حَنَاجِرَهُم یَمرُقُونَ مِنَ الدِّینِ
کَمَا یَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاَینَمَا لَقِیتُمُوهُم فَاقتُلُوهُم فَاِنَّ فِی قَتلِهِم اَجرًا لِمَن قَتَلَهُم
عِندَ اللّٰهِ یَومَ القِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی
آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوترے گا اونکے نرخرون کے نیچے
یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو
سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین
1555 جنکو علی مرتضی نے قتل کیا **م** اَبُو هُرَیرَةَ سَیَکُونُ فِی اٰخِرِ اُمَّتِی اُنَاسٌ یُحَدِّثُونَکُم بِمَا لَم تَسمَعُوا اَنتُم
وَلَا اٰبَاؤُکُم فَاِیَّاکُم وَاِیَّاهُم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ
ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وہ باتین تمسے کہینگے جو نہ تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے
ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ
جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ امامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہوگئین +

1556 **فصل فی المضارع** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی **م** اَنَسٌ اٰتِی بَابَ الجَنَّةِ
یَومَ القِیٰمَةِ فَاَستَفتِحُ فَیَقُولُ الخَازِنُ مَن اَنتَ فَاَقُولُ مُحَمَّدٌ فَیَقُولُ بِكَ اُمِرتُ لَا اَفتَحُ
لِاَحَدٍ قَبلَكَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین
دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا جو کیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے
1557 تجسے پہلے **ق** اِبنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُکُم بِاَربَعٍ وَاَنهَاکُم عَن اَربَعٍ اَلاِیمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَن تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمتُم وَاَنهَاکُم
عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنتَمِ وَالنَّقِیرِ وَالمُقَیَّرِ **قاله** لِوَفدِ عَبدِ القَیسِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اسطرح
گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر
سے یہ حضرتؐ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا
دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر لگا ہو جب
شراب حرام ہوئی تو حضرتؐ نے اوسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تا کہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھوٹ گئی
۱۵۵۸ تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی ھ ابن عباس اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ
عَلَى اَصْحَابِكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهُ
لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے جو میرے
آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرتؐ نے عمر فاروق رضؓ سے جنگ بدر
کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرتؐ نے اصحاب سے اونکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبرؓ نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا انسے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض
یہ لوگ دیوین تا کہ حضرتؐ کے اصحاب سامان کی قوت پکڑین اور فاروق اعظمؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو
وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرتؐ نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرتؐ نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس
مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرتؐ اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظمؓ نے
کہا کہ یا حضرتؐ آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تا کہ مین بھی روؤن تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر
عذاب آتا تو سواے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین
وحی نہوتی تھی تو حضرتؐ اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق
۱۵۵۹ اِبْنُ عُمَرَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ
الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابون کو کہ بُنِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف
شب قدر کو حضرتؐ کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسی نے تیئیسوین کسی نے پچیسوین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر رہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے
۱۵۶۰ انہین مین آخر کوئی تو ہو گی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ
اَنْتُمْ فِيْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيْلًا
حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرتؐ نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے
۱۵۶۱ روایت کی کہ البتہ حضرتؐ نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ

فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور مقرر میں خدا کا رسول ہوں نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے
کے ساتھ نہ شک لانیوالا ان دونوں میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
۱۵۶۲ میں اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے خ اَنَسٌ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ
كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ
مُسِيْئِهِمْ بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں انصار کے مقدمے میں
اسواسطے کہ وہی میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور البتہ وہی ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہی
اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سوائے حدود کے اونکی
۱۵۶۳ خطاؤں کو نہ پکڑو م عَائِشَةُ تَأْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ
عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ
فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهٗ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ
مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لیوے تم میں سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی
میں جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہاں تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک جیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ
بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت صلعم نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اونسے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیر کی
۱۵۶۴ پتی کو پانی میں جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ تَبْكِيْهِ اَوْلَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا
حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا تو اوسکو رو یا مت رو
ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہیں جابر کے باپ ف جابر کے
باپ عبداللہ جنگ احد میں شہید ہوئے کافروں نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت صلعم کے سامنے کپڑے سے
چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگوں نے منع کیا اتنے میں عبداللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت صلعم نے
اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت
۱۵۶۵ بڑھتی ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
پہونچیگا مومن کا زیور جہاں تک پہونچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہاں تک وضو کا پانی لگتا ہے وہاں تک قیامت میں آفتاب کی سی روشنی ہوگی
۱۵۶۶ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک
۱۵۶۷ یا یوں فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہاں تک ہو جاوے گی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت
صلعم نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگوں پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگوں پاس دوسرا مونہہ لیکر ف
مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بنے اور کافروں میں کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعہ بنے اور سنیوں میں تقیہ کرکے

۱۵۶۸ سُنّی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنوں سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے او سکے آگے اوسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ
تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ
جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ
كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ
لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ
الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ
قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَّجْمُوْعَةٌ يَّدَاهُ
اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ
فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ
اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ
فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ
مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً
فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْئَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ
قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَلَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا
تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَآءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ وَّهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ
الْعَيْنِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآئِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ
الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ
كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ
وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا
فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ
وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ

مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ
هٰذِهِ طَيْبَةُ الَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ
اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ اِلَى
الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب نے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت صلعم نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانے انکو نہ ڈر سنانے کو و لیکن مینے
جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس
بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین
تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز
تباہ رہا پھر وہ لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے
تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت
تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ
تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر
ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو دیکھا ایک اوسمین بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا
کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا
ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا
کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر
پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا
ہم نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا
جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے
کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ
مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا
اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون
نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا
حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے
کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجکو خبر دو امیون کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مکہ سے نکلا
اور اوترا مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے انکے ساتھ کیا ہمنے اسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد بیٹھ کے

عرب پر ہوا اونھون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہو کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجّال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب
ہو کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے اور
مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جبکہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرتؐ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکور دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو صحابؓ
نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجّال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریای شام یا دریای یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرتؐ نے
اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرتؐ نے دجال کا مقام دریای شام یا دریای یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارھوین حدیث مین صاف حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ دجّال
مشرق سے آویگا بیسان اور زُغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شلم کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجّال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی
١٥٦٩ قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **م** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا وَاللهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آنسو بہاتی ہی
آنکھ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوٰۃ مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرتؐ کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرتؐ کی دونون
آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ ورروتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن یہ رونا
رحمت کی نشانی ہی بعد حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین
١٥٧٠ بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے
یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے
خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا فضل ہی
١٥٧١ کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **م** نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ مسلم مین نافع بن عتبہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم
لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرتؐ نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول
عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی اور عیسیٰؑ کے وقت ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی

ف تعالیٰ ... ای وحزن قلب

ف ... فتح عرب و فارس و روم

۱۵۷۲ خ ام سلمة تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمار کو باغی
گروہ قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرتؐ نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضیٰ اور معاویہ بن ابی سفیان مین
جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوے عمار علی مرتضیٰ کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت
۱۵۷۳ مین امامت کا حق علی مرتضیٰ کی ذات پاک پر منحصر تھا **ھ** ابو هريرة تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ
فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى
تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلُوطُ حَوْضَهُ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُوْمَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت
قائم ہوجاویگی اور حال آنکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے
کپڑے کی سو وہ خرید فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اوسکو درست کر کے
نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نرہین ہوا سطے کہ
قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے
۱۵۷۴ بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے **ھ** الْمُسْتَوْرِدُ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی
لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم
۱۵۷۵ ہوجاوینگے **ھ** ابو هريرة تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ
فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور
چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا
برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور لانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ
کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوس مین سے کچھ بھی **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان جو
۱۵۷۶ آدمی مال کو لیوے **ق** أَبُو سَعِيْدٍ تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا
يَتَكَفَّأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک
آدمی اولٹتا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین **ف** یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیون
کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہوا سطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر تمام
۱۵۷۷ زمین کو شیرین میوہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ
تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوترینگے کل انشاء اللہ

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین متسم ہوتے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصّب نام ہی **ف** قبل ہجرت کے
جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین
اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرتؐ کو اونکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرتؐ اور حضرتؐ کی برادری کے
لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ
ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرتؐ نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرتؐ
حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پونہچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ کل کہان مکے مین اوتریگا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون
۱۵۷۸ کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا
مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک کہ کہتا ہی کہ
کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پونہچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے **ف**
یعنی جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے
۱۵۷۹ اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ
يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ
قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد
اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جا کر ہلاک ہو جاویگا
۱۵۸۰ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ
اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً
عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش روزی کی طرف
اور حال آنکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی انکے واسطے اگر وے ہون بوجھنے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلے گا مدینے والا کوئی
مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال
ڈالتی ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو
ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں آشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال آنکہ اونکے حق مین
۱۵۸۱ یہ بہتر نہین کہ حضرتؐ کی ہمسایگی چھوڑین نیکی کے واسطے **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ
مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ

مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت صحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی

١٥٨٢ **م** عُمَرَ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَّهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہی اوسکی ایک مان ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اے عمر اگر یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت صلعم کے وقت مین موجود تھے لیکن مان کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملادیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضیٰ رضؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رضؓ نے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رضؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری مان نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ حضرت صلعم نے ہمکو تمھارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رضؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجکو مشہور کردیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی علی مرتضیٰ رضؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضؓ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم و رحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اونکو سولے دبلے اور ہلکے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اونسے رخصت ہوکے

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق رضؔ اور علی مرتضیٰ رضؔ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل
نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرتؐ نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی
١٥٨٣ بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی م جَابِرٌ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ
كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم مین جابر رضؔ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جلے ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا
ڈکار ہوجاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی
بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا
اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے
١٥٨٤ قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا م أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ
لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ
هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ
فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضؔ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وہ لوگ قراءت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث او رفقہ کا ہو سو امامت کرے
اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین
بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون
اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور
اس حدیث مین قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرتؐ کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے
مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا
١٥٨٥ اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م أَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ
لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس رضؔ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ
خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع
مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا
١٥٨٦ م أَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انس رضؔ سے
١٥٨٧ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی ق أَنَسٌ يَتْبَعُ
الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ
بخاری اور مسلم مین انس رضؔ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہجاتا ہی **ف**
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد
دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا
دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین
ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا
کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی
اوسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور
متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پونہچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو
عذاب آلہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین
آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بیوفا اور بے مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی
نظم مال و اولاد تری قبر مین جانے کے نہین تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین
آگیا وقت ہی کیا تو اوس سے خبردار نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا ١٥٨٨
إِلَّا الْعَوَافِيْ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا
حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے
مدینے کو اچھی حالت پر رہینگے وہان بجز وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے
وہ ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر اپنی بکریان ہانک لیجاوین سو وہ مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب ثنیۃ الوداع
پاس پونہچینگے تو وہ دونون مونہہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مر جاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا
ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ ١٥٨٩
بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین
پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وہی فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے ہی تو خدا اونسے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمھارا حال اونسے زیادہ تر جانتا ہی
کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف**
معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال دو وقت دربار آلہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا
ہرکارہ کسی شخص پر تعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کر سکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھ
خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے ✣ ہمچنان کز ملک ملک بودے ✣
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا ١٥٩٠

يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل بخاري اور مسلم مين ابو هريرهؓ سے روايت ہے كه حضرتؐ نے فرمايا كه قريب ہو جاويگا زمانه
اور كم ہو جاويگا علم اور لوگون پر بخيلي ڈالي جاويگي يعني زكوة اور خيرات كي رسم جاتي رهيگي اور عالم مين فساد ظاهر ہونگے اور كثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے
كها كه يا رسول الله ہرج كيا چيز ہے حضرتؐ نے فرمايا كه قتل قتل يعني خونريزي كثرت سے ہوگي ف قيامت كي نشانيان اس حديث مين ارشاد فرمائين
اور يه جو فرمايا كه زمانه قريب ہو جاويگا يعني قيامت كا زمانه متصل ہو جاويگا يا يه مطلب كه رات اور دن چهوٹے چهوٹے معلوم ہونگے ق انسؓ ١٥٩١
يجمع الله الناس يوم القيمة فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا
فيأتون ادم فيقولون انت ادم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا
لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب
فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون نوحا فيقول لست هناكم فيذكر
خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم الذي اتخذه الله خليلا فيأتون
ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي
كلمه الله واعطاه التورية فيأتون موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي
ربه منها ولكن ائتوا عيسى روح الله وكلمته فيأتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست هناكم
ولكن ائتوا محمدا عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن
لي فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع رأسك قل
يسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا
فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقال
لي ارفع رأسك يا محمد وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي
ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال
فاقول يا رب ما بقي في النار الا من حبسه القران وفي رواية ثم اتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري بخاري اور مسلم مين انسؓ سے روايت ہے كه حضرتؐ نے فرمايا كه خدا جمع كريگا
لوگون كو قيامت كے دن سو غمناك ہونگے اس حشر كي مصيبت سے تو كهينگے كه اگر ہم سفارش كرواوين اپنے رب كے پاس تاكه ہم اس مكان سے
راحت پاوين تو خوب بات ہے سو آدم كے پاس آوينگے تو يون كهينگے كه تم آدم ہو سب آدميون كے باپ تجكو بنايا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجهمين اپني روح پهونكي اور حكم كيا فرشتون كو سو اونهون نے تجكو سجده كيا ہماري سفارش كيجيے اپنے رب كے پاس تاكه ہمكو راحت ديوے
اس مكان كي تكليف سے تو آدم كهيگا كه مين اس مقام كے لائق نهين ہون اور ياد كريگا اپني اوس خطا كو جو اوس سے ہوئي سو شرماويگا اپنے رب سے اور
خدا كے سبب سے وليكن تم جاؤ نوح كے پاس كه وه پهلا رسول ہے كه خدا نے اوسكو بهيجا سو وے لوگ نوح عليه السلام پاس آوينگے تو وه كهيگا كه مين اس
مقام كے لائق نهين ہون ياد كريگا اپني خطا كو جو اوس سے ہوئي تو شرماويگا اپنے رب سے اوسكے سبب سے وليكن تم جاؤ ابراهيمؑ پاس جسكو خدا نے اپنا دوست بنايا
سو وے لوگ ابراهيمؑ پاس آوينگے تو ابراهيمؑ كهينگے كه مين اس مقام كے لائق نهين اور ياد كرينگے اپني خطا كو جو اونسے ہوئي تو شرماوينگے اپنے رب سے

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدانے بلاواسطے کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وی لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی مو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے لیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وی لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص بندہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وی سب
لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو مین جبکہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجھکو
خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھالے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش
قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا
سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اوتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آونگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا اسی سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر
اوٹھالے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوتنے
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین ہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین
یعنی مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
ہمارے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوای حضرت کے کسیکو ایسا
رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوای
ہمارے حضرت کے کوئی قدم نرکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر
اپنے مرتبے کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہی + دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھ اور ہی + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
1594 عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ **ه** اَبُوْ مُوْسٰی يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ
بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِيْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ
لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ **م** مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے
برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھ دیویگا راوی کہتا ہی کہ میری دانست مین
یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو
ف اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پونہچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

١٥٩٢ ق ابن عباسؓ يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی مان اور بہن اور خالہ اور عمہ سے
١٥٩٤ نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابوہریرہؓ يخرب
الكعبة ذو السويقتين من الحبشة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو ایک
حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نہ رہینگے تو لیسے ناپاک ضعیف الخلقۃ کے ہاتھ سے کعبہ مشرفہ
١٥٩٥ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی خ جابرؓ يخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو اپنے گناہون کے سبب سے
١٥٩٦ دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے ق انسؓ
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار من
قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية قتادة عن انس
من ايمان مكان خير بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا
اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر
نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائے نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے
آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر آلہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہیدون سے
١٥٩٧ نیکی اور برادری سے نیکی اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرہ ذلک خ ابوسعیدؓ يخلص المؤمنون من النار فيحبسون على قنطرة
بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض مظالم كانت بينهم في الدنيا حتى اذا هذبوا ونقوا اذن لهم
في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لاحدهم اهدى بمنزله في الجنة منه بمنزله كان
في الدنيا بخاری مین ابوسعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اوس
پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا
مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی
جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث مین
وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین رہ گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے
١٥٩٨ حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے م ابوہریرہؓ يدخل الجنة اقوام افئدتهم
مثل افئدة الطير مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے
سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ق اَبُوهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
تُضِيْئُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وی ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے موہنہ جیسے چاند روشن ہوتا ہی چودھوین رات کو ھ
۱۶۰۰ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار وی ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت
ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون
۱۶۰۱ صاف آیا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ
فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا اونکے درمیان مین پھر پکاریگا
ای بہشتیو اب تمکو موت نہین اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہی ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جیسے جہان ہی ہاسو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی
۱۶۰۲ تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین مین ہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بدون
۱۶۰۳ حساب کے ف یعنی اونکے نامہ اعمال صرف اونکو دکھلائے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ
اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا بخاری مین عبداللہ
بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی مان پر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی
زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے
کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان مین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا
حضرت ہاجر نے اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل
۱۶۰۴ کی مان اوسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى
لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ
مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے
موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا یہ حضرت صلعم نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین
آیا تھا حضرت صلعم نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا
حضرت پر طعن کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو
حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر دیا بال شرمندہ ہو خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو

1605 تہمت سے پہوتے ہین نبہ اونکے آل اور اصحاب کو **ق** عَایِشَۃ یَرْحَمُہُ اللہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُھَا
وَیُرْوٰی اَسْقَطْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا **قَالَہٗ** حِیْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللہِ بْنَ یَزِیْدَ الْخَطْمِیَّ الْاَنْصَارِیَّ یَقْرَأُ
مِنَ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجکو فلانی اور فلانی
آیت یاد دلادی جو مجسے بھلائی گئی تہی اور دوسری روایت یون ہو کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے
سبب ساقط کر ڈالا تہا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑہتا تہا **ق**
1606 اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تہوڑی جماعت بڑی جماعت
1607 **ق** اَبُوْذَرٍّ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ
وَّیُجْزِیُٔ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہو سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہو اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہو اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہو اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہو اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہو اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑہے کی
کفایت کرتی ہین **ف** یعنی صحیح سالم رکہنا ہر روز بندا کی تازہ نعمت ہو تو آدمی پر اوسکی شکرگزاری بہی ضرور ہو پہر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بہی ثواب خیرات کے برابر ہو اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگزاری مین کفایت کرتی ہین
1608 **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑہتے ہین سو اگر انہون نے ٹہیک نماز پڑہی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر
اونہون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہو اور اونپر بے اتفاقی کا عذاب ہو **ف** یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین درست
اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اونہون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا
تو تمکو ثواب ہو اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑہاوے اور مقتدیون کو
1609 اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ یَطْوِی اللہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ
بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ
یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پہر اونکو اپنے داہنے ہاتھ مین لیویگا پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدہر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پہر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدہر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے **ف** حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہو یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہو اس حدیث
مین اشارہ ہو کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ
1610 خدا ہی کی شان ہو **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ

ذِرَاعًا وَّ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے
قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا
ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
اور بعضون کے مونہ تک پسینا پونہچیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ ١٦١١
لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبالیتا ہی
تجکو خون بہا نہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے مونہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت
گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنیکی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چباڈالا
اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب
اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچھ بدلا نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ قَالَهٗ ١٦١٢
حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے
ہاتھ مین رکھتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینکدیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اوسکو پھینکدیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ ١٦١٣
مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وہ جبکہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو زمین مین
دھسا دیویگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا
حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور وہ بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ ١٦١٤
مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کرلیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو
اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ ١٦١٥
وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور
عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو
نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نماز پڑھتے تھے اور مین حضرتؐ کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا
1616 کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ
اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا
سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے
کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین
1617 کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اوسکو غیر اوڑاتے ہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاَقْنٰى
وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی
کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا
سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے
1618 اوسکو کچھ فائدہ نہین ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ
لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اوس سے بھی بڑھاؤن
اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی
چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے
لنباؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم بقدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے
برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور
1619 بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ
فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ
قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ قَالَ فَاشْتَدَّ
ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا
وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ
وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ

وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ
كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی
ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کسقدر ہی دوزخ کا حصہ
خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے ۹۹۹ یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت صلعم نے فرمایا سو یہ اوسوقت ہوگا
جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ
وہ دیوانے نہین ہین لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت صلعم نے
فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ
کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی
امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اوسکی
قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا
پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری مثل اور امتون مین
جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت
اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین یہ امت مرحومہ
ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ اس حدیث کا
اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تعلیمین بجاتا ہی ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نبے غم
1620 امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے **ق** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ
فِي رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ
1621 رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک **ق** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ لَا
يَكُوْنُ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِي اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ
قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ ۱۲ سردار پھر حضرت صلعم نے کوئی
لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت صلعم نے یہ لفظ فرمائی کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند
حضرت صلعم کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلین گے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے
اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل
بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور
1622 بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی **ط** ابْنِ عُمَرَ يَكُوْنُ لِكَنْزِ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاوگا
١٦٢٣ ف وہ مال مراد ہی جسکی زکوٰۃ نہین ادا ہوئی ھ جَابِرٌ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهٗ عَدًّا مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اوسکو نہ گنیگا شمار کر کے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے
١٦٢٤ لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؑ مراد ہون واللہ اعلم ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ اٰخِذٌ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
١٦٢٥ م اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا
وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَنُوْدُوْا
اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے
١٦٢٦ بہشتیون کو سنا دیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ق حُذَيْفَةُ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ
اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ
دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ
اَحَدٌ يُّؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَّجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا
اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دکھے پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے پر نہین
لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانتدار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی کہ کہا جاویگا
آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال آنکہ اوسکے دل مین ایک رائی کے
دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانتداری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو چھل
ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانتداری اونکے دل مین نہ رہیگی حذیفہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ سے مینے دو باتین سنین ہین ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانتداری
اوتری بیچ دلون کے آدمیون کے سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

فائدہ اہل جنت ہمیشہ بے غم

ف ذکر امانت داری ...

بات حضرت نے ہمسے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ ۱۶۲۷
الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ
يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ
پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تا کہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تا کہ مین اوسکو دون
کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی
شعر ہر شبی از بہر توای بوالفضول سیکند از اوج جباری نزول تو زجای خود چو مرد بی ادب برنگیری گام نی روز و نہ شب
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۱۶۲۸
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کہ
وہان حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے
سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۶۲۹
يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِّثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ
وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی
تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے
قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین خ اَبُوْسَعِيْدٍ يُوْشِكُ ۱۶۳۰
اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ
بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو
پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنی فساد کے وقت مین
گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا بہتر ہی ق اَنَسٌ يَّهْرَمُ ۱۶۳۱
ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوسمین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف
یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ ۱۶۳۲
قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ
وَّبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو
کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اونسے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وہ لوگ
فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسین رضہ کی شہادت کے
بعد سیکڑون اصحاب مدینہ مین یزید کے لشکر نے شہید کیے ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ ۱۶۳۳

اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ احرام باندھین
مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے
١٦٣٤ **فَصْلٌ فِي مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہی **ق** اِبْنِ عُمَرَ اُرَانِي
فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ
لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا مجکو خواب مین
معلوم ہوا کہ مین ایک سواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھسے
١٦٣٥ کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم او تقدیم ثابت ہوئی **ق** اِبْنِ عُمَرَ
اُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ
مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً اُمُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ
بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى
كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ
جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک
بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اونسے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے
کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت الله کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے ایک
ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسی نے کہا
یہ مسیح دجال ہی **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے او
اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر جاویگا عیسیٰ
علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت ؐ نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتادین کہ مسلمان پہچان لیوین
١٦٣٦ دھوکھا نکھاوین **م** اَلْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ
النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ
نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال
کے پسینے مین ہونگے سو اونمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے بعضے کے دونون گھٹنون
تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہ مین گھس جاویگا **ف**
١٦٣٧ میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَيْفَةَ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا
فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى

يَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ
اَسْوَدُ مُرْبَدًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الحديث
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے اون پر
جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پی در پی سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ
ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے
سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین قائم ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے
اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی
سو جس دل مین شبہات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا
کہنا نہ مانا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی
١٦٣٨ وعن ابی هريرة تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین
ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان
عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کر لیوین **ف** معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ
مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین **ق**
١٦٣٩ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ
وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ
وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ
فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین
سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے
گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا
شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا
اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے
گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی **ف**
یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ دینگے اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حالانکہ حضرتؐ کا جوار چھوڑنا
١٦٤٠ اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے
اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی بہتوں کو
کہ عورت کے نکاح کی رغبت نہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی
آرام سے بسر ہوگی اور مال و حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی
۱۶۴۱ تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نُورٌ عَلٰی نُورٍ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتٰى
بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى
فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ
فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو
اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو
نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا
۱۶۴۲ اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین اعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی **م** اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ
اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ
خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ
مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے
دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا
کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب
اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی
دیکھی ہی کیا تجپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت
اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت
کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو **م**
۱۶۴۳ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا
مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی
ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوّے کرور اور
۱۶۴۴ پانچ ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہو وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ م جَابِرٌ يُبْعَثُ

كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر
۱۶۴۵ کہ مر گیا ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَ
لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّكَ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ
اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اوس سے
کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاویگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی تجھسے
۱۶۴۶ اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ
وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ
تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ
حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیجلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پھر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وہ ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وہ رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وہ صبح کرینگے اور
شام کریگی اونکے ساتھ جہان وہ شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے
۱۶۴۷ ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِّاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ
فِيْهَا عَلَمٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار
نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت صلعم کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی
۱۶۴۸ اونکے سوا یا کسی اور شخص کا م اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ
فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِيْ فِيْهَا فَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ
۱۶۴۹ تونے مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا
مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون

تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ
ہان مینے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے ہمارے پاس
تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت
میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہمنے
بنایا تمکو عادل اور فضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت
سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی
بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت
محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے زیادہ کسیکے
1650 کلام کی سند نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ
وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو ابتک میری دعا قبول نکی **ف** دعا مین اس طرح شتابی کرنا ایک
بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد دعا قبول ہونے
مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین
بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا
1651 اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ
مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ اوسپر
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علما نے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے
1652 خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَ
لِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

1653 نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ
فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا
میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال
حضرتؐ حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تنہا حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
1654 دوسرا احرام باندھے حج ادا کرے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

شيئاً دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مرگیا میری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو واسطے کسی چیز کا تو
وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا مینے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اگرچہ
وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت
ہوجاوے **ق** ابو هريرة احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم انت ابونا خيبتنا واخرجتنا من الجنة ١٦٥٥
فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التورية بيده اتلومني على امر قدره الله
علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ بحث کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے سو کہا موسی نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون
نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نکالے جاتے تو آدمؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ تو موسی ہے کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو
توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے
سے پہلے تو حجت لے گئے آدمؑ موسیٰؑ سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس
تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون
سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری
اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کرلیا سو بتلا تو کہ
خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے
نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہے اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش
سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرتؐ نے فرمایا سو حجت کیا آدم موسیؑ سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیؑ کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور
جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو
تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم
مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت
اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے **شعر** بندگی نبود بجز عجز و ادب
بے ادب محروم شد از فضل رب **م** ابن عباس احسنتم واجملتم كذا فاصنعوا قاله لبني عبد المطلب ١٦٥٦
حين سقوه النبيذ على زمزم مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا
اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرتؐ نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے
پلایا **ف** روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضؓ سے کہ حضرتؐ حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرتؐ کے پیچھے اسامہ بن زید
سوار تھے ہمسے حضرتؐ نے پانی مانگا تو حضرتؐ کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرتؐ نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرتؐ نے یہ فرمایا
فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوس پر ترغیب دلانا مستحب ہے **ق** ابوهريرة اختتن ابراهيم النبي ١٦٥٧

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ
بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا
ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول اونھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقہ مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہوگیا اوسنے خدا کا عہد توڑا انتہی بارے الحمدللہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کردیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ
متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ
ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہوگئے اونھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

ف بیان الزام نصاری بہ ترک ختنہ

١٦٥٨ **خ** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا
خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرتؐ نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار
مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو
یے تینون سردار شہید ہوگئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کرکے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرتؐ کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرتؐ نے
اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی

ف معجزہ خبر دادن از شہادت زید و جعفر و عبداللہ و انطباق آن

١٦٥٩ تو بیشک درست ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ
فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ
لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الہی میرے گناہ کو معاف کردے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے
جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ
معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مینے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا
کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جو بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اوسکی
توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگرچہ کیسے ہی تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی بیان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و رند و بت پرستی باز آ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
1660 نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ
وَأَنْ نُوَحِّدَ اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ سَأَلَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ يعنی الله مسلم مین عمرو
بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بجالانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ
خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اونہنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے
تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اونہنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اونہنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اونہنے کہا کس واسطے
بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونہنے کہا کسنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیق
اور بلال نے پھر اونہنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور
1661 کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ
مِنْ خَيْرٍ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
1662 ثواب ضائع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي **قَالَهُ** لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہی
1663 **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى
رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا اور
چہرہ شریف پر پتھر ونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
1664 لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ
لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ
لِلَّذِی اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ
فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِكُمَا
مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین تو زمین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مینے تجھسے
زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا
سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس
فیصل کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو
اوسنے کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اوسمین خیرات کرو **ف** اس
حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری مناسب جانی
۱۶۶۵ اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **قَ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَأْتَ بَعْضًا **قَالَهٗ** لِاَبِیْ بَكْرٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے
گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو لیتے اور بجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی
سو حضرتؐ اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرتؐ کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو
وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ میرے مان باپ حضرتؐ پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی
تعبیر کہون حضرتؐ نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی
اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونکو بجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے
لٹکی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا آپکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اوسی طرح چڑھ جاویگا
پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھہ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرتؐ
اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا مین چوک گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب
ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرتؐ سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرتؐ خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے علما
کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم
اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ
فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَیُرْوٰی بَیْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہودیون کے واسطے
ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتا اور
یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پیچھے ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور
قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب
خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ
حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم مین بات آئی
یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام
اونکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح
قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پا جاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب ۲۰ مین
1667 امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہو جاوینگی **ق** جَابِرٌ م اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ
الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی
خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین **ق**
1668 اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا
برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا
لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نتھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی کھانا
کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر
اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا صبر کرو
تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات
ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی
1669 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ
وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ
وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ مین گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے
کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو
چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی
ف دوزخ اور بہشت مین فضیلت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

فا دلیل فضیلت امت محمدی کی از انجیل متی

تا فرمانون کو وہی سزا دیویگا اور بہشت نے آپ کو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیویگا حق تعالی

۱۶۷۰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر آلہی ہی اور بہشت مظہر رحمت آلہی ہی **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک

مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ ہوچکا کہ ابن صیاد مدینے

مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان ہی جانتا ہون

۱۶۷۱ کہ تم عرب کے رسول ہو **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ

وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مونہہ کے بل گر پڑا اشرفی

کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہوا اوندھا گرا اور اولٹا ہوگیا

اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہی اوسکے سر کے بال بکھرے

اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین ہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے

مقرر کیجیے تو وہین ہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ دے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف**

اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ پوشاک

اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی

تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہوگیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے

اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو

۱۶۷۲ نہایت پسند ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَ

تَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری مین ابوہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہوگیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی

نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو اوسکے وطن مین ثواب

یا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا **ف** یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہو تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا

۱۶۷۳ تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى

مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ

اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى

عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ

شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ

مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ
اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس
آیا تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا
سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکھ بنا دی
اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھہ سو جس قدر
تیرا ہاتھہ بالون کو ڈھک لیگا تو جتے بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا
اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خداؐ
نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ سے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس **ف** اس
حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھہ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ
نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا
تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہئین تو اس صورت سے آنکھہ کا صدمے سے پھوٹنا کچھہ تعجب نہین اور حضرت موسیٰؑ نے ملک الموت کو
نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا لے فرشتے کے آدمی کا کام نہین
اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھہ پڑ گیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی
١٦٧٤ اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا او حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ
مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءً وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ
الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری او مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے ٩٩ حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اوتارا سو اوسی ایک
حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی اپنے
بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہی
١٦٧٥ سو یہ بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَّتَمَامُهٗ فَاخْتَصِ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس حدیث
کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو **ف** ابوہریرہ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو
تو فوطے کاٹکر خصی ہو جاؤن تا کہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر
١٦٧٦ اسکو لکھہ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی **م** اَبُوْ قَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ
قَالَهٗ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرتؐ نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرتؐ کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرتؐ نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا
غلبہ ہوا حضرتؐ سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ جو کے
١٦٧٧ معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرتؐ نے اونکے حق مین یہ دعا کی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا
ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ
عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب
دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ
ہاتھ کا قد ہوگا حضرتؐ نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے
قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے
قد چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا
اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین
١٦٧٨ ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا اسو آدمی نہین **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ
يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَ
خَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ
الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا
رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا
عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین
پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی
١٦٧٩ چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہی **ه** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا
وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم مین عباس بن عبد المطلبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی
ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونیکی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا
اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر
مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرتؐ کی پیغمبری پر راضی ہونیکی یہ پہچان ہی کہ حضرتؐ کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

ف السلام علیکم کہنا سنت آدم علیہ السلام

ف رضا بقضا [illegible] ربانی

اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین **خ** اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس رضی سے ١٦٨٠
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے **ف** مصابیح مین انس رضی سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلعم کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ١٦٨١
فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے
ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوس نے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے
کہا کہ مین اسکا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مینے جھوٹھا جانا **ف** یعنی تم واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ
حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی
بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیوگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات
ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَغِمَ ١٦٨٢
اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور
بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف دینی اور بے خدمتی دوزخ کا
سبب ہی **خ** اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ قَالَهٗ لَهٗ بخاری مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا ١٦٨٣
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت صلعم نے ابوبکرہ سے فرمایا **ف** حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت صلعم کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی
عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی
مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت صلعم
پھر پڑھنے کو فرماتے **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ ١٦٨٤
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآؤُهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ
وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ
لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ
قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا تمنے سنا ہی

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطینیہ ہی حضرتؐ نے فرمایا
کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحقؑ کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوترپڑینگے سو
ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لآ اِلٰہ اِلّا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لآ اِلٰہ اِلّا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لآ اِلٰہ اِلّا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجّال تو نکلا سو وے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب
امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث
١٦٨٥ گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** عِلیؓ شَغَلُوْنَا عَنِ
الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا **قَالَہٗ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچوالی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرتؐ نے
فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف مین
١٦٨٦ بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْھِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ
بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جنپر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے
حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کردون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند
١٦٨٧ محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرتؐ نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرتؐ نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور
چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت
اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرتؐ نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے
١٦٨٨ گھبراتا تھا **ق** عَائِشَۃُ صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ
دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی

دو بڑھیان مراد ہین جو حضرت عایشہؓ پاس آئین سو اونھون نے کہا کہ قبر والون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف حضرت عایشہؓ
سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڑھیان آئین اونھون نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مینے
یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور حضرتؐ ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون خ ابو ہریرۃ ١٦٨٩
عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ فِی السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عجب معاملہ
کیا خدا نے اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پا کر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا ق
اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ ھٰذَا یَسِیْرًا وَّیُرْوٰی قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا قَالَہٗ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ قَالَ ١٦٩٠
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرتؐ
نے اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرتؐ پاس آیا اوسنے کہا کہ
مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہوون یا جو حکم ہو حضرتؐ نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہولے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین خ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّکُمْ ١٦٩١
بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جھل کی تمھاری مان نے ف حضرتؐ اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے
دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرتؐ اوس کھانے کو پیالے مین
سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرتؐ نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہؓ کے
گھر مین حضرتؐ تھے اور حضرت زینبؓ نے حضرتؐ کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہی خصوصاً سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین
اسی واسطے حضرتؐ نے بھی اونپر کچھ غصہ نکیا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا یَتْبَعُنِیْ رَجُلٌ قَدْ ١٦٩٢
مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَّھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰی بُنْیَانًا وَّلَمَّا یَرْفَعْ سَقْفَھَا وَلَا
اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّیَنْتَظِرُ وِلَادَھَا فَغَزَا فَاَتَی الْقَرْیَۃَ حِیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا
مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَۃٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا شَیْئًا فَحُبِسَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی
فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْکُلَہٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَہٗ فَقَالَ فِیْکُمْ غُلُوْلٌ فَلْیُبَایِعْنِیْ
مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَّجُلٌ فَبَایَعُوْہُ فَلَصِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَایِعْنِیْ قَبِیْلَتُکَ فَبَایَعَتْہُ
فَلَصِقَتْ یَدُہٗ بِیَدِ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃٍ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَہٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَۃٍ
مِّنْ ذَھَبٍ فَوَضَعُوْہُ فِی الْمَالِ وَھُوَ بِالصَّعِیْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْہُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ
مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَہَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہیں کی آور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لیں ہون اور وہ ملونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ
پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون میں پونہچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور مین بھی حکم بردار ہون
الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرتؐ نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی
جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے
بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ مین
چوری ہی تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا
تم لوگون مین چوری ہی تمنے چرایا ہی سو انھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نتھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت
کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشعؑ بن نون تھے حضرت موسیؑ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی
تھی جمعے کے دن ... اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان
بنانے والے کو اور ... مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال ... خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نتھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **م** جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ ۱۶۹۳
اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو
مسجد گاہ بنایا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ ۱۶۹۴
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمٰعیل نے
کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب انکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین آتا
تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ
فتح ہوا تو حضرتؐ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی دو تصویرین ہین اور انکے ہاتھ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وہ بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضی کی تصویر بدون ڈاڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی سنہدی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وہ بزرگان خرافاتون سے پاک تھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ
اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ

فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ
فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ
وَعَلٰى غَنِيٍّ وَّعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ
بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا
تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا
شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ باتین
کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو
چور کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات
تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری
سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری
سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے
١٦٩٦ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ
وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا
مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ
هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب یہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلادالیو پھر اوسکی آدھی راکھ خشکی
بکھیر یو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسیپر
ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی
اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا
اوسنے کہا ای رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے
١٦٩٧ قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ
كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ
فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى
لِحَاجَتِهٖ وَيُرْوٰى تِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلیمان
بن داؤد عؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ اونمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنیگی جو راہ خدا مین
جہاد کریگا تو فرشتہ نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون پر گھوما سو اونمین سے

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار نہ ہوتا اور ایک
روایت مین نو عورت کے بیٹے نوے عورت کا ذکر ہو اور دوسری روایت مین ننانوے **ف** جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان ع
نے کثرت ولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا
ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ
ق اَبُوْ بَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا مسلم بخاری اور 1698
مین ابو برزہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا **ف**
جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہی تب حضرت نے اونکی فضیلت مین
یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا 1699
مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ
تُسَبِّحُ مُتفق بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اوسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مسکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسی ع نے جناب الہی
مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی حالانکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسی ع کی تفہیم چاہی تب حضرت موسی ع
کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسی ع نے چیونٹیون کا مسکان جلوا دیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ 1700
غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین رض سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نتھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے
آسمانون اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصین رض سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سوا اونہون نے
کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین
کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نتھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے
خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہو آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے
فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا 1701
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ
لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى
لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے
کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اوسی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اور اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَتِ ١٧٠٢
امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا مِّنْ
ذَهَبٍ مُّطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا
هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی
دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ
خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے
جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تاکہ لنبی معلوم ہو
اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہی تو ظاہری بناوٹ
کچھ حقیقت نہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ ١٧٠٣
بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اونمین حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے
تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے
پوچھنے والا ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہوسکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا
اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ ١٧٠٤
وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ
ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ
بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ
فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ
ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی
اوسکو بادخایہ کی بیماری ہی حضرت صلعم نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہان تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو
تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہان تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے

ق ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلوته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شانكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی مان آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی مان نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی مان پاس اوسکے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

ای رب میری مان پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی مان نے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی عبادت کے آپس مین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بناوینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنادو جیسے آگے تھا سو اونھون نے بنادیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اوسکی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکیجیو پھر اپنی مان کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ گویا مین حضرتؐ کو دیکھ رہا ہون اور حضرتؐ اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرتؐ نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اوس لڑکے کی مان نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سر مونڈی مان نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کردے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ف**

سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہؓ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر سلمہ ہی یہ حضرتؐ نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ۱۷۰۶

ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرتؐ نے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی
١٧ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ
يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ
لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا
شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوپر
١٧٠ عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور
پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے
١٧٠ ق عَائِشَةَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ
عَبْدٍ يَّكُوْنُ فِيْ بَلْدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ
اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے
بندون سے سو خدا نے اوس وباکو ایمان دارون کے واسطے رحمت کرڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے
نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر
ثواب ملیگا حضرتؐ نے یہ حدیث حضرت عایشہؓ سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرتؐ سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا
عذاب تھی اور امت محمدیؐ پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے
تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین
١٧١ آنا بیجا ہے ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا
يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری و
مسلم مین جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہہ سکا
تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے
١٧١ اپنی جان دینے مین جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ
تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ
تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ
فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ
اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ
فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ

وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ
الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا
مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ
فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ
وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے ۹۹ جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی
سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے
ننانوے ۹۹ جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس درویش کو
قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ قبول ہو سکتی ہی
تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف
جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے
فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا
کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے
کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین
کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی
طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ یہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف
کھسکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے کھسکر اودھر قریب ہو گیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوے
ایک کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے
یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ
رحمت آلہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا **ء** صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيْ مَنْ ١٧١٢
كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ
فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ
فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ
فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ

أفضل فأخذ حجرًا فقال اللّٰهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي
فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدًا إنما يشفي الله فإن
آمنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه
والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدًا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب
فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه
به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال
اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا
فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللّٰهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا
وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه
فذهبوا به فقال اللّٰهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى
الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى
تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهمًا
من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت ذلك قتلتني
فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهمًا من كنانته ثم وضع السهم
في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده
في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب
الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر
بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام
يا أمه اصبري فإنك على الحق ۔ مسلم میں صہیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہوگیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ مین بڈھا ہوگیا ہون سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو مین جادو سکھلاؤن

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تجھے جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہی یا درویش افضل ہی سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ تر ہی جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہی مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پونہچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونہچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑ آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پونہچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہی اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہی اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے پھر لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

تو مجکو نہ مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی
مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر
سولی دیا پھر اوسنے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا یا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا
ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجپر تیرا ڈر اور تیرا ڈر بیکر پڑا البتہ لوگ تو
ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے
دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ
اوسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا ای مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین
اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی
حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا **م** مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ ۱۷۱۳
مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر کے موافق پڑی وہی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین باکر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک سمجھتے
اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا اور
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین یہ غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا
اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ۱۷۱۴
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے
پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا
اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان و زمین سے مقدم ہی **م** جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ **وقاله** ۱۷۱۵
لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَهُ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام
فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وہ ضرور بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

١٧١٦ پندرہ سو تھے ح عروة بن الزبير كذب سعد ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة ويوم تكسى فيه الكعبة
يعني سعد بن عبادة لما قال لابي سفيان اليوم يوم الملحمة اليوم تستحل الكعبة فاخبر ابو سفيان
بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا وقع مرسلا وهو من حديث عائشة عن النبي صلى الله
عليه وآله وسلم بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہے جسمین خدا
کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج
کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرتؐ سے کی یہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا
اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہؓ سے ہے وہی حضرتؐ سے روایت کرتی ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ جب حضرتؐ نے
فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرتؐ کے جاسوس
انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تا کہ وہ مسلمانون کی فوج
دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتلاتے جاتے تھے
ابوسفیان کہتا تھا مجھکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اونکے
سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا
اور حضرتؐ کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اوس نے کہا ابوسفیان نے
١٧١٧ وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سلمة بن الاكوع كذب من قال ان له
لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله يعني عامر بن الاكوع اخا سلمة و
قد اصاب ركبته ذباب سيفه فمات منه بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا
جسنے وہ قول کہا عامر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرتؐ نے اپنی دو اونگلیون کو ملایا عامر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی
کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پیپلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا
سو وہ اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پیپلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی
صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی
عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاے
١٧١٨ اور اوس سے آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین ھ ابو هريرة كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع وفي رواية
القضاعي اثما مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور
قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے
خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
١٧١٩ کہ جب تک بات کو خوب تحقیق کر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے ق ابو موسى كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير
مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون بخاری اور مسلم مین ابوموسیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردون مین سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

تو مجکو نہ مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی
مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر
سولی دیا پھر اوسنے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا یا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا
ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجپر تیرا ڈر پڑا اور تیرا ڈر مگر پڑا البتہ لوگ تو
ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے
دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جلاوے کہ اسمین گر پڑے سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ
اوسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا ای مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین بیان
اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورۂ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ مین مجمل بیان فرمایا ہی
۱۷۱۳ حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا **ھ** مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ
مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی وہی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بے تعداد لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک سمجھتے
اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا اور اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا
۱۷۱۴ اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے
پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا
۱۷۱۵ اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی **ھ** جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ **وَقَالَ**
لِعَبْدٍ لِّحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَهٗ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام
فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وے ضرور بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

پندرہ سوتھے خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ ١٧١٦
يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ
بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا
کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج
کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرتؐ سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا
اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہؓ سے ہوی حضرتؐ سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرتؐ نے
فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پونہچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرتؐ کے چوکی والے
انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج
دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتلاتے جاتے تھے
ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اونکے
سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا
اور حضرتؐ کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اونسے کہا ابو سفیان نے
وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ ١٧١٧
لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَ
قَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا
جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرتؐ نے اپنی دو اونگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی
کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پیپلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا
سو وہ اوسی صدمے سے مرگئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پیپلا اونہین کے زانو پر پڑا اوسی
صدمے سے وہ مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی
عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاے
اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ ١٧١٨
الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور
قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے
خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نکرلیوے ہرگز زبان پر نلاوے ق اَبُوْ مُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ ١٧١٩
مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

دو عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنی اگلی امت مین بھی دو عورتین
1720 باکمال مومن ہوئے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ و حضرت فاطمہؓ اور حضرت عایشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ
لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک
اپنے مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے
تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون یعنی ہمین کچھ شک نہین ف قفیز اور مدی پیمانے کا
نام ہی جسمین اناج کو ناپتے ہین اور اردب چونسٹھ سیر کا ہوتا ہی اس حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکون کا محصول امام کو
1721 نملیگا رعیت سردار کی اطاعت نکریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا ھ اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ
مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرتؐ نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمدؐ ہمنے تجکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سو ہمنے کہا کہ
خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی میرے پاس آ ویگی
گذرینگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا ای میرے رب یہ تو میری امت سے ہی
توحکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرتؐ کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبرؓ نے اونکو مارا
1722 وہی لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ
ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ بخاری اور مسلم مین ابومسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل اترا اور اوسنے میری امامت کی تو مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرتؐ کو پڑھائی تاکہ امت کو
1723 اسی طرح تعلیم کرین ھ بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى
اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی یہ حضرتؐ نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مینے اپنی ماں کو لونڈی للہ دی تھی اور میری ماں مرگئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے
1724 ایک تو مینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِيْ حَيَّةً خَرَجَتْ
عَلَيْهِمْ یعنی بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو صحابہ پر
منا کے تلے مین نکلا تھا ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار مین حضرتؐ کے ساتھ تھے اور والمرسلات اوتری تھی ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا

حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو پھر اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے
1725 **فَصْلٌ فِيمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل مجہول ہو **ق** عَائِشَةُ أُرِيتُكِ
فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ
وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَّكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ مجھکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجھکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی تیرا چہرا
کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی
ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب
1726 کچھ شک اور تردد نہین ہوتا **م** ابو ہریرۃ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَيُرْوٰى فَنَسِيتُهَا
فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجھکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے
مجھکو جگا دیا تو مین اوسکو بھلایا گیا اور دوسری روایت یون ہی کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو
1727 **ف** یعنی طاق راتون مین **ق** جابر أُعْطِيتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ
لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ
عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجھکو
فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور
تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال تھے
اور مجھکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزون سے
حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاریٰ کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا
درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین
1728 اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین بجز حضرت کے **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ أُمِرْتُ
أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ
وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر
اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون
1729 **ف** نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی **ق** أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَجَابِرٌ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ
النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ
عَلَى اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک
کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب خدا کے

ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال چھینا
ہوگا تو اوس سے مال لایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلون کے حال
۱۷۳۰ دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق اَبُو هُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ
الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھکو
اوس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا
عمدہ نام تو مدینہ ہی برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرتؐ نے نام بدل ڈالا
۱۷۳۱ ق اَنَسٌ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى بخاری
اور مسلم مین انس اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونو حضرتؐ نے اپنی دونون انگلیون
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہوینگے قیامت تک حضرتؐ
۱۷۳۲ کا دین قائم رہیگا تو حضرتؐ مین اور قیامت مین کوئی حائل نٹھہرا ق اَبُو هُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا
فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہان تک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جنسے ہوا ف
۱۷۳۳ یعنی حضرت آدمؑ کے زمانے سے حضرتؐ کے زمانے تک حضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے م جَابِرٌ بُعِثَتْ
هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے تو آندھی چلی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک
۱۷۳۴ بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ
لَا صِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے
اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا
نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مینے حضرتؐ سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمدؐ اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور
۱۷۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُو هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روکی گئی اور تو پی گئی بہشت مشقت
اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادات اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادات اور
۱۷۳۶ تقوی مشقت و تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہین خ ابُوهُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۷۳۷
کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اونکی دلیل ہی
م ابُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ ۱۷۳۸
إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللهُ
نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک مرد کا
حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ لوگون سے میلا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے
مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین ای فرشتو اوس سے درگذر کرو خ ابُوهُرَيْرَةَ ۱۷۳۹
خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ
إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وی اپنی سواریون کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہی
ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عَايِشَةُ خُلِقَتِ ۱۷۴۰
الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی
مٹی سے خ انَسٌ دُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ ۱۷۴۱
فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ
فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات
اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے
دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا م ابُوهُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ ۱۷۴۲
امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ
زمین کے جانور کھاتی م ابُو ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى ۱۷۴۳
يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کھکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے ف راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ابْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ ۱۷۴۴

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ
يَا جِبْرَئِيْلُ هٰؤُلَآءِ أُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰؤُلَآءِ أُمَّتُكَ وَ
هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا
يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا
اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ
پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یے لوگ میری امت ہین جبرئیلؑ نے
کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یے لوگ تیری امت ہین اور یے ستر ہزار جو آگے
ہین نہ اونپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیلؑ نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون
لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی **ف**
جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا
معلوم ہوا کہ ہمارے حضرتؐ کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرتؐ نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا
توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی **م** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ ١٧٤٥
فَإِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ
مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا
صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰؑ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا
مینے عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو
میرے دیکھے لوگون مین ابراہیمؑ سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہی یعنی خود حضرتؐ اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے
لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی **م** أَبُوْ هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ١٧٤٦
وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّأُرْسِلْتُ إِلَى
الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر
چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے
تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین
جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے
اوتنے مطالب نکلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین گذر الیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز سو اسکا سبب
یہ ہی کہ اول حضرتؐ کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ١٧٤٧

لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْهُ وَاِنِّيْ لَا أُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا
أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوگیا نہین معلوم
کون صورت ہوگئی اور مقرر سواے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے
بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وہی لوگ چوہے کی صورت
١٧٤٨ مسخ ہوگئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین
تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے
١٧٤٩ اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
١٧٥٠ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے م اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ
بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرتؐ نے اونکا ابراہیمؑ نام رکھا ستر مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ماضی متکلم کی
١٧٥١ لفظ ہی ق اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے
١٧٥٢ کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهُ
اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی مان کی مغفرت مانگون
سو مجکو اجازت ندی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرتؐ نے جب اپنی مان کی قبر کی زیارت
کی تو حضرتؐ روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے
مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرتؐ نے اپنی مان کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ کو اپنے خصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند
اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرتؐ کے سبب سے ابو طالب کے عذاب مین تخفیف
١٧٥٣ ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف
محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس سبب سے
١٧٥٤ دوزخی ہوتی ہین خ اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے تمسے مسواک

١٧٥٥ کرنے کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ سواک میں غفلت اور سستی نکرو سواک کی عادت ڈالو ق جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا
فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي
وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا هُوَ عَلَى
الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرَئِيلَ فَاَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي
فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حرا کے
پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نالے کے اندر اوترا تو مجکو کسی نے پکارا تو میں نے اپنے آگے
اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا تو میں نے اپنا
سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہی سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجکو اوڑھاؤ تو انہوں نے مجکو
مجکو اوڑھایا اور مجپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتارا یعنی ای جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا ف

١٧٥٦ حضرت پر اول اقرا کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوترا ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ
هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَقَالَهُ لِاَبِيهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری و
مسلم میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا اور ریشمی قبا ہی جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی

١٧٥٧ کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین م اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا
هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا

١٧٥٨ تو میں نے جوتی کی چپ سنی میں نے پوچھا یہ کون ہی فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہی ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں خ سَمُرَةُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ
رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا
اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری میں سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وے
مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھون نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون دونون مردون نے

١٧٥٩ کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی ف یہ حضرت نے خواب میں دیکھا خ ابْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ
خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ بخاری میں عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ میں جا کے
اتری سو میں نے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام ہی جو مدینے سے چھہ کوس ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے

١٧٦٠ میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی خ عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ
يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

١٧٦١ رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار رہا م اَنَسٌ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي
دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي
الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی
دیکھتا ہی کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین مین ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی کہ
رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت صلعم نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے
١٧٦٢ مطلب سمجھیے ق اَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین
١٧٦٣ اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا ق اَبُو مُوسَى رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا
نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ
أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى
فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ أَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف
جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مینے
اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مینے
تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی
یعنی جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے
سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح
١٧٦٤ اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہی خ اِبْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ
فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا
سینہ کشادہ ہی اور موسیٰ تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت صلعم نے ان بزرگون کو معراج
١٧٦٥ مین دیکھا یا خواب مین ق جَابِرٌ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ
أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین

داخل ہوا تو ناگاہ وہان رُمَیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی چپ چپی سنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی
اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ کیسا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر رض کا ہی سو مینے
چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین پھر آیا بہشت دیکر تو عمر فاروق رض روئے اور عرض کی کہ
یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث مین اُم سلیم جنکا رُمیصا اور غُمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق رض کو
۱۷۶۶ بہشت کی بشارت ہی ھ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ
رَبِّي اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ
اَلَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم نے سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیز کا
سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو
قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے یہ کیا کہ اونکے آپس مین لڑائی
اور خونریزی نہ ڈالے سو اوسکے سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی
۱۷۶۷ ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا ھ ابْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا
فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان
کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہی جو صحابہ کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوسنے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت کو یہ کہتے سُنا ف یعنی یہ کلام خدا کو ایسا
۱۷۶۸ پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین سو اونھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین
ہوگئین حضرت صلعم نے عمر فاروق رض سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہین تھین
۱۷۶۹ جب عمر فاروق رض آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ
مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى
بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے
دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے
لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین ف
دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
۱۷۷۰ ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَهٗ لَهَا وَخَبَرُ اَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

فَقَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا
قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ
زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ
إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ
وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ
زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ
زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ
وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَى نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ
وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ وَيُرْوَى أَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا
أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ
وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا
وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا
تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي
أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا اُمّ زرع کے حق مین یہ حضرت صلعم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا
اور حکایت ابو زرع کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو اونھون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون
کی خبرین کچھہ بھی نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ چڑھہ جاوے نہ موٹا گوشت ہی
کہ اوسکو لے آئے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹ رہنے سے
یعنی بڑا قصہ ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا
دُبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب کی زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات مشہور تھی پانچوین عورت نے کہا

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آئے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا
مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوئے کھانے اور پینے اور سونیکے کچھ خبر نہین ہی تو عورت
کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین
ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑ دے یا ہاتھ توڑ دے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑ ڈالے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور اوسکی
خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ
میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہی اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی اوسکا
گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب
مالک ہی مالک فضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین
ضیافت مین آگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے
خاوند کا نام ابوزرع ہی سو واہ کیا خوب ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجھکو
موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین ہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو گھوڑے
اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس مین بات کرتی ہون
تو مجھکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہی
ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان
یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی
تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اوسکی سوت اوس سے
جلتی ہی لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اوٹھا کر
اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا
ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو اناروں سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیئے اور
اوسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون
جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہی **ف** جب حضرت عایشہ رضہ نے گیارہ عورتون کا قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ رض مین بھی تیرا ایسا محسن ہون
جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا **ق** اَبُو مُوْسٰی لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ **وَقَالَهٗ** لِنَفَرٍ ۱۷۷۱
مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

یہ حضرت نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے
حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلاکر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی شاید آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر
۱۷۷۲ قسم توڑڈالتا ہون چلو مینے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ يَعْنِي الضَّبَّ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اوسکا حرام کرنے والا
ف پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت نہین کھاتے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین مکروہ ہی
۱۷۷۳ امام شافعی کے نزدیک حلال ہی **م** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَآئِمٌ
يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسیٰ پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجھکو
معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
۱۷۷۴ اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **م** بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ
فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَ
لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا
مینے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو **ف** ابتدائے اسلام
مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون
کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی
موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہون
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اوسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت
۱۷۷۵ بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ
اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ
خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم میرے
اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین نہین ہوئے ہین
تو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگون کو جو نہین ہوئے ہین حضرت نے فرمایا کہ

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی بیچ کلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچان لیویگا اصحاب نے کہا
یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وہی لوگ بھی قیامت مین آوینگے مونہہ اور ہاتھ پانون روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا
پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا
وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ ترکون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

١٧٧٦ **فصل هل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر هل ہے **ق** جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ
اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ
کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو
اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کافرون کو پایا مارا پھر آکر اسکی حضرت
١٧٧٧ سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی **م** اَنَسٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ
مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا
شَاهِدًا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ
فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ
كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا
رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو
پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا
کہ مین اجازت نہین دیتا [illegible] مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل
ظاہر ہو اور گواہی [illegible] اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہے مین کفایت کرتی ہے اور تجھپر
کرام کاتبین [illegible] فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے
[illegible] کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تم خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف
١٧٧٨ [illegible] منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے
[illegible] اسامہ [illegible] کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات کسکے مین
[illegible] جعفر طیار کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور
[illegible] کی تو علی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے [illegible] اور عقیل
[illegible] اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالا [illegible]
١٧٧٩ [illegible] تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ [illegible]
[illegible] مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا [illegible]

مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے نو مسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی تا کہ اس حرکت سے باز رہین

١٧٨٠ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قَالَهٗ** لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت صلعم نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت صلعم کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

١٧٨١ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نچھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلا جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن

١٧٨٢ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَآئِدٌ يَّقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهٗ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت صلعم نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت صلعم نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرا پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت صلعم اوسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت صلعم نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی

١٧٨٣ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ [illegible] جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ [illegible] اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ

هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنه
لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل
حتى ينجى حتى إذا فرغ الله من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد من أهل النار
أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله أن يرحمه ممن
يقول لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من ابن آدم إلا
أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم
ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى
رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي رب اصرف وجهي عن النار
فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله أن يدعو ثم يقول الله هل عسيت
إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره فيقول لا أسألك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله
فيصرف الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول
يا رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك لا تسألني
غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب يدعو الله حتى يقول له فهل
عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من عهود
ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها
من الخير والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب أدخلني الجنة فيقول الله
له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك أن لا تسأل غير ما أعطيت ويلك يا ابن آدم ما أغدرك
فيقول أي رب لا أكونن أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فإذا ضحك الله
منه قال ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله تمنه فيسأل ربه ويتمنى حتى أن الله ليذكره
فيقول من كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله معه بخاری اور

مسلم مین ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلے نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین صحابہ نے کہا
کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم اوسکو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جسکی بندگی کرتا تھا
وہ اوسکا ساتھ دے یعنی اپنے معبود کے ساتھ ہو جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور بھوتون کو پوجتا ہوگا وہ ان کے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہ جاویگی اور ان مین منافق لوگ بھی ہونگے
تو حق تعالی سامنے ان کے ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو انکے اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ
منک ہم تجھسے پناہ مانگتے ہین ہم اسی مکان مین منتظر رہین یہان تک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اونکے سامنے

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوای پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا
قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی اوسکے کانٹے سرکج
ہوتے ہین حضرت صلعم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا تو وہی دوزخ کے آنکڑے بھی
سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوای خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا آدھ موا نجات پاوینگے
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو
دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وہی جسم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے مین خودرو
دانہ جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوای
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوای کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو
خدا اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کردون تو
اوسکے سوای تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب
نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہان تک
کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے فرماویگا
کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز
اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکین گی حق تعالی فرماویگا تیرے یے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی

ف اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وہی اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی

۱۴۸۴ ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اوسکی قدرت سے سب آسان ہی ھ ابو ھریرۃ ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی
الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ
قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما فیلقی العبد
فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول ترضیع فلان ۱۲
بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول
ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی
ای رب فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث
فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدق
ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ھھنا اذن قال ثم یقال الان نبعث شاھدنا علیک ویتفکر
فی نفسہ من ذا الذی یشھد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ
وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ مسلم
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین
حضرت صلعم نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت صلعم نے سو قسم ہی اوسکی جسکے
قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی
رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ ای فلانے بندے بھلا مینے تجکو
کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا
کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت صلعم نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے
ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا
کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا
تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو
معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے
حساب کریگا تو اوسسے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز پڑھی
اور روزہ رکھا اور زکوۃ او صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ
یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت صلعم نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر
گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے
عمل بد بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا
اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر وہ کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

۱۷۸۵ پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک کرے **ق** أبو برزة هل تفقدون من أحد
قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا أربعة ثم قال وهل تفقدون من أحد قالوا نعم فلانا
وفلانا وفلانا ثم قال وهل تفقدون من أحد قالوا لا قال لكني أفقد جليبيبا فاطلبوه
بخاری اور مسلم میں ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار
شخصون کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین
پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اونکے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا لیکن مین تو جلیبیب کو
تلاش کرتا ہون سو تم بھی اوسکو تلاش کرو **ف** کسی جنگ مین لڑائی کے بعد صحاب اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب
۱۷۸۶ حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا مین اسکا **خ** سعد بن أبي وقاص
هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے **ف** یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
۱۷۸۷ ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو **ق** سمرة بن جندب هل رأى
منكم أحد رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين أتياني فأخذا بيدي فأخرجاني إلى أرض
مقدسة فإذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ قفاه
ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه فيعود فيصنع مثله فقلت ما هذا قالا انطلق
فانطلقنا حتى أتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على رأسه بفهر أو صخرة فيشدخ
به رأسه فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إليه ليأخذه فلا يرجع إلى هذا حتى يلتئم رأسه
وعاد رأسه كما هو فعاد إليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا إلى نقب مثل التنور
أعلاه ضيق وأسفله واسع يتوقد تحته نار فإذا اقتربت ارتفعوا حتى كادوا يخرجون فإذا
أخمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى
أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل
الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء
ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى
روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه
نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال
شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي
أحسن وأفضل لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة
فأخبراني عما رأيت قالا نعم أما الرجل الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى

تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَیُرْوٰی مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَیْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَکْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ. بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت صلعم نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا اچھا ہو جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردونے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھونے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اوسکا مونھہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اور اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی انھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونھہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹا دیا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونھہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھونے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان ہین سو مینے اونسے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھونے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو جو تونے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور رونسے نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوس پر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تھا کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

اوسپر عمل کیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جنکو تونے گڑھے مین دیکھا وی حرامکار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہی اور جسکو بوڑھے مرد کو کہ تونے درخت کی جڑ پاس دیکھا وی ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میری اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مینے کہا مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تونے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا **ف** اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ ادب سے اوسکو تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوائے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی

١٦٨٨ **خ** اَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ
بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین **ف** انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے مین حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
١٦٨٩ معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَهُ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے
١٦٩ **م** اَلشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ
بْنِ اَبِي الصَّلْتِ **قَالَهُ** لَهُ مسلم مین شرید بن سوید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا **ف** مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو شعر پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری در افشان ہوئی
١٦٩١ ہاے پر دل کی سیاہی نگئی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **قَالَهُ** لِرَجُلٍ اَخْبَرَهُ
اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ
فَقَالَ لَهُ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ

عَسَی اَنْ نَّبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِيْ عَبْسٍ وَّبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہی یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہی
یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت صلعم نے
فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ
کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی فوج مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا
پھر حضرت صلعم نے بنی عبس کی قوم پر فوج بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ
آخر کو افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت صلعم نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ ١٧٩٢
رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ **قَالَهٗ** لَمَّا وَقَفَ عَلٰی قَلِيْبِ بَدْرٍ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ
وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت صلعم نے اوسوقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت صلعم نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی +

فَصْلٌ فِيْ فِعْلِ الْاَمْرِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہی امر کا **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِيْ ١٧٩٣
وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا
اصحاب کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھاوین **ق** عَلِيٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ١٧٩٤
ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ وَّالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوٰی اِنْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا
رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ وَّاَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین کہ البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت صلعم نے علی مرتضی اور زبیر
اور مقداد رضہ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت صلعم نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضہ سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ
مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا **قَالَهٗ** فِيْ مَرَضِهٖ ١٧٩٥
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اوس تحریر
کے بعد تم کبھی بھٹکو یہ حضرت صلعم نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت صلعم نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
مین غفلت کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو

تحقیق کرنے لگے تو حضرتؐ نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرتؐ نے اونکو تین چیزکی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علمانے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس رضہ سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرتؐ نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رضہ پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمہارے فہم کا قصور ہی عمر فاروق رضہ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرتؐ کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰ رضہ بھی اونمین شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رضہ کاغذ نہ لائے تھے تو علی رضہ کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرتؐ کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نتھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ سے پوچھا تھا لیکن حضرتؐ نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نتھا اگر واجب ہوتا تو حضرتؐ سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرتؐ پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرتؐ بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرتؐ نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حضرتؐ کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی ہو اسواسطے عمر فاروق رضہ نے حضرتؐ کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین ہی سراسر محبت اور دلسوزی ہی شعر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر ✤

۱۷۹۶ **ق** عَایِشَةُ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ وَ یُرْوٰی بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرتؐ پاس آنے کی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہ رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونی کی اجازت مانگی حضرتؐ نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرتؐ نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا مینے کہا کہ یا حضرتؐ آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرتؐ نے اوس سے اخلاق کئے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بد خلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

۱۷۹۷ **ق** عَایِشَةُ اِئْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ اَفْلَحْ ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا گر تو حکم نہ مانے **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے ابو قعیس
کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے درولت پر آیا اور اوسنے گھر مین آنے کی اجازت
مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہی واسطے حضرت عایشہ
فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو
۱۷۹۸ پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہو گئے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی
۱۷۹۹ حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہی **م** جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ
اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قَالَهٗ** لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سو اگر تیرے رشتے دارون
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاون تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین **ف** مصابیح مین
جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے
اوسکا آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھسو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دیئے
۱۸۰۰ اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ
بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا **قَالَهٗ** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے
مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل دیتی تھین اونکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی
۱۸۰۱ اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے **ق** اَبُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ **قَالَهٗ**
لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کیون
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
۱۸۰۲ مستحب ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر
۱۸۰۳ مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ خوش ہوا افضل دن سے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجھکو تیری ماں نے جنا یہ حضرتؐ نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ
نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن
وہی ہی جسمین اوس سے خدا راضی ہو **ق** عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَ ۱۸۰۴
لٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوفؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین ولیکن مین تمپر خوف کھاتا ہون دنیا
کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اونھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرتؐ کے پاس
مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرتؐ کے سامنے ہوئے حضرتؐ مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عَائِشَةُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ ۱۸۰۵
اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی
بیان کردی **ف** جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قرآن اوترا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۱۸۰۶
اَبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کر لا
میرے واسطے پتھر کہ مین اوس سے استنجا کرون اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد
سنت ہی اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے **م** اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا ۱۸۰۷
قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ
بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہی
ف ہلال بن امیہؓ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرتؐ نے اون دونون مین جدائی کروادی اوسکی جورو حاملہ تھی
اسواسطے حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرتؐ کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہی حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی
اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ ۱۸۰۸
اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر
خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہی کہ حضرتؐ کے پاس بہت کپڑے آئے اونمین ایک چھوٹی
سیاہ لوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناونگا اصحاب چپ رہے پھر حضرتؐ نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی
م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بخیلی ۱۸۰۹

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق
1810 عذاب کے ہوا ق عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
1811 بچو دوزخ سے چھوہر کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ
قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت صلعم نے فرمایا جو آدمی کہ
لوگون کی راہ مین جائے ضرور پھرے یا اونکے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہی
1812 اسواسطے کہ لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو
1813 اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے وہانکے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اُثْبُتْ
اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ
وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رض
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تھم جا اے احد تجھپر تو پیغمبر ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوا پیغمبر
یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت صلعم تھے اور ابوبکر صدیق رض عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت صلعم ان اصحاب
کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اسکو جنبش ہوئی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت صلعم نے فرمایا ویسا ہی ہوا
کہ حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ فخر تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا
1814 ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت صلعم نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف
1815 کفار قریش نے حضرت صلعم کی ہجو کی تھی تب حضرت صلعم نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا
وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے
ذکر گناہان کبیرہ
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ
کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو
عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون
1816 کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو

اوٹھتا ہوا اور کبھی سوجاتا ہو اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرتؐ کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت
1817 بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابن عمر اَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
1818 کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضروری ہی خ عُروة
بن الزُّبَيْر لِتُحْبَسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهٗ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ
بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روک رکھنا ابو سفیان کو پہاڑ کے ناکے پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے
حضرتؐ نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
1819 روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہ رضؓ سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا م المقداد اُحْثُوْا فِي
وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے موہنون مین خاک جھونکا یعنی کچھ نہ
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح
سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرتؐ نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین ثواب تھا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا
اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح
1820 درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ ہو م ابو هريرة اِحْشِدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ
ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی
1821 پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرتؐ گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا م ابو قتادة اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاَتَكَ
فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ قَالَهٗ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ تھامے رہ
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرتؐ نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف
صبح کو حضرتؐ نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام
1822 لشکر آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا خ جابر اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ
قَالَهٗ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ بخاری مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروقؓ کو یہ حضرتؐ نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرتؐ کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے
اونپر بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرتؐ سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرتؐ نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو
حضرتؐ ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جاکر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا
یہان تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر رضؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرتؐ
سب قرض ادا ہو چکا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروقؓ کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

1823 جب جابرؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی اونھون نے کہا کہ جب حضرتؐ تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی **ق** عَايِشَةُ
اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَ
يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے
بھائی کو تاکہ مین اونکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا
کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکرؓ کو **ف** اول حضرتؐ نے چاہا تھا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ
دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی
1824 خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرتؐ کو منظور نتھی **ق** عَايِشَةُ
اُذْكُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور
کھایا کرو **ف** حضرت عایشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ
ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک
کیے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری
1825 بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی **ق** اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا
يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے
1826 کھایا کرے **ف** یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عَايِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ
مِنَ التُّرَابِ يَعْنِي نِسْوَةَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونہہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابی طالب
کی عورتون کے جبکہ اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب
ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرتؐ نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی نوحہ گری
خبر آئی تو حضرتؐ کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرتؐ کو اس حال کی خبر دی حضرتؐ نے فرمایا کہ
اونکو جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرتؐ سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح
تین بار حضرتؐ نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر
1827 غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِي
عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهٗ** لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جا اوسے اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرتؐ نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے
صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرتؐ نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرتؐ نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجکو طاقت نہین حضرتؐ نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرتؐ نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

حضرتؐ کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرتؐ نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ مدینے مین مجھسے زیادہ
کوئی محتاج نہین حضرتؐ نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین ہے اسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث
منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو
۱۸۲۸ توکفارہ ادا کرنا چاہیے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے ملّکتہا
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا مینے تجکو اوس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا ہی اوسکا
۱۸۲۹ مہر ہی باقی قصہ مفصل ہوچکا ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ
اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ
اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کردیا ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو پھینٹی
جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرتؐ کو تحفہ بھیجی حضرتؐ نے اوسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی
اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرتؐ نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ
اونکی خاطرشکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی
۱۸۳۰ نقش کاری مکروہ ہی کہ مقرر دھیان بٹتا ہی ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا
لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا قَالَهٗ صَبَاحَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کرلے کہ
ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال والی عورت سے فرمایا
ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا اصحاب نے یہ حال حضرتؐ سے کہا
حضرتؐ نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہی اوسکو
حضرتؐ پاس لے آئے حضرتؐ نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وہ پکھالین اوسی طرح پانی سے
۱۸۳۱ لبریز تھین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرتؐ نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی م اَلْمِسْوَرُ
بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرتؐ نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین بھاری پتھر اوٹھائے
لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندہ سکا اور برہنہ وسکو لیے گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی
۱۸۳۲ م عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى
مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندک خشکی بھی
۱۸۳۳ وضو کو باطل کرتی ہی ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى اُكْتُتِبْتُ
فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرتؐ میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو
۱۸۳۴ حج کو جاتی ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِرْجِعْ
فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی
ف حضرتؐ مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھکے چلا حضرتؐ کو سلام کیا حضرتؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز
نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرتؐ نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی
پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھ آتی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
۱۸۳۵ باطل ہوتی ہی یا مکروہ **ق** عَائِشَۃُ اَرْضِعِیْہِ تَحْرُمِیْ عَلَیْہِ وَیَذْھَبُ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ **قَالَہٗ** لِسَھْلَۃَ
بِنْتِ سُھَیْلِ بْنِ عَمْرٍو حِیْنَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْہِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ
اَرْضِعِیْہِ قَالَتْ وَکَیْفَ اُرْضِعُہٗ وَھُوَ رَجُلٌ کَبِیْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ
قَدْ عَلِمْتُ اَنَّہٗ رَجُلٌ کَبِیْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو تاکہ تو اوسپر
حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرتؐ نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جب کہ
اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرتؐ نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلادے
اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مینے
جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادے **ف** ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اوسکو
اوسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور
۱۸۳۶ احادیث مین ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا یہ حکم منسوخ ہی **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِرْکَبْ اَیُّھَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ
عَنْکَ وَعَنْ نَذْرِکَ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو لے ای بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے
بے پروا ہی **ف** حضرتؐ نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرتؐ نے پوچھا اسکا
کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی
۱۸۳۷ کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین **م** جَابِرٌ اِرْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا
یَعْنِی الْبُدْنَۃَ **قَالَہٗ** حِیْنَ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو لے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوسوقت درست ہی جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ
۱۸۳۸ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ کسینے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا **ق** اُمُّ سَلَمَۃَ اِسْتَرْقُوْا لَھَا
فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃَ **قَالَہٗ** حِیْنَ رَاٰی جَارِیَۃً فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ فِیْ وَجْھِھَا سَفْعَۃٌ بخاری اور مسلم مین
حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ

کے گھر مین ایک لڑکی کے مونہہ پر زردی دیکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمای الٰہی سے
۱۸۳۹ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین **ص** جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ
فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو
اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتے پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی **ف** عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرتؐ نے
اونکو تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط
۱۸۴۰ ہو جاتا ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ
ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف
مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین
ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی
بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرتؐ نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے
اپنا مطلب نکال لے اور اوسکی بد مزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین
مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن ترک ادب کفر اور ترک فرائض
۱۸۴۱ اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا
اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے
۱۸۴۲ اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی **ق** اَنَّ الزُّبَيْرَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ
اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے
پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف **ف** خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے
۱۸۴۳ **ص** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّيُرْوٰى اُحُدٌ وَعَلَيْهِ
اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو
سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاصؓ
تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے **ف** ابوبکر کا صدیق ہونا
عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وہ بھی شہیدون مین داخل ہوئے
۱۸۴۴ چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی **ص** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ
وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون او رخدا مجسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد
بن عبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا کیونکر ہو قسم کھاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ان کو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہی
او رغیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا
۱۸۴۵ ہ وائل بن حجر اِسمَعُوا وَاَطِیعُوا فَاِنَّمَا عَلَیہِم مَا حُمِّلُوا وَعَلَیکُم مَا حُمِّلتُم قَالَہٗ لِسَلَمَۃَ بنِ یَزِیدَ الجُعفِیِّ م
مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اونپر فرض ہی جسکا بوجھ
اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت صلعم نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہون
کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وی ظلم کرین تو بھی
۱۸۴۶ تمپر اطاعت واجب ہی اگر وی عدالت نہ کرینگے تو خدا اونسے سمجھ لیگا ق اُمُّ الحُصَینِ اِسمَعُوا وَاَطِیعُوا وَاِنِ استُعمِلَ
عَلَیکُم عَبدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَأسَہٗ زَبِیبَۃٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کہنا مانو
اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہین
تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بدظاہر اور کم لیاقت ہی
۱۸۴۷ اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ق عَایِشَۃُ اِشتَرِیہَا فَاَعتِقِیہَا فَاِنَّمَا
الوَلَاءُ لِمَن اَعتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لے پھر
اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عایشہ رض نے
چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث
۱۸۴۸ فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق اَبُو مُوسٰی اِشرَبَا مِنہُ وَاَفرِغَا
عَلٰی وُجُوہِکُمَا وَنُحُورِکُمَا وَاَبشِرَا یَعنِی مِمَّا اجتَمَعَ مِن وُضُوئِہٖ بَعدَ مَا مَجَّ فِیہِ قَالَہٗ لِاَبِی مُوسٰی
وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونھ اور سینون پر ڈالو
اور خوش ہو یعنی اوس پیلے کا پانی جسمین حضرت صلعم نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت صلعم نے ابو موسی اور بلال رض سے فرمایا ف
۱۸۴۹ حضرت صلعم کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا خ اَبُو مُوسٰی اِشفَعُوا تُؤجَرُوا بخاری مین
ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
۱۸۵۰ نکال دینا ثواب کا موجب ہی ق ابنُ عُمَرَ وَابنُ مَسعُودٍ اِشہَدُوا اِشہَدُوا وَیُروٰی اَللّٰہُمَّ اشہَد قَالَہٗ
عِندَ انشِقَاقِ القَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے گواہ رہنا گواہ رہنا
اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم منی
مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا حرا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور

فی شق القمر و دفع شبہات

بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرتؐ سے معجزہ مانگا تو حضرتؐ نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود رضہ سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمدؐ نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت صحابہ سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی
اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین
یہ ضبوط دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور
مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی
حال سبکے پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکھتے رہے
اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور
بعضے ملک مین گھڑی سے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کرّی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب نہین
ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی انھین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی
ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ
تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیأت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا
وقت کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ کبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات
کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس لو خطاے بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی اور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرتؐ کا معجزۂ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اون لوگون کی روایت سے جو اوس وقت
مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین
نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی و کدامت پر و بال است تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے
باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ
اوسی کا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے
زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ ۱۸۵۱
عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا
كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضہ سے اور

مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو ای لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور
ان لوگون کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وہ ہمسے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا
اور نہین تو ہم اونکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہی **ف** حضرت ؐ جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھکے
عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت ؐ کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جملو کیا ہی حضرت ؐ سے لڑینگے اور حضرت ؐ کو خانہ خدا
مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق رضؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا
قصد کرکے نکلے ہین لڑنے کا حضرت ؐ کو قصد نتھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت ؐ نے فرمایا تو بسم اللہ چلو
1852 چنانچہ کافرون نے حضرت ؐ کو روکا حضرت ؐ اونسے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **م** اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ
يَعْنِيْ بِالْحَائِضِ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض
1853 کی حالت مین صحبت حرام ہی بوسہ اور ساتھ لیٹنا درست ہی **ق** اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِيْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ
الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہوجایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھ
1854 کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح **ف** سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہی علحدہ رکھے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ
وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ **قاله** لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے
فرمایا کہ ای عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کردے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہی یہ حضرت ؐ نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے
1855 حق مین فرمایا **خ** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ
سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ
فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے
بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر
پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نرہیگا جسمین وہ داخل نہوگا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کرینگے تو وہ تمسے
لڑنے آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ٩٦٠٠٠٠ **ف** عمر فاروق رضؓ کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رضؓ کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین
ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث
1856 معجزہ ہی کہ جیسا حضرت ؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَ رِوَايَةُ الْاَقْلِيْشِيِّ بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت یون ہی
کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین
1857 **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف

بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہیں منتر مین جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا ہمنے حضرتؐ سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے ابکیا حکم ہوتا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہؤا
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کالو ابیر اور لونا چماری اور بابا سکھ دیو اور بہو ماتا کی دہائی
ہوتی ہی اور اسیطرح وہ منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا ۱۸۵۸
وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا
مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اوسکو
نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو
اوسکو دے **ف** یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے اور نہین تو
سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے **م** اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ ۱۸۵۹
طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهٗ** حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرتؐ نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرتؐ مجکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے
مجکو فائدہ ہو **ف** یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین
نجات کا عمدہ وسیلہ ہی **م** جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۱۸۶۰
فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہوتا ہی یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی **ف** ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ
یا حضرتؐ اوسکو تو حمل رہ گیا حضرتؐ نے فرمایا مینے تو یہ بھی کہدیا تھا **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ ۱۸۶۱
الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا **قَالَهٗ** مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ
بخاری مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ
ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نپاتے یہ حضرتؐ نے حنین سے پلٹتے فرمایا **ف** حنین کی لڑائی مین بہت اون
اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرتؐ کو ملین حضرتؐ نے سب تقسیم کر دین جب حضرتؐ وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرتؐ کو لپٹ لپٹ کر مانگنے لگے
یہان تک کہ حضرتؐ کی چادر اوتار لی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرتؐ کا ثابت ہوا کہ سوائے
نبی کے بشر سے ممکن نہین **م** عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ ۱۸۶۲
اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ
النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود
دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مینے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہی

رضاے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف** ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ مین اپنے
غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرت نے
قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ
۱۸۶۳ مارنے کا اوسکا انجام دوزخ ہی **ق** ابو ھریرۃ اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم فمن وجد
منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ **قالہ** للیھود بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے
نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال بدلے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر
مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت صلعم نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اوٹھالے کا اسباب
اوٹھا لیجاو زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے
۱۸۶۴ **خ** ابن عباس اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ یعنی عاتقہ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا
ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے
حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب
۱۸۶۵ لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا **م** سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر لما خلق لہ مسلم مین
سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا
ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے
۱۸۶۶ مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا **خ** انس اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم
قالہ حین دخل علی ام سلیم فاتتہ بسمن وتمر بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال دو
اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے
تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے
۱۸۶۷ تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی **ق** جابر اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی **قالہ** لاسماء بنت عمیس
حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت صلعم نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وے محمد بن ابی بکر کو
جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی
۱۸۶۸ جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین **م** بریدۃ بن الحصیب اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ
قاتلوا من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت

عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ
وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ
مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ
الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ
فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ
اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ
فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بسم اللہ
اٹھو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور عہد نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور
جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اونسے تین چیز کی درخواست کر سو اونمین سے جس بات کو مانین تو اونسے قبول کر اور اونسے
قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اونسے اسلام کی درخواست کر اگر وہ مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ پھر اونسے
درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وہ یہ کام کرینگے تو اونکو
ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وہ لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کر دے کہ وہ جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی
اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کرین سو اگر وہ لوگ مسلمان
ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وہ مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی قبول نکرین
تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وہ تجھسے چاہین کہ تو اونسے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے
تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر و لیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی
اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی
قلعے والون کو گھیرے سو وہ تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار و لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت صلعم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی بہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے
کمتر ہی اسواسطے حضرت صلعم نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا او صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی
ق اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اورمسلم من ام عطیہ رض سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور
اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت صلعم نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو ف حضرت کی
بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت
۱۸۷۰ اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ
وَّكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اورمسلم مین
عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور
اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت صلعم کے ساتھ حج مین تھا
احرام باندھے مرگیا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مرجاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور
۱۸۷۱ یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ
وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قبول کرلے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دے کر یہ حضرت صلعم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت
مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرے اور اوسکے
موافقت نہین ہوسکتی حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
۱۸۷۲ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا م اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ
وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے
دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین ف یعنی اون دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ
۱۸۷۳ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ
عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَهٗ لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ
مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ
شَهِيْدًا ۝ رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اورمسلم
مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون
اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نسا پڑھا یہانتک کہ
مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مینے
اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت صلعم کے آنسو جاری ہین ف
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

1874 کہ غیر سے قرآن سُننا اور مطلب کو غور کرکے روا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سُننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی م اَبُو اُمَامَۃَ
اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِہٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَۃَ وَسُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ
فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْغَیَایَتَانِ اَوْکَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ
عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَۃٌ وَّتَرْکَهَا حَسْرَۃٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَۃُ مسلم مین
ابو اُمامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون
کو یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو وہی دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سایبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ
چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورہ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور اوسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی
1875 اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ
مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت ؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قراءت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی
1876 بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھے ہو ھ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ
حُسْنِ الصَّلٰوۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا
1877 نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو خ حُذَیْفَۃَ اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ تَلَفَّظَ
بِالْاِسْلَامِ وَیُرْوٰی اَحْصُوْا لِیْ کَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَکَانُوْا خَمْسَ مِائَۃٍ وَّیُرْوٰی مَا بَیْنَ سِتِّ مِائَۃٍ اِلٰی
سَبْعِ مِائَۃٍ وَّیُرْوٰی اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَۃٍ بخاری مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی
1878 کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدِمُنِیْ
قَالَہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے
تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت ؐ نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
1879 ف اِبْنِ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض مقرری
حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ مان کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے
مال سے اول فرائض والون کو دیجیو اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہی
1880 خ مَیْمُوْنَۃَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَکُلُوْا سَمْنَکُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا
کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت ؐ
سے مسئلہ پوچھا تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

١٨٨١ ناپاک ہوگیا ق کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
کعب بن مالک رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہو یہ حضرت صلعم نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بہت پاس وز نہایت عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو
١٨٨٢ خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهٗ
لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلَاتِيْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے
آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہ رضہ نے رنگین پردہ جسمین تصویرین تھین گھر
١٨٨٣ مین لٹکایا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا
وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِيْ مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ
سے روایت ہو کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے او بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسکو
ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھدے اور تو اوسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون
سے کھانے ف حضرت جب حج کو چلے سو۱۰۰ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانک چلے اوسنے کہا کہ یا حضرت
اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہوجاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت صلعم نے اسواسطے
١٨٨٤ بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے نکھاوین او محتاج لوگ کھاوین م جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا
اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ پانی کھینچو ای
عبدالمطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ و ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا
١٨٨٥ ف یہ حضرت صلعم نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضہ سے فرمایا خ اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ
اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلایئے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی
١٨٨٦ مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روکدے یہی اوسکی مددگاری ہو م حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اون
کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رضہ
سے روایت ہو کہ کفار قریش کو حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نہ لڑینگے ہمنے اونسے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
١٨٨٧ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضروری ہو اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا
اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر
جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہی **ف** یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو
تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق رنج ہوگا
١٨٨٨ **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر
یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہی دین اسلام مین یعنی
١٨٨٩ کلمہ اور شریعت کے احکام **ف** جب حضرتؐ نے علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرُ اَوْفِ
بِنَذْرِكَ **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً
وَّفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرتؐ نے
عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت مین ہی
کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو
١٨٩٠ **ق** اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا ہی
ف عبد الرحمن بن عوفؓ کے زردی لگی تھی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث
١٨٩١ فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہوسکتا ہی **م** عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقِ النَّبْلِ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہی
١٨٩٢ **ف** یہ حضرتؐ نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ
وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ **قَالَهُ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا
١٨٩٣ **م** اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو
١٨٩۴ **ف** یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا
يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے
پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے **ف**
اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے
١٨٩٥ اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین سو کر لیوے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ
وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب
کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت کو اور اپنی موت سے
۱۸۰۳ پہلے جو کرنا ہو سو کرو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ھ ابو ذر بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق وَيُرْوٰى بَشِّرِ
الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ
كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلے گا اور اونکی گدیون کی
طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو
گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی
سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی نوک سے
۱۸۰ نکل جاویگا او بخیل تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّيْ
وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پونہچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین ف
یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگرچہ زیادہ ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا تو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہین اونکو خرافات جاننا چاہیے
۱۰ م ابْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو
۱۰۸ شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین م عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین
۱۹ ف یعنی طاق راتون مین م ابْنُ عُمَرَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی
۱۰ سات راتون مین ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری او مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے
۱۰ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب و قوت صوم ق حَارِثَةُ
بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيْهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا
بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری او مسلم مین حارثہ بن وہب رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کیے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو
ق ابو موسیٰ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِي 1903
عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین
محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن یاد سے چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے
ق ابو هريرة تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ بخاری اور مسلم 1904
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے
اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت م ابو موسیٰ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوْبُ 1905
اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ
مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا
لازم ہی ق ابن عمر تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا 1906
کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروقؓ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے م ابو هريرة وعائشة 1907
تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی
چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے بکری کا
بھنا گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا م ابو هريرة جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى 1908
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوب کترو مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا
واجب ہی اور مونچھ نکترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے خ ابن عباس حُجِّي 1909
عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی مان کی طرف سے بھلا بتا تو کہ اگر تیری مان پر
قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ میری مان نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مر گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظمؒ کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو
تو مستحب ہی ق عائشة حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي قَالَهٗ لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ 1910
لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے
اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاوے گی وہین مین احرام اوتار ڈالون گی یہ حضرتؐ نے ضباعہ

زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے
1911 یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتار سے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے **م** عَائِشَةُ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ
فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَهُ** لَهَا مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمین چڑیون
1912 کی تصویرین تھین حضرت صلعم نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوسوقت مین تہا جب تصویر رکھنا حرام نہ تہا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ سے
اور معاذ رضہ سے اور اُبَی بن کعب رضہ سے سالم وہی جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنّٰی تھے **ف** حضرت صلعم کے وقت مین یہ چارون صحابی
1913 قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت صلعم نے اونکی اوستادی سند کر دی تا کہ لوگ اونسے سیکھین **م** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی
راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف**
قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مر جاوین یا اونکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت
نے فرمائی امام شافعی رح اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت زنا کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر
بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت صلعم نے کئی شخصون
1914 کو سنگسار کیا اور حال آنکہ اونکو کوڑے نہین مارے **م** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ
مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف**
حضرت ایک سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی
جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت صلعم نے اوس عورت کو جھڑکی دی
1915 تا کہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین **م** أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ
إِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ **قَالَهُ** لِغُرَمَائِهِ
مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون کو
بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت صلعم نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات
دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا جب حضرت صلعم نے قرضخواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
1916 معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلوائے باقی قرض کو معاف کرا دیوے **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ
مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

تسے ہوسکین سواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اوداسے ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر ہو ہمیشہ
1917 ہوسکے جس سے دل نہ اوداس ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہو
یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہو یا بھیڑیے کے واسطے ہو ف یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیوے گا اور اگر کوئی
1918 نہ لیوے گا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي عَزْلَاءَ
لِلْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہو جو
1919 انصاری کی چھوٹی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوَى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا
کیا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو دفع ہو
1920 ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ
بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان
کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہو اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہو
کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہو یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت
خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہو اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہو
1921 ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہو
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کریو ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا اگر مین بھول گیا یہ قول ہو سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہو
1922 ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا خ أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا
مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑو جب تک کہ تمکو چھوڑون اور
نہ بلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ
اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہو حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہ ہوسکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو

۱۹۲۳ جو تمہارے حق مین بہتر ہو اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی ق جابرٌ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یَعْنِي
دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَيْ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر
نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ
جمع ہو گئے حضرت صلعم نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی گہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت صلعم نے
۱۹۲۴ یہ حدیث فرمائی خ ابوهريرة دَعُوهُ وَاَرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ
وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا
یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے
حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو لڑکا را تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت صلعم نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی
یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دہو جاتی ہی
۱۹۲۵ ق ابن عمر دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت صلعم نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے
۱۹۲۶ نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی ق ابو سعید
دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ
فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ
اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ
ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری
اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو تحقیق اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو
اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وہ لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اوسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ
خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی باڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار
نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہو لئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا
اوس قوم کی نشانی یہ ہی کہ اون مین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا
آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وہ لوگ اختلاف اور پھوٹ کے
زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت صلعم نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت صلعم سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضؓ نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

۱۹۲۷ جس نشانی کا مرد حضرت صلعم نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا **ق** جَابِرٌ دَعْهُ
لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ **قالہ** لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا
الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ
گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت صلعم نے عمر فاروق رض سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت صلعم سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی
گردن مارون یعنی عبداللہ بن ابی کی **ف** مدینے مین عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رض نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نسمجھینگے مجھکو سفاک اور خونریز جانکے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
۱۹۲۸ سبحان اللہ حضرت صلعم مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ
قالہ لہ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک
پہنے ہین یعنی دونون موزے کو حضرت صلعم نے مغیرہ رض سے فرمایا **ف** مغیرہ رض سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت صلعم کے ساتھ تھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت صلعم سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت صلعم نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت صلعم موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا
۱۹۲۹ **م** عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلَ
اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو
تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی
اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت
کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ رض نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت
کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا
۱۹۳۰ **خ** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا **ف** چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیر اندازی کرتے
اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت صلعم نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین
تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد مین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی
۱۹۳۱ **ق** جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا
عبدالرحمن نام رکھ **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے حضرت صلعم کو
۱۹۳۲ خبر دی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین
عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو
ف عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

1933 معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی ق اَنَسٌ سَمُّوا بِاِسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کہ ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور
ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت بازار مین تھے
ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپ کو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام و کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابو القاسم

کسی کا ابو القاسم کنیت نہ رکھنی

1934 کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادہ مین موجود ہی ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ
الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا
1935 کمال ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اکیلے صحابنے
کہا یا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان
ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح
خدا کی یاد کرنیوالے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وہ ہین جو خدا کی یاد پر

فضیلت اہل ذکر

1936 حریص ہین خدا مین یاد الٰہی اونکے گناہون کو بوجھ لوا دیگی سو قیامت مین اونکے پھلکے آوینگے م عَلِيٌّ شَقَّقْتُهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ
يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُومَةَ قَالَهُ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ
يَعْنِي بِهِنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام مین مراد وہ
ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین تھین اونمین
ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی مان تیسری فاطمہ حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر
1937 کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہی م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ
الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا
الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ
فَاِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ
ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ
مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب کہ آفتاب نکلے یہان تک کہ اونچا ہو جاوے
اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب
آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم
ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے

اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت صلعم سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت بچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ۱۹۳۸
صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجسے نہوسکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے بھی نہوسکے تو لیٹکے پڑھ یہ حضرت صلعم نے عمران سے فرمایا **ف** عمران سے
روایت ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت صلعم سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی
خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ۱۹۳۹
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مغفل رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت صلعم نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نسمجھین **ف** لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی **ق** خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا ۱۹۴۰
مِمَّا يَلِيْ رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور مسلم
مین خباب بن ارت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی
مصعب بن عمیر کے جب کہ وہ جنگ احد مین شہید ہوئے **ف** جب مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی
چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ **قَالَهٗ** لَهٗ ۱۹۴۱
يَعْنِيْ سَيْفًا اِسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی **ف** غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت صلعم سے مانگی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے **م** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ ۱۹۴۲
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **قَالَهٗ** لَهٗ
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین دُکھتا ہی اور بسم الله تین بار
کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی **ف** مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت صلعم سے شکایت کی
تب حضرت صلعم نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی **ق** اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ ۱۹۴۳
قَالَهٗ لَهَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

سوار ہو کر یہ حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ انھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا
1944 درست ہی م ابو ہریرۃ عوذوا باللہ من عذاب اللہ عوذوا باللہ من عذاب القبر عوذوا باللہ من فتنۃ المسیح الدجال
عوذوا باللہ من فتنۃ المحیا والممات مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے
عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے
1945 م جابر غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیہا وباء لا یمر باناء لیس علیہ
غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء قال اللیث بن سعد فالاعاجم
عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا
کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اوسمین وبا اوترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی اوسکے اندر وبا
گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاو کرتے ہین ف
کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن
عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی لیکن اسپر تعین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
1946 ق جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیۃ واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل
سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا ویذکر
اسم اللہ علیہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اہل البیت بیتہم بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مونہہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا
گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہی ف حضرتؐ نے اس حدیث مین
1947 آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین م جابر غیروا ہذا الشیب واجتنبوا السواد
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے مین ابو قحافہ
صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی
لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ
1948 درست نہین واللہ اعلم خ ابو ہریرۃ فر من المجذوم کما تفر من الاسد لم یصل سندہ بہذا الحدیث بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین
1949 بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی خ ابو موسی
فکوا العانی واطعموا الجائع وعودوا المریض بخاری مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت
1950 فرض کفایہ ہی م ابو ہریرۃ قاتلہم حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا

ف بسبب تاکید [illegible]

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله **قال** لعلي
يوم خيبر مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وی گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونھون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی
یہ حضرتؐ نے علی مرتضی رضؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وی اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے
1951 کافر رہینگے تو خدا اونسے حساب کرلیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی **م** ابوہریرۃ قاربوا وسددوا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
1952 بہتر جو افسردہ اور ملول کرڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو **م** جویریۃ زوج النبي صلى الله عليه واله وسلم
قربيه فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة اعطيته مولاتها من الصدقة مسلم مین حضرت جویریہ رضؓ
حضرتؐ کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف**
حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رضؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ
حاضر ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہین لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
1953 کو دی تو اوسکو درست ہوگئی **م** طارق بن اشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء
تجمع لك دنياك واخرتك **قال** لرجل قال يا رسول الله كيف اقول حين اسئل ربي مسلم مین طارق
بن اشیم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الہی مجکو بخش اور
مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت او رچین مین رکھ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرتؐ نے
1954 اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون **م** سعد بن ابي وقاص قل لا
اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول
ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني **قال** لاعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني كلاما
اقوله مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا
ہی اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین
پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدہ کی چیز کچھ فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو روزی دے
اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرتؐ نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرتؐ پاس آیا
1955 تو اوسنے کہا کہ ای خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون **م** حذيفة قم يا حذيفة فأتنا
بخبر القوم **قال** ليلة الاحزاب مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ ای حذیفہ اوس قوم کی

۱۹۵۶ ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا م حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ صُبَيْحَةَ لَيْلَةِ الْاَحْزَابِ
مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھ او سوتے یہ حضرت نے حذیفہ رض سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق
مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا اہلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ
۱۹۵۷ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چھپے باب مین گذرا خ اَبُو سَعِيْدٍ
قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم
۱۹۵۸ اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون
پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے م اُمُّ سَلَمَةَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَهُ
لَهَا حِيْنَ مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی
خاوند کو اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رض سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے
۱۹۶۰ اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے انکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُو سَعِيْدٍ قُوْمُوْا
اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز
پر راضی ہو کر اوترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی
۱۹۶۱ تکریم کے واسطے درست ہے م اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهُ حِيْنَ دَنَا الْمُشْرِكُوْنَ
يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے
برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ اونکا

1962 قتل کرایا شہید ہوا ہر طرح بہتر ہی اوسکا عوض بہشت ہی ق ابْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِيَ التَّنَازُعُ
وَيُرْوٰى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور
لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت ؐ نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا
بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت ؐ کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
1963 ہو چکا ق ابُوْهُرَيْرَةَ كَخْ كَخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوٰى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ
قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہی کہ
ہمکو زکوۃ حلال نہین حضرت ؐ نے امام حسن رضہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ مین رکھ لی ف
1964 حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی ق جابِرٌ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ
مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت ؐ کے روبرو پکا ساگ آیا
اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت ؐ نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت ؐ نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھ کھینچا
تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی
1965 اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی ق ابْنُ عُمَرَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی لیکن وہ ہماری خوراک نہین ف
حضرت ؐ ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت ؐ یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند
یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار
1966 حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا ق ابْنُ عُمَرَ
كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيِّ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
1967 ہم آگے کر چکے ہین ق ابْنُ عُمَرَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبروالے
مردون مین گن رکھ ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ
بن عمر یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو
فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرا جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے

اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مُردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہی
شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ✦ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ✦ یہ حدیث زہد اور دلکشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور
١٩٦٨ اسپر عمل نصیب کرے آمین خ اَبُو اَيُّوبَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ بخاری مین ابوایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمین برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو
١٩٦٩ غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم م اَبُو سَعِيدٍ لَقِّنُوا
مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سکھلاو اپنے مردون کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ف
یعنی مرنے کے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کہ شاید بد حواسی سے
١٩٧٠ انکار کر بیٹھے م اَبُو هُرَيْرَةَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَهٗ
غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے
سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت صلعم نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت صلعم اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکا اونٹ کو
١٩٧١ بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عَائِشَةُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَيُرْوٰى فَلْيَقْعُدْ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر
جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مسجد مین
رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھانبھ لیتی ہین
١٩٧٢ تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی م جَابِرٌ لِيُصَلِّ مَنْ شَاۤءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ قَالَهٗ
فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ فِيْ سَفَرٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے
بستر پر یہ حضرت صلعم نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہی
١٩٧٣ م ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ
وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب ہوا کرین پھر انکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اونسے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے
یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت
ہمارے مونڈھون کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاو اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑجاویگا پھر حضرت صلعم
یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو
اوسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت صلعم کے پیچھے برابر
١٩٧٤ کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا م اَبُوْ سَعِيْدٍ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا
يَعْنِيْ فِي الْجِهَادِ قَالَهٗ لِبَنِيْ لِحْيَانَ حِيْنَ بَعَثَ اِلَيْهِمْ بَعْثًا مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا **ف** یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب
۱۹۷۵ دونون کو برابر ملیگا **ق** عَائِشَةَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے
کہ کہو ابو بکر رض سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے **ف** حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ
اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابو بکر صدیق رض کو دیا اسمین صاف
۱۹۷۶ اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ
يَعْنِيْ اَبَا اِسْرَآئِيْلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور رہنے اوپر
سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے **ف** حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا
کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت
تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نتھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے
۱۹۷۷ **ص** اِبْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا
قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو
بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے
پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین
ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رض نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت
خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی
۱۹۷۸ کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ
اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے
بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا
رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب
منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی
۱۹۷۹ کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا **م** عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ
قَالَہٗ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا
وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت
حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے تو درست ہی
۱۹۸۰ حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی **خ** عَائِشَةَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

اِلَى النَّاسِ قَالَہٗ حِيْنَ اشْتَدَّ وَجَعُهٗ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بخاری مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت صلعم نے اوس وقت
فرمایا جبکہ حضرت صلعم کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت صلعم کا انتقال ہوا ف حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم
نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت صلعم کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت صلعم نے اشارہ کیا
کہ بس پھر حضرت صلعم باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا
١٩٨١ جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا ق اَنَسٌ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور
مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور
نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین +

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

١٩٨٢ یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے ھ عُمَرُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ
جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ضرور نکال دونگا
یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہان تک کہ سوائے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت
یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رضؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین
١٩٨٣ کہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَہٗ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اسکو
چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت صلعم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت صلعم نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا کیے
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت صلعم کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت صلعم نے
فرمایا کہ علی مرتضی رضؓ کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت صلعم نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت
صحت ہوگئی پھر حضرت صلعم نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی
١٩٨٤ خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری مین ابو سعید
بن معلی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے ف
١٩٨٥ مراد سورہ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سبحان اللہ
١٩٨٦ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے م اَلزُّبَيْرُ لَاَنْ يَّاْخُذَ
اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم مین زبیر رضؓ سے روایت ہے

فضیلت علی کرم اللہ وجہہ

خ نیکف

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تا کہ خدا اوسکے سبب سے
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین
یا نہ دیوین ف یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا ملے
م اَبُوهُرَيْرَةَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ 1987
يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو
لگے بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی م اَبُوهُرَيْرَةَ 1988
وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ
اور سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا
سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی
ورزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شلغمون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے
دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن حق مضمون کے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ 1989
لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے ف
باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ 1990
لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو
تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان
ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جب کہ اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا
م اَبُوهُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم 1991
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار
بکری سے ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا اگر سینگ دار
بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ 1992
وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ
فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر
یہان تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے
حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقہ جیسا حضرت نے فرمایا
ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم

ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی
۱۹۹۳ ہرگز نہین سوجھے **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان
بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمھارے دلون مین **ف** یعنی جماعت کی صف
۱۹۹۴ برابر نہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین خلاف بڑھ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ
مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ
نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ
فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ
وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے
اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا کھانا اور پانی تھا
سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہان تک کہ
جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اپنی ول پلٹ چل اوسی مکان مین جہان مین تھا سو وہین سو رہون تا اینکہ
مرجاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اوسکی سواری موجود ہی اوسپر اوسکا زادراہ
اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زادراہ پاکر خوش ہو گیا
ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضاء الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی
۱۹۹۵ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ
بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہان سے مال کو لیا
حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی
کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ
۱۹۹۶ جس طرح بنے بٹور تے ہین سمجھتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ
فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب
اور بہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے بانکون مین
صف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین
۱۹۹۷ **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم
نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج ہو اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم

۱۹۹۸ ق سہل بن سعدٍ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْسَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِیْ حَازِمٍ
مُتَمَاسِکُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا یَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ
لَیْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار
یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرتؐ نے فرمایا وی لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے
ایک دوسرے کو تھامے اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے
چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے
۱۹۹۹ ق ابن مسعودؓ لَیُرْفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِّنْکُمْ حَتّٰی اِذَا اَهْوَیْتُ اِلَیْهِمْ
لِاُنَاوِلَهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف
جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وی لوگ میرے پاس سے ہٹائے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا
کہ اونھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرتؐ کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وہی
لوگ اس حدیث مین مراد ہین
۲۰۰۰ خ انسٌ لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ یُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ
الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا
اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اونسے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اونکا
لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یہ لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا
ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان
بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے
۲۰۰۱ م ابو هریرةؓ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مقرر
باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چھین لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت
آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین ہو اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہی
۲۰۰۲ م ابو هریرةؓ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ
الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کردیگا پھر ہمیشہ وی غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ
چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی
نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین
۲۰۰۳ م ابو هریرةؓ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ
حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم
روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسی
علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان

۲۰۰۴ **فصل فِیْ اَنْوَاعٍ شَتّٰی** اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین ف ابو هریرةؓ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ

ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چورا لیوے
٢٠٠٥ ق انس ابن اخت القوم منهم بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی
٢٠٠٦ ف یعنی جبکہ کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق ابن مسعود
اجل انی اوعك كما یوعك رجلان منكم قاله فی مرضه حین قال ابن مسعود یا رسول الله
انك لتوعك وعكا شدیدا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی
جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت صلعم نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبد الله بن مسعود نے کہا کہ یا رسول الله آپ کو تپ مین نہایت
تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھپر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا
٢٠٠٧ یہ سبب ہی کہ تا ثواب زیادہ ہو ہو اسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ ہو اوتنا ثواب زیادہ ہو ق ابو هريرة احد جبل يحبنا ونحبه بخاری اور مسلم
٢٠٠٨ مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین ق عايشة
احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وهو اشد علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل
لی الملك رجلا فیكلمنی فاعی ما یقول قاله حین ساله الحارث بن هشام كیف یاتیك الوحی
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر
موقوف ہو جاتی ہی جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کچھ
کہتا ہی یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے
٢٠٠٩ روایت ہی کہ مینے حضرت صلعم کو دیکھا کہ کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آتے آنحضرت صلعم کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا م ابن مسعود اذنك علی ان
ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انهاك قاله له مسلم مین عبد الله بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تجکو
اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھادے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت صلعم نے عبد الله بن مسعود رضی سے فرمایا
ف عبد الله بن مسعود حضرت صلعم کے خادم تھے جب قرآن مین حکم ہوا کہ حضرت صلعم کے گھر مین لوگ بے اجازت نآوین تب حضرت صلعم نے عبد الله سے یہ حدیث فرمائی یعنی
تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جبکہ مین تجکو منع کر دون اوس وقت آنا
٢٠١٠ درست نہین خ ابو ایوب ارب ما له ق تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتی الزكوة وتصل الرحم
دع الناقة قاله لاعرابی اخذ بخطام ناقته فقال یا رسول الله دلنی علی عمل یدنینی من الجنة ویباعدنی
من النار صرف بخاری مین ابو ایوب رضی سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم
دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری
کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت صلعم نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول الله مجکو وہ عمل بتلا دیجیے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور کر دیوے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو
٢٠١١ اس لیے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی م ابهموا مبيرة

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِيْ رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ غِفَارُ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا
وَّذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام نہین کہا
ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خُفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا
اور عُصَیّہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اَسلم اور غِفار دو قوم تھے
سب سے پہلے ایمان لائے حضرتؐ نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عُصَیّہ اور بنی لحیان اور رِعل اور ذکوان چار قوم تھے انھون نے
٢٠١٢ حضرتؐ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے اونکو بد دعا دی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف یعنی جس جانور کے
نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور
لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا لیکن امام مالکؒ کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی
٢٠١٣ دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ
جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح
کب تلک اور کس واسطے کوڑے مار یگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سُلا دیگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین
٢٠١٤ کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ
يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی
ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین
٢٠١٥ کہ بے ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی م اَبُوْحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَهُ لَهُ
حِيْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مسلم مین ابوحمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیون نہ ڈھکدیا اگرچہ اوسپر ایک آڑی
لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرتؐ نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرتؐ پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرتؐ نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا
٢٠١٦ رکھنا نچاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگرے اگرچہ کچھہ نملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھہ پانون روشن
٢٠١٧ ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہو جاویگا ق اَلْبَرَاءُ
بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی
٢٠١٨ کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہؓ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ قَالَهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا
وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ

حضرت عایشہ رضہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضہ نے کہا کیا حضرت مین تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسیطرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی نے
صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہ رضہ کی روایت سے ہی وہ حضرت سے نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیق رضہ نے
حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا
٢٠١٩ کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی **ق** جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ
اَهْلِ الْاَرْضِ **وَقَالَهٗ** يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن صحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف** اوس روز
اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہوجائینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین
٢٠٢٠ آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے **ق** اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
اوسکے ساتھ ہوگا جسسے تو محبت رکھتا ہی **ف** انس رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے
محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس
یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین بڑا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضہ اور فاروق رضہ کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا
عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے
٢٠٢١ دوست کے ساتھ ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ **وَقَالَهٗ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضہ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون **ف** یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی
٢٠٢٢ اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی **م** اَنَسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ **قَالَهٗ**
لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو
بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہ ہو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرت نے خوش طبعی
٢٠٢٣ سے فرمایا بددعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت
کے دن خونون مین ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے
٢٠٢٤ مقدمات جو ہونگے فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَّهْ
عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ **وَقَالَهٗ**
لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہی ایسا نہ کیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدا کرنا چاہے تو ناکارے خرمون کو بیچ کے دوسری بیع
پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضہ سے فرمایا جب کہ وہ حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو خرما برنی

کہتے ہین اور بلال رضی نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرتؐ کے کھانے کے واسطے
اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرتؐ نے دو بار واہ واہ فرمایا **ف** یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی
بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہان نہین
۲۰۲۵ اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین **م** نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ
وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہؓ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین **ف** عید قربانی
کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین
۲۰۲۶ سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین **ق** عَائِشَةُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا
قَالَهٗ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا یہ حضرتؐ نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** حضرتؐ کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے
گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی
اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرتؐ کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین
جنہون نے اپنی باری معاف کی حضرتؐ نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت
۲۰۲۷ ہوئی **م** اَبُوْ قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے
تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمار کی مان کا نام سُمیّہ تھا عمار علی مرتضی رضی کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رضی سے لڑائی
۲۰۲۸ ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی مرتضی رضی تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ
الْكَذِبُ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی
کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے **ف** یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین
داخل ہی کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی
بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ پچھوڑ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف
اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
۲۰۲۹ نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے **ق** اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ
مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ **قَالَهٗ** لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سُنا جو تونے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو
اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرتؐ نے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکو کاری نہ حاصل
کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے
مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرتؐ اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اسکو دیجیے تب حضرتؐ
نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوسمین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے
٢٠٣٠ م جَابِرٌ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا قَالَهٗ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَّقَدْ طُلِّقَتْ
فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین تو توڑے
اپنے خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ
اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
٢٠٣١ باہر نکلنا درست ہی م عَائِشَةُ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا
٢٠٣٢ م جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان
نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمدًا نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نہ رہا
کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمدًا ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہر صورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی
٢٠٣٣ کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ
كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
٢٠٣٤ درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى
الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا
٢٠٣٥ حضرت نے اوسکی تعبیر کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَتْ
تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهٗ لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَرَأَ
سُوْرَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ
فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا
سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ
وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھالیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو وہ بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید بن حضیر کا لڑکا

ف بیان اختلاف مذہبون کا در بارہ تارک نماز

اونکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ
حال حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سُننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین پھر کسیکو نظر نہین آتے **ﻫ** عَائِشَةُ تِلْكَ ٢٠٣٦
الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ **قَالَهُ** لَهَا حِينَ قَالَتْ
اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْئِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتون سے جن پہلے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرتؐ نے
حضرت عایشہ رضؓ سے کہا جب کہ اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے **ف** عرب مین چند لوگ
تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اونسے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سواے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا
کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اونسے حال دریافت کرنا درست نہین جب حضرت عایشہ رضؓ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہے
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی
گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سُن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی
اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے **ﻫ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ ٢٠٣٧
قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذٰلِكَ صَرِيْحُ
الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس وسوسے
کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرتؐ سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال
آدمی اپنے دل مین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ رضؓ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوۃ مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرتؐ پاس آکر پوچھا کہ یا حضرتؐ ہمارے دلون مین
نہایت بُرے بُرے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بُرے خیال کو بُرا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ بُرے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین
عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا بُرا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن
تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرتؐ نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر رکھا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کروا تا ہی
لیکن مومن پر سوا بُرے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی **ﻫ** رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ ٢٠٣٨
وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کُتّے کی حرام ہی اور خرچی حرام کا
عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کُتّے کی قیمت حلال نہین
اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو لوگ اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کُتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی
اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی

فائدہ وسوسے اور انکے بیان میں یعنی وسوسے کا برا جاننا نشانی ایمان ہے

٢٠٣٩ نجاست سے خالی نہین خ اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین
٢٠٤٠ سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَآءِ
الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مین سے کسی کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
٢٠٤١ پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی ق اِبْنُ عُمَرَ
حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهٗ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف
ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹھے کو بد دعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی دو مین ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا
حضرت نے فرمایا تجکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے
٢٠٤٢ بعید ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر
پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
٢٠٤٣ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا
مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین
نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو
جا کر پوچھ اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھ مین
٢٠٤٤ منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ اللّٰهِ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَيُرْوٰى لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

حقوق اسلام

۲۰۴۵ یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہی م جابر حلبها على الماء واعارة دلوها واعارة فحلها ومنيحتها وحمل
عليها في سبيل الله قال له رجل قال يا رسول الله ما حق الابل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی گابھن کرنے کے واسطے اور محتاجون
کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے
فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہی ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوئین پر
۲۰۴۶ اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عبد الله بن عمرو حوضي مسيرة شهر ماؤه ابيض من اللبن
وريحه اطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من شرب منه فلا يظمأ ابدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینا بھر کی راہ ہی پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے
زیادہ تر خوشبودار ہی اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
۲۰۴۷ ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے م ام الدرداء دعوة المرء المسلم
لاخيه بظهر الغيب مستجابة عند رأسه ملك موكل كلما دعا لاخيه بخير قال الملك الموكل به
امين ولك بمثل مسلم مین ام الدرداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت
مقبول ہی اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجکو بھی
۲۰۴۸ اس دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی ہا اسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی م ابو هريرة دينار انفقته في سبيل
الله تعالى ودينار انفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على اهلك
اعظمها اجرا الذي انفقت على اهلك مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے
گھروالون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہی جو تو نے اپنے گھروالون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا
خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم
۲۰۴۹ جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے م عثمان بن ابي العاص الثقفي ذاك شيطان يقال له خنزب فاذا
احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلثا قاله له حين قال ان الشيطان قد حال
بيني وبين صلاتي وقراءتي يلبسها علي مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہی
اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھک تھکا دے یہ حضرتؐ نے
عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرارت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ
ڈال دیتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب ہی پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان
۲۰۵۰ وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا ولہان لقب ہی خ عائشة ذاك لو كان وانا حي فاستغفر لك وادعو لك بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہ رضنے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث

۲۰۵۱ فرمائی ق اَبُوهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ
الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جڑ کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی
مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخوری بکری والون مین ہی ف
اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان

۲۰۵۲ اکثر جلد ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرونے بکریون کو چرایا ھ اَبُوهُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ
مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان موے
غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا
ظاہر تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو
فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر ✚ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
مگر یہ بھی نچاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی او قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول
فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہی

ع گمنامی اماکن رسا

۲۰۵۳ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا
بخاری مین سہل بن سعد رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی
آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے
کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا

۲۰۵۴ فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی م سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى
عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمان رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد
اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ ملتا رہیگا
اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے

۲۰۵۵ سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہی ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا دستور تھا

۲۰۵۶ کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے م اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ
اٰخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف
یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول

۲۰۵۷ اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری ہی کا نام ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم مین

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا ناانصافی اور ناشکری ہی
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کافر ہی اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہی ص انسؓ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ ٢٠٥٨
لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوَى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ عَادَهُ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہیں تو نے یون کیون
نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچائے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو
تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان
ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرتؐ نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہیں کی ہی اوسنے کہا ہان صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو مجکو آخرت
مین عذاب کریگا سو دنیا مین جلد مجھپر کر لے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا مین طاقت ہی نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے اوپر کیون مانگی پھر اوسکو دین و دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی خ ام سلمہؓ ٢٠٥٩
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی
رحمت کے گنج کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھڑیون والی عورتون کو جگا دے یعنی تاکہ تہجد پڑھین
بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہون سے فضیحت ف حضرت ام سلمہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد جو ہونے والے حضرت کو خواب مین نمود ہوئے
ق أَبُو هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے ٢٠٦٠
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہی خ شَدَّادُ ٢٠٦١
بْنُ أَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ
أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
بخاری مین شدادؓ بن اوس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے
تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے سو مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین یقین کرکے پڑھے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللّٰہم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین

داخل ہی اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** ابُو بَکرۃَ شَھرَا عِیدٍ لَایَنقُصَانِ رَمَضَانُ وَ ذُوالحِجَّۃِ بخاری اور مسلم
مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج **ف** امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یے دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونون
٢٠٦٣ مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم **ھ** عُمَرُ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ
بِھَا عَلَیکُم فَاقبَلُوا صَدَقَتَہٗ یَعنِی القَصرَ فِی السَّفَرِ مَعَ الاَمنِ عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے
ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو
٢٠٦٤ نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین **ھ** زَیدُ بنُ اَرقَمَ صَلٰوۃُ الاَوَّابِینَ
اِذَا رَمِضَتِ الفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہی جب کہ اونٹ کے
بچون کے تلوے جلنے لگین **ف** یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگکے اونٹون کے گرد
ہوجاتے ہین مشایخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہی
٢٠٦٥ اوابین اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہو **ھ** اَبُو ھُرَیرَۃَ صَلٰوۃُ الجَمَاعَۃِ اَفضَلُ مِن صَلٰوۃِ
اَحَدِکُم وَحدَہٗ بِخَمسَۃٍ وَّ عِشرِینَ جُزءًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے
٢٠٦٦ پچیس حصے افضل ہی **خ** اِبنُ عُمَرَ وَ اَبُو سَعِیدٍ صَلٰوۃُ الجَمَاعَۃِ تَفضُلُ صَلٰوۃَ الفَذِّ بِخَمسَۃٍ وَّ عِشرِینَ دَرَجَۃً ھٰذَا
رِوَایَۃُ اَبِی سَعِیدٍ وَّ فِی رِوَایَۃِ ابنِ عُمَرَ بِسَبعٍ وَّ عِشرِینَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ اور ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی یہ ابوسعید کی روایت ہی اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس حصے کا ذکر ہی
٢٠٦٧ **ق** اَبُو ھُرَیرَۃَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی جَمَاعَۃٍ تَزِیدُ عَلٰی صَلَاتِہٖ فِی بَیتِہٖ وَصَلَاتِہٖ فِی سُوقِہٖ بِضعًا وَّ عِشرِینَ دَرَجَۃً
وَّذٰلِکَ اَنَّ اَحَدَھُم اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ اَتَی المَسجِدَ لَا یَنھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَم یَخطُ خُطوَۃً اِلَّا
رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنہُ بِھَا خَطِیئَۃً حَتّٰی یَدخُلَ المَسجِدَ فَاِذَا دَخَلَ المَسجِدَ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ مَا کَانَت
الصَّلٰوۃُ تَحبِسُہٗ وَالمَلٰئِکَۃُ یُصَلُّونَ عَلٰی اَحَدِکُم مَا دَامَ فِی مَجلِسِہِ الَّذِی صَلّٰی فِیہِ یَقُولُونَ اَللّٰھُمَّ ارحَمہُ
اَللّٰھُمَّ اغفِر لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُب عَلَیہِ مَا لَم یُؤذِ فِیہِ مَا لَم یُحدِث فِیہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنی چھبیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب آدمی نے وضو کیا
بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سواے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نچلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اسکا ایک درجہ
بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے
یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذریگی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک
کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھیگا فرشتے کہتے ہین یا الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اور اوسپر رحمت
متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نکہے یا وضو نہ ٹوٹے

فضیلت صلوۃ اوابین کی اور صلوۃ الضحی کی

فضیلت جماعت بست و پنج درجہ یا بست و ہفت درجہ

مَا لَم یُحدِث فِیہِ در بعض روایات

ف ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہو
تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک
ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور
۲۰۶۸ تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ
مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز
دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت
۲۰۶۹ افضل ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی ھ ابو ہریرۃ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
۲۰۷۰ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہی ھ ابو ہریرۃ
ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے
پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت گنتی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب
۲۰۷۱ زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے ھ جابر طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ
الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو
کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو
شریک کرے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا
۲۰۷۲ اور دیکھا کرے ھ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا
لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ مسلم مین صہیب
بن سنان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقدمہ اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوا
مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو
ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا
۲۰۷۳ مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین ھ جابر بن سمرۃ
عَلٰى مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ
يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون
سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی
کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز
مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا
۲۰۷۴ منع کیا ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ
فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس
کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفاہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا ورم حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفاہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو نہین ذکر کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ
کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو
شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور کھانسی

۲۰۷۵ اور دمہ کو غشی اور سرد خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے یا برا مگر
اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اس وقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے

۲۰۷۶ **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَنْقَابِ
الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۲۰۷۷ کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ
اَبُوْ خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہی
ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یے لوگ مینی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرت

۲۰۷۸ نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا **ہ** اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی
جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۲۰۷۹ **ہ** جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِيْ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت

۲۰۸۰ لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **م** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ
اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا

منافع قسط یعنی [illegible]

يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله
وما إسراعه في الأرض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به
ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت
ذرى وأسبغه ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول لها أخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح
بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
الملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن مريم
قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ
أوحى الله إلى عيسى أني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز عبادي إلى الطور ويبعث
الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون
ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم إلى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون رأس
الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه
إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
أصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل
حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة ۔ ترجمہ: مسلم میں نواس بن سمعان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف
مجھ کو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا اور فتنے جو ہیں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا
اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگرالے بالون والا ہی اوسکی آنکھہ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اوسکی مشابہت
دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھہ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سرکی آیتین
اوسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھاویگا بائین ای بندہ خدا کے ایمان پر ثابت رہیو
اصحاب بولے یا رسول اللہ اوسکی قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک تو سال کے برابر اور دوسرا دن
جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کرلینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو
اوسی طرح اوس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا
پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم
کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہوجاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے
کچھہ نباقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس
جمع ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے مار یگا سو اوسکو
قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہی پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین
جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھہ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پونہچیگا جہان تک اونکی نظر
پونہچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لُد پاس پاوینگے لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسی ع
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے
سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اونسے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا
میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے
دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے
یہان تک کہ اوس پہاڑ تک پونہچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کرچکے آؤ اب
آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر پھینکینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی ع اور اونکے اصحاب
گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسی ع اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے

ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب مین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھالیجاوینگی اور اونکو پھینکدیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھوڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیردے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدّی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ لوگونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایکروز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے شروع کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین

2081 **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہی **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا نقصانی ہوجاوےگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی

2082 **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو

2083 **ھ** اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابوموسی اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عایشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عایشہؓ نے علم اور آداب حضرت سے بنسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

۲۰۸۴ حضرتؐ نے بیان فرمائی م جابرٌ فَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا حضرتؐ نے ثَنِيَّةُ الْمُرَار پر فرمایا ف ثَنِيَّةُ الْمُرَار ایک ٹیلا تھا
حضرتؐ نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا
اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو
۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب سرد بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی تفصیل
۲۰۸۶ ساتوین باب مین گذری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سُراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین
اوسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
۲۰۸۷ م جابرٌ فِيْ مَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْ مَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی
۲۰۸۸ م جابرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۤئِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
۲۰۸۹ یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِيْ
كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاۤءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی اَيْلَہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے ہین آسمان کے
۲۰۹۰ تارون کے شمار برابر ف اَيْلَہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ
وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جُهَيْنَہ اور مُزَيْنَہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین
اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرتؐ کا ایمان لائے اور حضرتؐ پر جان نثار رہے اسواسطے حضرتؐ نے اونکی
۲۰۹۱ فضیلت بیان کی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھدّے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی
۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس
۲۰۹۳ محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاۤءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوفؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرتؐ نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ف ان دونون نے حضرتؐ کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرتؐ نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی
٢٠٩٤ ق ابوھریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتھب علیہ نارا اخذھا من الغنائم
یوم خیبر لم تصبھا المقاسم قالہ لعبد لہ اسمہ رفاعۃ ویقال لہ مدعم قتل بوادی القری مقفلہ
من خیبر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ سقرکملی تو
اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرتؐ نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرتؐ کا لشکر وہان پونہچا تو حضرتؐ کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی
کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سُنا
تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرتؐ کے پاس لایا حضرتؐ نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجکو جلاتا
٢٠٩٥ م جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مدلی قال مدلی فی الجنۃ لابی الدحداح مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بہتیرے خرمے کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت
مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا
یتیم رونے لگا حضرتؐ نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دیڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا
ابو دحداح نے وہ درخت ابو لبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مر گئے حضرتؐ نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین
٢٠٩٦ اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک و احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی خ ابو ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ
وقال یؤخرون الصلوۃ عن وقتھا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتھا فان ادرکتھا معھم فصل
فانھا لک نافلۃ قالہ لہ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے جسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجھپر ایسے
حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا
حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز
٢٠٩٧ تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرتؐ نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی خ ابن عمر او
عبد اللہ بن عمرو کیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ من الناس قد مرجت عھودھم
وامانا تھم واختلفوا فصاروا ھکذا وشبک اصابعہ قال فکیف اصنع یا رسول اللہ قال تاخذ
ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدعھم وعوامھم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو رضہ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان
بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وہی لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرتؐ نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی
اونگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو
لیجیو اور بُری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو
۲۰۹۸ خ حم عُمَرَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِأَحَدِ بَنِي
أَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جائیگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے
سے فرمایا پھر عمر فاروق رض نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو فقط
محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے
ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے
کی رو سے کہا فاروق نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جا کر بسے
۲۰۹۹ جنکا تیما اور اریحا نام ہی م عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا
عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ
أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودھ
پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت صلعم نے
عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو خاوند کو
دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا
اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت
یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور امامون کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین
۲۱۰۰ تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی ق انس كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ
وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال آنکہ وہ
اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی
۲۱۰۱ ق ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے ہوگا
۲۱۰۲ تاکہ وہ فضیحت ہو م ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ أَلِلصَّلَاةِ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ وَيُرْوَى مَا أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأُ
قَالَهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری
روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپکے آگے
کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کہانے کے واسطے واجب نہین ہرچند کہانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
٢١٠٣ لیکن حضرتؐ نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يَكُنْ
لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يَعْنِي لِأَهْلِ مَكَّةَ حِينَ دَعَا لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی
٢١٠٤ اوس وقت وہان زراعت نتھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے **ق** عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي
اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی
کرے **ف** یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرتؐ نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعدؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ
مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرتؐ نے اونکے حق مین دعائے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین
٢١٠٥ ہ اَبُو قَتَادَةَ مِنِّي كَانَ هٰذَا مَسِيرُهُ مِنِّي **قَالَهُ** لِأَبِي قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی
فجر کو فرمایا جبکہ اوسنے تیسری بار حضرتؐ کو تھام لیا **ف** حضرتؐ رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہؓ نے تین بار
حضرتؐ کو تھام لیا تیسری بار حضرتؐ جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرتؐ نے ابو قتادہ کے حق مین
٢١٠٦ یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ
غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى **قَالَهُ** لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوا رَبِيعَةُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وینگے نہ شرمندے
حضرتؐ نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین
ف عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب وے حضرتؐ کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی
٢١٠٧ **ق** اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ
مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے
والا ہی یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرتؐ کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی
٢١٠٨ **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار ہو کر

قرض نہ ادا کرے اور ٹلاوے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض للوے تو لازم ہی کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ م جابر مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّي اَقْتُلُ اَصْحَابِي اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اونکے نرخرون سے نیچے نہین اوترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہی ف ذِي الْخُوَيْصِرَة ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر مین انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رضی نے کہا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ دین لائق قتل کے ہی لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہی بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۱۰ م سلمان بن عامر الضبی مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ م کعب بن عجرة مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان مین نہین یا وہ الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ خ المسور بن مخرمة مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاؤُهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہی سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مینے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اونھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت صلعم نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہوین تو اونکے مال اونکو پھیر دیوین جب نہ آئے دیر ہوئی تب حضرت صلعم نے اونکے مال و آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھون نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت صلعم نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

۲۱۱۳ خ ابن عمر مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینہہ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

سواے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کیے
پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام
ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی
کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر
مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہولی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص
خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی
بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی م ابو هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ ٢١١٤
رَاٰنِي بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد
ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت صلعم کی تمنا دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا
آرزومند ہوگا شعر جب احمد ہی سراپا ایمان جان و مال اوسکی جھلک پہ قربان ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ ٢١١٥
وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ
فَيَسُبُّ اُمَّهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضسے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا
یارسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت صلعم نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اوسکی
ماں کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسیکے ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ
کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا م ابو هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ ٢١١٦
عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ
شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى
يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس
مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی
اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین پہاڑون
کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک
آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سواے اسکے ف حضرت صلعم نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن
گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے
اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی ق ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ ٢١١٧
مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ
الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ

عَلَیْكَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَآ اَھْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰی قَیْصَرَ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہی جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تا کہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو نے مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور ای کتاب والو آجاو اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک ٹھہرا دین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک بنا دین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین

ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت صلعم سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت صلعم نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی مینے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہو کر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کر کے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا کہہ دے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اونکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ف نامۂ حضرت بنام ہرقل بادشاہ روم و ذکر قصہ ابوسفیان

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اسکو تغیر نہین تا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا تو مین جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس ہوئی پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچین ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکلے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اونسے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہی تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجی لیکن کوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین سو واسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح ناحق پوشی اور نا انصافی ہی **حدیقۃ منھن ثلث لا یکدن یبذرن شیئا ومنھن من** ٢١١٨

كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا
کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فساد وہ کون سے کون فساد مراد ہین بعضے
کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم
2119 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ
فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یارسول اللہ
جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے
برابر ہی بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے
2120 روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ
عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے
خدا کی راہ مین اس سمند کے اندر سوار بادشاہ بنے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرتؐ میرے گھر مین سوکر
ہنستے جاگے مینے کہا یارسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلادیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون
سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح اُم حرام نے کہا کہ یا حضرتؐ میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی لون غازیون مین شریک کرے حضرتؐ
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا اُم حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین
2121 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ
طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کے
لائق ہین جبکہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلادے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا
یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اونے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ
پکڑے اور اگر مجکو قیدخانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرتؐ نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی
درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرتؐ نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین
تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے
مہمانون کی بےعزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرتؐ نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف عم کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروا یا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نگئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت صلعم نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل او صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف کیا نکلنے مین

۲۱۲۲ بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا م ابو ذر نور انی اراہ قالہ حین سالہ ھل رایت ربک مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا

۲۱۲۳ ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان خ ابو سعید ویح عمار تدعوھم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضیٰ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی

۲۱۲۴ اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت و نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی ق ابو سعید ویحک ان الھجرۃ شانھا شدید فھل لک من ابل قال نعم قال فتعطی صدقتھا قال نعم قال فھل تمنح منھا قال نعم قال فتحلبھا یوم وردھا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ لاعرابی سالہ عن الھجرۃ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب کہ اوسنے ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولیٰ کرتا ہوگا

۲۱۲۵ ق ابو بکرۃ ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت عنق صاحبک قالہ مرارا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہائے تمنے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تمنے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا

۲۱۲۶ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مان کی کمبختی ہو تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہی

٢١٢٧ اور جنگ کروایا چاہتا ہے باقی قصہ ابوبصیر کا چھٹے باب میں گذرا ھ جابرؓ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ
إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ میں نے انصاف کیا
البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر میں منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرتؐ آپ تقسیم انصاف سے نہیں کرتے تب
٢١٢٨ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی باب اس کتاب میں ہو چکا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں
عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کو دوزخ سے ف حضرتؐ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور
٢١٢٩ انکی ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہیں خشک نہ رہے پاؤں ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَيْلٌ
لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے کوچوں کو دوزخ سے یعنی اگر وضو میں کوچیں
خشک رہینگی تو دوزخ میں جلینگی ف ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو میں فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا
ایسا گناہ ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں غلط ہے قرآن کا مطلب
٢١٣٠ حضرتؐ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم میں حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
خرابی ہے عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرتؐ نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہم مٹ جاوینگے اور حال آنکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے
حضرتؐ نے فرمایا ہاں جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہونگے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور سب ہلاک
ہو جاتے ہیں ف حضرت زینبؓ سے روایت ہے کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی
حضرتؐ کے وقت سے اوس دیوار میں سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہے یہاں تک کہ قیامت کے قریب برباد ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو
تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرتؐ نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرتؐ کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی
٢١٣١ ھ أَبُو سَعِيدٍ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم
میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا
ف صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگوں سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے جسکا ذکر حضرتؐ
کر چکے ہیں پھر دجال اوس مومن کو خوب زدوکوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پھر دجال اوسکے
سر پر آرہ رکھوا کر چیر واڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا
یعنی اسکی بھی حضرتؐ خبر دے گئے ہیں کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں پھر مومن کہیگا کہ ای لوگو اب
میرے بعد اوسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہو گی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ میں ڈال دیگا لوگ جانینگے
٢١٣٢ کہ وہ آگ میں ہے اور حال آنکہ وہ باغ میں ہوگا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے خ ابن مسعود
هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهٖ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

الاعراض فان اخطاہ هذا نهشه هذا وان اخطاہ هذا نهشه هذا قاله حين خط خطا
مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاری مین عبد الله
بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہی جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید اور
تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اسنے کاٹا یہ حضرت
نے اوس وقت فرمایا جبکہ چو کھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی
لکیرین کھینچین اس طرح سے **ف** اس حدیث مین حضرت صلعم نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی
اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا
حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہی آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی

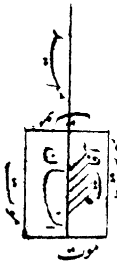

۲۱۳۳ ق عايشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان
مسجده بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہی نہ کہ خیبر کا بوجھ اہی ہمارے رب یہ نیکتر اور
پاک تر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد
۲۱۳۴ کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اوسمین آخرت کی **خ** عايشة هذا ان شاء الله
المنزل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر خدا نے
چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی **ف** حضرت صلعم نے جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت صلعم نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین
جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
۲۱۳۵ گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی **خ** ابن عباس هذا
جبرئيل اخذ برأس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری مین عبد الله بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہی
اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہی اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین **ف** حضرت صلعم نے جنگ خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی
۲۱۳۶ باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا **م** العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی
لڑائی ہوئی یہ حضرت صلعم نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پھر حضرت صلعم نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم
۲۱۳۷ کفار کی شکست ہوئی **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني اتيه يعني النبي صلى الله عليه واله وسلم
فلما اشرف عليهم قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال
ايضا لهم دعوني اتيه بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو
قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کر دو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس پھر جبکہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودہوا حضرتؐ نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس
ف ہجری چھٹے سال حضرتؐ عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی کے اونٹ حضرتؐ کے ساتھ تھے اصحاب احرام
باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پونہچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرتؐ عمرے کے
بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرتؐ کے پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرتؐ نے قربانی کے
اونٹ اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت
ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان انکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا

٢١٣٨ ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تمپر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرتؐ نے اسکے روزہ رکھنے نرکھنے

٢١٣٩ کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی بنی تمیم کو حضرتؐ نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مُضَر کی اولاد ہین اور مضر حضرتؐ کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرتؐ کے ننہال سے

٢١٤٠ بنی تمیم کو قرابت ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہی ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہی چھوٹی

٢١٤١ ہون یا بڑی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین لاتے
یعنی حضرت میمونہؓ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرے جانور کی کھال

٢١٤٢ صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہین ہوتی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ
غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف
صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین حضرتؐ کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہے
ہونگے ابوہریرہؓ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی بتا دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے
مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا

٢١٤٣ ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

٢١٤٤ قابونہ چلیگا **ق** ابوذر ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من ہم قال
ہم الاکثرون اموالا الا من قال ھٰکذا او ھٰکذا وھٰکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ
وقلیل ما ہم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی زکاتہا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت
واسمنہ تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا کلما نفدت اخرہا عادت علیہ اولہا حتی یقضی
بین الناس بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وی نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے کی
تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وی زیان کار کون ہین حضرتؐ نے فرمایا وی بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور
اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک اونکی
زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وی جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو ٹھونکینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیون
اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو بچار روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا
ف ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرتؐ نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین
٢١٤٥ نہ زکوۃ دیوین نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی **خ** ابو ھریرۃ ھما من طعام
الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت اللہ لہم الا یمروا بعظم
ولا بروثۃ الا وجدوا علیہا طعاما **قالہ** لہ حین قال لہ لا تأتنی بعظم ولا روثۃ فقال ما بال
العظم والروثۃ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وی دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال تو یون ہی
کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وی خوب جن ہین سو اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وی
جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین او سپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرتؐ نے ابوہریرہ رضہ سے فرمایا جب کہ حضرتؐ نے اونسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید لانا تو ابو ہریرہ
نے کہا کہ ہڈی اور لید لانے کا کیا سبب ہی **ف** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور
ہڈی اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ
نے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرتؐ کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین تو
٢١٤٦ اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا **م** ابو عبیدۃ بن الجراح ھو رزق اخرجہ اللہ لکم فہل معکم من لحمہ
شیء فتطعمونا قال ابو عبیدۃ فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہ فاکل **قالہ**
فی حوت میت رماہ البحر **قال الصغانی** مؤلف ھذا الکتاب حقق اللہ بسلطانہ امالہ
وصدق ببرہانہ اقوالہ اخذت مضجعی لیلۃ الاحد الحادیۃ عشرۃ من شہر الربیع الاول سنۃ
اثنین وعشرین وست مائۃ وقلت اللہم ارنی اللیلۃ نبیک محمدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی
المنام فانک تعلم اشتیاقی الیہ فرایت بعد ہجعۃ من اللیل کانی والنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فی مشربۃ ونفر من اصحابی اسفل منا عند درج المشربۃ فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی حوت
میت رماہ البحر احلال ھو فقال وھو یتبسم الی نعم فقلت وانا اشیر الی من باسفل الدرج

فقُل لِاَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُونَنِي فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِي وَعَابُوْنِي فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِي لَفْظُهُ وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِي عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ
وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِي هٰذِهٖ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ
يُحَكِّمُوْنَهُ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم میں ابو عبیدہ
بن جراح رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اوسکے گوشت سے
کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق مین فرمایا
جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا
کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑ سوار
گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے
اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر
اُبھر آوے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی **ف** حسن زمانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدون کو اپنی قدرت سے
بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھہ سو بائیس
ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلا دے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو
ایک نیند کے بعد مینے دیکھا گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس جمع ہین
تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مُردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈال دیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہی
تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہین جانتے تو حضرت
نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور اون لوگون نے مجھکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکے لفظ مین
مجھکو یاد نہین مین لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نا اہلون کے روبرو حضرت
کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر ہی پھر حضرت اون لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور انکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے اس رات کی
فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین
حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار
سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث
نا اہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہی مشتاق دیندار سے کہے نا اہل کے روبرو ضائع نہ کرے **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ
۲۱۴۷
ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم میں عباس ابن عبد المطلب سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو
پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اونپر کم تر ہلکا عذاب ہی **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ
۲۱۴۸
يَعْنِيْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عائشہ رض کی خادمہ تھیں اوسکو کہیں گوشت ملا تہا حضرت نے اوسکو کہایا
اور یہ فرمایا یعنی جب کوئی کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہی **ھ** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ ٢١٤٩
مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا
رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت صلعم نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا
کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین **ف** یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے
خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہی **ھ** اَبُوْ مُوْسٰى هِيَ مَا بَيْنَ ٢١٥٠
اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِيْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی **ف** بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اوسمین
مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین خلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ
ساعت اوس وقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی
اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت
قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ٢١٥١
يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بہری خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا
یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہی بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ
مین سے کچھ نہین کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی
یا یون فرمایا کہ فیض ہی کسیکو اوٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی **ف** یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ٢١٥٢
يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ تیری قسم وہی
معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث
اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہی کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے
ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی خ اَنَسٌ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ
ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی
دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون
آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے
۲۱۵۴ مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خ اَبُوْھُرَیْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَآئِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَاِذَا
کَرِهَ لِقَآئِیْ کَرِهْتُ لِقَآءَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی
اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت
ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی
۲۱۵۵ خ اَبُوْھُرَیْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ
جِئْتُهٗ بِاَسْرَعَ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے
ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون
ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی
اوسکا دونا چوگنا خدا اپنے بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کردیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی
۲۱۵۶ جنسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی م اَبُوْھُرَیْرَةَ اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْھَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْھَا
سَیِّئَةً وَّاِذَا ھَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْھَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْھَا عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس کام کو کیا
تو ایک ہی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا دے اور بدی کو
ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہوگیا
یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس کام کو خوف الہی سے عمل مین نہ لایا
اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم
مصمم سوا خوف الہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل
فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ
۲۱۵۷ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق اَبُوْھُرَیْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے تیار کر رکھا ہی اپنے
نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے
ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ذکر وسعت رحمت الہی بر بندگان

ھ ابو ھریرۃ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ ۲۱۵۸
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا
جسمین اپنے میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل
دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خاص ہو
دوسرے کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابو ھریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ۲۱۵۹
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اوسکے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے
بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین
یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین
کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہ ہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے
کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو
رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا ق ابو ھریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم ۲۱۶۰
نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی
طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود داری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر
نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو
بھوک پیاس نہین جسکا روزہ مین ھ انس ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق ۲۱۶۱
الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی
ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات
کرتے کرتے یہان تک نوبت پہنچا دینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول
اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز
تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب + حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا
وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ھ ابو ھریرۃ ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا ۲۱۶۲
لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے
روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ
پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا خ ابی ذر انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی ۲۱۶۳
الا فلا تظالموا بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا
خبردار ہو جاو ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اوسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہی
ھ ابو ھریرۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم مین ابوہریرہ رض سے ۲۱۶۴

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایہ مین رکھونگا اپنے
سائے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سائے کے سوا **ف** یعنی جو آپسمین للہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا
اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سائے مین ہونگے
۲۱۶۵ **خ** ابوھریرۃ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ
وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی
کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا وہ مرد جسنے آزاد آدمی کو بیچا
سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروا لیا اور اوسکی مزدوری نہ دی **ف**
۲۱۶۶ خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر **م** اَبُوْھُرَيْرَةَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا
اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے **ف** پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا او صفت کی اور جب مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور
میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی
۲۱۶۷ اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی **خ** اَبُوْھُرَيْرَةَ كَذَّبَنِيْ
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَ
لَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو
جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار
نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال آنکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو
برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال آنکہ
مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے
اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاری کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہی اور
۲۱۶۸ یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے **م** عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ
وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمارؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین سے

نہ جھکے اور البتہ لوگونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانونے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین

۲۱۶۹ ھ ابو هريرة لا ينبغي لعبدٍ لي ويروى لعبدي أن يقول أنا خير من يونس بن متّٰى مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یعنی کہنا کہ مین یونس بن متّٰی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا

۲۱۷۰ ھ ابو هريرة ما أنعمت على عبادي من نعمة إلّا أصبح فريقٌ منهم بها كافرين يقولون الكوكب وبالكوكب مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہوتے ہون کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نچھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے

۲۱۷۱ خ ابو هريرة ما زال عبدي يتقرّب إليّ بالنوافل حتّى أحببته فكنت سمعه الّذي يسمع به وبصره الّذي يبصر به ويده الّتي يبطش بها ورجله الّتي يمشي بها ولئن سألني لأعطينّه وإن استعاذني لأعيذنّه بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ ہوجاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی نہین رہتی اور بجز رضائے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکھ کان ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین بے اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندہ سب سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت بکمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہوکر

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ **شعر** ہمہ گو شیم تا چہ فرمائی + ہمہ چشیم تا نظر آئی + اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے
نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین او نکا غلط گمان ہی اسواسطے
٢١٧٢ کہ نفل کا کیا ذکر ہی وی لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین **خ** ابو هريرة مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ
صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا
ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جبکہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا **ف** یعنی جب مومن کا دوست جیسے
٢١٧٣ مان باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا **خ** اَنَسٌ وَّ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِي
وَيُرْوٰى مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا رَدَدْتُ فِي شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ مَا رَدَدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ
عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ
فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے
ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین
جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہی ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن یہمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا
سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہوا وسکو لازم ہی کہ
اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی
٢١٧٤ طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین ماری اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَاَلّٰى
عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبداللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا **ف** جسنے یون
کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کرڈالتا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو
اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے
٢١٧٥ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا
شَعِيْرَةً مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے سا

٢١٧٦ مشابہت کرتے ہیں حال آنکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں

بھی تجکو دیا کرونگا **ف** اس حدیث میں سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت

کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع

٢١٧٧ بیجا کاموں میں مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ

يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ

اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَ

اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ

لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ

قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مسلم میں

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت میں کہ ای آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو نہ پوچھا

بندہ کہیگا کہ ای میرے رب میں کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور

بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہیں کہ اگر تو

اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ کھلایا

بندہ کہیگا ای میرے رب میں کیونکر تمکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے

بندے نے تجہ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نتھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم

کے بیٹے تجسے مینے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب میں تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی

خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا

ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال آنکہ وہ مقدس ذات

٢١٧٨ سب احتیاجوں سے پاک ہی اس حدیث میں ادائے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی **م** اَبُوْ ذَرٍّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا

مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَ

لَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ

وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ

رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ

صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ

إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم
بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو
دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پونہچا سکتے کہ میرا کچھ
ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پونہچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ پونہچاؤ ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے
ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور
پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے
ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈال لیے یعنی ایسی
عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو
اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا بدلا
پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور
عاجزی اور خدا کی شوکت و شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کرمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا
نہ دنیا مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا
اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس پر میری سلطنت کی
کچھ رونق سو قوت نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیحساب کی مثال دی کہ اگر
تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب
سبب تمہارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ ٢١٧٩
وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ
بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا
وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمدؐ مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے نمار ڈالونگا
اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نغالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ بیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کے اطراف
جوانب کے کافر جمع ہو کر ین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے
بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین
سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافر ان پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین پھر چند چنگیز خان اور ہلاکو سکے

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہو کہ اس
امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین حال ظاہر

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْ جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارھوین باب مین حضرتؐ کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہو کہ حضرتؐ کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے
اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرتؐ نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرتؐ کی
٢١٨٠ زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہو تو ہوتے حضرتؐ کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے **ق** عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا **كَانَ** اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ
مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے
تو ہی شافی ہو صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے
٢١٨١ ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے **خ** اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ **قَالَهُ** عِنْدَ
اِسْلَامِ غُلَامٍ يَّهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهُ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرتؐ نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرتؐ کی خدمت کیا کرتا تھا **ف** ایک
یہودی لڑکا حضرتؐ کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرتؐ اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرھانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرتؐ نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کافر سے خدمت لینا درست ہو اور کافر کی عیادت جائز ہو اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہو بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
٢١٨٢ **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ بخاری مین ابوامامہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہو بہت ساستھرا بابرکت شکر
نہ ایسا شکر جو بیکار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نرہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہو حضرتؐ دعا کرتے تھے جب اونکا
٢١٨٣ دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہو **م** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ
فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ
وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے
روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہو جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو
قابو مین نکرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی
سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہو اور گھر بار کا خلیفہ ہو یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

اور مال اور گھر بار کی بُری اولٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ
2184 ٹوٹے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا حضرتؐ سفر کرتے وقت فرماتے **ق** ابن عمر وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ
وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور جب حضرتؐ سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہین خدا نے
اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے **ف** اسمین اشارہ ہے
2185 جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے **ق** انس اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرتؐ اکثر
کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری
ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
2186 مراد کمبخت عورت ہے اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطالب داخل ہین اسواسطے حضرتؐ اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **م** ابو هريرة
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقویٰ
2187 ممکن نہین اسواسطے حضرتؐ نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی **خ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ
بخاری مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارون کو انھین مین کر دے **ف** انصار
نے کہا یا حضرتؐ دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاوین تب حضرتؐ نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی
2188 غلام یا آشنا دوست **ق** انس اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیمؑ نے
2189 مکے کے واسطے دعا کی اور حضرتؐ نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے **ق** ابو هريرة اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کے
ف یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرتؐ کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی بیبیان اور حضرتؐ کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی
مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے انتقال تک حضرتؐ کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اوسی کتاب
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ اور حضرتؐ کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور
اوسی کتاب مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا

٢١٩٠ خ ابن عباس اللّٰهم اجعل في قلبي نورًا و في سمعي نورًا و في بصري نورًا و عن يميني نورًا و عن شمالي نورًا
و امامي نورًا و خلفي نورًا و فوقي نورًا و تحتي نورًا و اجعلني نورًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی
میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے
روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے
تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجھکو حق گھیرلے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے
٢١٩١ خ عايشة اللّٰهم ارحم عبادًا يعني عباد بن بشر و قاله حين تهجد في بيت عايشة فرفع صوته
فصلى في المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر حضرت صلعم نے فرمایا جب کہ حضرت
نے حضرت عایشہ رضہ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی
٢١٩٢ معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی ق البراء بن عازب اللّٰهم اسلمت نفسي اليك و وجهت
وجهي اليك و فوضت امري اليك و الجأت ظهري اليك رغبة و رهبة اليك لا ملجأ و لا منجا
منك الا اليك اللّٰهم امنت بكتابك الذي انزلت و نبيك الذي ارسلت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور منہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی
تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور
تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا ف حضرت صلعم نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو
٢١٩٣ ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی م سعد بن ابي وقاص اللّٰهم اشف سعدًا اللّٰهم اشف سعدًا اللّٰهم
اشف سعدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے
٢١٩٤ ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اونکو صحت حاصل ہوئی م ابو هريرة اللّٰهم اصلح لي ديني
الذي هو عصمة امري و اصلح لي دنياي التي فيها معاشي و اصلح لي اخرتي التي فيها معادي و اجعل
الحيوة زيادة لي في كل خير و اجعل الموت راحة لي من كل شر مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی
اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے
٢١٩٥ واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی م المقداد اللّٰهم اطعم من اطعمني و اسق من
سقاني مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے ف
٢١٩٦ جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے ق ابن مسعود اللّٰهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مدد کر میری اونپر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف
جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت صلعم نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا
ان پر پڑے تا کہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

۲۱۹۷ حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی م علیؓ و عایشةؓ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ
بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضیٰ
اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہی جیسے تو نے اپنی آپ
کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
۲۱۹۸ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے م ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ
تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہی
۲۱۹۹ جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے ق انسؓ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قالہ فِي
الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہہ کو برسا الٰہی ہکو
پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یارسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہین بدلی کا نشان نتھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یارسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے
کہ خدا مینہہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر
اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینہہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا
۲۲۰۰ م امِّ سلمةؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان ہو
اور بخش دے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کرے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند
۲۲۰۱ تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی م عایشةؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مُردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہی
۲۲۰۲ اسمین بشارت ہی مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق ابو موسیٰؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہی الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ
نے کہا مینے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین داخل کر

معجزہ بارش کا بدعائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف ابوموسی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھکو ابوعامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابوعامر کے زانو مین تیر لگا اوسی زخم سے
وہ مر گئے مینے یہ حال حضرتؐ سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرتؐ ابوعامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرتؐ میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرتؐ
2203 نے یہ دعا کی پھر ابوموسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابوموسی ہی کا نام عبداللہ بن قیس ہی **ق** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
2204 الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرتؐ
نے فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع مین حضرتؐ کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرتؐ
مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈاوے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکے
حج کرے اور حضرتؐ نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نتھی اونمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوا دیے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر منڈانے وہ یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوائیے حضرتؐ کو یہ بات پسند آئی کہ اونھون نے
حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار سر منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر کو تیسری بار رحمت نے
2205 جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْاَشْجَعِيُّ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا
مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے
چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور
ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرتؐ نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے
2206 اس میت کے ہوتا **ق** اَبُوْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک کو اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور بیہیر گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک کو اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف
سے ہوف ہر چند حضرتؐ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب
زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا ہے
۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ع ابو ہریرۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ
وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا
۲۲۰۸ خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ اس دعا کو سجدہ مین پڑھتے تھے ق عائشۃؓ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى دعاء عند وفاته بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقوں مین یہ حضرتؐ نے اپنی موت کے وقت دعا کی
۲۲۰۹ ف رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی ق اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
اَللّٰھُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ دعاء لانس بن مالك بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحانؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرتؐ نے انس
بن مالکؓ کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرتؐ کے خادم تھے دس برس کے تھے کہ اونکی مان یعنی ام سلیم نے اونکو حضرتؐ کی خدمت مین دیا
مصابیح مین روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرتؐ نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرتؐ
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرتؐ بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرتؐ نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ
انس نے تو حضرتؐ نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اونکے لڑکے
۲۲۱۰ پیدا ہوئے اور بصرے مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عائشۃؓ
اَللّٰھُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہون
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرتؐ کو مرض الموت
مین غش سے ہوش آیا تو حضرتؐ نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوس وقت مینے جانا کہ حضرتؐ نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرتؐ کا تھا
۲۲۱۱ اسکے بعد حضرتؐ نے کوئی کلام نکیا م عائشۃ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیری طرف سے خلق کو
سلامتی حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے والیک
یرجع السلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرتؐ سے صحیح روایت مین کہین اصل
۲۲۱۲ نہین پائی م علیؓ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي
فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ
لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ

وجهت وجهي واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع راسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوا تیرے تو میرا رب ہی مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو تیرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوؤن مین نہین ہدایت کرتا بہتر خوؤن کی سوا تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی تمام تیرے ہاتھون مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجسے قائم ہون اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرتؐ بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللہم سے اتوب الیک تک اور جب حضرتؐ رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہوگیا جھک گئے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرتؐ رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی اوسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرتؐ سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرتؐ التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب
۲۲۱۳ والخنزیر نہین لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین **ط** ابن عمر اللهم انت خلقت نفسي وانت توفاها لك مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم اسئلك العافية امر به رجلا ان يقول له اذا اخذ مضجعه مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تونے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہی اگر تونے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان مین رکھ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرتؐ نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے
۲۲۱۴ **ق** ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوسُفَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے
سب دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اونپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا
ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت صلعم نے
اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وہ بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت صلعم نے اونپر بد دعا کی

۲۲۱۵ م عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ
الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی
کہان وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہو گی ف جنگ بدر مین
حضرت صلعم نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافرون کا لشکر ہی اور حضرت صلعم کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے
قبول کی حضرت صلعم کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہو گا جو لوگون کو
میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون مسلمان رہتا ہی خالص عبادت ہو گی حضرت صلعم کو زیادہ اضطراب
یہی تھا کہ کہین دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صلعم
بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی
نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنے بے سامانی سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت صلعم کی دعا بیشک مقبول ہی

۲۲۱۶ خ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے
تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت صلعم نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو
زمین مین پھر تیری عبادت نہو گی یہ دعا حضرت صلعم نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ جنگ بدر کے دن خیمے
مین یہ دعا حضرت صلعم کرتے تھے تو ابوبکر صدیق رضی نے حضرت صلعم کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہی آپنے بہت سی کی التجا اپنے رب کی
تو حضرت صلعم زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہی اور پیٹھ پھیرتا ہی چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۲۲۱۷ م عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اوس بددعا کو اوسکے واسطے گناہون کی طہارت اور
ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعاے خیر ہو جاوے
اس سے کمال شفقت حضرت صلعم کی اپنی امت پر ثابت ہوئی

۲۲۱۸ م اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگون مین ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک

٢٢١٩ اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت ﷺ نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا **خ** ابن عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ
مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ **قَالَهُ** مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ خُزَیْمَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت ﷺ نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ
سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو
اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے
اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ
قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت ﷺ سے کہا تب حضرت ﷺ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب نہ سمجھے اونکو مار ڈالا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** ما درون را بنگریم و حال را + نی برون را بنگریم و قال را + اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہے کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسکے
یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم
٢٢٢٠ **ق** ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُ یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن ابن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
٢٢٢١ جو اوسکو چاہے **ف** حضرت ﷺ نے ایکبار امام حسن رضہ کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی **خ** اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا
فَاَحِبَّهُمَا وَیُرْوٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ
بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہے کہ الٰہی مین مقرر
ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونون حدیثون مین حسنین ع کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ حضرت ﷺ نے اونکی محبت اور
٢٢٢٢ اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد رحم اور کمال رحمت ہے **م** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا
وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا
عَصَفَتِ الرِّیْحُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے اندر کی بھلائی
اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اوسکی برائی سے
٢٢٢٣ پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت ﷺ کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی **م** ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی
وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام
سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی
٢٢٢٤ اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا **خ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا

کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری اور نکمی زیست سے اور
پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوس وقت
٢٢٢٥ آدمی کے ہاتھ پانُون کہے مین ہوتے نہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری او رمسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بھوت اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرتؐ پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف
٢٢٢٦ پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرتؐ نے یہ دعا کی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ اَنَسٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور
بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ
٢٢٢٧ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو م اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری
٢٢٢٨ دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے
عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ
اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ
اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذاللہ خاتمہ بد ہونا م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
صحیح مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا
٢٢٢٩ م اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور مین نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی
قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے ف علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل
جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب
اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نہ نفع کرے
٢٢٣٠ نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین دخل زیادہ پیدا کرنا م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور لوگوں کے مال میں طمع کرنا اور اپنے تقسیم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام
٢٢٣١ کاموں کو اختیار کرنا **ق** ابو بکر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا آلٰہی مینے
اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
نہایت مہربان ہی **ف** صدیق اکبر رضؓ سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرت صلعم نے
مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے **م** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ
قَالَهُ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْهِ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء ابن عازب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ آلٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہودیون نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو
اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا
ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت صلعم نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور
یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت صلعم نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون
جسنے موسی پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارئیے اور کالا مونہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی
بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول
ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے
آپس مین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور
مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت صلعم سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت صلعم نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا
پھر یہ حدیث نازل ہوئی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت صلعم سے کہا کہ
توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر
٢٢٣٢ اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت صلعم نے اوسکو سنگسار کروایا **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ
هٰذَا وَاُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْهِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ آلٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی مان کو آلٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی مان کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو
ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ میری مان مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو مینے
ایکبار حضرت کے حق مین اوس سے بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت صلعم کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری مان کے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت صلعم نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری مان
نے میرے جوتے کی جب سنی تو کہا ای ابو ہریرہ ٹھہر رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور
یون کہا کہ ای ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت صلعم کی
خدمت مین پلٹ گیا اور حال کہا تو حضرت صلعم نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت صلعم کی دعا قبول ہوگئی

٢٢٣٤ ق اَبُوْھُرَیْرَةَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّأْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلہی دوس کی قوم
کو ہدایت کر اور اونکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرتؐ نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی
٢٢٣٥ خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرتؐ کی خدمت مین آئی م عَلِیٌّ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَمَا آیَةُ
مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر اور ایک روایت مین ہی کہ آلہی مین تجسے ہدایت اور
راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہی تو
سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچاوے شرع پر چلا جاوے
ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہی داہنے
بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی غفلت دور ہو
٢٢٣٦ حضور دل حاصل ہوجاوے م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِیْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ
كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آلہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اونکے مُد مین جو مدینے
٢٢٣٧ سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مُد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ کے م اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ
اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ
لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا اُخِذَ اَوَّلُ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهُ
فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور
برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین آلہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور مقرر مین تیرا بندہ
اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے
دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے
اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی
برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرتؐ نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین
٢٢٣٨ ہوتی ہین سنت یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ يَمَنِنَا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین
آلہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرتؐ نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار
فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہی شام کا ملک تو مدینے کے اُتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور
نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ
٢٢٣٩ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا بعد

لابیہ بسر مسلم مین عبداللہ بن بسر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور
رحم کر اونپر یہ دعا حضرتؐ نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہی ف عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ ہمارے گھر تشریف لائے
اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت اپنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرتؐ سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرتؐ نے
۲۲۴۰ یہ دعا کی خ البراء بن عازبؓ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا
اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرتؐ دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے
کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہی یعنی قیامت مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے
موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرتؐ نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت
۲۲۴۱ کی زندگی کی مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے
گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا اچھا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے
۲۲۴۲ گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر ق جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ
حِيْنَ شَكَى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر
اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرتؐ نے جریر کے لیے کی جبکہ اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرتؐ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو
۲۲۴۳ شہسوار ہو گئے ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ
مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک
مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے
لیے اوسکے مُد اور اوسکے صاع مین اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ مکے
سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعر پڑھنے لگے تو مینے
یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ ہوا کرتی تھی حضرتؐ کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس
۲۲۴۴ ایک مکان ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرتؐ کی دعا سے وہان جاتی رہی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھہ برسا ہمپر نہ برسا ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرتؐ نے
۲۲۴۵ مینھہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب دعا فرمائی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اُگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے
اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی
ہر چیز تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی جنسے کے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گستی ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا
قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا
٢٢٤٦ سرگردان ہی **د** عَايِشَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ
اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وی جھوٹ جھگڑتے ہین الٰہی
٢٢٤٧ اپنے حکم سے مجھکو حق دین کی ہدایت کر جسمین خلاف پڑا ہی بیشک تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھانبنے والا ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو
شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اونکے درمیان والون کا
بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ مچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی
اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا
اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیرے ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل
کرے سو بخشدے مجھکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو
بخش جسکا تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے
راوی کو شک ہی کہ حضرت صلعم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یا لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت صلعم پڑھتے تھے جب کہ رات کو اٹھتے تھے تہجد کی

٢٢٤٨ نماز پڑھنے کو م أَبُو سَعِيدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ
الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر ای بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سچ اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو
اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور
عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل
٢٢٤٩ نماز مین پڑھے فرض مین نہین م أَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا
دَعَا بِهِ لِجُلَيْبِيبٍ وَامْرَأَتِهِ مسلم مین ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی
زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے
٢٢٥٠ حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب آیت اوتری کہ ای محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اونکے
٢٢٥١ واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین دعا کی ق أَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَ
بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهِ حِينَ اسْتَسْقٰى فَقِيلَ لَهُ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ
فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهُ عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور
درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہوگئین
٢٢٥٢ سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہم سے مینہہ کو روکے ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُودٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهُ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ
وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا
بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ
السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار
کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط
کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ
جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے
جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے
ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے

فاطمہ زہرا رضہ نے جب یہ سُنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بد دعا دی اول ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے
موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وہی لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیّہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین
جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے
٢٢٥٣ ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ دَعَا بِهٖ
لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءًا خ م بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے
آبوسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھادے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی
جبکہ اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی
٢٢٥٤ اکثر اونھین سے روایت ہی آبومسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق انس اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو
بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ
بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین
٢٢٥٥ یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو آلہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین م عبداللہ بن عمرو
اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی
٢٢٥٦ ای دلونکے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عبداللہ بن ابی اوفی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ
اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ای اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگادے کفار کے گروہون کو آلہی اونکو شکست دے
اور اونکو ڈگادے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے
٢٢٥٧ نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عایشہ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ
وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی جو حاکم ہو میری
امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو آلہی تو بھی اوسپر نرمی کر
ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نکرے حضرت کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے
٢٢٥٨ م جابر اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی اور اوسکے دونون
ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو
وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی گانسیون سے اپنی اونگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصابیح مین
جابر رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسی اضطراب مین
اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے

بالفتح آبیکہ آن وضو سازند

چھپائے ہو طفیل نے پوچھا کہ تیرے ربنے تیرے ساتھہ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھہ
توکیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے
اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت
ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہوگی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی
برکت اور حضرتؐ کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ ٢٢٥٩
وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی یے میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصارٰی نے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرتؐ
اور نصارٰی بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ اے محمدؐ کہہ دے لنسے کہ آؤ ہم تم بلاوین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین
اور جھوٹون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرتؐ نکلے امام حسن کا ہاتھہ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرتؐ کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصارٰی نے یے مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا
قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرتؐ نے اپنی بیبیون اور صحاب کو ساتھہ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے
نصارٰی پر حضرتؐ کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا
نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا نسبت ہی
قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرتؐ کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ
یہ کسی کا مذہب نہین خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَهٗ لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ ٢٢٦٠
فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہؓ کی بہن ہی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرتؐ پاس آنے کی اجازت
مانگی تو حضرتؐ نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرتؐ کے
گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہوکر حضرتؐ سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرتؐ کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہؓ یاد پڑین حضرتؐ غمناک ہوئے پھر یہ حدیث
فرمائی م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ ٢٢٦١
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے
لائق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے اس
رات کی خیریت اور اسکے بعد کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد کی برائی سے

الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرتؐ
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ
۲۲۶۲ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی م عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
قَالَهٗ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے
اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرتؐ قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عایشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرتؐ نے چھری
۲۲۶۳ لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا تَشْفِيْ سَقِيْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا كَانَ
اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسَبَّابَتِهٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بسم اللہ مٹی ہی ہماری زمین کی لپٹی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی ہمارے
بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرتؐ کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرتؐ سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاو ہوتا تو
حضرتؐ زمین پر کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھالیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرتؐ کی دعا کی برکت سے تھا
۲۲۶۴ اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ كَانَ يَقُوْلُهٗ عِنْدَ الْكَرْبِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی نہین کوئی
عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے
۲۲۶۵ عرش کا رب ہی حضرتؐ اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ
لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُوْلُهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی کوئی
روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اسکو
۲۲۶۶ ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا
بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین
اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی اور تنہا اوسنے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرتؐ نے صفا پر فرمایا ف جب مکہ فتح ہوا
۲۲۶۷ تب حضرتؐ نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور ہم کسیکی بندگی
نہین کرتے سوا اوسکے اوسی کی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہی
2268 کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت صلعم پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ
فِيْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون
خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون بیشک حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت صلعم کا معمول تھا
کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت صلعم
اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین تلبیہ
متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین ہی اگر کچھہ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عرب مین
پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت
2269 تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی م اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت صلعم نے حجة الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم
کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ
حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک — ترجمے سے آئے اوتر ارض تک
یعنی کہ اردو کی ہین کر قبا — شاہد تازی ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھا و خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھہ چھوڑیو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
ابھی تو بدعت مین ہا گر پھنسا — مونہہ تو محمد کو دکھاویگا کیا
[illegible] کی گم کر ہوس — عاقل دیندار کو نکتہ ہی بس
یا ربان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور
[illegible] — [illegible]
تیری ہی دھن روح کو ہر دم رہے — تیرے غم عشق مین خرم رہے
[illegible] — یا رب [illegible] قبول
خاتمہ با لخیر بحق رسول

خاتمة الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہے اوسنے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا انہون نے اوسکے مضامین کو احادیث مین صاف بتایا ہے پھر بھی جو باتین کہ ہماری سمجھ سے باہر تھین بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کر دین مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہے اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہون شرک و بدعت سے بچین اسلام کے ضروریات سے ہوشیار ہون تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھین اور جو عربی نجانتے ہون تو اردو ترجمہ مطالعہ کرین اس صورت مین چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا اچھے سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے تحفة الاخیار ترجمہ **مشارق الانوار** کے کوئی نتھی اسی سے جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم **محمد مصطفی خان** مرحوم نے یہ کتاب چھاپی ہے حق یہ کہ ادن دونون نسخون سے مسلمانون کو بڑا فیض ہوا اور لوگون کا بہت مطلب نکلا واہب العطایا ان دونون کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون میں سے کوئی نسخہ نہین ملتا اور مسلمانون کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب سید **امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ الله الواہب الغنی نے کہ اجرائے امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما کو اس امر خیر کے چھپانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخہ قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو اونمین پایا کیا اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ سے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا ہے اور دو حدیثین جو اون نسخون مین زیادہ پائین وہ اندر کتاب کے بڑھا دین اور اونپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہین لکھا ہے بلکہ رقم سیاقی اونکا نشان کیا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رمضان المبارک ۱۲۹۱ ہجری ہی چھپا اوسکا مطبع **نظامی** واقع کانپور مین تمامی کو پہونچا لہذا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائین فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگارون کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائین

قطعۂ تاریخ نتیجہ ریز فکر آسمان رفعت منشی محمد علیخان متخلص بنکہت

طبع فرمود عبد رحمن خان	بہر احباب تحفة الاخیار	مرحبا آفرین جزاه الله	صرف کرد اندران زر و دینار
بہمتش جملہ صرف دینداری است	نیت خیر دارد از ہر کار	حسن اخلاق نیک او صافش	نتوان کرد دا یکی ز ہزار
شکر صد شکر از توجہ او	مع فہرست نو شده طیار	وه چہ فہرست روکش مرآت	وه چہ فہرست ہینک انظار
وه چہ فہرست و نمای حدیث	وه چہ فہرست کاشف اسرار	حسن ترکیب او برمز لطیف	پرده بردار از رخ آثار
ہر حدیثی کہ خواہی اخذ کنی	ہر بیانیکہ اندروست براز	خوش لقا خوشنما و خوش تقطیع	خوشخط و خال ہمچو روی نگار
سطر پیچان بصفحہ صافش	زلف پیچیده بتان بعذار	مدتی رفت در نگارش او	با ہمہ سعی و کوشش بسیار
صرف گشتہ ہمہ سرشت دران	ذکر او بر زبان شود بیکار	یا رب این نسخہ گشتہ مطبوع	باد مطبوع طبع ہر دیندار
بوی سالش مشام نکہت را	عنبرین کرده چون نسیم بہار	ہمچو محبوب دلبر مطبوع	شد مزین مشارق الانوار

۱۲۹۱ ہجری

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

فهرست ابواب و فصول مشارق الانوار براے سهولت استخراج احادیث مطلوبه

۷ باب ۱ — در احادیث مصدره به مَن
۷ فصل — مَن شرطیه | ۳۸ فصل — مَن استفهامیه
۴۰ باب ۲ — در احادیث مصدره به اِنَّ
۴۰ فصل — اِنَّ مکسوره | ۹۱ فصل — اِنِّي بالکسر
۹۸ فصل — اِنَّا بالکسر | ۹۹ فصل — اِنَّهٗ بالکسر
۱۰۳ فصل — اِنَّهُم بالکسر | ۱۰۳ فصل — اِنَّهَا بالکسر
۱۰۵ فصل — اِنَّکَ بالکسر | ۱۰۷ فصل — اِنَّکُم بالکسر
۱۰۹ فصل — اِنَّکُنَّ بالکسر | ۱۰۹ فصل — اِنَّمَا بالکسر
۱۱۵ باب ۳ — در احادیث لا
۱۴۸ باب ۴ — در احادیث اِذا و اِذ
۱۴۸ فصل — اِذا | ۱۷۷ فصل — اِذ
۱۷۷ باب ۵
۱۷۷ فصل — ما نافیه | ۱۹۳ نوع اٰخر — ما استفهامیه
۱۹۷ نوع اٰخر — ما موصوله | ۱۹۷ نوع اٰخر — ما موصوله
۱۹۹ نوع اٰخر — ما موصوله | ۱۹۹ فصل — یا
۲۱۵ نوع اٰخر — یا | ۲۱۹ نوع اٰخر — اَيُّ و یا اَیُّها
۲۲۳ نوع اٰخر — برمنادی مؤنث
۲۲۸ باب ۶
۲۲۸ فصل — لَیسَ | ۲۳۳ فصل — نِعمَ و بِئسَ
۲۳۴ فصل — بَینَا و بَینَمَا | ۲۴۴ فصل — لَعَنَ
۲۴۷ فصل — لَو | ۲۵۳ فصل — لَو لا
۲۵۵ فصل — اِنْ و لٰکِن | ۲۵۹ فصل — حَتّٰی
۲۶۲ فصل — افعل التفضیل | ۲۶۶ فصل — کُلّ
۲۶۹ فصل — قَد | ۲۷۱ فصل — لَقَد
۲۷۸ باب ۷
۲۷۸ فصل — معرف بلام | ۲۹۹ فصل — اَیُّنا
۳۰۰ فصل — اَبْلُو | ۳۰۱ فصل — اَيُّ
۳۰۲ فصل — همزه استفهامیه | ۳۰۸ فصل — اَلا
۳۱۴ فصل — اَلَم | ۳۱۵ فصل — اَفَلا
۳۱۶ فصل — همزه واو | ۳۱۸ فصل — اَمَا
۳۲۱ فصل — مَثَل | ۳۲۴ فصل — اِیّاکُم و اِیّای
۳۲۵ فصل — اَنا | ۳۲۷ فصل — اسم فعل
۳۲۹ فصل — لام جارّه | ۳۳۰ فصل — لَم و لَن
۳۳۲ فصل — لَمّا | ۳۳۲ فصل — اَمّا
۳۳۸ باب ۸
۳۳۹ فصل — عدد | ۳۴۴ فصل — قسم بلفظ والذی
۳۴۷ فصل — قسم بلفظ واللّٰه | ۳۴۸ فصل — سین استقبال
۳۴۹ فصل — مضارع معروف | ۳۷۰ فصل — مضارع مجهول
۳۷۸ باب ۹
۳۷۸ فصل — ماضی معروف | ۳۹۹ فصل — ماضی مجهول
۴۰۳ فصل — حکایت نفس متکلم | ۴۱۰ فصل — هَل
۴۱۸ فصل — فعل امر
۴۵۲ باب ۱۰
۴۵۲ فصل — لام تاکید | ۴۵۵ فصل — در انواع شتّی
۴۸۷ باب ۱۱ — در احادیث قدسیه
۴۹۵ باب ۱۲ — در ادعیهٔ نبویه صلی الله علیه وآله وسلم

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

۱۰	تحقیق مفهوم بدعت و ذکر بعضی از بدعات	۲۷	ثواب پرورش دختران	۴۷	تحذیر از لذات دنیا
۱۷	فضیلت سهل طلبی قرض و معاف نمودن بعض آن	۲۸	ثواب حاجت روائی مسلم	۴۸	خبر ضعف اسلام و بشارت مستعلان دین
		۲۹	ثواب دعای اذان	۴۹	بیان علامات عشره قبل از قیامت
۱۷	فضیلت جنت دادن و بشارت صدیق اکبر رض	۲۹	احادیث فضائل تسبیح و تحمید و تهلیل	۵۰	فضیلت صدق و مذمت کذب
۱۷	بشارت تعمیر مسجد	۳۰	ثواب عبادت شب قدر	۵۱	عمل خیر سبب کشایش رزق ست
۱۷	بیان سزای کسیکه خود را بدست خود بکشد	۳۱	بیان اقسام شهادت	۵۲	بیشت نامه حضرت ص
۱۸	فضیلت خیرات مال اگرچه کمتر باشد	۳۲	تاکید عفو کراندن حقوق العباد	۵۲	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
۱۸	فضیلت حضور مساجد و نمازگزاری آنها	۳۳	بجز خدای تعالی قسم دیگری روا نیست	۵۲	عدم مواخذه بر وساوس بدون قول و فعل
۱۸	دعای بیداری شب و فضیلت نماز تهجد	۳۴	تحقیق متعه و بیان جواب شبهات	۵۴	دلیل فرضیت سلوک برادری
۱۸	فضیلت نماز جمعه با آداب	۳۴	در مذمت تعریف مداحی و بیان طریقهٔ مدح	۵۴	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
۱۹	فضیلت ثواب وضو	۳۵	بیان حقوق مهمان و همسایه و تاکید کف لسان	۵۴	معجزهٔ اخبار فتوح اسلام
۱۹	فضیلت حضرت عثمان رضی الله عنه	۳۵	امتناع نردشیر و چوسر و تختهٔ نرد وغیره	۵۶	بیان فرضیت احسان
۱۹	فضیلت حج مبرور	۳۷	امتناع نذر ممنوعه	۵۹	بیان رحمت الهی بر مومن و رسوائی کافرین و منافقین
۲۰	بیان عذاب قسم دروغ	۳۷	دعای مسافر وقت ورود منزل	۶۱	نفقهٔ اهل و عیال داخل صدقات ست
۲۲	بیان ثواب هادیان و عذاب گمراه‌کنندگان	۳۸	مصیبت مومن علامت رحمت الهی ست		بشرط نیت ادای فرض
۲۲	بیان عذاب باغیان تارکان جماعت	۳۸	فضائل یاری و امداد مسلم	۶۱	فضیلت حاکمان عادل
۲۲	بیان ترک نهی عن المنکر	۳۸	بیان افعالیکه سبب دخول بهشت اند و فضیلت صدیق اکبر رض	۶۲	مدح علاج بحجامت و قسط یعنی کوٹ
۲۳	بیان عذاب سوال بی حاجت	۳۹	بیان جنگ احد	۶۵	بیان شاکرین و کافرین نعمت
۲۳	بشارت طلبهٔ علوم دینیه	۴۰	بشارت بهشت برای عثمان رضی الله عنه	۶۸	نصائح عام در حجة الوداع
۲۴	ثواب ترویج امریکه شرعاً محمود ست و عذاب ترویج ممنوع شرعی	۴۰	بیان جنگ بدر	۷۰	قرض دادن بضمانت خدا و جواز اجل در قرض
۲۵	بشارت کلمه گویان	۴۱	بشارت مجاهدین	۷۴	معجزهٔ انطباق خبر آینده
۲۶	دلیل وجوب قراءت فاتحه و عدم فرضیت	۴۵	حرمت تصویرسازی و امتناع داشتن او در مکان	۷۵	در تعریف حلم و تامل
۲۶	ثواب درود خوانی	۴۶	مدینه مرجع مومنین و اشاره باینکه هنگام غلبهٔ	۷۶	بیان وبال دروغگویان که وضع احادیث
۲۷	ثواب نماز سنتهای پنجگانه		کفر هجرت بسوی مدینه باید کرد		کرده اند و تاکید تفتیش احادیث
۲۷	بیان عذاب مصورین	۴۶	تحقیق تقوی	۷۷	فضیلت حفظ نمودن نامهای باری تعالی و ترجمهٔ اسمای حسنی

٧٨ بیان وسعت رحمت الٰهی
٧٩ فضیلت ذکر الٰهی و برکت صحبت اهل الله
٨٣ فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
٨٤ ذکر خوارج
٨٦ قصهٔ حضرت موسی و خضر علیهما السلام
٨٨ بیان تحمل و عفو آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
٩١ دلیل ختم نبوت
٩٢ دعای حضرت در باب منافق مقبول نگشت
٩٥ معجزهٔ سلام نمودن سنگ
١٠٠ فضیلت اصحاب بدر رض
١٠٤ تبدیل ایدی بسبب تبدیل حکم
١٠٥ تاکید نگاهداشتن مال برای اولاد
و زیاده از سوم حصه خیرات نکردن
و معجزهٔ خبر آینده دادن و هیجان
واقع شدن و دعا برای اصحاب مهاجرین نمودن
١٠٧ معجزهٔ زیاده شدن آب
١٠٨ معجزهٔ خبر آینده و تطابق آن
١٠٩ بیان امامت صدیق اکبر رض بامر آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم
١١٠ بیان تفضیل امت محمدی از حدیث و انجیل
١١٢ هلاکت امت سابقه در جانب داری
١١٣ کیفیت تیمم و جواب از حنفیه رح
١٢٤ حیلهٔ دفع ربا با دخال جنس دیگر
١٢٥ قصهٔ فدک و عدم میراث پیغمبران علیهم السلام
١٢٥ بیان نصاب سرقه که در ان قطع ید شود
١٢٦ جواز سرود در شادی و نفی علم غیب از غیر خدا
١٢٦ معجزهٔ اخبار آینده بظهور آتش مدینه
١٢٧ معجزهٔ خبر آینده
١٢٨ خبر فتح قسطنطنیه قرب قیامت و ظهور حضرت
امام مهدی و نزول حضرت عیسی علیه السلام و قتل دجال
١٢٩ بیان نظم و نسق دین محمدی و تخلیط کتب یهود و نصاری
١٣٠ آداب خوراک و پوشاک وغیره
١٣١ معجزهٔ برکت طعام
١٣٢ ترغیب سخاوت و منع بخل
١٣٣ بیان عدم میراث پیغمبران و ضمنش قصهٔ فدک
١٣٤ وجوب محبت آنحضرت صلعم و علامات محبت نبوی
١٣٤ معجزهٔ زیادتی آب
١٣٥ تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و پسر
١٣٦ وجوب محبت انصار
١٣٦ عدم جواز قتل مسلم مگر بسه صورت
١٣٦ بیان حلم آنحضرت باوجود قدرت انتقام
١٣٨ عدم جواز سفر زن الا با محرم
١٣٨ دلیل حرمت سوگ
١٣٩ بیان حقیقت غرور و جواز خوش لباسی
١٤٢ فضیلت توطن مدینه و رنج کشی آنجا
١٤٣ در بیان حقیقت مذاهب اربعه فقهای اهل سنت
١٤٤ فضیلت ذاکرین
١٤٥ بیان اسمای خلاف شرع
١٤٧ امر گمان نیک داشتن وقت مرگ
١٥٠ بیان رحمت الٰهی بر مسلم نیکوکار
١٥١ مسائل سگ شکاری
١٥٤ آداب طعام خوردن
١٥٧ مسائل عقد امامت امیر المسلمین
١٥٩ حقیقت اجتهاد و وجه حصر مذاهب اربعه
١٦٠ بیان حال مومن و کافر بعد خروج روح از بدن
١٦١ مسائل دعوت ولیمه وغیره
١٦٢ ذکر خواب پریشان
١٦٢ امتناع گفتگوی آیات متشابهات
١٦٥ فضیلت درود و فضیلت حضرت بر جمیع عالم
١٦٧ معجزهٔ خبر فتوح ایران و روم و وقوع حوادث آینده
١٧١ سه کار است که بعد موت هم نفع آن باقی است
١٧٤ علاج ناشکری و غرور
١٧٥ معجزهٔ خبر فتح روم و ایران
١٧٦ نماز استخاره و دعای آن
١٧٧ استحباب قرآن بخوش الحانی خواندن
١٧٨ فضیلت عشرهٔ ذی الحجه
١٨٠ بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
و تیز قدم شدن اسپ بطی القدم
١٨١ ذکر سنت بودن تراویح و رد شبههٔ شیعه
١٨١ مدح نرم مزاجی و مذمت بدخلقی
١٨٢ رد شبههٔ نصاری که پیغمبر شما زنان بسیار داشت
١٨٣ وجه افضلیت اعجاز قرآن مبین بر معجزات
انبیای سابقین
١٨٤ در عذاب تارکان زکوة
١٨٥ در عذاب تارک زکوة و بیان حماقت بخیلان
و نصائح مسلمانان
١٨٦ فضائل وضو
١٨٧ بیان تقدیر و حل شبهه منافیت عمل با تقدیر

۱۸۷ ذکر بعد از وضو

۱۸۸ نماز پنجگانه کفارهٔ گناهان

۱۸۸ بیماری و تکالیف کفارهٔ گناهانست

۱۸۸ ثواب درخت نشانیدن

۱۹۰ شناعت خلفای بدعت کوشش و مجاهدت نمودن با ایشان

۱۹۱ زکوة موجب نقصان مال نیست و عفو ظلم سبب ذلت نه

۱۹۱ معجزهٔ زیادتی شیر

۱۹۷ اقتدای حضرت صلعم پس صدیق اکبر رضی

۱۹۸ امکان تهذیب اخلاق که اول تکلیف و ریاضت ست و آخر ملکه اش و عادت

۱۹۹ بیان جواز سرود مشروط

۲۰۰ فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه

۲۰۱ تمثیل آفتاب بساعت یعنی گهڑی

۲۰۴ فضیلت ایمان و جهاد

۲۰۶ فضیلت اصحاب و رد که خلفای اربعه گروه ایشانند

۲۰۷ بدون ایمان برادری با پیغمبر بکار نمی آید

۲۱۱ معجزهٔ خبر آینده و بوقوع فتح ایران و دفع قطاع الطریق در عرب

۲۱۲ فضیلت حضرت مرتضی علی رضی و رد شبههٔ شیعه

۲۱۴ حاجت سوال در سه صورت

۲۱۶ تهمت افک عایشه صدیقه علیها السلام

۲۱۸ اکثریت زنان در دوزخیان بسبب لعنت گوئی و ناشکری شوهران

۲۲۰ تاکید طلب حلال

۲۲۴ عرق آنحضرت مثل عطر خوشبو دار بود

۲۲۵ بیان اثر سحر بر آنحضرت صلعم و نه انتقام گرفتن از ساحر باوجود قدرت

۲۲۷ خوف آنحضرت از ریح و ابر

۲۳۴ تاکید تکرار قرآن همیشه و نمودن و شناعت غفلت که بسبب نسیان ست

۲۳۵ فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه

۲۳۵ بیان کسانیکه بعد حضرت صلعم مرتد شدند و رد شبههٔ شیعه

۲۳۶ فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه

۲۳۶ فضیلت صدیق رضی و فاروق رضی و اشارهٔ خلافت ایشان

۲۳۶ بشارت بهشت فاروق اعظم رضی را

۲۳۹ قصهٔ معراج

۲۴۴ در مذمت آرایشی که بعجب و غرور و تبختر کشد

۲۴۵ ممانعت قرار دادن مساجد قبور را و نهی از افعال شرکیه بر قبور

۲۴۵ امتناع و شناعت والدین بیع برای غیر رضا و حمایت اهل بدعت و تعزیر نشانیدن ایشان یعنی لعنت بر فاعلین ایشان

۲۴۸ در معصیت اطاعت کس نباید کرد

۲۴۹ قصهٔ مسیلمهٔ کذاب

۲۵۰ فضیلت ایمان فارسیان و بیان باریک بینی و دور بینی شان

۲۵۱ امر وزن کردن غله وقت بیع و شرا و عدم وزن کردن وقت خرج

۲۵۲ گواه بر مدعی و قسم بر مدعا علیه و فایدهٔ طلب گواهان

۲۵۳ فضیلت مسواک پنجگانه کردن

۲۵۶ فضیلت صبر

۲۵۶ قصهٔ جنگ موته و امارت خالد باجماع و دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر که باجماع حاصل شده

۲۵۷ بیان اصول علاج فن طب و آنکه فصد و حجامت در کدام روزها درست ست و در کدام ممنوع

۲۵۸ بیان روزهٔ نهم و دهم محرم

۲۵۹ خیریت قرون ثلثه و ظهور بد دیانتی بعد آنها و بیان حقیقت بدعت

۲۶۱ فضیلت روز جمعه بجهت خصوصیت او بنوع انسان

۲۶۲ کاهلی در نماز عشا و فجر از علامات نفاق ست

۲۶۲ فضیلت دوام عبادت

۲۶۳ فضیلت اعتدال در عبادت

۲۶۷ گناه پوشیده را نباید ظاهر ساخت

۲۶۷ اعانت مردم هم در صدقات داخل ست و بیان اقسام صدقات

۲۷۰ بیان فضل انصار و فضل اصحاب

۲۷۳ بیان بعضی از کیفیت معراج

۲۷۴ امتحان نمودن علمای یهود و صدق نبوت آنحضرت صلعم را

۲۷۴ حدیث شفاعت و تحقیق اینکه شفاعت حضرت بر شش قسم ست

۲۷۵ فضیلت ذکر کلمات اربعه

۲۷۵ بیان مصائب کشتی مومنین امم سابقه و خبر فتوح اسلام و وقوع آن که از عمدهٔ معجزات ست

۲۷۶ بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و نخواستن هلاکی شان

۲۷۶ دلیل فرضیت جمعه
۲۷۷ دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر رضی الله عنه
۲۷۹ حدیث جبرئیل و دران حقیقت اسلام
وایمان و احسان که عبارت از تصوف
و درویشی ست مذکورست
۲۸۱ در بیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری
۲۸۲ بیان خیار مجلس بیع و توقف برکت بیع بر راستی
۲۸۳ قصه لعان هلال بن امیه
۲۸۴ کراهت جرس گهنگرو
۲۸۴ جواز فریب در جنگ
۲۸۷ بیان حقیقت ربا یعنی سود و بیاج
۲۸۷ بیان رؤیای صالحه و خواب پریشان و
اینکه خواب سه قسم ست
۲۸۸ فضیلت حاجت روائی محتاجان
۲۸۹ بیان منافع شونیز یعنی کلونجی که دوای هر بیماریست
و حل شبهه بعضی از ملحد مزاجان که دوای گرم
چگونه امراض حاره را مفید خواهد بود
۲۹۰ اعتبار صبر بر ابتدای مصیبت ست
۲۹۰ بیان مکفرات معاصی
۲۹۱ بیان ضیافت
۲۹۱ فضائل طهارت و تحمید و تسبیح و نماز و روزه
و صدقه و صبر و قرآن
۲۹۲ جزای حج مبرور بهشت ست
۲۹۳ شمار گناه کبیره که هفده اند
۲۹۵ مدح قوت ایمانی و تحریص بر امور خیر و تحذیر از
سستی و کاهلی

۲۹۵ فضیلت کسیکه ماهر قرآن ست و ثواب کسیکه
زبانش می پیچد
۲۹۷ بشارت محبت خدا و رسول
۲۹۹ وتر یک رکعت ست و سه هم آمده
۳۰۳ حقیقت غیبت
۳۰۴ امت محمدی نصف اهل بهشت خواهد بود
۳۰۵ دلیل امتناع محفل تعزیه داری
۳۰۵ حدیث عسیله که در فقه مشهورست
۳۰۷ دور شدن گناهان از نماز پنجگانه
۳۰۷ حدیث ذوالیدین و بیان سهو آنحضرت در نماز
۳۰۸ بیان ثواب صد بار سبحان الله گفتن
۳۰۹ تسبیح فاطمه رضی الله عنها که برای دفع عاجزی ماندگی
مجرب ست
۳۰۹ بهشت جای ضعفا و دوزخ مقام متکبران خلق
۳۱۰ اعمال سه گانه که محو خطایا و رفع درجات نماید
۳۱۲ فضیلت فاطمه زهرا علیها السلام
۳۱۴ بیان حرمت سجده قبور
۳۱۷ متورم شدن پای حضرت از کثرت قیام شب
۳۱۴ شکایت کردن شتر بحضور آنحضرت و امر شفقت
بر حیوانات
۳۱۹ فضیلت ذاکرین
۳۲۰ بهترین صدقه وقت صحت و امید زندگی ست
نه که در حالت نزع
۳۲۱ امتناع طلب مغفرت برای ابوطالب
۳۲۲ در وجوب نهی عن المنکر و آنکه متقیان با عاصیان
در صورت عدم امتناع در عذاب شریک اند

۳۲۳ مومنان باهم مثل اعضای بدن اند شریک رنج و راحت
۳۲۴ حقوق راهها
۳۲۶ دلیل سیادت آنحضرت از انجیل
۳۲۶ جواب اعتراض نصاری بر جهاد و اثبات
نبوت آنحضرت از زبور
۳۲۸ اجتناب از مواقع تهمت و اظهار برائت خود از آن
۳۲۹ نوافل مشروط بنشاط اند در حالت ملال نباید
۳۳۰ بیان شفقت حضرت بر امت خود که دعای
یقینی الاجابة را برای شفاعت شان
ذخیره ساخت صلی الله علیه و آله وسلم
۳۳۳ در مشورت عیب اهل معامله بیان کردن
جائزست
۳۳۴ در رفاقت و نوکری دعا کردن با کفار جائز نیست
۳۳۶ عمل بر حدیث الثقلین بجز اهل سنت نصیب
دیگری نیست
۳۳۹ حرمت لباس باریک برای زنان
۳۴۱ حلاوت ایمان سه چیزست و بیان علامت
محبت خدا و رسول
۳۴۲ بقای رسوم اربعه جاهلیت درین امت
۳۴۲ علامت نفاق و تقسیم منافقین
۳۴۳ جواز قتل پنج جانور موذی و در حرم نیز
۳۴۴ بیان هفت کس که در قیامت زیر سایه عرش باشند
۳۴۵ ترغیب سلام علیک گفتن و آنکه سلام سبب محبت ست
۳۴۶ کسر صلیب و قتل خوک و وضع جزیه و کثرت مال
در وقت نزول حضرت عیسی خواهد بود
۳۴۷ فضیلت فاروق اعظم رضی یعنی گریختن شیطان از وی

٣٤٨ معجزهٔ اخبار فتوح ملکها و وقوعش
٣٤٩ معجزهٔ اخبار ریح آینده یعنی آندهی
٣٤٩ امتناع سماع سخنان نحوکه مخالف اجماع امت باشد
٣٥٠ گریهٔ حضرت در باب اخذ فدیه از اسیران بدر و اجتهاد و عمل بر رای آنحضرت را صلی الله علیه و آله وسلم
٣٥١ کیفیت غسل حیض
٣٥١ بیان درجهٔ شهادت
٣٥١ مذمت نفاق و دو روئی
٣٥٠ حدیث تمیم داری بیان قصهٔ دجال که بچشم خود او دیده
٣٥٢ جواز اشک ریزی و حزن قلب
٣٥٤ معجزهٔ خبر فتح عرب فارس و روم
٣٥٥ وقوع حکومت نصاری عنقریب قیامت
٣٥٥ قصهٔ حضرت اویس قرنی رحمة الله علیه
٣٥٨ بیان مراتب امامت
٣٥٩ تمثیل مال و اولاد و عمل اینکه جز عمل در گور غمخواری نیست
٣٥٩ مبادلهٔ فرشتگان اخبار نویس
٣٦٠ حدیث شفاعت کبری و مقام محمود
٣٦٢ مذمت تهمت کنندگان انبیا و اولیا
٣٦٤ فضیلت نماز چاشت
٣٦٤ ترغیب خیرات و ترهیب ادخار
٣٦٦ بیان وسعت رحمت الهی
٣٦٧ نصف اهل بهشت امت محمدی خواهد بود
٣٦٧ خبر دوازده حاکم که بعد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم خواهند بود

٣٦٨ ندای اهل جنت بقای نعم
٣٦٨ رفع امانت داری و ظهور بد دیانتی
٣٦٩ فضیلت آخر شب که وقت استجابت دعاست
٣٦٩ خبر رفتن بنی امیه
٣٧٢ در نکاح زن دینداری را بر مال و نسب و جمال مقدم باید داشت
٣٧٢ تعداد فرشتگان گشندهٔ دوزخ
٣٧٤ گواهی امت محمدی بر دعوی نوح علیه السلام
٣٧٤ عجلت در دعا مانع قبولیت دعاست
٣٧٦ بیان الزام نصاری بسبب ترک ختنه
٣٧٦ معجزهٔ اخبار شهادت زید و جعفر و عبدالله و انطباق آن
٣٧٧ بیان قبول توبه اگرچه چند بار توبه شکسته باشد
٣٧٩ دلیل فضیلت امت محمدی بر امت موسوی و عیسوی از حدیث و انجیل
٣٨٠ مذمت حریص تعریف غازی گمنام که در اطاعت امیر باشد
٣٨٢ السلام علیک کردن سنت آدم علیه السلام
٣٨٢ علامت ذائقهٔ ایمانی
٣٨٦ دلیل امتناع ساختن امام قائم و منهدی غوث الاعظم
٣٨٧ ثواب خیرات ضائع نمیشود اگرچه بناداستگی بیموقع صرف شود
٣٨٨ بیان ابتدای آفرینش عالم
٣٩٣ قصهٔ قبولیت توبهٔ کسیکه خون صد کس ناحق کرده بود
٣٩٥ قصهٔ درویش و ساحر و کرامت طفل و ظهور هدایت الهی

٣٩٩ دلیل عدم جواز علم رمل و غیره
٤٠٥ خواب انبیا علیهم السلام حق باشد اگرچه گاهی در امر مشتبهای افتد و همچنین مکاشفات اولیا
٤٠٧ حکایت ابو ذرع بروایت حضرت عائشه در قصهٔ یازده زن
٤٠٩ کراهت طبیعی حضرت از خوردن سوسمار یعنی گوی
٤٠٩ جواز زیارت قبور بعد امتناعش
٤١٠ نوازش فرمائی حضرت در باب امت خویش که بشرف صحبت نرسیده
٤١١ در فضیلت جهاد
٤١١ حدیث رویت الهی و ذکر دوزخ و بهشت و صراط و قصهٔ شخصیکه بعد از همه در بهشت خواهد رفت
٤١٦ بیان جزای کذاب و زانی و سود خور و تارک عمل بر قرآن
٤١٧ شنیدن آنحضرت اشعار امیه را
٤١٨ جواز رد هدیهٔ مخلوط و کراهت زیادتی مهر و صرف نفقه
٤١٨ قصهٔ طلب قرطاس و رد شبههٔ شیعه
٤٢٢ ذکر گناهان کبیره
٤٢٣ تفصیل جواز مدح و عدم جواز آن
٤٢٣ معجزهٔ خبر آینده و تکثیر آب
٤٢٣ معجزهٔ ادای قرض جابر و کم نشدن خرما
٤٢٤ حرمت نوحه گری
٤٢٥ کراهت لباسیکه در حضور دل خلل اندازد
٤٢٦ وجوب تعدیل ارکان
٤٢٦ در صورت عدم قدرت ادای نذر واجب نیست
٤٢٧ تعلیم طریق معامله با زنان

۴۲۸	سفارش موجب ثواب ست	۴۵۵	تاکید نماز جمعه و وعید شدید بر تارک آن	۴۷۸	نامهٔ حضرت ص بسوی هرقل پادشاه روم
۴۲۹	معجزهٔ شق القمر و دفع شبهات	۴۵۷	حرمت اکل درندگان		و ذکر قصهٔ آن مفصلا
۴۳۰	معجزهٔ اخبار حوادث آینده و تطابق آن	۴۵۸	محبت خدا و رسول عمده وسیلهٔ نجات ست	۴۸۱	خدا را بچشم در دنیا نتوان دید [illegible]
۴۳۱	جواز رقیه یعنی منتر که دران شرک نباشد	۴۵۹	سود در کمی زیادتی با تمامی جنس ست و چون	۴۸۷	بیان تعیین ساعت مقبوله روز جمعه
۴۳۱	ثواب نفع رسانی مسلمین		جنس دیگر شد سود نماند	۴۸۸	ذکر وسعت رحمت الهی بر بندگان
۴۳۱	ذکر حلم و سخاوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم	۴۵۹	ذکر محبت آنحضرت که با عایشه صدیقه رضی الله عنها داشت	۴۹۵	دعا بعد از فراغ طعام
۴۳۵	بیان ثواب قرائت قرآن و فضیلت	۴۶۰	بیان اختلاف مجتهدین درین که ترک صلوة	۴۹۵	دعای وقت سفر
	سورهٔ بقره و سورهٔ آل عمران		کفر ست یا نه	۴۹۶	دعای وقت رجوع از سفر
۴۳۷	قاعدهٔ شکرگذاری و دفع حسد	۴۶۱	بیان دو سوره اینکه سورا بر داشتن از تقاضای ایمان نیست	۴۹۶	دعای حضرت ص که رزق اهل بیت نبوی
۴۴۲	ذکر خوارج	۴۶۲	حقوق اسلام		بقدر بقای حیات باشد
۴۴۴	کسی را ابو القاسم گفتن روا نیست	۴۶۳	دعای پس غیبت مقبول ست	۴۹۷	دعای وقت خواب
۴۴۴	فضیلت اهل ذکر	۴۶۳	ثواب نان و نفقهٔ اهل و عیال از خرج جهاد	۴۹۷	دعای بعد فراغ از طعام دعوت
۴۴۵	دعای شفای مرض		و عتق و صدقه افضل ست	۴۹۸	معجزهٔ بارش ابر بدعای حضرت صلی الله علیه وسلم
۴۴۶	سبب تاکید ظرف پوشی	۴۶۴	مدح گمنامی و خاکساری	۴۹۹	دعای جنازه که جامع صنوف مطالب ست
۴۴۷	میانه روی اختیار کردن	۴۶۵	امر طلب خیریت دارین و نخواستن عذاب دنیا و آخرت	۵۰۰	ادعیه که آنحضرت ص درون نماز میفرمود یعنی
۴۴۷	دعای جامع مطالب دارین	۴۶۵	فضائل دعای سید الاستغفار		بعد توجیه و در رکوع و سجود و بعد تشهد
۴۴۷	تعلیم دعا با کلمات توحید تمجید	۴۶۶	فضیلت صلوة چاشت که آنرا صلوة اوابین گویند	۵۰۱	دعای وقت خواب
۴۴۹	ترغیب زهد و قناعت	۴۶۶	فضیلت جماعت بست و پنج درجه یا بست و هفت درجه	۵۰۳	دعای وقت وزیدن هوای سخت
۴۵۰	باید که متصل امام در صف اهل علم باشند	۴۶۷	فضیلت جماعت	۵۰۴	دعای وقت دخول بیت الخلا
۴۵۱	امامت صدیق در حیات آنحضرت صلی الله علیه وسلم	۴۶۸	منافع قسط یعنی کوٹ و عود هندی یعنی اگر	۵۰۵	دعای بعد تشهد و درود
۴۵۲	فضیلت علی مرتضی رضی الله عنه	۴۷۰	قصهٔ دجال و یاجوج و ماجوج	۵۰۸	دعای وقت تهجد
۴۵۳	در قیامت میان جانوران هم انصاف خواهد شد	۴۷۰	تخمین و اندازه کردن اوقات نماز هرگاه که روز	۵۱۱	ذکر مباهله و فضیلت اهل بیت و رد شبههٔ شیعه
	چه جای آدمیان		برابر یکسال یا یکماه یا یک هفته یافته شود	۵۱۱	دعای شام و صبح
۴۵۴	قدم بقدم شدن عوام این امت مر یهود و نصاری را	۴۷۳	در فساد زمانه باصلاح نفس خویش مشغول باید شد	۵۱۲	دعای کرب و شدت
۴۵۴	شیوع اموال محرمه		و از قول و فعل عوام سکوت باید ورزید	۵۱۲	ذکر بعد نماز
۴۵۴	شیوع خانه جنگی و خونریزی بلا سبب	۴۷۶	علم غیب مخصوص بخدا ست و رد شبهات عوام	۵۱۳	وظیفهٔ بعد نماز

صحتنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	مردوہ	مردود
۹	۴	وَجَبَت	وَجَبَتْ
″	۱۲	شَیٔ	شَيْءٌ
″	۱۳	بتلاء ونگا	بتلاوونگا
۱۱	۸	اِتْلَافُهَا	اِتْلَافَهَا
۱۲	۲۷	مُحِيطًا	مُحِيطًا
۱۳	۵	صُبُّ	صُبَّ
″	۲۲	حَقُّ	حَتّٰی
۱۴	۱۳	اَلطَّلَعَ	اَلْمَلَعَ
۲۶	۱۶	رکھے ز	رکھے نہ
۱۷	۹	جُنُ	جُوُ
″	۲۳	قَتَلَ	فَقَتَلَ
″	۲۴	تَحَتَّق	تَحَتّٰی
۱۸	۴	اَلْحُصَيْب	اَلْحُصَيْب
″	۱۷	تَبُوُتِ	تَبُوُّتِ
″	۲۰	لَقَا	لَغَا
۱۹	۳	تُحَبِيْهِ	اَحْبِبْهِ
″	۲۲	جَهَرَ	جَحَرَ
۲۲	۱۰	فَلْيَغَيِّر	فَلْيُغَيِّرْ
۲۴	۲۰	يَعْنِي	يَعْنِي
۲۶	۲۳	ملل	حلال
۲۸	۲	مَعَاذُ	مُعَاذُ
″	۲۵	حفرت	حضرت
۲۸	۱۳	غَدًا	نَدًا
۲۹	۵	اَنَآ	اَنَا
″	۱۰	مُحَمَّدٌ ابْنُ مَسْلَمَةَ	مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
۳۱	۹	بَیِّنَة	بَیِّنَةٌ
۳۲	۶	اُسْجُدُ	اُسْجُدْ
۳۴	۷	لَامُحَالَةَ	لَامَحَالَةَ
″	۲۱	فَلْيَتَكَلَّمْ	فَلْيَتَكَلَّمْ
″	۲۵	بدسلے	بدلے
۳۵	۱۳	اَلْجَرِيْرَةَ	اَلْحَرِيْرَ
″	۱۹	ناحق مال	ناحق مال
۳۶	۱	آدمی	آدمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۲	رَنٰی	زَنٰی
۳۷	۷	شَیْءٍ	شَیْءٌ
″	۲۵	یَبُؤُس	یَبُوْس
۴۰	۱۸	تَصِلِ	تَصِلَ
۴۳	۱۵	مَلَكَ	مَلِكَ
″	۲۷	یُغْلِی	یَغْلِی
۴۵	۱۸	نسے	ہے
۴۸	۲	بَدَاَ	بَدَأَ
″	۲۴	سیے	دیسے
۴۹	۵	لگے ہوگے	لگے ہوئے
″	۱۲	وَالدُّهَا	وَالدُّخَانُ
۵۰	۳	جَابِرُ	جَابِرُ
″	۱۲	مِنُ ابْنِ	مِنِ ابْنِ
″	″	مجرالدم	مَجْرَى الدَّمِ
″	۱۵	الهدى الاعور	الهدى الاعور
۵۱	۱	اِنَّ الْعَبْدَ	اِنَّ الْعَبْدَ
″	۶	اَبُوْهُرَيْرَةَ	اَبُوْهُرَيْرَةَ
″	″	كيتكلم	لِيَتَكَلَّمْ
۵۲	۵	چودہویں	چودھویں
۵۳	۱۸	اَلْخَمْرَ	اَلْخَمْرُ
″	۲۴	اَمَّا	اَمَا
″	۲۶	وَاَصَمَّهُم	وَاَصَمَّهُمْ
۵۴	۱۸	سَيَبْلُغُ	سَيَبْلُغُ
″	″	مِنْهَا	مِنْهَا
۵۶	۲۶	يَنْظُرُوْ	يَنْظُرُ
″	″	اَعْمَالَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
″	۸	تَسْتُرُ	تَسْتُرُ
″	۱۹	الْقِرَدَتَ	الْقِرَدَةَ
۵۸	۱۲	بَعْدِ	يَعْدِ
۵۹	۱۱	اَنَا	اَنَا
۶۱	۱۳	اورعایت	روایت
۶۳	۱	عُمَرُو	عَمْرُو
″	۲۳	تَدْخُلَ	تَدْخُلُ
۶۴	۳	لَيَتَرَاؤُنَّ	لَيَتَرَاءَوْنَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۲	تَتَرَاؤن	تَتَرَاءَوْنَ
″	۹	يَغْلِي	يَغْلِي
۶۵	۱۱	شَیْءٍ	شَیْءٌ
″	۱۲	فَالَ	قَالَ
″	۱۴	هَيْئَتِه	هَيْئَاتِه
″	۱۶	تَكُنُ	تَكُنْ
″	۱۷	اِنَّمَا	اِنَّمَا
″	″	هٰذَا الْمَالُ	هٰذَا الْمَالَ
۶۹	۵	فَشَكَرُ	فَشَكَرَ
″	۱۲	فَاقْتَصَادٌ	وَالْاِقْتِصَادُ
″	۱۷	دُوْنَكَ	دُوْنَكَ
″	۲۲	اُثْنِي	اُثْنِي
۶۹	۲۶	تَعَلَّمْ	تَعَلَّمُوْا
۷۰	۶	وَالْمُشْبَةَ	وَالْخَشْيَةَ
۷۱	۲۱	يَبْلُغَ	يَبْلُغُ
″	۲۵	پوچھلی	پوچھا یا
۷۳	۹	تَمُوْنَ	تَمُوْنَ
″	۱۴	فِیْ	فِی
″	۱۹	فَيُرَجِعُوْنَ	فَيُرْجِعُوْنَ
″	۲۷	الْجَنَّةِ	الْجَنَّةِ
۷۴	″	الْقَيْس	الْقَيْسِ
۷۶	۳	ممتين	ممتنين
۸۱	۵	وَانْبَتَتْ	وَاَنْبَتَتْ
۸۲	۱۷	حَرَمَهَا	حَرَمَهَا
″	۲۶	باآبار	بار بار
۸۴	۱	الْقِيٰمَة	الْقِيٰمَةِ
″	۶	يَدَّعُوْنَ	يَدْعُوْنَ
″	۱۲	ڈراہی	ڈرائی
″	۲۱	لَابَرَّ	لَابَرَّةَ
۸۵	۷	اَتَيَا	اَتَيَا
″	۲۱	حَمَلُوْنَا	حَمَلُوْنَا
″	۲۲	تُوَاخِذْنَا	تُوَاخِذْنِي
″	۲۴	بَرَأْسِه	بِرَأْسِه
۸۸	۱۳	تونادان جوکر	تونادان ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۹	۸	اوسکو	اوسکو
″	۱۴	پڑھر	پڑھ
″	۱۸	عَايِشَةُ	عَائِشَةُ
۹۰	۱۶	قِرَاءَةُ	قِرَاءَةٌ
″	۱۹	قرنان	قربان
۹۱	۲۱	خبیل	خلیل
۹۲	۴	اِنِّی	رَاَی
۹۴	۲	اور علمکم	اور اعلمکم
″	۳	فِیْ	فِی
″	۴	الصَّبِيّ	الصَّبِيّ
۹۵	۸	اَحَبَّ	اَحَبُّ
۹۷	۱۸	کرلیگا	کرلیگا
″	۲۳	مَفْصِلِ	مَفْصَلِ
۱۰۰	۲۴	پر	مین
۱۰۱	۸	عَمْرُو	عَمْرٍو
۱۰۳	۵	قَسَمًا	قَسَمًا
″	۲۴	تُنْكِرُ	تُنْكِرُ
۱۰۵	۵	غَيْرَ	عَمْرَ
۱۰۸	۶	تَغْلِبُو	تَغْلِبُوْا
″	۲۶	وَاَيْتَنَا	رَاَيْتَنَا
″	″	فَصُوْمُ	نَصُوْمُ
۱۰۹	۹	اِنَّكُمْ	اِنَّكُمْ
″	۱۹	تُوُفِّيَ	تُوُفِّيَ
۱۱۲	۱۹	مینے تیر ظلم	مینے تیرے ظلم
۱۱۴	۱۹	جحش	جحش
۱۱۵	۸	يَلْبَسُ	يُلْبَسُ
″	۱۸	مروایت	روایت
۱۱۷	۲۳	تَنَاجَشُو	تَنَاجَشُوْا
۱۲۱	۷	ندبد	ندبد
″	۱۹	نَشْتَرِ	تَشْتَرِ
۱۲۵	۵	دینار	دینار
۱۲۸	۳	اَقِيْمَتِ	اُقِيْمَتِ
″	″	وَاَفْهَمُ	وَاَمَّهُمْ
″	۴	لَانُذَابَ	لَانُذَابَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۲۷	ضُحِيُ	ضُحِي
۱۳۵	۱۵	توبہ	تویہ
۱۳۷	۹	اَلْبَرَاءُ	اَلْبَرَاءُ
〃	۱۶	نگا	ننگا
۱۳۸	〃	م	ق
۱۴۰	۱۳	يَدُخُلَنَّ	يَدْخُلَنَّ
۱۴۱	〃	تَقُوْمُ	تَقُوْمَ
۱۴۲	۱۲	لیوے آمین	لیوے کہ آمین
〃	۲۰	کہ ہاتھ سے	کہ شاید ہاتھ سے
۱۴۴	۱۱	هٰذَا الْيَوْمَ	هٰذَا الْيَوْمَ
۱۴۵	〃	اسے	سے
〃	۱۳	سپہلے	پہلے
۱۴۶	۲۱	چھوڑا دیا	چھوڑ دیا
۱۵۲	۲۱	اَبُوْهُرَيْرَةُ	اَبُوْهُرَيْرَةَ
۱۵۷	۴	بعیت کی	بیعت کی
۱۵۹	۱۰	ت	ن
〃	۱۷	حَضَرَتْهُمْ	حَضَرَتْهُمْ
۱۶۴	۱۵	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ
〃	۱۶	السَّكِيْنَةُ	السَّكِيْنَةُ
〃	〃	وَالْوَقَارُ	وَالْوَقَارَ
〃	۱۸	جھٹنا	جھپٹنا
〃	۲۶	اَرْجُوْا	اَرْجُوْ
۱۶۵	۱۴	حدیث	اس حدیث
۱۶۷	۱	لِاَصْنَاعِهِمَا	لِاَضَاعَتِهَا
۱۶۹	۱۹	فَاَبَيْتُ	فَاَبَيْتَ
۱۷۳	۷	وتَعَالٰى	وَتَعَالٰى
۱۸۲	۲	لَكَ	لِكَ
۱۸۳	۳	قَلْبِهٖ اِلَّا	قَلْبِهٖ اِلَّا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۹	خَيْرٌ	خَيْرًا
〃	۱۹	الشَّجَرَةُ	الشَّجَرَةُ
۱۹۳	۳	اِنَّ نَفَرًا	اَنَّ نَفَرًا
۱۹۴	۲	خُطَبَ	خَطَبَ
۱۹۵	۱۸	اِلٰى	اِلَى
۱۹۷	۱۲	رَوَايَةٍ	رِوَايَةٍ
۲۰۴	۲۱	مَرَدَّةٌ	مَرَدَّةٌ
〃	۲۲	لِيَوْمٍ	لِيَوْمٍ
۲۰۸	۱۲	يَا صَاحِبَاهُ	يَا صَاحِبَاهُ
۲۰۹	۱۶	فیصلکر	فیصلے کر
۲۱۱	۶	اَخَذًا	اَحَدًا
۲۱۹	۵	المُغِيْرَةُ	اَلْمُغِيْرَةُ
۲۲۱	۱۹	بِالْاِنْصِرَافِ	بِالْاِنْصِرَافِ
〃	۲۷	بِالْاِيْضَاعِ	بِالْاِيْضَاعِ
۲۲۹	۷	وَالتَّمْرَتَانِ	وَالتَّمْرَتَانِ
۲۳۳	۱	مَنْ	مَنْ
〃	۱۶	نِعِمَّا	نِعِمَّا
۲۳۴	۱۳	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضِ
۲۳۵	۱۳	اِنَّهُمْ	اَنَّهُمْ
۲۳۷	۲	اوس	اس
〃	۱۰	تَسْلَنِي	تَسَلْنِي
〃	۳۶	خَلْوَةً	خَطْوَةً
۲۳۸	۷	هٰذَا	هٰذَا
〃	۱۵	حَتّٰى	حَتّٰى
〃	۲۴	لِيْ	لِيْ
۲۴۱	۶	حجر	ہجر
〃	۲۵	یون	یہی
۲۴۲	۱	مِنْ	مِنَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۱۰	ابو	ابو
〃	۳	گھمنڈ	گھمنڈ آیا
۲۴۸	۷	بر	پر
۲۵۶	۷	الصَّوْمَ	الصَّوْمَ
۲۵۷	-	بِاَعْتِكُمْ	بِاَيْمَنِكُمْ
۲۵۸	۷	هُوَهُوَ	هُوَ
۲۶۴		اُخَيْرُ	اَلْخَيْرُ
۲۶۶	۱	تنت	سخت
۲۶۸	۲	نزاہ	خواہ
۲۷۰	۱	ین	مین
〃	۱۸	خبیبہ	حبیبہ
۲۷۲	۲	اا	تو
۲۷۴	۳	اَتَانِيَ	اَتَانِيْ
۲۷۵	۷	سے	سکے
۲۷۷	۱۱	اوربہائی	اور بھائی
〃	۱۳	ول	بدل
〃	۱۵	اونکہ	اونکو
〃	۱۹	کہانا وارث	کواپنا وارث
〃	۲۵	طلاتی	طلاقی
۲۸۷	۱	بدعت	بدعت
۲۹۰	۱۴	اَلشَّيْخُ	اَلشَّيْخُ
۲۹۱	۱۲	ہان	یہان
۲۹۲	۱	یرات	خیرات
〃	۱۴	اس حدیث	اس حدیث
〃	۱۵	روایت	روایت
۲۹۷	۲۵	عمرؓ	عمروؓ
۳۰۲	۱	هذا	هٰذَا
۳۰۷	۱۶	اَنْ تُصَلِّيَ	اَنْ تُصَلِّيَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۰	۱	پروا	پرواہ
۳۱۳	۱۱	ثُلُثًا	ثُلُثًا
۳۳۲	۲۲	وَاَنَا اَنْظُرُ	وَاَنَا اَنْظُرُ
۳۳۹	۱۵	الْمَائِلَةِ	الْمَائِلَةِ
۳۴۳	۱۰	تَفَرَّقَا	تَفَرَّقَا
〃	۱۰	مَنْصَبِ	مَنْصِبِ
۳۴۸	〃	تکلیف	تکلیفات
۳۵۲	۱۸	طبریّہ	طبریّۃ
۳۵۶	۱	ہمقسم ہوتے	ہم قسم ہوئے
〃	۱۴	دُبَرَ	دُبُرَ
۳۷۷	۹	باب	باب ۳۰
۳۹۳	۲۶	السَّاحِرُ	السَّاحِرُ
۳۹۸	۲۲	اَجْرُكَ	اَجْرُكِ
۴۰۹	۱۰	يُصَلِّيْ	يُصَلِّيْ
۴۱۵	۱۷	فَالَا انْطَلَقَ	قَالَا انْطَلِقَ
〃	〃	مِثْلِ	مِثْلِ
۴۱۹	۲۶	اَخَا	اَخَا
۴۲۳	۲۲	چنگ	جنگ
۴۳۲	۱۲	ول	قول
۴۴۴	۲	کنیت کہ	کنیت کو
۴۴۷	۹	جُوَيْرَةُ	جُوَيْرِيَه
۴۵۰	۳	اَبُوْ اَيُّوْبَ	اَبُوْ اَيُّوْبَ
۴۵۵	۲۰	اَوْلَيَعْتِمَنَّ	اَوْلَيَخْتِمَنَّ
۴۵۶	۵	قَالَ ابْنُ	قَالَ ابْنُ
۴۶۹	۵	فَيُصِيْحُوْنَ	فَيُصْبِحُوْنَ
۴۸۰	۱۰	مَلْحَانَ	مِلْحَانَ
۴۸۷	۹	ادا ہوسکے تک	ادا ہونے تک
۵۰۱	۲	وَمُخِّيْ	وَمُخِّيْ

صحتنامہ حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	مقابل ۲	ذاذن	دادن
۱۹	محاذی ۱۳	سنہت	منبت
۲۱	مقابل ۲	+	۸۰
۲۷	مقابل ۱۳	بیان عذاب	بیان عذاب
۲۷	مقابل ۲	نعبود موعود	نذور ممنوعہ
۳۷	مقابل ۵	مسافرت	مسافر وقت
۴۶	۱۹	×	تحقیق لغوی
۴۸	۲	۲۳۳	۲۳۲
۷۶	۱	التفتیش	تفتیش
۹۹	۲۲	×	۴۷۵
۱۱۶	مقابل ۱۸	اَلثَّمَرُ	اَلثَّمَرَ
۱۳۸	۸	حکم	حلم
۱۸۴	۳	تارکان کوۃ	تارکان زکوۃ
۲۲۰	۱	×	۱۰۳۴
۲۳۳	پیشانی	نعم	نعمہ
۲۴۷	پیشانی	و	کو
۲۸۲	۵	لہبن	نہین
۳۹۰	مقابل ۴	×	۱۷۰۵
۴۱۷	۱۸	۱۷۹	۱۷۹۰
۴۵۷	پیشانی	لام تالید	لام تاکید

تمت

انتباہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جاننا چاہیے کہ علم تفسیر قرآن وحدیث اشرف علوم ہے اسواسطے کہ اصل اور ماخذ ہے علم شریعت اور طریقت یعنی عقائد و فقہ و تصوف کا جنکے علم وعمل پر نجات اور حصول حسنات و فوز درجات عالیہ موقوف ہے مسائل فقہیہ ہرگز ہرگز خلاف قرآن وحدیث نہین ہین جو شخص کہ خلاف سمجھتا ہے منشا اوسکا جہل و عدم عبور روایات مختلفہ احادیث پر اور عدم تمیز مراتب و درجات احادیث اور نجاننا ناسخ و منسوخ اور حال رجال رواۃ وغیرہ ہے بالجملہ علم حدیث دریاے ناپیدا کنار ہے اوسمین غواصی کرنا اور گوہر مسئلہ نکال لانا ہر شخص کا کام نہین اسلیئے کہ ایک ایک مسئلہ مین چند روایات مختلف متضادہ مروی ہین پس تاوقتیکہ پہلے عبور تمام روایات مختلفہ پر جو اوس مسئلہ مین مروی ہین نہو پھر دریافت اسکا کہ یہ احادیث کونسے درجہ اور مرتبہ مین موافق اصول موضوعہ محدثین کے ہے اور پھر علم احوال رجال رواۃ پھر تحقیق ناسخ و منسوخ پھر علم تطبیق و توفیق بین الاحادیث وغیر ذلک نہو ترجیح دینا اونمین سے کسی روایت کا اور استخراج کرنا کسی مسئلہ کا اور عمل کرنا اوسپر جائز نہین اسی واسطے علماے محققین اور محدثین مستندین کے نزدیک علم حدیث بدون سند کے اوستاد متقی سے معتبر نہین اگرچہ عالم متبحر ہو اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حدیث دین ہے پس دیکھو دین کس سے لیتے ہو یعنے حدیث کو عالم مستند متقی متورع سے سیکھنا اور لینا چاہیئے علماے ربانیین اور مجتہدین راسخین جزاہم اللہ تعالےٰ عنی و عن سائر المسلمین نے بکمال محنت و ریاضت اور دیانت و امانت اور تحقیق و تدقیق کتاب و سنت و اجماع امت سے مسائل اخراج کرکے علم فقہ کو مدون کردیا عمل کرنا احکام قرآن وحدیث پر آسان کردیا پس اب ہر مسلمان کو اتباع و تقلید کسی مجتہد کی ضرور چاہیئے لہذا علماے کبار اور آئمہ عالی وقار مثل امام نودی اور امام بغوی اور امام ابن ہمام اور طحاوی اور امام رازی وغیرہم علیہم الرحمۃ نے تقلید ہی اختیار کی ہے اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہے کہ ترجمہ مشکوۃ و مشارق وغیرہ کا اگرچہ زبان اردو مین ہوا ہے لاکن اونکو کسی مستند آدمی سے پڑہنا اور سند لینا چاہیے اور کسی حدیث کو خلاف مسئلہ فقہیہ نجاننا چاہیے اور کسی مجتہد پر زبان طعن و تشنیع نکہولنا چاہیے اگر کسی مسئلہ فقہیہ اور مضمون حدیث مین اختلاف نظر آوے واجب ہے کہ اوسکو کسی عالم محقق متدین سے تحقیق کرکے رفع شک و وہم اپنا کرے نہ یہ کہ موافق اپنی فہم و رای کے ترجمہ اردو اوسکا دیکھکے خلاف فقہ سمجہکے اوسپر عمل کرے اور مسئلہ فقہیہ کو چہوڑ دے اور مجتہدین پر طعن شروع کرے خسر الدنیا والآخرۃ ذالک ہو الخسران المبین ہے وہی فقط شعر ہمارا کام سمجھانا ہے یاسعدی + پھر آب تم چاہو مانو یا نمانو والسلام علی من اتبع الہدیٰ

محمد روشن خان حنفی ۱۲ ... سنہ محمد عبدالرحمن خان		وجہ ختم بر خاتمہ واسطے سند اثبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے۔